بھیگی پلکوں پر نام تمہارا ہے

تحریر اریج شاہ

پورے گاؤں میں خاموشی کا سماں تھا رنگ برنگی چڑیا اپنے رب پاک کی ثنا خوانی کرتی ۔اپنی خوبصورت آواز میں حسین صبح کی برکتوں کی نوید سنا رہی تھی ۔

گاؤں کی کچی زمین پر رات بارش کی وجہ سے بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اذان شروع ہونے میں تھوڑا وقت تھا گاؤں کی عورتیں اپنے خاندان کی خدمتوں میں بستر سے اٹھتی چھولا چوکی سنبھالے لگی ۔یہ گاؤں باقی گاؤں کے لحاظ سے کافی حد تک خود مختار تھا

۔کیونکہ یہاں پر شاہ سائیں کی حکومت تھی ۔قاسم شاہ سائیں کس گاؤں کے سرپنچ تھے ۔برسوں سے انہیں کا خاندان اس گاؤں کی دیکھ ریکھ کر رہا تھا

اس وقت صبح کے پانچ بجے تھے حویلی کے سب نوکر شاہ سائیں کے اٹھنے کا انتظار کر رہے تھے ابھی اذان ہونے میں تھوڑا سا وقت باقی تھا کیا شاہ سائیں کو سستی سے نفرت تھی اور اس حویلی کے ملازموں کو شاہ سائیں کے غصے سے خوف آتا تھا ۔

شاہ ساہیں کی مرضی کے خلاف اس حویلی میں کچھ نہیں ہوسکتا تھا اس حویلی میں تو کیا اس گاؤں میں بھی شاہ سائیں کے مرضی کے خلاف پتہ تک ہل نہیں سکتا تھا

انصاف کے معاملے میں وہ اپنی اولاد کے ساتھ بھی نرمی سے پیش نہ آتے تھے لوگ انہیں سخت گیر کہتے تھے کیونکہ اپنے دو جوان بیٹوں اور داماد کو دفناتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو تک نہ گرا ۔

Classic Urdu Material

اس حویلی میں برسوں سے صرف شاہ سائیں کی ہی چلتی آئی تھی اور آگے بھی نہ جانے کتنے برسوں تک انکی ہی چلنی تھی ان کے اصول ان کا روعب پورے خاندان کے ساتھ پورے گاؤں پر پھیلا ہوا تھا

-

قتل وغیرت کے معاملوں سے لے کر گاؤں کے گھر گھر کے پانی کا معاملہ تک شاہ سائیں خود سمبھالتے تھے ۔

یہ گاؤں ان کے لیے صرف ایک گاؤں نہیں بلکہ ان کا اپنا گھر تھا ان کا خاندان تھا ۔جس کا خیال رکھنا اپنا فرض سمجھتے تھے

....

آج سے 18 سال پہلے اس حویلی پر ملکوں کا ایسا قہر ٹوٹا جو ان کا خاندان تباہ کر گیا ان کے گھر کو ریزہ ریزہ کر گیا

ان کی پانچ اولادیں سب سے بڑے عاصم شاہ ان کے بعد حالم شاہ ان کے بعد بیٹی رضوانہ شاہ اور پھر احمد شاہ اور ان سب کے بعد ان کی سب سے لاڈلی اور پیاری بیٹی آہانہ جس کا نام لیتے ہوئے بھی اکثر ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے

اس حویلی کے سب ہی لوگ شاہ سائیں کے لیے بہت اہم تھے سوائے حوریہ کے۔ وہ معصوم سی بے قصور لڑکی اس گھر میں ہر کسی کی نفرت کا شکار تھی

اور اس نفرت کی وجہ اس کی ماں اہانہ شاہ نہیں بلکہ باپ احسن ملک تھا۔اس کا باپ جیسے اس نے زندگی میں کبھی دیکھا تک نہ تھا۔جس کا لمس نے کبھی محسوس ہی نہ کیا تھا اس شخص کی نفرت کی وجہ سے وہ اپنی حویلی کے بیچ نفرتوں کا شکار تھی۔

وہ اکثر سوچتی کہ وہ ان سب کے نفرتوں کا شکار کیوں ہے دادا سائیں اس کی طرف دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے

ایک کردم لالا تھے جو اس سے محبت سے پیش آتے محبت سے تو مقدم لالہ بھی پیش آتے تھے لیکن وہ خود کو لالہ نہیں کہنے دیتے ہیں

وہ اسے اپنی نظروں سے بہت کچھ پیغام دیتے تھے یہ نہیں تھا کہ وہ ان کی نظروں کے پیغامات سمجھ نہیں سکتی تھی وہ اتنی بھی بچی نہ تھی۔

وہ کبھی مقدم کی محبت کی طرف پیش قدمی نہیں کر سکتی تھی شاید وہ اپنی اوقات اس حویلی میں اچھے سے سمجھتی تھی ۔

کردم لالہ اورمقدم لالہ کے علاوہ اگر تائشہ کی بات کی جائے تو اسے صرف اپنے مطلب کے وقت ہی حوریہ کو یاد کرتی تھی

اس بے ضروسی لڑکی سے تائشہ کو بھلا کیا مطلب ہو سکتا ہے سوائے کردم شاہ کے وہ اس کے بچپن کا منگیتر تھا اس کا ساتھی تھا۔اس کے خوابوں کا شہزادہ تھا تائشہ کا ہر جذبات اس کے ساتھ جڑا تھا۔

لیکن کردم کے خیالات اس سے تھوڑے الگ تھے اس کا کہنا تھا انگوٹھی پہنا دی ہے شادی بھی کر لوں گا لیکن یہ پیار محبت کی میٹھی باتیں کرنا ایک دوسرے کا خیال رکھنا یہ سب کچھ شادی کے بعد ہی سوٹ کرتا ہے شادی سے پہلے یہ سب فضولیات ہیں

منگنی کوئی ایسا مضبوط رشتہ نہیں جس کے بینا پر وہ تائشہ کو خوابوں کی دنیا دکھانا شروع کر دے۔کردم کی نظروں میں منگنی کی کوئی اہمیت نہ تھی

۔اہمیت تھی تو صرف اپنے دادا سائیں کی زبان کی ۔جس کی وجہ سے تائشہ کردم شاہ اس کے نام پر بیٹھی تھی ۔

....

رضوانہ خالہ سائیں نے ابھی ابھی کچن میں قدم رکھا تھا۔

لیکن ہر روز کی طرح آج بھی پہلے حوریہ کو یہاں دیکھ کر ان کا موڈ خراب ہوگیا

صبح صبح اس منحوس کی شکل دیکھلی سارا دن بُرا گزرے گا کتنی بار کہا ہے صبح صبح یہ مشکل مت دکھایا کرو منحوس کہیں کی -----

خالہ سائیں کچن سے باہر نکل گئی تھی۔ان کا صبح صبح حوریہ کی شکل دیکھ کر اپنا موڈ مزید خراب کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا حوریہ کو ان سب باتوں کی عادت تھی لیکن ہر روز یہ بات برداشت کرتے کرتے وہ نازک سی لڑکی اندر ہی اندر ختم ہوتی جارہی تھی۔

اس نے ایک نظر ممانی سائیں کی طرف دیکھا جو ہر روز کی طرح سب کچھ سن کر بھی خاموش تھی جیسی یہاں جو کچھ ابھی ہوا ہے ان سب سے بالکل انجان ہوں

18 سال پہلے ماموں سائیں کے انتقال کے بعد اب تک وہ سوائے مقدم سائیں اور ناناسائیں کے کسی سے بات نہ کرتی

انہیں سوائے اپنے بیٹے کے کسی سے مطلب نہ تھا۔

حویلی میں کیا ہوتا ہے کیوں ہوتا ہے انہیں کسی بات کی پروا نہ تھی اس وقت بھی وہ اپنے بیٹے کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی ۔

ہر روز کی طرح آج بھی وہ خالہ سائیں کی باتیں اگنور کرتے ہوئے حوریہ نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے اور ناشتہ اٹھا کر باہر لے آئی۔جبکہ اس کے پیچھے ممانی سائیں نے بس ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا تھا

کردم لالا کمرے میں ناشتہ کریں گے خالہ سائیں کی نگاہوں کو آگے پیچھے جاتے دیکھ کر وہ فوراً بولی

کس نے پوچھا ہے تجھ سے ہر بات میں ٹانگ نا اڑایا کر

خالہ سائیں غصے سے کہتی اپنی بیٹی کی طرف دیکھنے لگی ۔

وہ جو کب سے نفرت زدہ نظروں سے اسے گھور رہی تھی اچانک ہی ان کی نظر میں اپنی اپنی بیٹی کے لیے محبت بھر آئی

جا تائشہ کردم سائیں اوپر ہیں جا کے ناشتہ دے آ۔

اماں سائیں کے کہنے پر تائشہ آگے آئی اور حوریہ کے ہاتھ سے ٹرے لے لی تو حوریہ نے شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے ٹرے اس کے حوالے کر دی تھی جس پر وہ شرماتی ہوئی کردم کے کمرے کی طرف چل دی

....

اس نے ہلکی سی دستک دے کر اندر آنے کی اجازت چاہی

اور اجازت ملتے ہی دروازے کی حدود پار کرتی اندر داخل ہو کر اپنے محبوب کا دیدار کرنے لگی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو-----؟

کتنی بار منع کہا ہے تمہیں میرے کمرے میں مت آیا کرو ۔

اسے اپنے کمرے میں دیکھتے ہی کردم کے بے شکن ماتھے پر بل پر چکے تھے ۔

وہ کردم سائیں حوریہ کالج کے لیے لیٹ ہو رہی تھی بیچاری جس دن آپ گھر پے ہوتے ہیں آپ کا ناشتہ بناتے ہوئے لیٹ ہو جاتی ہے

لیکن اماں سائیں نے کہا کہ یہ سارے کام میری ذمہ داری ہیں اور یہ مجھے کرنے چاہیے آج نہیں تو کل حوریہ چلی جائے گی اور آپ کو تو اس کی اتنی عادت ہوگئی ہے کردم سائیں کہ اپنے سارے کام آپ اسی سے کرواتے ہیں ۔

لیکن یہ سب میری ذمہ داری ہے جو مجھے سمجھنا چاہیے اسی لیے میں نے آپ کا ناشتہ بنا دیا وہ نظریں جھکائے جھوٹ بولنے لگی

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے میں نے تم سے پوچھا میں نے تمہیں اپنے کمرے میں آنے سے منع کیا تھا تو تم کیوں آئی ہو اس کی شرم و حیا کو اگنور کئے بولا

وہ جو اسے دیکھ کر اپنی بے چین نظروں کو سکون دینے آئی تھی نظر اٹھا کر اسے دیکھا بھی نہ پائی

میں پہلے بھی منع کر چکا ہوتا ہے تائشہ اب بھی منع کر رہا ہوں شادی کے بعد تمہیں اسی کمرے میں آنا ہے

اور اس گھر میں ہی نہیں بلکہ اس سے پورے گاؤں میں میری بہت عزت ہے اور تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جڑا ہے میں نہیں چاہتا کہ نوکروں کی نظر میں آکر تم بدنام ہو جاؤ کیونکہ اپنے خلاف میں کچھ بھی برداشت کر لوں گا لیکن داداسائیں کی عزت پر حرف ہے تو خود کو ختم کر دوں گا ۔

اس طرح سے نہ کہیں کردم سائیں تائشہ نے تڑپ کر اس کی بات کاٹی

میں نے کہا جاؤ یہاں سے تائشہ کر دم نے اس بار زیادہ سختی سے کہا تو وہ نظر جھکاتی کمرے سے باہر نکل گئی اسے خود پر ترس آ رہا تھا

وہ آج تین دن کے بعد گھر ہے اور اس سنگدل محبوب نے اسے جی بھر کر دیکھنے بھی نہ دیا۔

اسے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی

جبکہ کھانے کا پہلا نوالہ لیتے ہیں کردم سمجھ چکا تھا کہ کھانا کس نے بنایا ہے۔

کسے تائشہ کی یہ بات بہت بری لگتی تھی کہ وہ اس سے جڑی ہر بات پر جھوٹ بولتی تھی۔

....

اپنے بیٹے کا ناشتہ بنا کر وہ اس کے کمرے میں آگئی ۔

نازیہ نے ایک نظر پورے کمرے کو دیکھا ۔

اور پھر اپنے بیٹے کو ۔۔جو ان سے بے خبر پر سکون نیند سو رہا تھا ۔

رات دوستوں کے ساتھ جانے کی وجہ سے وہ بہت دیر سے واپس آیا تھا ۔مقدم شاہ زندگی گزارنے والوں میں سے نہیں زندگی جینے والوں میں سے تھا ۔

وہ اپنی زندگی کو بھرپور طریقے سے جی رہا تھا کردم شاہ کے مقابلے میں وہ ذرا لاپروا تھا ۔اس کی زندگی میں تین چیزیں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی تھی ایک اس کی ماں دوسری اس کی آزادی اور تیسری حوریہ ۔

حوریہ کے لیے اس کے جذبات نازیہ بچپن سے ہی دیکھتی آئی تھی وہ اسے لے کر بہت ٹچی تھا ۔نازیہ جانتی تھی کہ وہ حوریہ کے لیے اپنے دل میں جذبات رکھتا ہے لیکن وہ حقیقت کو قبول نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی اس حقیقت کا سامنا ۔

وہ اپنے شوہر کے قاتل کی بیٹی سے اپنے بیٹے کی محبت کو قبول نہیں کرنا چاہتی تھی ۔ابھی تک مقدم شاہ نے اس سے خود اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی ۔

لیکن وہ جانتی تھی آج نہیں تو کل مقدم شاہ اپنی ماں کو اپنی پسند ضرور بتائے گا ۔لیکن اس معاملے میں وہ کچھ حد تک پر سکون بھی تھی ۔

کیونکہ مقدم شاہ کا بچپن سے ہی رشتہ اس کی چاچا زاد سویرہ سے تہہ تھا۔ جس کی پیدائش پر ہی مقدم شاہ کے بابا حالم شاہ نے سویرا کے ہاتھ میں مقدم شاہ کے نام کی انگوٹھی پہنائی تھی۔

احمد شاہ لندن میں اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ رہتے تھے اب تک انہیں سویرہ کی شادی کے سلسلے میں یہاں آ جانا چاہیے تھا۔ لیکن بابا سائیں کی ناراضگی کی وجہ سے وہ ابھی تک یہاں نہ آئے تھے بابا سائیں ان کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

بابا سائیں کی ناراضگی بلکل صحیح تھی اس معاملے میں گھر کا کوئی فرد کچھ نہ کہتا۔ احمد شاہ کو معاف کرنا یا سزا دینا بابا سائیں کے ہاتھ میں تھا۔

....

اٹھ جائیں بیٹا سائیں صبح ہو چکی ہے آپ کے دادا سائیں کا آرڈر ہے کہ آپ کو نو بجے ڈیرے پر پہنچنا ہے نازیہ نے محبت سے مقدم شاہ کو جگانے کی کوشش کی

وہ جانتی تھی کہ وہ اتنی آسانی سے نہیں اٹھے گا اسی لیے دادا سائیں کا نام لینا بہت ضروری تھا
۔

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ 9 بجے اسے ڈیرے پر پہنچنا تھا۔

دادا سائیں اپنے دونوں پوتوں میں گاؤں کے غریب اور بے بس لوگوں کے لیے احساس دیکھنا چاہتے تھے ۔

کردم تو اس معاملے میں مقدم سے بہت آگے تھا ۔

وہ گاؤں والوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا تھا۔ سارے گاؤں کو یقین تھا کہ اس گاؤں کا اگلا سرپنچ کردم شاہ ہوگا ۔

لیکن دادا سائیں کا کہنا تھا کہ وہ اپنے دونوں پوتوں کو آزمائیں گے جو اس گدی کے لائق ہوا اسی کو ہی یہ گدی دی جائے گی ۔

لیکن اب وہ مقدم سے ناامید ہوتے جارہے تھے کیونکہ مقدم کو گدی میں کوئی انٹرسٹ نہ تھا ۔اسے سب سے زیادہ اپنی آزادی پیاری تھی جس میں وہ کسی قسم کا انٹرفیر برداشت نہیں کر سکتا ۔

صبح بخیر میرا چاند اسے اٹھتا دیکھ کر نازیہ نے محبت سے اس کی پیشانی چومی

بابا سائیں بہت تعریف کر رہے تھے صبح آپ کی کہہ رہے تھے کہ آپ شیر کا شکار کر کے لائیں ہیں نازیہ مسکراتے ہوئے بتانے لگی اور ساتھ میں اس کا ناشتہ میز پر لگانے لگی ۔

جب کہ وہ ان کی باتوں پر مسکراتا فریش ہونے چلا گیا جلدی کریں بیٹا سائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔

نازیہ کے لہجے میں اس کے لئے محبت تھی وہ مسکراتے ہوئے باہر آیا اور ان کی پیشانی پر اپنے لب رکھے وہ جب رات شراب پی کے سوتا تھا تو صبح اپنی ماں سے تب تک بات نہیں کرتا جب تک اس شراب کی بدبو اس کے منہ سے چلی نہ جائے ۔

دادا سائیں نے اپنے پوتوں کو ہر طرح کی آزادی دی تھی یہی وجہ تھی کہ نازیہ اپنے بیٹے کو بری عادتوں کی طرف جانے سے روک نہ پائی ۔

دادا سائیں کا کہنا تھا کہ وہ خاندانی جاگیر ہیں ۔اور اس طرح کی آزادی ان کے خاندان کے ہر مرد کو دی جاتی ہے

لیکن اتنی بری عادتوں کے باوجود بھی مقدم شاہ اپنے بڑوں کی عزت اور احترام میں کبھی کمی نہ کرتا ۔

جبکہ یہی ساری آزادیاں کردم کو بھی میسر تھی ۔ لیکن آوارہ گردی شراب رات دیر تک پارٹیاں ۔ یہ سب کردم کو ہرگز پسند نہ تھا ۔

اسے بس ڈیرے پر جانا اچھا لگتا تھا ۔وہاں نہ جانے کتنے گھنٹے بیٹھا رہتا تھا ۔اسے محفل پسند نہ تھی وہ تنہائی پسند تھا ۔وہ اپنا زیادہ وقت اپنے آپ کے ساتھ گزارتا تھا

اماں سائیں آپ کے ہاتھ میں جادو ہے وہ ان کے ہاتھ چومتا ناشتہ کرنے میں مصروف ہو چکا تھا جبکہ نازیہ اپنے وجاہت کے منہ بولتے ثبوت کو دیکھ رہی تھی جو اپنے باپ کے سب نقش چڑھائے ان کے سامنے بڑی شان سے بیٹھا تھا۔

اس کی خوبصورتی لفظوں کی محتاج نہ تھی اس کی گہری سیاہ آنکھیں ہی سامنے والے کو اپنا اسیر کا لیتی تھی وہ ہر صبح اس کو اپنے سامنے بٹھا کر ناشتہ کرواتی تھیں ۔

اور جس دن وہ ان کے سامنے ناشتہ کئے بغیر چلا جائے ان کا سارا دن بےچینی سے گزرتا ۔

بس سارا دن ایک ہی سوچ سر پر سوار رہتی نہ جانے ان کے بیٹے نے کچھ کھایا بھی ہوگا یا نہیں ۔

اور مقدم شاہ جانتا تھا کہ اس کی ماں سوائے اس کے حویلی میں کسی سے بات نہیں کرتی تھی ۔

اسی لیے وہ چاہے جتنا بھی مصروف کیوں نہ ہو اپنی ماں کے لئے ہر روز وقت ضرور نکالتا تھا جو اسے دیکھ کر جیتی تھی

....

ان کا خاص آدمی صدیق بہت دنوں سے ہی سویرا پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔

سویرا کی جو خبریں انہیں مل رہی تھی اس کی وجہ سے وہ اس سے بہت زیادہ غصہ تھے۔

سویرا کا باہر لڑکوں کے ساتھ گھومنا شراب نوشی کرنا یہ ان کے خاندان کے عورتوں کی روایات نہ تھی۔

انھوں نے شروع سے ہی اپنی بیٹیوں پر کوئی پابندی نہ لگائی تھی شاید یہ اسی کا ہی نتیجہ تھا جو سویرا مکمل ان کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔

انہیں سویرا پر بہت غصہ تھا۔اس وقت رات کے ایک بجے وہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔

صدیق نے جس لڑکے کے بارے میں بتایا تھا وہ ایک انگریز تھا

اور احمد شاہ یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ ان کی بیٹی بہت جلد اس انگریز کی وجہ سے ان سے بغاوت کرنے والی ہے۔

اور حقیقت یہی تھی کہ سویرہ صرف اور صرف مقدم شاہ کی امانت دی۔

اس کی آزادی اپنی جگہ لیکن وہ یہ رشتہ توڑ نہیں سکتے تھے ایک یہی آخری سہارا تھا حویلی واپس جانے کا بابا سائیں سے ملنے کا ان سے معافی مانگنے کا۔

اور ان کی لاڈلی بیٹی ان سے یہ آخری سہارا بھی چھین لینا چاہتی تھی۔

جو انہیں ہر چیز گوارا نہ تھا

....

سویرہ یہ کونسا وقت ہے گھر آنے کا احمد شاہ نے غصے سے اپنی بیٹی سے کہا۔

بابا سائیں میں اپنے فرینڈز کے ساتھ تھی اور آپ کو تو پتا ہے فرینڈز کے ساتھ وقت تو لگ ہی جاتا ہے اس کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ احمد شاہ شاپر بہت کچھ ظاہر کر رہی تھی جس کی وجہ سے احمد شاہ کا ہاتھ اٹھا۔

تھپڑ کی گونج نے پورے گھر کو ہلا کر رکھ دیا

دھڑکن دوڑ کر نیچے آئی لیکن احمد شاہ کو غصے میں دیکھ کر وہیں سے پلٹ گئی

احمد شاہ نے سے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا

بابا سائیں آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ جانتے ہیں نہ یہ ان لیگل ہے سویرا اپنی تمیز اور تربیت کو پیروں تلے روندتے ہوئے بولی

بدتمیز تم مجھے بتاؤ گی کہ کیا ان لیگل ہے وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولے وہ ابھی تک اس بات کا یقین نہیں کر پا رہے تھے کہ ان کی بیٹی سچ میں نشے کی حالت میں بے ہودہ لباس میں ان کے سامنے کھڑی ہے ۔اور اب اس کے گستاخانہ لہجے نے انہیں مزید تاش دلایا تھا

وہ جانتے تھے کہ انہیں کی دی گئی چھوٹ کا نتیجہ تھا کان کھول کر سن لو سویرا یہ جو کچھ تم کرتی پھر رہی ہو ایک ایک بات کی خبر ہے مجھے ان لڑکوں سے اپنی دوستی ختم کرو میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کروں گا مجھے مجبور مت کرو کہ میں تم سے تمہاری آزادی چھین لوں

اور ایک بات جو خبریں مجھے مل رہی ہیں ان میں سے ایک پرسنٹ بھی سچ ہوا--------

تو آپ نے میرے پیچھے جاسوس چھوڑے ہوئے ہیں شک تو مجھے پہلے ہی تھا لیکن اب یقین ہو گیا ہے کیوں بابا سائیں ---؟ یہ سب کچھ آپ نے یہ جاننے کے لیے کیا ہے کہ آپ پتا لگا سکیں کہ میرا بائے فرینڈ ہے یا نہیں تو سن لیں ولیم میرا بوئے فرینڈ ہے۔

چٹاخ---

اس کی بات ابھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ احمدشاہ کا ہاتھ پھر سے اٹھا

خبردار جو تم نے یہ بات دوبارہ کی کان کھول کر سن لو سویرا مقدم شاہ کی امانت ہو تم اس گھر میں اور اس امانت میں خیانت احمدشاہ مرتے دم تک نہیں کرے گا

صدیق آج کے بعد یہ گھر سے باہر نہ نکلے وہ اپنے خاص ملازم کو آرڈر دیتے ہوئے جانے گے

نہیں بابا سائیں آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔

اگر آپ نے مجھے زبردستی اس گھر میں روکنے کی کوشش کی تو میں پولیس میں جاؤں گی اور آپ جانتے ہیں اس ملک کا قانون آپ کے حکم کا غلام نہیں ہے وہ بنا خوف اور ڈر کے بولی ۔

نہیں بیٹا سائیں آپ کے بابا سائیں کے آگے اس ملک کے قانون کی کوئی اوقات نہیں جو اولاد کو باغی کر دے اس قانون کو ہم اپنے پیروں کی جوتی کے نیچے کچلتے ہیں وہ مغرورانہ انداز میں کہتے ہوئے زینے چڑھنے لگے ۔

ان کا ارادہ دھڑکن کے پاس جانے کا تھا آج جو کچھ بھی ہوا اس سے وہ کتنا ڈر گئی ہوگی اس بات کا انہیں اچھے سے اندازہ تھا

سویرا ضد اور اکڑ کے معاملے میں احمد شاہ پر تھی جبکہ دھڑکن ہر معاملے میں اپنی ماں پر تھی ڈر ۔ پیار۔ احساس۔ شرارت اس کی ہر بات انہیں اپنی جان سے پیاری بیوی یاد آتی

دھڑکن کے ہر انداز میں ملائکہ کا عکس جھلکتا تھا ایک یہ بھی وجہ تھی کہ احمد شاہ کو ان کی یہ بیٹی ان کی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی عزیز تو سویرا بھی بہت تھی لیکن اس کی اکڑ اور ضدی پن اسے احمد شاہ سے دور کر رہا تھا

....

تم کالج نہیں گئی ابھی تک حوری کردم شاہ ابھی نیچے آیا تھا اس کا ارادہ ڈیرے پر جانے کا تھا

نہیں کردم لالا وہ آج ڈرائیور چاچا کسی کام کے سلسلے میں شہر چلے گئے ہیں اس لئے میں آج چھٹی پر ہوں نہیں جا پائی حوریہ نے وجہ بتائی ۔

تو مجھے جگا لیتی تمہارے ایگزامز ہونے والے ہیں تم اس طرح لاپروائی کیسے کر سکتی ہو اس کا نتیجہ جانتی ہو نا تم کردم نے سخت لہجے میں کہا ۔

وہ شروع سے ہی عورتوں کی تعلیم کے حق میں تھا وہ تائشہ کو بھی آگے پڑھنے کا کہیں بار کہہ چکا تھا لیکن اسے آگے پڑھنے میں کوئی دلچسپی نہ تھی

وہ لالا آپ سو رہے تھے اور ویسے بھی تین دن کے بعد آپ ٹھیک سے آرام کر رہے تھے مجھے آپ کو جگانا مناسب نہیں لگا حوریہ نے نظریں جھکا کر کہا

آئندہ اپنا دماغ چلانے کی ضرورت نہیں ہے اگر چاچا نہ ہوں تو مجھے کہہ دیا کرو ورنہ مقدم سائیں بھی گھر پر ہی ہوتے ہیں اس وقت کردم نے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ وہ تو مقدم کا نام سنتے ہی پریشان ہوگئی

وہ جو جب بھی اس سے اکیلے میں ملتا عجیب عجیب باتیں کرتا اسے تو مقدم کی کچھ بات سمجھ ہی نہیں آتی تھی لیکن اس کی پیام دیتی نظریں سے بہت عجیب خوف میں مطلع کر دیتی

وہ منہ سے کم آنکھوں سے زیادہ باتیں کرتا تھا مقدم شاہ کی باتوں کے بارے میں اس نے کہیں بار کسی نہ کسی کو بتانے کے بارے میں سوچا لیکن اس حویلی میں مقدم شاہ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ نانا سائیں کے لاڈلے تھے ۔انہیں تو بتانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

خالہ سائیں تو اس سے کلام تک کرنا پسند نہ کرتی مامی سائیں تو کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی ۔اور ویلے بھی مامی سائیں کے تو وہ بیٹے تھے ۔

تائشہ سے کہتی تو وہ اس کا مذاق اڑا دیتی ۔کیونکہ مقدم شاہ پر تو پوری گاؤں کی لڑکیاں مرتی تھی ۔

کردم لالہ سے اس طرح کی بات کرنا ناممکن تھا کردم ڈیرے پر جا سکا تھا جبکہ اس کی آج کالج سے چھٹی ہو چکی تھی ۔

اسی لیے وہ اپنا فیورٹ کام کوکنگ کرنے کے لئے کچن میں آگئی

احمد شاہ نے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہوئے دھڑکن نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا

میری جان اداس ہے دھڑکن کے ہاتھوں میں ملائکہ کی تصویر دیکھ کر وہ آگے بھرے ۔

بابا سائیں آپ دیدہ پر غصہ کیوں ہو رہے تھے وہ اس کے قریب آکر بیٹھے تو پوچھنے لگی ۔

آپ کی دیدہ تنگ ہی بہت کرتی ہے میں کیا کروں احمد شاہ چاہ کر بھی اسے نہیں بتا پائیں کے سویرا کیا کر کے آئی ہے وہ اسے نہیں بتا سکتے تھے کہ وہ کس طرح سے ان کے سامنے ان کی عزت کو لڑکوں کے ساتھ پارٹی اور کلبوں میں برباد کر رہی ہے ۔

بابا سائیں انہوں نے آپ کو سوری بولا ہوگا نہ وہ معصومیت سے بولی ۔

تو بابا نے نامیں سر ہلایا

پھر تو ڈانٹ پڑنی چاہیے لیکن آپ نے ان کو تھپڑ کیوں مارا ۔

دھڑکن نے پھر پوچھا ۔

اس کی غلطی بہت بری تھی احمد شاہ نے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

اور وہ جانتے تھے کہ ان کی دھڑکن ان کی بات کو سمجھ جائے گی۔

ہم پاکستان جا رہے ہیں احمد شاہ نے کہا ۔

اور پھر دھڑکن کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے گے جو ہمیشہ سے پاکستان جانا چاہتی تھی

! سچی بابا سائیں آپ سچ کہہ رہے ہیں ہم پاکستان جا رہے ہیں ---

تھینک یو بابا سائیں ہم پاکستان جا رہے ہیں کتنا مزا آئیگا میں داداسائیں سے ملونگی وہ خوشی سے بیڈ پر اچھلنے لگی۔

تو احمد شاہ نے ہنستے ہوئے اپنی باہیں کھولی وہ بھاگ کر ان کے سینے سے لگی

اسے اپنے سینے سے لگایا تو انہیں لگا جیسے وہ اپنا ہر درد بھول گئے ہوں

لیکن اب وہ فیصلہ کر چکے تھے کہ سویرا کو مقدم کے حوالے کر دیں گے اور پھر دھڑکن اس کا تو انہیں یقین تھا کہ وہ کبھی بھی ان کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرے گی۔

••••••••••••••••

تم کالج نہیں گئی اسے کچن میں کھڑا دیکھ کر وہ یہیں آگیا اسے دیکھے بغیر تو ویلے بھی وہ گھر سے باہر نہیں نکلتا تھا جبکہ اپنے پیچھے اچانک اس کی آواز سن کر وہ ڈر گئی۔

ارے تم تو ڈر گئی کتنی بار کہا ہے تمہیں عادت ڈال لو ساری زندگی ڈرتی رہو گی کیا مقدم شاہ نے فاصلہ کم کرتے ہوئے کہا۔

مقدم لالہ آپ اچانک ------؟ کچھ چاہئے آپ کو----؟

حوریہ نے اس کے قریب آنے پر گھبرا کر پوچھا

جبکہ اس کے اس طرح سے گھبرانے پر اس کے گھنی مونچھوں کے نیچے عنابی لب مسکرائے تھے۔

تم"----- ایک لفظی جواب آیا حوریہ نے گھبرا کر اسے دیکھا"

جو جان لٹاتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوراً نگاہیں جھکا گئی ۔

میرا مطلب ہے تم کالج نہیں گئی آج------؟ "مجھے تو لگا تھا کہ دیدارِ محبوب آج بھی نصیب نہیں ہوگا" یہ جملہ اس نے کم آواز میں کہا تھا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ سننے کی ناکام سی کوشش کی تھی اس نے ۔

وہ آج ڈرائیور چاچا نہیں آئے نانا سائیں نے انہیں شہر بھیجا ہے حوریہ نے نگاہیں نیچی رکھ کر جواب دیا

تو مجھے جگا دیتی غلام ہر وقت حاضرِ خدمت ہے مقدم نے ایک اور قدم کا فاصلہ کم کیا تھا۔

جو بڑی مشکل سے کھسکتے ہوئے حوریہ نے فاصلہ قائم کیا تھا وہ پھر سے ختم ہوگیا

وہ مقدم لالا-------- کتنی بار سمجھایا ہے کہ مجھے لالہ کہہ کر مت پکارا کرو وہ سخت لہجے میں بولا اس کا موڈ خراب ہوچکا تھا ۔

اس لیے اسے اسی طرح سے کچن میں چھوڑ کر باہر چلا گیا اس کا تو کچھ انتظام کرنا ہوگا اماں سائیں سے بات کرتا ہوں کہ وہ حور کے رشتے کی بات کریں۔

دلہن بن کے میرے کمرے میں آو گی تو تمہیں پتہ چلے گا کہ مقدم شاہ کے جذبات تمہارے لیے کس حد تک بے لگام ہو چکے ہیں وہ سوچتے ہو اپنی جیپ کی طرف بھر گیا

••••••••••••••••

شاہ سائیں میری بیٹی کی شادی ہونے والی تھی

کل صبح وہ درزیانی کے پاس گئی اور اپنے کپڑے دے کر واپس آ رہی تھی کہ اس ظالم نے کھیتوں میں اس کے ساتھ راحت سر پر ہاتھ مارتے زور زور سے رونے لگا

میری بیٹی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی میں کس طرح سے اس کی شادی کروں گا

راحت اونچی اونچی آواز میں سر پیٹتا رو رہا تھا

بس کرو چاچا تمہارہ انصاف ضرور ہوگا تم گھبرا مت ہم ہیں نہ مقدم شاہ نے اسے کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا اور پھر شاہ سائیں کی طرف دیکھا جس کا مطلب تھا کہ وہ بھی ان کے فیصلے کا انتظار کر رہا ہے

تم کچھ کہنا چاہتے ہو شاہ سائیں نے فیصل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

شاہ سائیں اس کی بیٹی نے خود مجھے بلایا تھا وہ پہلے بھی مجھ سے ملتی رہی ہے فیصل نے کہا جبکہ راحت غصے سے اس کا گریبان پکڑ چکا تھا

راحت بیٹھ جا کیوں پنچایت کی توہین کر رہا ہے پیچھے سے ایک لڑکے نے سے تھام کر بٹھایا

آج جو کچھ ہوا ہے ہمارے گاؤں میں وہ انسانیت کی توہین ہے اکبر تو اس پنچایت کی توہین ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے آج کے اس مقدمے کا فیصلہ میرے پوتے کریں گے شاہ سائیں نے فیصلہ سنا کر اپنے پوتوں کی طرف اشارہ کیا ۔

بولو مقدم سائیں کیا فیصلہ ہے تمہارا ----؟

کیا کرنا چاہیے فیصل کے ساتھ----؟ انھوں نے مقدم شاہ سے پوچھا

اسے بیچ چراہے پر پھانسی لگا دینی چاہیے مقدم نے ایک ہی پل میں اپنا جذبات سے بھرپور فیصلہ سنایا ۔

شاہ سائیں نے ہاں میں گردن ہلاتے ہوئے اب کردم کی جانب دیکھا

میرے خیال میں فیصل کو راحت چچا کی بیٹی سے نکاح کروا دینا چاہیے کردم نے کہا تو مقدم نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

جبکہ شاہ سائیں نے اس کے فیصلے پر بھی ہاں میں گردن ہلائی ۔

تو فیصلہ ہوگیا ہم قاسم علی شاہ آج یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ راحت کی بیٹی کا نکاح اس جمعہ کو فیصل سے ہوگا اور اگر اس نکاح کے بعد فیصل نے بچی کے ساتھ کسی قسم کا کوئی زیادتی یا اونچی آواز میں بھی بات کی تو اس کا انجام اس کی سوچ سے زیادہ خطرناک ہوگا

بچی کی شادی کی ساری ذمہ داری ہم اٹھائیں گے جہیز بھی ہمیں دیں گے اور بچی کی ہر ضرورت کا خیال رکھا جائے گا

ہم تمہیں اس بچی کے لیے معاف کر رہے ہیں فیصل ورنہ مقدم شاہ کا فیصلہ بھی قابل غور تھا

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ چکے جبکہ مقدم شاہ کا آف موڈ وہ دیکھ چکے تھے

اس کی شکل دیکھ کردم شاہ کا قہقہ بری مشکل سے روکا تھا

....

مقدم سائیں آپ کا فیصلہ غلط نہیں تھا لیکن کردم سائیں نے آج آپ سے زیادہ عقلمندی دکھائی ہے

شاہ سائیں نے بہت محبت سے مقدم کو سمجھایا لیکن وہ اس کے موڈ سے یہ اندازہ لگا چکے تھے کہ اس کو اس طرح سب کے سامنے اپنے فیصلے کو نہ ماننا غصہ دلا گیا ہے

لیکن وہ اپنے لاڈلے پوتے کی ضد پر کسی کی زندگی برباد نہیں کرسکتے تھے ۔

ہم نے آج شام حویلی میں کچھ لوگوں کو دعوت دی ہے بہت اچھے لوگ ہیں ماشاءاللہ حوریہ بھی اب 19 سال کی ہو چکی ہے

ہم نے اسی کی شادی کے سلسلے میں کچھ لوگوں کو دعوت دی ہے ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی ہو جائے وہ کردم کو بتا رہے تھے

جبکہ گاڑی میں بیٹھا تیسرا وجود غصے کی آخری انتہا پر تھا

گاڑی روکو۔۔۔۔ اس نے ڈرائیور کو حکم دیا شاہ سائیں نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں سے وہ اس کے غصے کا اندازہ لگا سکتے تھے

کیا ہوا مقدم سائیں سب کچھ ٹھیک تو ہے ۔۔۔؟ شاہ سائیں نے پریشانی سے پوچھا

میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا ہوں وہ اتنا کہہ کر گاڑی سے اتر چکا تھا جبکہ اسے دیکھتے ہی اس کے چاروں گارڈز بھی اس کے پیچھے آئے ۔

میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا ہوں وہ چلایا

لیکن شاہ سائیں آپ کی حفاظت۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں ہے مقدم شاہ اپنی حفاظت خود کرنا جانتا ہے دفع ہو جاؤ یہاں سے وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا ۔

اس کے غصے سے خوفزدہ گارڈز پیچھے ہی رک گئے لیکن اسے اکیلا چھوڑ کر شاہ سائیں کے غصے کو ہوا نہیں دے سکتے تھے ۔

اس لیے وہی فاصلے پر رکنا بہتر سمجھا

••••••••••••••

دادا سائیں مقدم سائیں کو اچانک ہوا کیا ہے پہلے تو کبھی اس طرح سے ری ایکٹ نہیں کیا کردم شاہ نے پریشانی سے پوچھا

نہیں کردم سائیں وہ اس بات کو لے کر پریشان نہیں ہیں

بات کچھ اور ہے خیر جو بھی ہے شام تک پتہ چل جائے گی وہ زیادہ دیر تک اپنا غصہ اپنے تک نہیں رکھ پاتے

شاہ سائیں نے بے فکری سے کہا

آج صبح چاچا سائیں کا فون آیا تھا وہ لوگ پاکستان آنا چاہ رہے ہیں میرے خیال سے اس بار وہ مقدم شاہ اور سویرا کی شادی کے لئے آنا چاہتے ہیں کردم شاہ نے پوری بات بتائی۔

لیکن اس کے بعد بھی قاسم شاہ سائیں کے چہرے پر کوئی خوشی نظر نہ آئی تھی ۔

کیونکہ وہ ایک ایسے بیٹے کی واپسی کی خوشی نہیں منانا چاہتے تھے جو انہیں تب چھوڑ کر دوسرے ملک چلا گیا جب انہیں سب سے زیادہ اس کی ضرورت تھی

جب ان کا ہنستا کھیلتا گھرانہ برباد ہوا تھا تب ان کے بیٹے نے ان کا ساتھ دینے کی بجائے ان کو چھوڑ دیا وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

ان کے وہاں جانے کے دو سال بعد انہیں پتہ چلا کہ سویرا کے بعد ان کی ایک اور بیٹی پیدا ہوئی ہے۔

پھر ان کی بہو کا انتقال ہوگیا اس وقت اماں سائیں نے انہیں واپس آنے کے لیے کہا تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنی بیٹیوں کی پرورش خون خرابے میں نہیں کرنا چاہتے

وہ تو اپنی اماں سائیں کی وفات پر بھی لوٹ کر نہ آئے۔

دو بیٹوں اور ایک بیٹے جیسے دماد کو پہلے ہی کھو چکے تھے لیکن اس دن انہوں نے اپنا آخری بیٹا بھی کھو دیا۔

اس دن ان کے دل سے احمد شاہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اتر گیا 19 سال سے وہ اپنے بیٹے کو دیکھ نہیں پائے تھے اور نہ ہی دیکھنے کی تمنا تھی اور نہ ہی آنے کی خوشی •

• ....

....

....

بے سکونی سی بے سکونی تھی اس کی محبت کو اس سے دور کرنے کی بات کی جا رہی تھی

کتنی پی چکا تھا اور کتنی اور پی رہا تھا اسے اندازہ نہ تھا

وہ رات کو حویلی آیا تو حویلی میں عجیب سا سناٹا چھایا ہوا تھا ایک عجیب سی گھٹن اس کے اندر اور باہر تھی اس کا دل چاہا کہ ہر چیز تہس نہس کر دے اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشے کی بوتل زور سے زمین پر دے ماری

سرخ انگارے نما آنکھوں میں غصہ تھا

کچھ ٹوٹنے کی آواز پر کردم سائیں جو اسٹڈی میں بیٹھا تھا باہر آیا اس کے پیچھے وہ بھی آئی اور اکثر اس وقت کردم سے اسٹڈی میں ہیلپ لیتی تھی

کیا بات ہے مقدم سائیں تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟ کردم اس سے سترہ دن ہی بڑا تھا اس لئے ان دونوں میں کبھی کسی نے فرق نہیں کیا وہ دونوں ایک دوسرے کو نام سے پکارتے تھے

دادا سائیں کہاں ہیں۔ ۔۔۔؟ مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ اسے دیکھ کر بولا

ایسی حالت میں جاو گے ان کے پاس وہ اسے نشے میں دھت دیکھ کر بولا

ہاں مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے ان سے بہت ضروری مجھے ابھی ان سے بات کرنی ہے

اس کے لہجے میں نشے کے ساتھ ساتھ ضد بھی سر اٹھائے بول رہی تھی

ٹھیک ہے وہ اپنے کمرے میں ہی شاید سو چکے ہوں گے

اس بتاتے ہوئے کردم نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں حوریہ کھڑی تھی شاید وہ مقدم شاہ کی حالت سے خوفزدہ تھی

حوری گڑیا اگر تم پڑھ چکی ہو تو اب جاکر آرام کرو کل کا ٹیسٹ اچھا ہونا چاہیے میں خود چیک کروں گا وہ سختی سے بولا پڑھائی کے معاملے میں کسی بات کا لحاظ نہیں کرتا تھا

حوریہ ہاں میں سرہلاتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی جبکہ کردم شاہ سوچ رہا تھا کہ مقدم سائیں کو دادا سائیں سے اس وقت کیا بات کرنی ہے

کیوں فیصلے والی بات کو لے کر وہ زیادہ سیریس نہیں تھا اتنی بات کا اندازہ وہ لگا چکا تھا

•••••••••••••

داداسائیں آپ جاگ رہے ہیں نہ مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ بیڈ پر بیٹھ کر کچھ پڑھ رہے تھے اور وہ دروازے پر کھڑا ان کو اجازت طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔

اس کے لہجے سے وہ اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ نشے میں ہے

ہم صبح بات کرتے ہیں مقدم سائیں اس وقت تمہیں آرام کی ضرورت ہے وہ اپنے لہجے کو نرم بنا کر بولے وہ اپنے پوتوں سے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتے تھے ۔

مجھے آرام کی نہیں حوریہ کی ضرورت ہے وہ بلند آواز میں بولا داداسائیں اسے دیکھ کر رہ گئے

یہ کیا کہہ رہے ہو مقدم سائیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

ہاں دادا سائیں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں مجھے حوریہ چاہیے میں اس سے محبت کرتا ہوں وہ میری ہر سوچ پر سوار ہے وہ میری زندگی ہے وہ میری راحت ہے میرا سکون ہے اور کل کوئی انجان میرا سکون لوٹنے آرہا ہے ۔

اور قسم لے لیں دادا سائیں اپنا سکون لوٹنے والے کو میں کل موت کی نیند سلا دوں گا ۔

اگر کسی نے مجھ سے میری محبت کو چھینا چاہاتو قسم خدا کی دوسری سانس لینے کے قابل نہیں چھوڑوں گا وہ تش کے عالم میں بولا

مقدم سائیں سویرا تمہاری امانت ہے اس کے ہاتھ میں تمہارے نام کی انگوٹھی ہے منگیتر ہے وہ تمہاری اور مت بھولو کے حوریہ کس کی بیٹی -----

وہ میری محبت ہے دادا سائیں وہ ادب و لحاظ بھول کر بولا وہ صرف میری ہے دادا سائیں اسے کسی اور کا نہ کہیں میں برداشت نہیں کر سکتا وہ میری ہے بس بات ختم مقدم شاہ نے بات ختم کردی

اور اب مقدم شاہ کی ضد کے سامنے سب بیکار تھا

وہ اس رشتے سے خوش ہے مقدم شاہ ۔دادا سائیں نے آخری کوشش کی

مجھ سے زیادہ وہ کسی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی آپ انکار کردیں مقدم شاہ کے لہجے میں ضد بول رہی تھی

اگر وہ خود انکار کردے تو ٹھیک ہے مقدم سائیں اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہوگی دادا سائیں نے پھر سے کہا جس پر مقدم شاہ کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ کھل گئی

وہ انکار ضرور کرے گی مقدم شاہ نے یقین سے کہا

ٹھیک ہے اگر وہ انکار کرکے تم سے شادی کے لیے حامی بھرتی ہے تو مجھے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں دادا سائیں نے ہار مانتے ہوئے کہا

تو مقدم شاہ لاڈ سے اس بار ان کے سینے سے لگ گیا

آج پھر مقدم شاہ کی ضد کے آگے دادا سائیں کی ضد ہار رہی تھی

وہ شخص جو اپنی اولاد کے سامنے کبھی سر نہیں جھکاتا تھا آج اپنی اولاد کی اولاد کے سامنے بے بس ہو کر رہ گیا

....

میں کہیں نہیں جاؤں گی بابا سائیں آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتے

اور نا ہی میں ایسا کچھ ہونے دوں گی اگر آپ نے مجھے زبردستی پاکستان لے جانے کی کوشش کی تو میں پولیس سے کانٹیکٹ کروں گی

پھر آپ کو مجھے بیٹی کہتے ہوئے اور زیادہ شرمندگی محسوس ہوگی میں بالغ لڑکی ہوں اپنی مرضی کی مالک ہوں دھڑکن نہیں جسے آپ اپنی مرضی پر چلائیں گے سویرا بغاوت پر اترتی بدتمیزی کی سیڑھیاں پھلانگنے لگی

کاش میں بابا سائیں کی بات مان کر یہاں نہ آتا تم لوگوں کو اس ماحول سے دور رکھنے کے لیے میں اپنی ماں کی میت پر بھی نہیں گیا

تم لوگوں کو پرسکون زندگی دینے کے لیے میں نے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا اور تم میرے سامنے سر اٹھا کر بکواس کر رہی ہو

اگر اس وقت تم حویلی میں ہوتی تو اس سرکشی پر تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دیا جاتا لیکن اب سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں گاؤں تو تمہیں چلنا ہوگا اگر چاہو تو اپنا سامان پیک کرلو اگر نہیں تو تمہاری شادی کی شاپنگ تو ویلے بھی ہم کریں گے بابا سائیں اس کی کسی بات کو کوئی اہمیت دے یہ بغیر بولے

شادی مائی فٹ میں ابھی پولیس میں جاونگی وہ کہتے ہوئے اپنا فون اٹھا کر کال کرنے لگی لیکن فون نہیں لگا

میں تمہارا نمبر ان رجسٹر کروا چکا ہوں اس گھر سے نکلنے کی کوشش بھی مت کرنا صدیق اسے روکنے کے لیے تم اس کے ساتھ جیسا چاہے سلوک کر سکتے ہو میری اجازت ہے وہ صدیق کو کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے سویرا نے ایک خطرناک گھوری سے صدیق کو دیکھا

جو اس کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا شاید اس کے لئے صرف دھڑکن ہی اس کے مالک کی بیٹی تھی جسے وہ کسی معصوم بچی کی طرح ٹریٹ کرتا تھا

وہ تھی ہی اتنی معصوم کے کوئی بھی اس سے محبت سے بات کرتا ہوں صدیق جیسے پتھر دل انسان کے لیے بھی اہم تھی

-

....

بابا سائیں پاکستان میں تو بہت سردی ہوگی یہ بھی رکھ لیتی ہوں وہ ہاتھ میں پکڑا ہوا جمپر بھی بیگ میں رکھ کر بولی

بابا سائیں میرے برتھڈے تک ہم وہیں رہیں گے میں اپنے سب کزنز کے ساتھ اپنا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرونگی کتنا مزا آئے گا نہ

بابا سائیں میں یہ بھی رکھ لوں وہ اپنا لیدر جیکٹ ہاتھ میں پکڑے ہوئے بولی

پاکستان میں لنڈن کے مقابلے سردی بہت کم ہے آپ یہ سب کچھ مت رکھے بیٹا سائیں

بابا سائیں نے سمجھانا چاہا

نہیں بابا سائیں موسم کا کیا بھروسہ وہ معصومیت سے کہتی جیکٹ کے ساتھ ساتھ 2 جمپر اور رکھ چکی تھی

جبکہ بابا سائیں اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے

بابا سائیں سویرا دیدہ کی پیکنگ میں ہی کردوں

وہ باہر لان میں بیٹھی ہیں جب تک وہ واپس آتی ہیں میں چپکے سے ان کی ساری پیکنگ کر دوں گی وہ شرارت سے بولی

وہ جانتی تھی کہ سویرا پاکستان نہیں جانا چاہتی

بیٹاسائیں سویرا کی شاپنگ ہم پاکستان سے کرلیں گے ان کی شاپنگ تو ویسے بھی کرنی ہے
شادی جو کرنی ہے وہاں جاکر ان کی احمد شاہ نے اسے پیار سے سمجھایا تو وہ انہیں دیکھنے لگی

مطلب دیدہ کی شادی کے لیے ہم پاکستان جا رہے ہیں وہاں سویرہ دیدہ کی شادی ہوگئی کتنا مزا آئے گا

دھڑکن چہکتے ہوئے بولی تو بابا پھر سے مسکرایں

یہی خوشی وی سویرا کے چہرے پر دیکھنا چاہتے تھے لیکن وہ ان کے فیصلے سے خوش نہیں تھی

وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے سویرا مقدم شاہ کی منگ ہے اور ان کی زندگی کا سب سے بڑا سچ یہی تھا ان کے خاندان میں جب ایک بار لڑکی کے ہاتھ میں انگوٹھی ڈال دی جائے تو اس کی شادی اسی کے ساتھ کروا دی جاتی ہے چاہے اس کی مرضی شامل ہو یا نہ ہو برسوں سے یہی ہوتا آیا تھا اور آگے بھی یہی ہونا تھا اور ویسے بھی سویرا نے جو حرکت کی ہے وہ اس سے سخت خفا تھے

....

....

دروازہ دھڑم سے کھلا تھا حوریہ جو ابھی سونے کے لئے لیٹی تھی اٹھ کر بیٹھ گئی اور خوفزدہ نظروں سے دروازے پر کھڑے وجود کو دیکھنے لگی

جو ہاتھ میں پستول پکڑے آہستہ آہستہ قدم کمرے کے اندر رکھ چکا تھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی اس کا ارادہ کمرے سے باہر جانے کا تھا۔

لیکن وہ دروازے کے بیچوں بیچ کھڑا تھا

مقدم لالا آپ یہاں کیوں ------؟ میرا مطلب ہے اس وقت -----؟

وہ اس کا راستہ روکے کھڑا تھا حوریہ کا باہر نکلنا مشکل تھا

بات کرنے آیا ہوں وہ نشے سے لڑکھراتی آواز میں بولا

اگر رات کے اس وقت مقدم شاہ کو کوئی اس کے کمرے میں دیکھ لیتا خاص کر کے رضوانہ خالا وہ اس سے آگے سوچ بھی نہیں سکتی تھی

وہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی

جی کہیں وہ بہت ہمت کر کے بولی کیونکہ اس کے ہاتھ میں جو پستول تھی وہ نجانے کتنے لوگوں کو زخمی کر چکی تھی ۔

اور خون خرابے سے تو اسے بچپن سے ہی ڈر لگتا تھا کہیں پر بھی اس طرح کی بات سن کر اس کی جان کانپ جاتی تھی

اور اس نے تو یہ بھی سنا تھا کہ نشے کی حالت میں انسان کو اتنا بھی خوش نہیں ہوتا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے یہ نہ ہو کہ نشے کی حالت میں وہ اس کی جان ہی لے لیں اپنی جان تو حوریہ کو ویسے بھی بہت پیاری تھی۔

کم ازکم قتل نہیں ہونا چاہتی تھی ۔

اس کا خوف زدہ چہرہ دیکھ کر اس کے بلکل قریب آکر رکا۔

حوریہ اسے اپنے مزید قریب آتے دیکھ کر پریشان ہوگئی

جی کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں وہ سہمی ہوئی آواز میں بولی

کل تمہیں دیکھنے کے لیے کچھ لوگ آرہے ہیں جانتی ہو نا وہ سخت لہجے میں بولا

جی ہاں مقدم شاہ کی پستول کی نوک اس کی تھوڑی کو چھو رہی تھی حوریہ کی آواز لڑکھڑائی

انکارکردینا مقدم شاہ نے حکم دیا تو وہ اسے دیکھنے لگی

ایلیے کیا گھور رہی ہو جتنا کہا ہے اتنا کرنا وجہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں بس انکار کر دینا ورنہ پستول کی نوک سے وہ اس کی تھوڑی اوپر کرتے ہوئے اسے ڈرا رہا تھا جس پر حوریہ نے نظروں سے اقرار کیا

اس کے اس طرح سے خوفزدہ ہونے پر مقدم کے لبوں پر مسکراہٹ کھلی تھی جسے وہ فورا چھپا گیا

پھر کل ملتے ہیں حوریہ سائیں وہ مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ اپنی آنکھوں میں بھرے کمرے سے باہر نکل کیا جبکہ حوریہ کی سانس میں سانس آئی اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ نانا سائیں کے سامنے وہ اس رشتے سے انکار کیسے کرے گی اور کیوں۔----؟

....

اس کا فون بج رہا تھا نہ جانے کس میں اتنی ہمت آگئی تھی کہ مقدم شاہ کی نیند میں خلل ڈالنے کی گستاخی کرے

صبح کے چار بج رہے تھے اس وقت اسے فون کرنے کی ہمت کسی میں نہ تھی اس نے غصے سے فون اٹھایا

جہاں پر کوئی دوسرے ملک کا نمبر شو ہو رہا تھا چاچو سائیں وہ زیر لب بڑبڑاتا ہوا فون اٹھانے لگا

اسلام علیکم وہ اپنے مخصوص روعب دار لہجے میں بولا وعلیکم سلام مقدم لالا میں دھڑکن بات کر رہی ہوں

دھڑکن نے چہکتے ہوئے کہا

اور حال وخیریت پوچھنے کی زحمت نہ کی

جی دھڑکن گڑیا بولیں کیسی ہیں آپ ۔۔۔مقدم نے اپنے لہجے کو نرم بنایا وہ اس سے شاید آج تیسری بار بات کر رہا تھا

ایک بار بچپن میں اس سے بات ہوئی تھی دوسری بار جب مقدم کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور آج

میں تو ٹھیک ہوں بس آپ سے کچھ پوچھنا تھا آپ کو تو پتا ہے میں پاکستان آ رہی ہوں میں نے بابا سائیں سے بولا کہ آپ مجھے گھمانے لے کے جائیں گے تو بابا سائیں نے کہا کہ آپ بہت بیزی ہوتے ہیں آپ کے پاس ٹائم نہیں ہوتا اس لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں خود ہی آپ سے پوچھ لوں کیا آپ مجھے گھمانے لے کے جائیں گے وہ ایک ہی سانس میں تیز تیز بولی مقدم شاہ کو اس کی پوری بات سمجھ میں نہ آئی تھی اس کے سامنے آج تک کسی نے اس طرح سے بات نہیں کی تھی

لیکن اسے چاچا سائیں کی یہ بیٹی اسے ہمیشہ سے بہت پیاری لگتی تھی

اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ سامنے والے سے پہلی بار مل رہی ہے وہ جلدی ہی سامنے والے سے پہچان بنا لیتی اور اس کی دوست بن جاتی

دھڑکن گڑیا آپ یہاں پہنچے تو سہی میں آپ کو پورا پاکستان گھماؤں گا مقدم شاہ نے نرم لہجے میں کہا

سچی ----وہ چہکتے ہوئے بولی

جی بلکل وہ مسکرایا

ویلے میں آپ سے ایک بات پوچھوں اس بار اس نے پوچھنے کی زحمت کر لی

مقدم پھر سے مسکرایا جی پوچھیں

وہاں پاکستان میں ٹائم کیا ہوا ہے آخر بابا سائیں کی گوری نے اثر دکھا ہی دیا جو اسے اس وقت فون کرنے سے منع کر رہے تھے

جی گڑیا اس وقت یہاں ٹائم صبح کے چار بج رہے ہیں مقدم نے اپنی ہنسی دبا کر کہا

اچھا وہاں صبح کے چار بج رہے ہیں ٹھیک ہے آپ آرام کریں ایم سوری میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا

اوکے بائے وہ مقدم کو بولنے کا موقع دیے بغیر فون بند کر چکی تھی اور اب معصومیت سے بابا سائیں کو دیکھ رہی تھی

جس پر وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرائے

بابا سائیں مقدم لالہ بہت اچھے ہیں دیدہ ان کے ساتھ بہت خوش رہیں گی احمد شاہ کمرے سے باہر نکل رہے تھے کہ پیچھے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر مسکرا دیئے

اسی لئے تو یہ فیصلہ کیا ہے

وہ کہتے ہوئے مسکرا کر باہر چلے گئے

....

وہ ٹیبل پر آکر بیٹھا تو اماں سائیں نے اس کے سامنے ناشتہ رکھا دادا سائیں اس کے سامنے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے حوریہ کو جو لوگ دیکھنے آرہے ہیں حوریہ کو ان کے سامنے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ اکیلے میں پہلے ان سے بات کرلیں مقدم شاہ نے مصروف انداز میں کہا

اگر وہ ان کے سامنے نہیں جائے گی تو وہ لوگ پسند کیسے کریں گے لگتا ہے آپ کا نشہ ابھی تک اترا نہیں مقدم سائیں اب سیریس ہوجائیں دادا سائیں کو لگا کہ وہ رات والی ساری باتیں بھول چکا ہوگا لیکن وہ ابھی بھی اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا

حوریہ کے معاملے میں میں ہمیشہ سے سیریس ہوں دادا سائیں رات میں نے جو بھی کہا سب سچ تھا وہ لڑکی میری جان ہے اب مجھے نہیں لگتا آپ کو اسے ان سب کے سامنے لے کر جانے کی ضرورت ہے مقدم شاہ نے یقین سے کہا

آپ نے کہا تھا اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوگا تو اب اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہوگا مقدم شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا

رضوانہ حوریہ کو میرے کمرے میں بھیجو

انہوں نے کچن سے نکلتی رضوانہ سے کہا

جی بابا سائیں آپ چلے میں بھیجتی ہوں وہ فرمانبرداری سے بولی

....

مقدم شاہ اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا جب سامنے سے حوریہ کو آتے دیکھا اس کے چہرے پر مسکان کھل اٹھی

حوریہ جو اسے سامنے سے آتا دیکھ کر راستہ بدلنے لگی تھی اس کے دیکھتے ہی کسی ربورٹ کی طرح سیدھی چلتی اس کے قریب سے گزرنے لگی

جب مقدم شاہ نے اس کا راستہ روکا

دادا سائیں تمہیں اپنے کمرے میں بلاکر رشتے کے بارے میں پوچھیں گے

جواب کیا دینا ہے جانتی ہو یا میں ایک بار پھر سے یاد کرواؤں وہ ہاتھ پیچھے کی طرف لے جاتے ہوئے بولا

جی مجھے یاد ہے مقدم لالا فکر نہ کریں میں انکار کر دوں گی اس سے پہلے کہ وہ پستول نکالتا حوریہ بول اٹھی

مقدم شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری

کافی فرمانبردار ہو تم اچھی بات ہے آگے تمہارے لیے آسانی ہوگی دادا سائیں کے سامنے کوئی بھی فالتو بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے

جتنا میں نے کہا ہے بس اتنا کہہ دینا مقدم نے محبت سے اس کا گال تھپتھپایا اس کے اس طرح سے چھونے پر حوریہ پیچھے ہٹی جبکہ اس کی یہ حرکت سامنے والے کو پسند نہ آئی تھی لیکن فی الحال وہ کچھ بھی نہ بولا کیونکہ ان سب چھوٹی چھوٹی باتوں کا حساب وہ بعد میں سود سمیت لینے کا ارادہ رکھتا تھا

مقدم لالہ میں سب کے سامنے انکار کیسے کروں گی حوریہ جو سوال کل رات سے پوچھنا چاہتی تھی آخر پوچھ بیٹھی تمہیں کس نے کہا ہے تمہیں سب کے سامنے انکار کرنا ہے بس دادا سائیں کے کمرے میں جا کر ان کے سامنے انکار کر دینا تمہیں کسی کے سامنے نہیں جانا

مقدم جانتا تھا کہ وہ لڑکی کس حد تک ڈرپوک ہے گھر والوں کے سامنے بھی مشکل سے زبان کھول پاتی تھی تو سب کے سامنے انکار کیسے کرے گی یہ تو اس کے لیے ناممکن تھا اس لیے اس نے شاہ سائیں کو حوریہ سے اکیلے میں بات کرنے کے لیے کہا تھا

لیکن حوریہ اس کی بات سے مطمئن نہیں تھی وہ اس کے قریب سے گزر کر اپنے کمرے میں جا چکا تھا

جب ملازمہ نے اسے شاہ سائیں کے کمرے میں آنے کا حکم سنایا اور وہ ڈرتے ڈرتے ان کے کمرے کی طرف جانے لگی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ انکار کی کیا وجہ بتائے گی جبکہ وہ پہلے ہی نانا سائیں کو فیصلہ کرنے کا حق دے چکی تھی پھر اچانک انکار کی کیا وجہ بتا سکتی ہے

....

سویرا ہر ممکن کوشش کر چکی تھی لیکن لیکن صدیق نے اسے فون کو ہاتھ لگانے دیا تھا اور نہ ہی گھر سے باہر نکلنے دیا تھا اب وہ لوگ پاکستان جانے کے لئے ایئرپورٹ جا رہے تھے

دھڑکن کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی جبکہ سویرا کبھی بھی اس کے اتنے قریب نہ رہی تھی کہ اس کی خوشی سے کوئی واسطہ ہوتا

وہ ہمیشہ سے ہی اس کی ڈرپوک طبیعت سے چڑتی تھی کم لوگوں سے ملنا گھر سے نہ نکلنا اس کے تو فرینڈ بھی صرف بابا سائیں تھے

جبکہ دھڑکن سویرا سے بہت محبت کرتی تھی وہ اس کی پسند ناپسند ہر چیز سے واقف تھی

وہ ہر ممکن طریقے سے اس کے قریب رہنے کی کوشش کرتی لیکن سویرا کو اپنی بہن سے زیادہ اپنے فرینڈ اور آزادی عزیز تھی اور یہ بات وہ کہیں بار اس پر ظاہر بھی کر چکی تھی اسے پتہ تھا کہ بابا سائیں اسے اپنے ساتھ کیوں لے کے جا رہے ہیں لیکن اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ

سب کے سامنے مقدم شاہ سے شادی کرنے سے انکار کرے گی اور گاؤں کا گوار) باقول سویرا (

اپنی انسلٹ کروا کر دوبارہ اس سے شادی کی خواہش نہیں کرے گا

اگر وہ نہ مانا تو اسے بتائے گی کہ وہ ولیم سے محبت کرتی ہے اور ایک غیرت مند مرد کبھی ایک ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرتا جس کا کسی اور سے تعلق ہو اور باباسائیں کے مطابق ان کے خاندان کے سب مرد بہت غیرت مند تھے

....

کردم سائیں اگر آپ فری ہیں تو مجھے میری سہیلی کے گھر چھوڑ دینگے اس نے کردم شاہ کو جاتے دیکھ کر پیچھے سے کہا تھا

اگر میں فری ہوتا تو گھر پر رکتا نہ کہ باہر جا رہا ہوتا کردم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ڈرائیور چاچا کے ساتھ چلی جاؤ اور اپنی سہیلی کو بولا کرو یہاں آ جایا کرے ملکوں کی نظر ہے ہم پر اور میں نہیں چاہتا کہ ہمارے خاندان کی عزت پر حرف آئے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا اور باہر چلا گیا تھا

جبکہ تانشہ ابھی تک اس کی آواز کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی

ہائے کردم سائیں آپ کو میری اتنی پرواہ ہے مجھے یقین نہیں آرہا آپ مجھے سے تیری محبت کرتے ہیں کہ آپ نہیں چاہتے کہ میں حویلی سے باہر نکلوں اس نے شرماتے ہوئے سوچا

ٹھیک ہے میرے کردم سائیں آپ کا حکم سر آنکھوں پر رضیہ جاؤ گاؤں سے میری سہیلی کو بلا لاو اور کہہ دینا کہ میں نہیں آ سکتی کیونکہ کردم سائیں نے مجھے حویلی سے باہر نکلنے سے منع کر دیا ہے

وہ ایک ادا سے کہتی اپنے کمرے کی طرف چل دی اور کمرے میں آکر اپنے آپ کو خوبصورت بنانے کی تمام چیزیں باہر نکالنے لگی

....

آپ نے بلایا نانا سائیں حوریہ نے ڈرتے ہوئے کمرے میں قدم رکھا

شاہ سائیں نے ایک نظر اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو ان کی لاڈلی بیٹی کی یاد دلاتا تھا پھر نظریں جھکا گئے کیونکہ وہ یہ نہیں بھول سکتے تھے کہ وہ صرف ان کی بیٹی کی نہیں بلکہ احسن

ملک کی بیٹی تھی جس سے وہ نفرت کرتے تھے بلکہ نفرت بھی ان کے جذبات بیان کرنے کے لئے ایک چھوٹا لفظ تھا

آج شام کو کچھ لوگ آپ کو دیکھنے آ رہے تھے لیکن اس سے پہلے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ شادی کے لیے تیار ہیں نانا سائیں نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف موڑ کر کہا

وہ کبھی اس کا چہرا نہیں دیکھتے تھے اور یہ بات وہ بھی جانتی تھی

اس کا دل چاہا کے کہہ دے کہ اسے اپنے نانا سائیں کا ہر فیصلہ منظور ہے لیکن اسے اپنی جان بھی بہت پیاری تھی اور اگر مقدم لالہ اسے شادی سے منع کر رہے تھے تو کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تھی

ورنہ وہ کبھی ایسے معاملے میں نہیں پڑتے

نانا سائیں میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی وہ ٹھہر ٹھہر کر نظریں جھکا کر بالی

شاہ سائیں نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا پھر چہرہ موڑ گے

وہ جو اس کا 18 سال کا ہونے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے کہ اس کی کسی اچھی جگہ شادی کر کے احسن ملک کو ہرا دیں گے

اپنے پوتے کی ضد کے سامنے خود ہار گئے

ٹھیک ہے آپ کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہوگی آج جو لوگ آپ کو دیکھنے آ رہے ہیں ہم انہیں منع کر دیں گے شاہ سائیں کی نظریں اب بھی دیوار کی طرف تھی

اب آپ جا سکتی ہیں

اجازت ملتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گئی ابھی سے جلدی سے جلدی مقدم لالہ کے کمرے میں جانا تھا

....

مقدم لالا آپ نے جو کہا تھا میں نے کر دیا میں نے رشتے سے انکار کر دیا ہے ۔حوریہ نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے خوشخبری سنائی ۔

بہت اچھا کیا ہے تم نے اب آگے بھی اسی طرح سے میری ساری باتیں مانتی رہنا ۔وہ اپنی جیب سے پستول نکال کر ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا ۔

جسے دیکھ کر ایک بار پھر سے حوریہ کے پسینے چھوٹ گئے ۔

جی جی مقدم لالا آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گی ۔وہ گھبرا کر بولی اس کی گھبراہٹ سے وہ محفوظ ہوا تھا

لیکن اپنی ہنسی دباتا سیریس انداز میں بولا ۔

آج اماں سائیں آئینگی تمھارارشتہ لے کر تمہیں ---

جی جی مجھے پتا ہے آپ فکرنا کریں میں انکار کر دوں حوریہ نے اس کی بات کاٹی ۔

کوشش بھی مت کرنا انکار کرنے کی مقدم شاہ نے ایک جھٹکے سے اسے دیوار کے ساتھ لگا کر پستول اٹھائی۔

اگر انکار کیا تو جانتی ہو نہ تمہارا انجام کیا ہوگا اس نے پستول اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا ۔

آپ سے شادی--؟ لیکن میں تو آپ سے پیار نہیں کرتی وہ معصومیت سے بولی

یہ پیار محبت شادی کے بعد کے چونچلے ہیں پہلے کے نہیں تم بس وہ کرو جو میں کہتا ہوں۔

وہ اسے سختی سے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تو حوریہ نے ہاں میں گردن ہلائی اب اسے جان تو چھوڑانی تھی ۔

ہاں میں کیا سر ہلا رہی ہو کل اماں سائیں رشتہ لے کے آئیں گی تو ان کے سامنے ہاں کرو گی تم ۔کروگی نہ ہاں وہ اب بھی سختی سے پوچھ رہا تھا ۔

ج۔ ۔جی۔ وہ جلدی سے بولی

اور ہاں یہ مجھے لالا کہہ کر بلانا چھوڑ دو پہلے بھی بہت بار سمجھا چکا ہوں ۔آگے مشکل ہوگی مقدم نے سمجھاتے ہوئے کہا

اور اسے باہر جانے کا راستہ دیا ۔

اور پھر حوریہ کی سپیڈ دیکھنے کے لائق تھی۔اور مقدم شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا ۔

شاہد خواہش پوری ہونے کی خوشی

••••••••••••••

کردم آدھا گھنٹہ پہلے ہی ایئرپورٹ پہنچ گیا تھا تاکہ چچا سائیں کو کوئی پریشانی نہ ہو

اس نے دور سے آتے چاچا سائیں کو دیکھ کر پہچان لیا تھا چاچا سائیں نے اپنے ساتھ آئی لڑکی کو کچھ کہتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کیا تو ان سے پہلے بھاگ کر اس کے پاس آئی

السلام علیکم کردم لالا کیسے ہیں آپ۔۔۔؟ آپ نے مجھے نہیں پہچانا ہوگا ارے میں آپ کی کزن دھڑکن وہ اپنے مخصوص انداز میں تیز تیز بول رہی تھی جبکہ اس کے کپڑوں سے لے کر اس کی بات کرنے کا انداز تک کردم سائیں کو پسند نہ آیا تھا

آواز کم رکھو اور بات کرنے کا سلیقہ سیکھو ہمارے خاندان کی لڑکیاں نہ تو اس طرح سے بات کرتی ہیں اور نہ ہی اس طرح کا لباس پہنتی ہے وہ سخت لہجے میں گویا ہوا

جبکہ اس کے اس طرح سے سخت لہجے پر دھڑکن خاموش سی ہوگئی

سویرا کی طرف ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ دوبارہ نہ دیکھ پایا کیونکہ اس کے کپڑے دھڑکن سے بھی زیادہ ناقابل قبول تھے وہ چاچاسائیں سےگلے ملتا ہوا ان کا سامان گاڑی میں رکھوا کر گاڑی حویلی کے رستے ڈال چکا تھا

....

کردم کے ڈانٹ کھانے کے بعد وہ کافی دیر خاموش رہی بابا نے بھی اس کی خاموشی نوٹ کی تھی

لیکن وہ دھڑکن تھی زیادہ دیر چپ ہو بیٹھ ہی نہیں سکتی تھی اس کو تو پیدا ہی بولنے کے لئے کیا گیا تھا

ابھی ان کے سفر کو شروع ہوئے تقریبا دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ دھڑکن کی ٹیپ ایک بار پھر سے سٹارٹ ہوگئی۔

وہ اتنا کیسے بول سکتی ہے کردم نے تو کبھی کسی لڑکی کو اس طرح سے بولتے ہوئے نہ سنا تھا۔

اور اوپر سے چاچا سائیں کا اس کی ہر بات کا جواب دینا شاید انہی کے لاڈ پیار کا نتیجہ تھا۔

اس کی باتوں سے کردم سخت اریٹیٹ ہو چکا تھا۔

بے فضول بے معنی باتیں جن کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہے۔

یقیناً اگر اس وقت وہ دھڑکن کے ساتھ اکیلا ہوتا تو اسے گاڑی سے باہر پھینک دیتا

••••••••••••••

چاچا سائیں گھر ابھی بہت دور ہے آپ لوگوں کو بھوک لگ رہی ہوگی

اس نے گاڑی ایک چھوٹے سے ہوٹل کے سامنے رکی

بابا سائیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے اس سے پہلے کہ احمد شاہ انکار کرتے دھڑکن نے معصومیت سے کہا

کردم نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا پھر کچھ آرڈر کرنے لگا

سویرا تم بھی کچھ کھا لو احمد شاہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا جبکہ وہ بہت دنوں سے اس سے بات نہیں کر رہے تھے

مجھے زہر کھلا دے آپ کے بھتیجے سے شادی کرنے سے تو بہتر ہے کہ میں زہر کھا کے مر جاؤں

سویرا نے تپ کر کہا جبکہ اس کے الفاظ کردم تک پہنچ چکے تھے احمد شاہ نے اپنے قریب کردم کو کھڑا دیکھا تو پریشان ہوگئے جبکہ سامنے کھڑی لڑکی نظریں جھکا گئی لیکن چہرے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی یقیناً یہ الفاظ اس تک پہنچانے کے لیے ہی بولے گئے تھے

کھانا کھالیں چاچا سائیں پھر حویلی چلنا ہے حوری اور تائشہ آپ لوگوں کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہیں کردم نے سویرا کو اگنور کرتے ہوئے کہا

بابا سائیں جلدی چلیں مجھے حوری دیدہ سے ملنا ہے

میں نے حوری دیدہ کے لیے بہت سی شاپنگ کی ہے دھڑکن نے پھر سے نان اسٹاپ بولنا شروع کیا

اف یہ لڑکی کتنا بولتی ہے کردم کی بڑبڑاہٹ وہ سن چکی تھی جبکہ بابا سائیں کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی

بابا سائیں یہ حوری دیدہ سے جلتے ہیں

کیوں کہ ان کی منگیتر میرا مطلب ہے تائشہ دیدہ کے بارے میں بات نہیں کر رہی اس لیے وہ احمد شاہ کے کان میں پھسپھوسائی جو کردم نے بخوبی سن لیا لیکن بولا کچھ نہیں

کیونکہ بولنے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں

اس نے تائشہ کو اپنی زندگی میں کبھی اتنی اہمیت دی ہی نہیں تھی کہ وہ اس کے نام سے ڈسٹرب ہوتا

وہ شادی کے بعد کی محبت پر یقین رکھتا تھا اس کے نزدیک منگنی کی کوئی اہمیت نہ تھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ تائشہ کے جذبات سے انجان ہے

سویرا چپ چاپ بیٹھی تھی چاچا سائیں کھانا کھا رہے تھے جبکہ دھڑکن کھانے کے دوران بھی مسلسل بول رہی تھی اس کا منہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی بند نہیں ہو رہا تھا اس کا دل چاہا کہ ایک بار اسے منع کرلے کھانے کے دوران بات کرنے سے لیکن چچا سائیں جس طرح سے اس کی ہر بات توجہ سے سن رہے تھے وہ کچھ بھی نہ بول سکا

سوائے اس کے کہ یہ لڑکی کتنا بولتی ہے

پھر وہ لوگ گاڑی میں بیٹھنے گے جب دھڑکن بولی

بابا مجھے ہاتھ وش کرنے ہے ۔

کیونکہ احمدشاہ گاڑی پر چڑھ چکے تھے اسی لئے کردم نے یہ فریضہ بھی سرانجام دیا ۔

زبان کو تھوڑا آرام بھی دیا جاتا ہے دھڑکن یہ صرف بک بک کرنے کے لئے نہیں بنائے گی ۔وہ اس کے ہاتھ دلاواتے ہوئے دھیمی آواز میں بولا تھا ۔

اور پھر وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس پیچھے سے اسے ایک لفظ سنائی دیا تھا

کھڑوس شاہ

••••••••••••••••••

دادا سائیں اورمقدم شاہ شہر آئے تھے دادا سائیں کو بہت ضروری کام نہ تھا لیکن مقدم جانتا تھا کہ وہ شہر کیوں آئے ہیں ۔

دادا سائیں کو آفس چھوڑنے کے بعد وہ حور کے لیے کوئی پریزنٹ لینے باہر آیا تھا ۔

وہ چاہتا تھا کہ جب حوریہ اس کے نام کی انگوٹھی پہنے وہ اسے کوئی گفٹ دے ۔

بس اسی لیے اس کا گف لینے مارکیٹ آگیا۔

اسے ایک بہت نفیس وخوبصورت سا بریسلٹ پسند کیا تھا۔

سریہ بک چکا ہے ۔کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے آدمی نے اسے بتایا تو اس نے قہر برستی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

یہ نہیں بکا ہے اسے میں خریدوں گا۔تم مجھ سے اس کی ڈبل قیمت لینا ۔پیک کروں سے مقدم نے آرڈر دیا

سر پلیز سمجھنے کی کوشش کریں یہ بریسلیٹ بک چکا ہے اور وہ ہمارے ریگولر کسٹمر ہے ہم ان کے ساتھ اس طرح سے نہیں کر سکتے ۔آدمی نے سمجھانے کی کوشش کی

تین گنا قیمت لے لو اس بار مقدم نے آفر کی تھی۔

سوری سر یہ-----

چارگنا لے لو وہ اس کی بات ختم ہونے سے پہلے بولا تھا۔

آئی ایم سو---------سر آپ لے لیں آج سے یہ بریسلیٹ آپ کا اس کی ریوالور سے ڈر کر آدمی نے فورا ہی اس کی بات مان لی۔

گڈ پیک کر واسے ۔مقدم کا غصہ جاگ کی طرح بیٹھا تھا ۔جو چیز اسے اپنی حور کے لیے پسند آگئی تھی وہ اسے کسی اور کو کیسے لینے دیتا ۔بریسلیٹ پیک کروا کر وہ واپس اپنے آفس کی طرف چلا گیا

••••••••••••••••••

رضوانہ تو ہر تھوڑی دیر میں سویرا اور دھڑکن کی نظر اتلار رہی تھی جب کہ دھڑکن مزے سے حوریہ اور تائشہ سے باتیں کر رہی تھی

سویرا کسی کو اہمیت دیے بغیر اپنے کمرے کا پوچھ کر آرام کرنے جا چکی تھی اس کا کھیچا کھیچا انداز سب نے نوٹ کیا تھا

حوریہ کو تو بس اتنا پتا تھا کے وہ مقدم شاہ کی منگیتر ہے اور ان کی شادی ہونے والی ہے لیکن مقدم شاہ کی کل والی باتیں کہ مامی اس کا رشتہ مانگنے آئیں گی

اگر مقدم شاہ کی شادی سویرا سے ہونے والی ہے تو وہ اس کا رشتہ کیوں مانگنے والا ہے

وہ صبح سے گھر سے غائب تھا دادا سائیں نے ایک ضروری کام کے لیے بھیجا تھا سویرا خوبصورت تو بہت تھی لیکن موڈی تھی

اس نے حوریہ کی طرف دیکھا تک نہیں تھا بات کرنا تو دور کی بات تھی

چھوٹے ماموں سائیں بہت اچھے تھے تانئشہ توکب سے ان کے قریب بیٹھی باتیں کر رہی تھی اس کا بھی بہت دل چاہا کہ وہ ان کے پاس بیٹھ کر باتیں کرے

لیکن وہ ہمیشہ سے اس معاملے میں زیرو تھی جبکہ دھڑکن کے لئے اسے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں پڑی وہ تو جب سے آئی تھی اسی کے ساتھ تھی کچن میں روم میں ہر جگہ اس کے ساتھ ساتھ تھی

احمد شاہ نے ایک نظر سامنے فل سائز کی تصویر کو دیکھا جہاں دادا سائیں اپنے دونوں پوتوں کے ساتھ کھڑے تھے ۔

کردم بے شک بہت پرکشش نوجوان تھا لیکن مقدم آپ کے چہرے کی خوبصورتی اسے الگ بناتی تھی

کیا دیکھ رہے ہو احمد سائیں رضوانہ نے انہیں تصویر کی طرف اسے دیکھتے ہوئے بولا

اپنی بچی کا نصیب دیکھ رہا ہوں دیدہ سائیں ۔ماشااللہ مقدم کا بہت خوبصورت ہے ۔رہا ہے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی تھی احمد شاہ نے پوچھا

وہ بابا سائیں کے ساتھ شہر گئے ہیں رات دیر سے واپس آئیں گے ۔آپ بیٹھے میں چائے لے کر آتی ہوں رضوانہ ان کے قریب سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی جبکہ احمد شاہ کا سارا دھیان سامنے تصویر پر پرکشش نوجوان کی طرف تھا

....

یہ کردم شاہ شکل سے بالکل بھی پینڈو نہیں لگتا یہ تو کافی ہینڈسم ہے ۔

نہ جانے مقدم شاہ کیسا دکھتا ہوگا کمرے میں آکر سویرا کا دھیان کردم کی طرف گیا ۔

ضروری نہیں کہ دونوں ایک جیسے ہوں کردم شاہ تو کافی پڑھا لکھا لگتا ہے ۔

وہ نہ چاہتے ہوئے مقدم کے بارے میں سوچنے لگی تھی ۔

لیکن یہ فیصلہ تو وہ کر کے آئی تھی چاہے کچھ بھی ہوجائے وہ مقدم شاہ کی دلہن تو کبھی نہیں بنے گی

....

مجھے مقدم لالہ اور دادا سائیں سے ملنا ہے وہ لوگ کب تک آئینگے دھڑکن نے پوچھا

رات تک وہ کسی کام کے لئے شہر گئے ہوئے ہیں آنے میں بہت وقت لگ جائے گا حوریہ نے کھانا بناتے ہوئے بتایا

مقدم لالہ بڑے ہیں یا کردم لالہ ایک اور اچھلتا کودتا سوال آیا حوریہ مسکرائی

کردم لالہ مقدم لالہ سے سترہ دن بڑے ہیں

وہ ہم سب سے بڑے ہیں سب سے پہلے کردم لالہ پھر مقدم لالا پھر سویرہ دیدہ پھر تائشہ دیدہ پھر میں اور پھر

پھرسب سے پیاری دھڑکن احمد شاہ حوریہ کے بولنے سے پہلے ہی دھڑکن نے ایک ادا سے کہا تو حوریہ مسکرائی

جبکہ کچن کے دروازے پر کھڑا کردم نے اس کے اپنے بارے میں خیالات جان کر سر جھٹکتے ہوئے حوریہ کو مخاطب کیا

ایک کپ چائے بنا دو حوری۔

اوہو آپ اتنی زیادہ چائے پیتے ہیں چائے پینے سے انسان کالا ہو جاتا ہے اور آپ کے لال لال ٹماٹر جیسے گال جلی ہوئی ڈبل روٹی جیسے ہو جائیں گے وہ تیز تیز بولی جبکہ حوریہ اسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

چائے بنا کر کمرے میں لے آنا وہ اسے اگنور کرتا کہہ کر کچن سے باہر نکل گیا

عجیب کھڑوس بندے ہیں یہ مسکرانا گناہ ہے کیا اس نے پیچھے سے دھڑکن کی بڑبڑاہٹ سنی۔

اس لڑکی کا منہ بند نہیں ہوسکتا کیا۔۔۔؟وہ خود سے سوال کرتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

....

پھوپھو سائیں دادا سائیں کب واپس آئیں گے اب تو رات کے دس بج چکے ہیں کب آئیں گے ابھی تو مجھے نیند بھی آرہی ہے دھڑکن کب سے مسلسل ٹہلتی شاہ سائیں کا انتظار کر رہی تھی

بیٹا سائیں آپ سو جائیں سویرا تو کب کی سو چکی ہے رضوانہ کب سے اسے سونے کے لئے کہہ تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اگر بابا سائیں نے اسے دیکھ لیا تو غصہ ہوں گے

وہ تو اپنے بیٹے کو بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے اور رضوانہ بھی یہ بات جانتی تھی

دھڑکن اپنی بات پر قائم رہے گی آخر پوتی تو انہیں کی ہے

لیکن ان کو ٹائم لگائے گا رضوانہ نے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی

اگر میں بھی دادا سائیں اور دیدہ کی طرح سو گئی تو کتنا برا لگے گا انہیں

اس لئے مجھے انتظار کرنا ہے آپ فون کریں نا ان کو کہ جلدی آئیں میں ان کا ویٹ کر رہی ہوں

وہ معصومیت سے کہتی اب رضوانہ پھوپھو سے کہنے لگی

لیکن ان کے آنے میں بہت وقت لگے گا وہ اکثر لیٹ ہو جاتے ہیں آپ سو جائیں صبح ان سے مل لیجئے

نہیں آپ سو جائیں میں ان کا انتظار کروں گی وہ کمبل لے کر صوفے پر آکر بیٹھ گئی

پھوپھو سائیں نے ایک بار اس کی ضد دیکھی پھر ہار مان کر خود بھی سونے کے لئے چلی گئیں

جبکہ ابھی تک دادا سائیں کا انتظار کر رہی تھی

....

....

....

دادا سائیں مجھے پتا ہے آپ اتنی دیر سے حویلی اس لیے واپس لائے ہیں تاکہ آپ چاچا سائیں سے نہ مل پائیں مقدم شاہ نے ان کے ساتھ حویلی میں قدم رکھا تھا

ہاں کیوں کہ میں اس نافرمان اولاد کا چہرا نہیں دیکھنا چاہتا تھا دادا سائیں نے ایک ہی جملے میں اپنے جذبات کا اظہار کیا

خیر میرے بارے میں کیا سوچا ہے آپ نے وہ اپنے مطلب کی بات پر اتر آیا

مقدم سائیں سویرا آپ کے منگیتر ہے وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولے

مجھے پروا نہیں وہ لاپروائی سے بولا

لیکن وہ اسے سمجھانے ہی سکتے تھے کہ انہیں پرواہ ہے وہ اپنی زبان سے نہیں پھر سکتے

وہ جیسے ہی حویلی میں داخل ہوئے سامنے صوفے پر دھڑکن کمبل میں بیٹھی جو انہیں دیکھتے ہی بھاگ کر ان کے قریب آئی اور ان کے سینے سے لگ گئی

اف دادا سائیں آپ اس عمر میں بھی کتنے ہینڈسم ہیں آئی لو یو وہ تیز تیز بولتی ان کا گال چوم چکی تھی

دادا سائیں نے غصیلی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جبکہ مقدم شاہ حیران اور پریشان اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا مقدم لالا آپ وہ اس کی طرف مڑی آپ بھی بہت ہینڈسم ہیں لیکن میری دادوسائیں سے تھوڑا وہ مسکراتے ہوئے اسے بولی تو مقدم شاہ نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا

دادو سائیں آپ کی خوبصورتی اور صحت کا راز کیا۔ ۔ ؟

وہ اپنے ہاتھ کا مائیک بناتے ہوئے ان کے سامنے کر کے پوچھ رہی تھی

تمہارا باپ اور بہن کہاں ہے وہ روعب دار لہجے میں گویا ہوئے تھے

وہ لوگ تو آپ سے پیار ہی نہیں کرتے آپ کا ویٹ کیے بنا سو گئے لیکن میں میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں اسی لیے تو نہیں سوئی میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی وہ اپنی دونوں باہیں پھیلائے بولی اور پھر انہیں باہوں سے ان کے گرد گھیرا بنایا

آپ ان دونوں سے ناراض ہو جائیں وہ لوگ آپ سے لئے بغیر سو گئے لیکن میں آپ سے ملنے کے لیے آپ کا یہاں انتظار کر رہی تھی باہر سردی میں وہ صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

دیکھا میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں وہ ان کے بازوں کے ساتھ جھولے لینے میں مصروف تھی جبکہ اس کی ان پیاری پیاری حرکتوں پر مقدم شاہ مسکرائے جا رہا تھا

ہمم اب مل لیا نہ ہم سے جاؤ تم بھی جا کر آرام سے سو جاؤ وہ اپنے لہجے کو سخت بنا کر بولے

ہاں مجھے بھی بہت نیند آ رہی ہے میں تو بس آپ کا انتظار کر رہی تھی وہ اب ایک بار پھر سے ان کا گال چوم کر گڈنائٹ کہتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اس کے جاتے ہی کا شاہ سائیں کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جو مقدم نہ دیکھ لے اس لئے جلدی سے چھپا گئے

....

آگیا میرا چاند اس نے اپنے کمرے میں قدم رکھا تو اماں سائیں اس کے کمرے میں اس کا انتظار کر رہی تھی

وہ مسکرا کر اندر داخل ہوا

جی ہاں آگیا ابھی تک کیوں جاگ رہی ہیں آپ---؟ وہ ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے پوچھنے لگا

بیٹا سائیں آپ نے صبح جانے سے میں کیا تھا کہ آپ کو مجھ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اس لئے میں آپ کا انتظار کر رہی تھی

اماں سائیں مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی تو وہ شرمندہ ہوگیا

آئی ایم سوری اماں سائیں آپ کو میری وجہ سے اتنا انتظار کرنا پڑا وہ ان کا ہاتھ چوم کر بولا تو وہ مسکرائی

کوئی بات نہیں میری جان آپ کا انتظار آپ کی ماں کو برا نہیں لگتا

بتائیں کیا بات کرنا چاہتے تھے آپ مجھ سے اماں سائیں نے پوچھا

جی میں شادی کے بارے میں سوچ رہا تھا

ارے بیٹا سائیں یہ تو بہت اچھی بات ہے احمد بھائی بھی اسی سلسلے میں سویرا کو لے کر یہاں آئے ہیں آپ کہتے ہیں تو میں صبح ہی احمد بھائی سے بات کرتی ہو ۔

اپنے بیٹے کے چہرے پر وہ سویرا کے نام سے آئی بیزاری دیکھ چکی تھی لیکن پھر بھی اپنی بات جاری رکھی

میں حوریہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں میں دادا سائیں سے بات کر چکا ہوں آپ ایک بار ان سے بات کر لیں میں جانتا ہوں گھر کی بات ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ سب کچھ اس رسم و رواج کے مطابق ہو

میں نہیں چاہتا کہ حوریہ کسی بھی قسم کے احساس کمتری کا شکار ہو وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ اس کی نظر

اماں سائیں کے چہرے پر پڑی جو بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

اماں سائیں ماضی میں جو کچھ ہوا اس میں حوریہ کی کوئی غلطی نہیں ہے اور حوریہ میری خواہش ہے اور

آپ کی ہر خواہش پوری ہوگی آپ کو آپ کی پسند کی ہر چیز لے گی مجھے آپ کی خوشی سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں ہے وہ اس کا ماتھا چومتے باہر نکل گئی ان کی آنکھوں کا پانی وہ دیکھ چکا ہے لیکن اپنے گھر والوں کی یہ نفرت حوریہ کے لیے اسے بیکار لگتی تھی

وہ لوگ حوریہ کے باپ سے کی جانے والی نفرت بھی حوریہ سے کر رہے تھے انہیں لگاتا تھا انیس سال پہلے حویلی کی بربادی حوریہ کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا تھا کہ چند دن کی بچی کیسے کسی کی بربادی کی وجہ بن سکتی ہے

برباد تو وہ ہوئی تھی جس سے اس کا سب کچھ چھن گیا تھا اس کا باپ اس سے الگ کہ کردیا گیا باپ ہوتے ہوئے بھی وہ یتیموں جیسی زندگی گزاری تھی انیس سال پہلے اصل بربادی تو حوریہ کی ہوئی تھی جیسے بربادی کی وجہ بنایا جارہا تھا

....

کیا تم حوریہ کو اپنی بہو کے روپ میں قبول کر پاؤ گی میں جانتا ہوں اپنے شوہر کے قاتل کی بیٹی کو اپنے سامنے اپنی بیٹے کی بیوی کے روپ میں قبول کرنا تمہارے لیے مشکل ہے کیا تم اسے قبول کر پاؤ گی جانتا ہوں یہ بہت مشکل ہے اور اگر تم اسے اپنی بہو کے روپ میں قبول نہیں کر پائی تو

دیکھو بہو یہ بچی کے ساتھ ہی نہیں تمہارے ساتھ بھی زیادتی ہو گی

نہیں بابا سائیں مجھے میرے بیٹے کی خوشی کے آگے اور کچھ نہیں

میں مقدم سائیں کی شادی حوریہ سے کرنا چاہتی ہوں آپ اگر ہاں کر دیں تو آج شام میں حوریہ کو مقدم سائیں کے نام کی انگوٹھی پہنا دوں گی نازیہ نے پوچھا

اور جہاں تک احمد بھائی کی بات ہو تو آپ بہتر جانتے ہیں کہ آپ ان کو کیا کہہ کر مطمئن کریں گے لیکن میں اپنے بیٹے کی ضد کے آگے مجبور ہوں

ہاں ہم ایک بار حوریہ سے بات کرلیں پھر سوچیں گے

حوریہ سے کیا بات کرنی ہے شاہ سائیں کیا یہ کافی نہیں ہے

کہ وہ ہمیشہ اسی حویلی میں رہے گی اور ویسے بھی یہاں تک بات مقدم سائیں کی خواہش کی ہے

جو آپ ہر حال میں پوری کریں گے

چاہے حوریہ کی مرضی ہو یا نہ ہو اگر آپ حوریہ کو فیصلے کا حق دیں گے تو وہ پہلے کی طرح انکار کر

دے گی تو آپ کو کیا لگتا ہے سید حالم شاہ کا بیٹا پیچھے ہٹ جائے گا

نہیں وہ ہر حد پار کر جائے گا کیا آپ مقدم سائیں کی ضد سے واقف نہیں ہیں -----؟

آپ حوریہ کا رشتہ طے کردیں وہ قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لے گی لیکن اگر آپ نے اسے

فیصلے کا حق دیا تو وہ آپ کے لئے مقدم سائیں کی ضد پوری کرنا مشکل ہوجائے گا

نازیہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اٹھیں تو شاہ سائیں سوچ میں پڑ گئے

ہم تمہاری بیٹی کی شادی اپنے پوتے سے کر کے تمہیں ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کردیں گے

تم ساری زندگی اپنی بیٹی کی شکل نہیں دیکھ پاؤ گے احسن ملک تم ساری زندگی ہم سے بیک مانگو

گے لیکن ہم تم پر ترس نہیں کھائیں گے

تاریخ ایک پر پھر سے دہرائی جائے گی جس طرح سے تم نے ہم سے ہماری بیٹی چھین لی اب

تم اپنی بیٹی کے لیے تڑپو گے

....

شام کے سائے گہرے ہوئے تو حویلی کے لوگ باہر لان میں تازہ ہوا سے لطف اندوز ہونے گئے

سویرا جب سے آئی تھی اپنے کمرے میں بند تھی اسے کسی سے کوئی مطلب ہی نہ تھا بابا سائیں

اس سے ناراض تھے اور دھڑکن کو بھی اس بات کرنے سے منع کر چکے تھے

اور حویلی کے لوگوں کو وہ خودمنہ لگانا پسند نہیں کرتی تھی

حوریہ تو اسے دھڑکن کی کاپی لگ رہی تھی جبکہ تائشہ اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتی

تھی تاکہ وہ اسے فیشن کے بارے میں کچھ سیکھا سکے تائشہ کو تو اس کا ہر انداز اچھا لگ رہا تھا

اس کے میک اپ سے لے کر ڈریسنگ اسے تو وہ ہر انداز میں سے کمال لگ رہی تھی

جبکہ دھڑکن اسے بچی ہی لگی تھی جو دن رات اچھلتی کودتی رہتی ہے اور اب اس کی ڈریسنگ

بھی حوریہ جیسی ہی ہو گئی تھی

اپنے سے زیادہ بڑا دوپٹا جو ہر وقت اس کے پیروں میں گرا ہوتا یا کہیں رکھ کر بھول جاتی لیکن کردم شاہ کے سامنے نہ جانے اس کا دوپٹہ کیسے سر پر ٹکتا تھا شاہد اس کی طرح اس کا دوپٹہ بھی کردم شاہ سے خوف کھاتا سے دادا سائیں سے اس رات کے بعد ملاقات نہیں ہوئی

دو دن سے مقدم اور دادا سائیں شہر گئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے چھوٹی بڑی ہر ذمہ داری کردم شاہ سنبھال رہا تھا اسے تو سمجھ نہیں آتا تھا کہ یہ بندہ اتنے سارے کام ایک ساتھ کیسے کر لیتا ہے

ابھی وہ بیٹھے کچے امرود کھا رہی تھی کہ کردم شاہ آیا

احمد شاہ نے اسے دھڑکن کو گاوں دکھانے کا کہا

آج صبح بڑی مشکل سے اس نے بابا سائیں کو منایا تھا

وہ حیرانگی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی اس نے کہا تھا کہ کسی کے ساتھ میں بھیج دینا لیکن کردم سائیں کے ساتھ نہیں

بابا سائیں میں تو آپ کی اچھی بیٹی ہوں نہ معصومیت سے پوچھا؟

ایک پل کے لئے کردم نے بھی اس کا چہرا دیکھا لیکن پھر نظریں جھکا گیا

ہاں بیٹاسائیں اسی لیے تو آپ کو بھیج رہے ہیں

بابا سائیں نے محبت سے کہا

لیکن آپ میرے ساتھ اتنا برا ظلم کیسے کرسکتے ہیں وہ کردم شاہ کے پیچھے کھڑی تھی اتنا بڑا کہتے ہوئے اس نے باقاعدہ کردم شاہ کی سر سے پاوں تک طرف اشارہ کیا جو شاید اس کی بات کو سمجھ چکا تھا

حوریہ میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں جلدی سے آؤ مجھے کچھ دیر بعد ڈیرے پر بھی جانا ہے وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ تائشہ اس سے پوچھ بھی نہ پائی کہ کیا وہ بھی ان کے ساتھ آ سکتی ہے

حوریہ اور دھڑکن سے تو اس کو کوئی مطلب ہی نہیں تھا وہ تو بس کردم کے لیے جانا چاہتی تھی

لیکن اب دل کے ارمان دل میں ہی رہ گئے

....

....

وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو کردم نے گاڑی آگے بڑھا دی

تھوڑی دیر میں گاڑی میں دھڑکن کی باتیں شروع ہوگئی

کردم کے سامنے وہ تیز تیز بولنے سے احتیاط کرتی تھی کیونکہ وہ پہلے دن ہی اسے ڈانٹ گیا تھا لیکن پھر بھی کسی کسی بات پر اس کی زبان تیزی پکڑلیتی

ہائے مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ہم یہاں اپنی باتوں میں مصروف ہیں اور وہاں کردم لالہ بیچارے

اگر ہم تاشہ دیدہ کو بھی ساتھ لے آتے تو کردم لالہ بھی بور نہ ہوتے اور ویسے بھی کردم لالا تو ہر وقت ہی غصہ کرتے رہتے ہیں ان پر اس نے ہلکی آواز میں کہا لیکن کردم سن چکا تھا

مجھے اپنی بوریت دور کرنے کے لئے تاشہ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں وہ میری منگیتر ہے اس کی عزت مجھ پے فرض ہے شادی کے بعد میرا سارا وقت اسی کیلئے ہوگا اگر اس وقت میں اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں چلتا تو وجہ صرف یہ ہے کہ میں شادی کے بعد اسے سمجھنا چاہتا ہوں میرے نزدیک منگنی کوئی ایسا رشتہ نہیں جس کی بنا پر تاشہ کو لے کر اپنے ساتھ لیے گھوموں

اس کی اہمیت میری زندگی میں تب ہوگی جب وہ میری بیوی بن کر میری زندگی میں شامل ہوگی

کردم شاہ کے لہجے میں کوئی غصہ کوئی سختی نہ تھی اس کے بعد اسے ندی اور اپنی چند زمینیں

دکھانے لے گیا لیکن باغ میں جھولے دیکھنے کے بعد دھڑکن کا واپس آنے کا دل نہیں کر رہا تھا

پورا گاؤں اپنی مثال آپ تھا لیکن یہ باغ دھڑکن کا معصوم دل اس پر آکر رکا تھا

کردم نے چلنے کو کہا تو وہ جانے کے لئے تیار نہ تھی

جس کی وجہ سے کردم کو سختی دکھانی پڑی تو وہ منہ پھلاتی جھولے سے اتری تبھی ایک لڑکا دوڑتا

ہوا ان کے پاس آکر رکا

چھوٹے شاہ سائیں

وہ دود سے ہی اسے پکار رہا تھا

جاوید تم اتنے پریشان کیوں ہو اس کے قریب آکر رکا تو کردم نے پوچھا

چھوٹے شاہ سائیں وہ اکبر اپنی بچی کی شادی کر رہا ہے نکاح کی رسم ادا ہو چکی ہے جاوید نے بتایا

تو کردم شاہ کے ماتھے پر بے شمار شکنیں نمایاں ہوئی

جبکہ اس کے غصے کی وجہ دھڑکن سمجھ نہیں پائی تھی اکبر ایسا کیسے کر سکتا ہے اس کی ہمت

کیسے ہوئی ایسا کرنے کی اگر دادا سائیں گاؤں میں نہیں ہیں تو ان کی مرضی کے خلاف اتنا بڑا

قدم اٹھائے گا اس کی عقل کو ٹھکانے میں لگاؤں گا تم چلو میں پہنچتا ہوں وہ حوریہ اور دھڑکن کو

گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا

گھر کی عزت کے معاملے میں وہ کسی پر یقین نہیں کرتا تھا

اگر کسی نے اپنی بیٹی کی شادی کردی ہے تو اس میں اس کی کیا غلطی ہے ہر انسان کو اپنی بیٹیوں کے حق میں بہتر فیصلہ کرنے کا حق ہے دھڑکن صرف سوچ سکتی تھی کیونکہ بولنے کی ہمت تو کردم شاہ کے سامنے اس میں پیدا ہی نہیں ہوتی تھی

....

ارے سویرا بچے تم بھی گھوم آتی گاؤں دھڑکن گئی ہے ۔

رضوانہ پھپھو تھوڑی دیر اس کے پاس بیٹھنے کے لیے اس کے کمرے میں آئی تھی ۔

ایم ناٹ انٹرسٹڈ ۔بیزاریت سے بھرپور جواب آیا جبکہ ان کا اس طرح سے اپنے کمرے میں آنا سویرہ کو ہرگز پسند نہ آیا تھا ۔

سویرا نے کیا کہا تھا یہ تو پھپھو سائیں کو سمجھ نہ آیا لیکن اس کا لہجہ بہت کچھ بیان کر رہا تھا ۔

اس کا سب سے کٹ رہنا سب ہی نوٹ کر چکے تھے ۔

لیکن پھر بھی وہ اس کی پھپھو سائیں تھی

رشتے کا احساس اور اس رشتے سے جڑے جذبات انہیں اس کے پاس بیٹھنے پر مجبور کر رہے تھے

۔

اچھا بتاؤ لنڈن کیسا ہے لنڈن میں اور پاکستان میں کیا فرق ہے وہ اس سے بے تکی باتیں کرنے لگیں ۔

زمین آسمان کا فرق ہے آپ کے پاکستان اور میرے لندن میں ۔

جب سے میں یہاں آئی ہوں کسی نے مجھے باہر نہیں جانے دیا آزادی نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے پرائیویسی نام کی کوئی چیز نہیں ہے جس کا دل چاہے وہ منہ اٹھا کر آ جاتا ہے کمرے میں پوچھنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتا وہ کوئی بھی لحاظ رکھے بغیر بولی

جبکہ احساس توہین سے پھپھو سائیں کا چہرہ سرخ ہو گیا

اور وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئیں ۔

بیٹا سائیں اس کمرے سے باہر بھی نکلا کرو آخر ساری زندگی تم نے اسی گھر میں رہنا ہے ۔

وہ اسے کچھ احساس دلانے والے انداز میں بولیں اور اٹھ کر باہر چلی گئی ۔

جبکہ ان کے جاتے ہی سویرا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اس کا پہلا تیر بالکل نشانے پر لگا تھا

....

تائشہ تم یہاں کیا کر رہی ہو بیٹا تم بھی چلی جاتی کردم کے ساتھ ۔وہ کب سے گھر میں بولائی بولائی پھر رہی تھی ۔

جب احمد شاہ نے اسے مخاطب کیا۔

جی ماموں سائیں میں جانا تو چاہتی تھی لیکن گھر میں بہت کام تھا اب کردم سائیں کے آتے ہی مجھے انہیں چائے بنا کر دینی ہوتی ہے

اور پھر صبح کے لئے ان کے کپڑے بھی تیار کرنے ہوں گے ۔

اور میرے خیال میں آج رسوئی میں بھی ان کی پسند کا کچھ نہیں بنا لگتا ہے ان کا کھانا بھی الگ سے بنانا پڑے گا ۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میری بچی تو بہت سمجھدار ہو گئی ہے

ہر کام کردم کی مرضی کا ہوتا ہے یہاں تو ۔

احمد شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو تائشہ شرما دی۔

تھوڑی سے اپنی عقل میری بیٹی کو بھی بانٹ دو ۔

اسے تو سمجھ ہی نہیں ہے مقدم کے مزاج کے مطابق خود کو ڈالتے ڈالتے اسے بہت وقت لگ جائے گا ۔

لیکن تم دونوں کا تو زندگی بھر کا ساتھ ہے ۔ اس کے ساتھ وقت گزارا کرو ۔احمد شاہ نے بہت محبت سے اس سے التجا کی تھی

کیوں نہیں ماموں سائیں آپ فکر نہ کریں تائشہ کی تو جیسے مراد بھر آئی تھی

وہ سویرا کے کمرے کی طرف آئی تھی لیکن کمرا اندر سے بند تھا دو تین بار کھٹکھٹانے کے بعد بھی اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو وہ مایوس لوٹ آئی

••••••••••••••••••

وہ لوگ کہاں آئے تھے دھڑکن کو نہیں پتا تھا

اگر یہاں پر شادی ہو رہی تو یہ کس قسم کی شادی کے بابا سائیں اسے بتایا کرتے تھے کہ پاکستان کی شادی میں بہت مزہ آتا ہے

یہاں پر کسی کی آواز بھی نہیں آرہی تھی

دھڑکن سوچتے ہوئے حوریہ کے ساتھ اس کمرے نما گھر میں داخل ہوئے جہاں ابھی کردم شاہ تیزی سے داخل ہوا تھا

چھوٹے شاہ سائیں آپ یہاں۔۔۔ آپ لوگوں شہر گئے ہوئے تھے سامنے کھڑا اکبر کانپتے ہوئے اس کی طرف آیا

ہاں گئے تھے شہر لیکن میں نہیں دادا سائیں اور تم نمک حرام ان کی غیر موجودگی میں اپنی بچی کی شادی کر رہے ہو

بلکہ یہ کہنا تو غلط ہوگا تم اس کی شادی نہیں کر رہے تم اس معصوم بچی کو بیچ رہے ہو بتاؤ کتنے میں بیچا ہے تم نے اپنا ایمان بتاؤ مجھے کیا قیمت لگائی ہے تم نے اس معصوم بچی کی اس نے سامنے کھڑی دلہن کے روپ میں دس سے گیارہ سالہ بچی کی طرف اشارہ کیا

دادا سائیں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم گاؤں میں رہو گاوں میں کسی کا ہونا ضروری ہے لیکن میں نے کہا دادا سائیں آپ فکر نہ کریں یہ گاوں والے تو ہمارے اپنے ہیں

آپ کے خلاف کبھی نہیں جائیں گے لیکن تم نے کیا کیا تھا یہ صلہ دیا تم نے دادا سائیں کے احسانوں کا ارے ان کی نہ سہی اس معصوم بچی کا خیال کر لیتے یہ تو تمہاری اپنی بیٹی ہے جس کا نکاح تم نے اپنے سے دو سال کم عمر کے آدمی سے کر دیا ہے

کردم نے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور سامنے کھڑے آدمی کے پاس آیا ابھی کے ابھی طلاق دو بچی کو وہ اسے پکڑ کر سیدھا کرتے ہوئے بولا تو آدمی تو گھبرا کر اکبر کو دیکھنے لگا

باسل اس آدمی کو لے جاؤ اور جب تک یہ بچی کو طلاق نہ دے دیں اسے چھوڑنا مت

اور اگر تم اس کا خرچہ نہیں اٹھا سکتے تو آج سے اس کے منہ میں جانے والا ہر نوالہ بھی حویلی سے ائے گا لیکن اٹھارہ سال کے ہونے سے پہلے تم نے اس کی شادی کرنی چاہیے تو تمہیں بھول جاؤں گا کہ تمہاری بیٹی ہے

آج کے بعد اس گاوں میں اٹھارہ سال سے کم کسی بچی کی شادی نہیں ہوگی یہ کردم شاہ کا بنایا گیا قانون ہے اور اگر کسی نے اس قانون کی خلاف ورزی کی تو کردم کا وہ روپ دیکھے گا جو پہلے کبھی نہیں دیکھا لیکن ہمارے گاؤں میں بچپن میں نکاح کر دیا جاتا ہے ایسا کرنے والے اٹھارہ سال سے پہلے بچی کی رخصتی نہیں کر سکتے فیصلہ سناتے ہوئے وہ اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ اکبر ابھی تک اپنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا

کردم کو باہر چلے جاتے حوریہ نے فوراً دھڑکن کا ہاتھ تھام اور باہر لے گئی

حوری دیدہ وہ بڑا آدمی دلہا تھا کیا وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی حوریہ نے آواز کم کرنے کا اشارہ کیا تو وہ لبوں پر انگلی رکھتے اس بار آرام سے پوچھنے لگی

وہ دلہن کتنی پیاری تھی اور دلہا تو بابا کی ایج کا تھا مجھے نہیں اچھا لگا وہ منہ بسور کر بولی

ویلے حوری دیدہ پاکستان کی شادیاں ایسی ہوتی ہیں کیا عجیب و غریب سی اتنی بورنگ ہوتی ہیں

کیا یہاں کی شادیاں اب مقدم لالا اور سویرا دیدہ کی شادی بھی ایسی ہی ہوگی وہ معصومیت سے منہ پھلا کر پوچھنے لگی

جبکہ مقدم شاہ کے ذکر حوریہ سوچ میں پڑ گئی

اس نے کہا تھا کہ اماں سائیں اس کا رشتہ مانگے گی

بولو نہ حوری دیدہ پاکستان کی شادیوں ایسی ہوتی ہیں کیا وہ اس کا ہاتھ زور سے ہلاتی اسے خیالوں کی دنیا سے کھینچ کر باہر لائی

تم تھوڑی دیر اپنا رکھنا منہ بند رکھ سکتی ہو

اس بار کردم شاہ اسے آنکھیں دکھاتا سختی سے بولا تو اسے چپ لگ گئی

لیکن گاڑی جیسے ہی حویلی کے باہر آکر رکی اس کے منہ سے ایک لفظ نکلا

کھڑوس "-"

....

....

....

دھڑکن ناشتہ کرنے نیچے آئی تو ٹیبل پر دادا سائیں کو بیٹھا دیکھا احمد شاہ بھی ابھی آئے تھے بابا سائیں کو دیکھ کر نظر جھکا گئے

دادو سائیں شکر ہے آپ کا چہرہ نظر تو آیا ورنہ تو آپ غائب ہی ہو گئے تھے دھڑکن مسکراتی ہوئی ان کے قریب آئی اور جھک کر ان کا گال چوما گڈ مارننگ وہ مسکرا کر ان کے دائیں سائیڈ والی چیئر پر بیٹھ گئی

جبکہ اس کی اس حرکت کو سب نے حیران نظروں سے دیکھا تھا دادا سائیں نے کوئی خاص رسپونس نہ دیا

بیٹا سائیں یہ آپ کی کرسی نہیں ہے رضوانہ پھوپھو نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک نظر سیڑھیوں کی طرف دیکھا

ارے پھوپھو سائیں یہ چیئر میری نہیں بلکہ لکڑی کی ہے وہ اپنی ہی دھن میں بول کر کھلکھلا کر ہنسی اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی

لیکن یہ چیئر مقدم شاہ نے کچھ کہنا چاہا

مقدم لالہ آپ ناشتہ کریں ورنہ آپ کے پراٹھے پر میری نظر ہے پھر بعد میں مت کہیے گا کہ پہلے بتایا نہیں آج تک تائشہ میں بھی اتنی ہمت نہ ہوئی تھی کہ مقدم شاہ سے اس طرح سے بات کرتی اور حوریہ تو اس معاملے میں سب سے پیچھے تھی مقدم شاہ اس کی بات پر مسکرایا اور اپنے ناشتے میں مصروف ہوگیا

ویسے میں آپ سے ناراض ہو مقدم لالا فون پر آپ نے بولا تھا کہ ہم گھومنے والے ہیں لیکن آپ کے کام ہی ختم نہیں ہو رہے آپ کی وجہ سے میں اس "کھڑوس "اس نے ایک نظر دادا سائیں کی طرف دیکھا میرا مطلب ہے کردم لالہ کے ساتھ گئی تھی گھومنے ہی نہیں دیا چلو گھر چلتے ہیں ساری رات یہی رہنے کا ارادہ ہے کیا وہ آواز کو موٹا کرتی منہ بنا کر کردم شاہ کی نقل اتارنے لگی

اس نے پھر سے دادا سائیں کی طرف دیکھا جن سے ان کے پوتے کی برائی برداشت نہیں ہو رہی تھی

اوکم آن دادو سائیں یہ صرف ایک جوک تھا ریلیکس اس نے شاہ سائیں کو دیکھ کر کہا

جبکہ احمد شاہ اسے چپ رہنے کا اشارہ کر رہے تھے

تایا سائیں اور تائی اماں سائیں نے نجانے کس چیز کی گھٹی دی ہے انکو قسم سے ایسے گھورتے ہیں جیسے کچا چبا جائیں گے وہ تیز تیز بول رہی تھی جبکہ اس کی باتوں پر مسکرانے والا صرف مقدم شاہ ہی تھا

اگر اتنا ہی ڈر لگتا ہے اس سے تو اس کی چیئر پر کیوں بیٹھی ہو مقدم شاہ نے مسکرا کر پوچھا
لیکن دھڑکن اس صدمے کو سکون سے برداشت نہیں کر سکی

وہ کرنٹ کھا کر کرسی سے اٹھی

اوگاڈ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ یہ اس کھڑوس کی چیئر ہے وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

بتا تو رہے تھے تم نے کہا لکڑی کی ہے مقدم شاہ کو اس کی کنڈیشن مزا دے رہی تھی

لالہ سائیں آپ کو نہیں پتہ یہ چیئر لکڑی کی نہیں بلکہ کردم تھا مونسٹر کی ہے وہ مڑ کر کرسی کی طرف اشارہ کرنے لگی لیکن پیچھے دیکھتے ہی اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا

لالہ------- آپ--- کر--- کردم --- لالہ آپ --- اس کی آواز اا کا ساتھ نہیں دے رہی تھی کردم لالہ دھڑکن نے ایک نظر داداسائیں کی طرف دیکھا اور پھر بنا کچھ بولے بھاگ کر ان کی کرسی کی دوسری سائیڈ چھپ کر بیٹھ گئی

دادو سائیں بچالیں یہ بیسٹ مجھے کھا جائیں گے وہ ہلکی آواز میں ممنائی جبکہ کردم اس کو گھورنے میں مصروف تھا

کردم سائیں آپ بیٹھ کر ناشتہ کریں شاہ سائیں اپنی ہنسی دبا کر بولے تو وہ اسے گھورنا چھوڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا

آپ بھی اٹھیں بیٹھ کر ناشتہ کریں شاہ سائیں کا لہجہ نرم تھا

نہیں دادو سائیں میرا ناشتہ ہوگیا میں روم میں جارہی ہوں وہ جلدی سے ان کا گال چومتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

ناجانے کیوں دادا سائیں کو یہ لڑکی بہت پیاری لگ رہی تھی اسے دیکھ کر انہیں سکون ملتا تھا

مقدم شاہ اسے اپنی بہن کی طرح چاہنے لگاتھا حوریہ کیلیئے وہ اپنے دل میں ہمیشہ سے جذبات رکھتا تھاتائشہ اس کے خوف سے کبھی اس کے ساتھ فرینک نہیں ہوئی تھی دھڑکن حویلی کی رونق بن گئی تھی پہلی بار اس حویلی میں کوئی ایسا آیا تھا جس سے یہ حویلی خالی نہیں لگتی تھی

ہر وقت قہقہے شرارتیں دھڑکن سب کو ہی بہت پیاری ہوتی جارہی تھی سوائے کردم کے کردم شاہ نے ایک نظر پلیٹ کی طرف دیکھا جس سے ایک ہی چھوٹا سا نوالہ لیا گیا تھا حوریہ نے جلدی سے پلیٹ اٹھائی اور اس کے لئے دوسری پلیٹ تیار کرنے لگی

عاصمہ بی جائیں دھڑکن کے لئے ناشتہ لے جائیں اس نے ناشتہ نہیں کیا حوریہ نے ملازمہ سے کہتے ہوئے کردم کے سامنے ناشتہ رکھا

ہاں اس کے لئے کچھ بھیج دو اس نے ناشتہ نہیں کیا بیچاری سارا دن اچھلتی کودتی رہتی ہے بھوکی رہ جائے گی دادا سائیں نے بے اختیار کہا تو سب ان کی طرف حیرانگی سے دیکھنے گے شاید ہی مقدم اور کردم کے علاوہ انھوں نے کبھی کسی کی اتنی پرواہ کی تھی

....

یار یہ دھڑکن کیا چیز ہے کیسے کردم سائیں کی کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر انہی کو انگریزی میں گالیاں دینے لگی تائشہ جب سے باہر سے آئی تھی تپی ہوئی تھی

اسے کردم سائیں کی کرسی پر دھڑکن کا بیٹھنا ہرگز پسند نہ آیا تھا

ارے تاشی دیدہ جو بھی تھا ویلے دھڑکن چھا گئی کیسے نانا سائیں سے باتیں کر رہی تھی اور مقدم لالہ سے کیسے باتیں کر رہی تھی آج تک تو ہم میں سے کسی نے اس طرح سے بات نہیں کی

حوریہ کو دھڑکن کی دلیری بہت اچھی لگی تھی

ارے مقدم لالہ کی تو ہونے والی سالی ہے لیکن نانا سائیں کے سامنے اس کی زبان کے تیور دیکھے تھے تم نے توبہ توبہ نہ کوئی شرم نہ کوئی لحاظ کردم سائیں کو تو اس کی باتیں بالکل بھی اچھی نہیں لگی دیکھا تھا تم نے کیسے اسے گھور رہے تھے مجھے تو پکا یقین ہے یہ لڑکی ان کے لہر کا نشانہ بنے گی تاشہ نے کہا

ہاں دیدہ کردم لالہ کافی غصے میں لگ رہے تھے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اتنی سی بات پر وہ اسے کچھ کہیں گے اور مونسٹر کوئی گالی نہیں ہوتی حوریہ نے بتانا ضروری سمجھا

ہاں ہاں مجھے پتا ہے میٹرک پاس ہوں میں زیادہ سمجھایا مت کرو مجھے تم سے زیادہ انگریزی سمجھتی ہوں میں تاشہ کو اس کی بات پر غصہ آیا

لیکن حوریہ کچھ نہیں بولی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ مونسٹر کو گالی سمجھ رہی ہے

لیکن وہ کبھی اس بات کو قبول نہیں کرے گی

....

ویلے کردم سائیں یہ دھڑکن بھی کیا لڑکی ہے قسم سے مقدم شاہ جب سے ڈیرے پر آیا تھا ہنسے جا رہا تھا

مجھے تو انتہائی بدتمیز لگتی ہے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے بڑے چھوٹے کا لحاظ تک نہیں ہے دیکھا تم نے وہ دادا سائیں سے کیسے بات کرتی ہے جانتی بھی ہے کہ دادا سائیں ان لوگوں سے ناراض ہیں پھر بھی ہر بات میں گھستی ہے کردم نے اپنے خیالات بیان کیے

لیکن کردم سائیں شاید تم نے نوٹ نہیں کیا کہ دادا سائیں دھڑکن کی پرواہ کرنے لگے ہیں ہوسکتا ہے دادا سائیں چچا سائیں کو معاف کردیں مقدم شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ دھڑکن کی ان بچکانہ حرکتوں سے دادا سائیں چچا سائیں کو معاف کردیں گے تو تمہاری سوچ غلط ہے ہاں مجھے لگتا ہے کہ دادا سائیں دھڑکن کو پسند کرنے لگے ہیں ورنہ اتنی باتیں تو وہ کسی کی برداشت نہیں کرتے کردم نے سوچتے ہوئے کہا

بہت کیوٹ ہے ویلے مقدم شاہ نے مسکرا کر کہا

کیوٹ کا تو پتا نہیں باتیں بہت کرتی ہے کردم شاہ کی بات پر مقدم شاہ مسکراہٹ گہری ہوگئی

....

دادا سائیں میں اندر آجاؤں وہ دروازے سے آدھی اندر جانکتی اجازت مانگ رہی تھی ان کے چہرے پر سکون سا آیا

آجاؤ انہوں نے اجازت دی

اس کے ہاتھ میں کچھ تھا جو وہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

دادو سائیں میرے ساتھ لڈو کھیلیں نا پلیز حوری دیدہ کو اس ہٹلر نے میرا مطلب ہے کردم لالہ نے کالج بھیج دیا ہے

تاشی دیدہ کو کھیلنا نہیں آتا اور سویرا دیدہ سے بات کرنے سے بابا نے منع کیا ہے اور وہ خود وہ ڈیرے پر چلے گئے ہیں مقدم ملالہ کے ساتھ اور میں بور ہو رہی ہوں وہ معصومیت سے منہ بناتی سب گھر والوں کا بیزی شیڈیول بتا رہی تھی

ہم بھی بیزی ہیں اور ویلے بھی ہم یہ سب کچھ نہیں کھیلتے وہ رعب دار لہجے میں بولے

آپ تو اتنا کام کرتے ہیں چھوڑیں زرا ریلیکس بھی کیا کریں

اور ریلیکس ہونے کا بیسٹ آئیڈیا تو لڈو کھیلنا ہے آپ ٹرائی تو کریں بہت مزہ آئے گا وہ انہیں مناتے ہوئے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گئی

ہم نے کہا تھا نہ ہم نہیں کھیلتے اس بار وہ ذرا سخت لہجے میں بولے

ارے یہ کیا بات ہوئی سیدھے سے بول دیں آپ مجھ سے ہار مان رہے ہیں

دھڑکن نے اٹھ کر باہر کا راستہ لینا چاہا

کیا مطلب ہے تمہارا تمہیں لگتا ہے ہم اس بچوں والے کھیل میں جتم سے جیت نہیں سکتے دادا سائیں نے حیرانگی سے اس ننھی سی لڑکی کی جرت دیکھی

جی ہاں آپ مجھے ہرا نہیں سکتے اسی لئے بہانے بنا رہے ہیں ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں باہر وہ نخرے دکھاتی اٹھ کر باہر جانے لگی

ایک منٹ ادھر اور یہ گیم یہاں لاو اور شروع کرو

وہ روعب دار لہجے میں کہتے سیدھے ہو کر بیٹھے

آپ میرے ساتھ کھیلیں گے وہ خوشی سے بولی

ہاں ہم تمہارے ساتھ کھیلیں گے اور تمہیں ہارا کر دکھائیں گے وہ ان کے اشارے پر فورا بیٹھ گئی جب کہ اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر نہ جانے کیوں انہیں سکون مل رہا تھا اس کی

Classic Urdu Material

شرارت تو وہ شروع سے ہی سمجھتے تھے لیکن اسے خوش دیکھ کر وہ بھی خوش تھے اس کی پیاری پیاری باتیں انہیں بہت اچھی لگنے لگی تھی جب بھی یہ بچی ان کے سامنے آتی وہ اپنے بیٹے کا دھوکا بھول جاتے

سویرا سے تو وہ اتنے دن سے ٹھیک سے لے تک نہیں تھے لیکن دھڑکن ہر وقت ان کے آگے پیچھے گھومتی رہتی

....

بابا سائیں کیا میں اندر آ سکتا ہوں احمد شاہ نے دروازے پر رک کر اجازت مانگی ابھی تھوڑی دیر پہلے دھڑکن ان کے قریب سے اٹھ کر گئی تھی ابھی وہ اس کی شرارتیں یاد کر کے مسکرا رہے تھے کہ احمد شاہ نے انہیں ڈسٹرب کر دیا آجاہیں وہ سرد مہری سے بولے

احمد شاہ اندر داخل ہوئے بابا سائیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ ان کے قریب رک کر کہنے گے باباسائیں نے ان کی طرف نہیں دیکھا

میں یہاں سویرہ اور مقدم شاہ کی شادی کے سلسلے میں آیا تھا میں جانتا ہوں آپ مجھ سے خفا ہیں اور آپ کی ناراضگی جائز ہے لیکن میں حالم لالا اور بھابھی کو دیا ہوا وعدہ پورا کرنا چاہتا ہوں

اگر آپ کی اجازت ہو تو شادی کی بات آگے برائے وہ ٹھہرٹھہر کر بول رہے تھے جبکہ شاہ سائیں انہیں بتانا چاہتے تھے کہ مقدم شاہ سویرا سے شادی کرنے سے انکار کر چکا ہے

وہ توحوریہ سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اپنے پوتے کی ضد سے واقف تھے لیکن اپنے محروم بیٹے کا وعدہ بھی پورا کرنا چاہتے تھے

ہم اس بارے میں گھر کے سب لوگوں کے سامنے بات کریں گے شاہ سائیں نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا

تو احمد شاہ بنا کچھ بولے کمرے سے باہر نکل گئے

••••••••••••••••

•

••••••••••••••

....

دوپہر لنچ کے وقت سب لوگ آ گئے سویرا کو بھی بابا سائیں نے خود آ کر کہا تھا کہ لنچ سب کے ساتھ کرے گی تو وہ بھی باہر آ گئی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ تماشے کا وقت آ چکا ہے آج وہ سب کے سامنے اس رشتے سے انکار کرنے والی تھی

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ احمد شاہ اپنی بڑی بیٹی کی شادی کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ----------

ایک منٹ ایک منٹ داداسائیں اس سے پہلے کے آپ کچھ کہیں میں کچھ کہنا چاہتی وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے بولی احمد شاہ نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا لیکن وہ خاموش نہ ہوئی

جو بھی کہنا ہے میری بات سُننے کے بعد کہہ لیجئے گا

وہ بدتمیزی سے گویا ہوئی مجھے یہاں آنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور نہ ہی آپ کے پوتے سے شادی کرنی ہے سو پلیز آپ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے میری یہ بات جان لیں گے میں کسی اور کو صرف چاہتی ہوں بلکہ اس کے ساتھ ریلیشنشپ میں ہوں بابا سائیں میری شادی مقدم

شاہ سے کروانا چاہتے ہیں لیکن ایم سوری آپ کے اس گوار پوتے میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے وہ اپنی دھن میں بولتی اپنی بات مکمل کر چکی تھی

جس کے بعد احمد شاہ کا سر شرمندگی سے جھک گیا جبکہ سویرا کو اب یہ یقین تھا کہ شاہ سائیں اپنے ہونہار پوتے کی شادی کم ازکم اس سے تو نہیں کروائیں گے

بہو مقدم شاہ کے نام کی انگوٹھی لے کر آؤ وہ نازیہ کو حکم دیتے ہوئے بولے تو سویرا بے چین ہو گئی اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی کیا وہ اسے انگوٹھی پہنانے والے تھے

اور ان کے حکم پر نازیہ فورا ہی انگوٹھی لے آئی

بہو مقدم شاہ کے نام کی انگوٹھی حوریہ کے ہاتھ میں پہنو انہوں نے فیصلہ کرنے والے انداز میں کہا تو حوریہ بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

شاہ سائیں نے اس کی طرف دیکھا ہمیں یقین ہے کہ تم انکار نہیں کرو گی ہمیں ہماری تربیت پر پورا بھروسہ ہے وہ حوریہ کو دیکھتے ہوئے بولے جبکہ وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی مامی سائیں خاموشی سے اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنانے لگی سویرا بنا کسی کی پرواہ کیے اپنے کمرے کی طرف جا چکی تھی

کیونکہ اس کے خیال میں مقدم شاہ جیسے ان پڑھ گوار کے لئے حوریہ جیسی لڑکی ہی سوٹ کرتی تھی

جبکہ احمدشاہ خاموشی سے یہ کاروائی دیکھ رہے تھے ان کی اولاد نے آج انہیں کسی کے سامنے نظر اٹھانے کے قابل نہ چھوڑا جب کہ دھڑکن اپنے باپ کی تکلیف کو سمجھتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی

کاش سویرہ دیدہ آپ بابا کی تکلیف سمجھ پاتی وہ صرف سوچ سکتی تھی

....

آپ نے اچانک فیصلہ کردیا دادا سائیں ایک بار پوچھ لیتے کردم کو جب سے پتہ چلا تھا کہ حوریہ کو مقدم شاہ کے نام کی انگوٹھی پہنا دی گئی ہے وہ ایک سیکنڈ بھی ڈیرے پر نہ

رکا اور اب جب سے آیا تھا تب سے شاہ سائیں کے کمرے میں تھا

وہ احمد شاہ کی بیٹی ہمارے پوتے کو گوار کہہ رہی تھی اتنی بدتمیز ہے اس کی بیٹی کے حد نہیں ہمیں برداشت نہیں کردم شاہ کہ کوئی ہمارے پوتے کے لیے اتنے گھٹیا الفاظ استعمال کرے

ہم تو خود اس شادی سے انکار کرنے والے تھے لیکن اس لڑکی کی ہمت دیکھو تم کیسے اپنے باپ کے سامنے منہ کھولے بول رہی تھی

اور ہمارے سامنے کسی کا نام لے رہی تھی کہ اس کے ساتھ وہ تعلقات رکھتی ہے دل تو چاہا کہ اسی وقت گولی مار دیں اس بدلحاظ لڑکی کو

لیکن احمدشاہ کا لحاظ کر کے جو نظریں تک نہیں اٹھا پارہا تھا ہمارے سامنے اور ویسے بھی حوریہ کی مرضی کی بات ہے تو اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اس حویلی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی

اورمقدم سائیں کیا وہ شادی کے لیے تیار ہے کردم شاہ کو اب مقدم کا خیال آیا جس کی مرضی کے بغیر اس حویلی میں کبھی کچھ نہیں ہوا تھا اور یہاں اسے بتائے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کردیا گیا

اس کی بات پر دادا سائیں مسکرائے تمیں کیا لگتا ہے اس کے بارے میں دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے پوچھا

آپ اس کی ضد سے واقف ہیں دادا سائیں پلیز پہلے اس سے پوچھ تو لیتے وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ ملازم نے مقدم شاہ کی واپسی کی خبر دی

چلو تمہارے سامنے اس سے پوچھ لیتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے اسے لئے مقدم شاہ کے کمرے کی طرف آئے

....

ارے دادا سائیں آپ یہاں مجھے بلا لیا ہوتا تو وہ کردم شاہ اور دادا سائیں کو اپنے کمرے کے باہر دیکھ کر وہ مسکرایا

وہ ابھی نہا کر نکلا تھا

کام ہی ایسا تھا کہ ہمیں خود آنا پڑا

ہاں بولیں نہ کیا بات ہے وہ انکا پریشان انداز دیکھ کر پریشان ہوا

وہ دراصل تم تو جانتے ہی ہو کہ تمہارے چچا سائیں اپنی بیٹی کی شادی کے سلسلے میں پاکستان آئے ہیں دادا سائیں نے بات شروع کی

ہماری اس بارے میں بات ہو چکی ہے دادا سائیں مقدم شاہ کو ان کا انداز کچھ عجیب لگا تو وہ انہیں کچھ یاد کروانے کی کوشش کرنے لگا

ہاں ہماری بات ہو چکی ہے بیٹا سائیں لیکن

لیکن ۔۔۔۔۔؟لیکن کیا دادا سائیں میں چاچا سائیں کی بیٹی سے شادی نہیں کروں گا وہ ضدی انداز میں بولا

ٹھیک ہے ہم تمہاری شادی سویرہ سے نہیں کر رہے لیکن پھر لیکن میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں اس سے شادی نہیں کروں گا وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے بولا

اپنی ضد کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا جہاں بات اس کی مرضی سے نہ ہوتی وہاں وہ بدتمیزی پر بھی اتر آتا تھا

اسی لیے ہم نے تمہاری شادی حوریہ سے طے کر دی ہے وہ اس کے پریشان انداز پر سیریس ہوکر بولے

جب کہ وہ تو انہیں دیکھتا رہ گیا

اس بار اگر تم نے انکار کیا تو ہم تم سے ناراض۔۔۔۔۔۔

آئی لو یو دادا سائیں اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتے مقدم شاہ ان سے لپٹ چکا تھا دادا سائیں کھل کر مسکرائے اس کی یہ حالت انہیں بہت مزہ لے رہی تھی اور آج وہ دعوے کہہ سکتے تھے کہ وہ اپنے پوتوں کی ہر خواہش کا مان رکھتے ہیں

انہوں نے ایک نظر اپنے نزدیک کھڑے کردم شاہ کو دیکھا جو مقدم شاہ کے یلے ری ایکشن پر مسکرایا اسے ڈر تھا کہ حوریہ کی زندگی کہیں ناپسندیدگی کا شکار نہ ہو

لیکن مقدم کی خوشی دیکھنے کے بعد اس کا اندیشہ دور ہوگیا اس یلے تو اس طرح سے انہیں گلے لگا دیکھ کر ان دونوں کے گرد باہیں پھیلا گیا

....

بابا سائیں کو مقدم شاہ سے پوچھ کر فیصلہ کرنا چاہیے تھا وہ کیسے اپنے پوتے کی نام کی انگوٹھی اس گھٹیا آدمی کی بیٹی کے ہاتھ میں پہنا سکتے ہیں

جو ان کے بیٹے کا قاتل ہے رضوانہ پھوپھو کب سے ادھر سے اُدھر ٹہل رہی تھی ان سے یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ اب ساری زندگی حوریہ ان کی نظروں کے سامنے رہے گی انہیں صرف حوریہ پر ہی نہیں بلکہ نازیہ پر بھی غصہ آ رہا تھا وہ کیسے اپنے شوہر کے قاتل کی بیٹی کو اپنے بیٹے کے نام کی انگوٹھی پہنا سکتی ہے

لیکن وہ جانتی تھی اب کچھ بھی نہیں ہوسکتا تھا کیوں کہ فیصلہ ہو چکا تھا اب انہیں حوریہ کی شکل ہمیشہ دیکھنی تھی

•••••••••••

حوریہ کب سے اپنے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی

کیا سچ میں مقدم لالہ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں کیا وہ مجھے پسند کرتے ہیں کیا میں چاہے جانے کے قابل ہوں کیا اب میں ساری زندگی اسی حویلی میں رہوں گی تائشہ دیدہ کی طرح مجھے بھی یہ گھر چھوڑ کر نہیں جانا ہوگا ان کی طرح اب میں بھی ہمیشہ اپنے اپنوں کے ساتھ رہوں گی

حوریہ نے ایک بار پھر سے اپنی انگوٹھی کو دیکھا یہ حویلی کی بہو کو پہنائے جانے والا زیور تھا جس کی قیمت کا اندازہ لگانا آسان نہ تھا

اس حویلی میں حوریہ کو ہر وہ چیز دی گئی جس کی ایک لڑکی خواہش کرتی ہے سوائے محبت کے

اس حویلی میں اگر اسے کچھ نہیں ملا تو وہ محبت تھی اپنوں کا مان تھا لیکن شاید اب اس کی یہ شکایت بھی دور ہونے والی تھی

مامی نے کبھی اس سے بات نہ کی تھی نانا سائیں اس کی طرف نہیں دیکھتے تھے کیونکہ انہیں اس کی صورت میں اپنی بیٹی کی یاد ستاتی تھی

کردم لالا اسے بہت چاہتے تھے اور مقدم شاہ نے اپنی محبت کا احساس اس انگوٹھی سے کروایا تھا اور تائشہ کو تو حویلی میں کسی سے کوئی مطلب نہ تھا وہ تو صرف کردم شاہ کی دیوانی تھی اور رضوانہ خالہ وہی تھی جو اس سے نفرت کرتی تھی بلکہ اپنے نفرت کا اظہار بھی اس کے منہ پر کرتی تھی خیر وہ حق پر تھی

اس کے باپ نے ان کے شوہر کا قتل کیا تھا نہ صرف ان کے شوہر کا بلکہ اس کے دو ماموں کا بھی

اس کا باپ قاتل تھا جس کی شکل سے بھی حوریہ واقف نہ تھی حوریہ نے ایک بار پھر اس انگوٹھی کو دیکھا ایک انجانی سی خوشی اس کے چہرے پر تھی

....

کیا میں اندر آ سکتی ہوں دادا سائیں وہ کب سے اس کے منتظر تھے جو آنے کا نام نہیں لے رہی تھی اب آئی تو منہ لٹکائے ہوئے آدھی دروازے کے اندر اجازت مانگ رہی تھی

دادا سائیں نے اپنی ہنسی دبائی

آؤ کہو کیا کہنا چاہتی ہو وہ ناراضگی سے بولیں کیوں کہ صبح وہ ان سے کہہ کر گئی تھی کہ شام کو انہیں اپنی پینٹنگز دکھائے گی اور اب وہ رات کے دس بجے ان کے کمرے میں آئی

آپ کو تو سویرہ دیدہ اور بابا سائیں سے ناراض ہونا چاہئے مجھ سے ناراض کیوں ہیں وہ منہ پھیلائے پوچھنے لگی

انہیں تو احساس بھی نہیں تھا کہ آج جو کچھ بھی ہوا کم نہ تھا لیکن یہ لڑکی اس مسئلہ کو اتنا سنجیدہ لے رہی تھی

مقدم شاہ کی خوشی دیکھ کر وہ اس معاملے کو رفع دفع کر چکے تھے

جو بھی ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے سویرا دیدا کو بابا کا احساس نہیں ہے اگر وہ ایک بار مقدم لالہ کو دیکھ لیتی تو شاید۔۔۔۔

تم چھوڑو ان سب باتوں کو اپنی پینٹنگز دکھاو یہ سب باتیں تمہارے سوچنے کی نہیں ہیں بڑوں کے مسائل ہیں وہ حل کرلیں گے تم تو مستیاں کرو جو تم پر سوٹ کرتی ہیں دادا سائیں نے محبت سے اس کے گرد بائیں پھیلا کر کہا تو وہ مسکرائی

مطلب آپ ناراض نہیں ہیں مجھ سے وہ سوں سوں کرتی پوچھنے لگی جب دادا سائیں نے اسے اپنے سینے سے لگایا ناراض رہنے کہاں دیتی ہو تم اتنی پیاری ہو کہ کوئی ناراض رہ کر دکھائیں ان کی بات پر وہ کھل کر مسکرائی

آئی لو یو دادو سائیں آپ کو پتا ہے بابا سائیں کہہ رہے ہیں کہ میری برتھ ڈے سے پہلے ہم لوگ واپس چلے جائیں گے یہ سب کچھ سویرہ دیدہ کی وجہ سے ہوا ہے میں نہیں جانا چاہتی آپ پلیز بابا سائیں سے بات کریں نا انہیں سمجھائیں کہ مجھے اپنے ساتھ نہ لے کے جائے مجھے یہی آپ لوگوں کے پاس چھوڑ کے جائیں

وہاں جاکر تو پھر بابا سائیں بزنس میں بیزی ہو جائیں گے اور سویرا دیدہ اپنے دوستوں میں

وہ اداسی سے بولی تو دادا سائیں سوچ میں پڑ گئے

یہ تمہارے باپ نے کہا ہے کہ تم لوگ جانے والے ہو وہ اس سے پوچھنے گئے تو اس نے ہاں میں گردن ہلائی

میں نہیں جانا چاہتی وہ ناچاہتے ہوئے بھی ان کے سینے سے لگ کر رو دی

....

سویرا کو ابھی پتہ چلا تھا کہ وہ کچھ دنوں میں واپس جانے والے ہیں اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا وہ ابھی بیڈ پر لیٹی اپنی واپس جانے کی خوشی منا رہی تھی کہ پیاس کی شدت ستانے لگی

شام میں پانی رکھنے آئی ملازمہ کو اس نے ذلیل کر کے واپس بھیج دیا تھا اب یہاں پر پانی نامی کوئی چیز نہ تھی اور اس کی پیاس بڑھتی جا رہی تھی

اسے اکثر رات میں پیاس لگتی تھی

دھڑکن اس بات کا خیال رکھتی اور اس کے کمرے میں روز پانی رکھواتی اور یہاں آنے کے بعد بھی دھڑکن روز ہی اس کے کمرے میں پانی رکھواتی تھی

آج بھی دھڑکن نے ہی ملازمہ کو یہاں پانی رکھنے کا کہا لیکن اسے غصہ آگیا

شادی سے انکار کر کے وہ بہت خوش تھی لیکن وہ اپنی اس خوشی میں اس دو ٹوکے کی ملازمہ کو شامل نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے کمرہ بند کر کے سکون سے اپنے بستر پر لیٹ کی اپنی واپسی کی خوشی منا رہی تھی

کہ پیاس کی شدت ستانے لگی تو وہ مجبور ہوکر اٹھی کمرے سے نکل کر زینے اترتی کچن کی طرف جانے لگی کہ اچانک اس کا پیر پھسلا اس سے پہلے کہ وہ گرتی کسی نے اسے تھام لیا۔

وہ ٹھیک ہے یا نہیں ادے ہوش نہ رہا

وہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھتی ہی رہ گئی اس نے زندگی میں بہت مرد دیکھے تھے لیکن آنکھوں کا جو جادو یہ شخص چلا رہا تھا وہ آج تک کوئی نہ چلا سکا تھا

نہ جانے اس شخص میں ایسا کیا تھا وہ ایک پل کو ولیم کو بھی بھول گئی نجانے وہ اسے کیا کیا بول رہا تھا

جبکہ وہ تو اس کی آواز اور آنکھوں کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی اس کے ذہن میں صرف ایک سوال تھا آخر یہ شخص کون ہے ----؟

وہ نہ جانے اسے کیا کہہ کر سیڑھیاں چڑھ گیا اور وہ کھڑی اسے دیکھتی رہ گئی وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی واپس لوٹ گئی اس کے پانی کی پیاس بھی کہیں دور جا سوئی تھی

نجانے کون تھا یہ شخص جو اس سے ایک ہی نظر میں اپنا اسیر کر گیا اس کی شخصیت سے نکلنا اس کے بس سے باہر تھا ساری رات ایک پل کو بھی اسے نیند نہ آئی

کچھ دیر پہلے جو یہ سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ اب وہ ہمیشہ کے لئے ولیم کے پاس چلی جائے گی اس کی خوشی کہیں کھو گئی تھی

اب وہ یہ سوچ کر پریشان تھی کہ اگر وہ یہاں سے چلی گئی تو اس شخص کو کھو دے گی وہ اس شخص کے بارے میں کیسے معلوم کر پائے گی

وہ اس شخص کے بارے میں کیوں جانا چاہتی تھی اس سوال کا جواب اسے ایک ہی پل میں مل چکا تھا وہ پہلی نظر میں اس کی دیوانی ہوگئی تھی اب اس کے بغیر رہنا اس کے بس سے باہر تھا وہ کسی ولیم سے محبت کرتی تھی یہ بات بھی اس وقت مکمل فرموش کر چکی تھی

وہ شاید اسی حویلی کا رہنے والا ہے لیکن کون---؟ کون ہے وہ جو ایک نظر میں اپنا دیوانہ کر گیا اس شخص کو بھولنا اب سویرا کے بس سے باہر تھا

•••••••••••••••

••••••••••••••

Classic Urdu Material

وہ ابھی تک اپنے خیالوں میں گم تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی

اس وقت کون ہو سکتا ہے وہ سوچتے ہوئے اٹھی اوردروازہ کھولا

لیکن سامنے مقدم شاہ کو دیکھ کر بوکھلا گئی جو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مسکرا رہا تھا ۔

سنا ہے میری منگ بنایا گیا ہے تمہیں سوچا میں بھی دیکھ آوں منگ کیسی ہوتی ہے وہ مسکراتے ہوئے نہ صرف اندر داخل ہوا بلکہ دروازہ بھی بند کر دیا ۔

مقدم لالا آپ------ وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ مقدم شاہ نے اسے گھور کر دیکھا ۔

میرا مطلب ہے مقدم سائیں آپ جائیں یہاں سے کوئی آ جائے گا حوریہ نے فوراً بات بدلی تو مقدم شاہ کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔

ظالم ایک ہی بار میں مار ڈالو گی کیا---مقدم شاہ نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔

جہاں اس کے نام کی انگوٹھی آب وتاب سے چمک رہی تھی آج پہلی بار یہ انگوٹھی مجھے اتنی پیاری لگی ہے مقدم شاہ نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں کے قریب لے جاتے ہوئے کہا اس سے پہلے کوئی گستاخی کرتا ہے حوریہ نے اپنا ہاتھ کھینچا ۔

لیکن اگلے ہی پل اس کی نظر مقدم شاہ کے چہرے پر پڑی جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا اس کی یہ حرکت مقدم شاہ ناگوار گزری ہے ۔

مجھے یہ گریز پسند نہیں اگر تم مجھ سے شرما رہی ہو تو قبول ہے لیکن اگر یہ ہاتھوں کسی اور آ جانے کے خوف سے چھڑوایا ہے تو سن لو آج کے بعد تمہاری اس طرح کی غلطی معاف نہیں ہوگی

ہونے والی بیوی ہو میری جب دل چاہے گا ملنے آؤں گا جب دل چاہے گا------وہ اس کے چہرے کو اپنے قریب کرتے ہوئے بول رہا تھا

ہونے والی بیوی ہوں مقدم سائیں ہوچکی بیوی تو نہیں ہوں حوریہ نے نگاہیں جھکا کر دھیمے لہجے میں کہا اس کے انداز پر مقدم شاہ مسکرایا

تو یہ وجہ ہے اس گریز کی

تو پھر تمہیں جلدی سے مسز مقدم شاہ بناتے ہیں پھر اگر تم نے نخرے دکھائیں تو دیکھنا وہ اسے سخت نگاہوں سے گھورتا باہر جانے لگا پھر ایڑیوں کے بل مڑا اور اپنی جیب سے آج صبح اس کے لیے خریدا گیا تحفہ نکالا۔

اور بنا اس کی مزاحمت کی پروا کیے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے کر وہ بریسلیٹ اس کی نازک کلائی پر پہنا دیا

اسے دیکھ کے ایسا لگا جیسے یہ تمہارے لیے بنایا گیا ہے اور جو چیز تمہارے لیے بنائی گئی ہے وہ تو تمہارے پاس ہی ہونی چاہیے جیسے کہ میں ۔اس کے خوبصورت چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے وہ نرمی سے بولا ۔

میں جا رہا ہوں دروازہ بند کر لو اور سانس لے لو وہ جو کب سے سانس روکے کھڑی تھی مقدم شاہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا

اس کے جاتے ہی حوریہ نے دروازہ بند کیا دروازے کے ساتھ کھڑی ہو کر سکون کی سانس لی

مقدم شاہ کا یہ بے باک انداز اس کے دل کی دنیا ہلا گیا تھا اسے مقدم شاہ کا یہ حق جتاتا انداز اچھا لگ رہا تھا

وہ سارا دن اسی کے بارے میں سوچتی رہی تھی آخر اس شخص نے اپنی محبت کو اپنے نام کی انگوٹھی پہنا کا ثابت کردیا ۔

....

سویرا ساری رات نہ سو سکی صبح کی روشنی پھیلتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گئی

رضوانہ پھوپھو کو دیکھتے ہی وہ ان کے قریب آئی اسے دیکھ کر وہ نظریں پھیر گئی

ان کے اس طرح سے کرنے پر سویرا کو بہت غصہ آیا وہ بنانے انہیں محاطب کیے پلٹ گئی

جب کہ رضوانہ نے غصے سے اسے جاتے ہوئے دیکھا

انہیں اس پر بہت غصہ تھا جس کی وجہ سے انہیں حوریہ کو روز یہاں حویلی میں دیکھنا پڑگیا تھا

کل تک تو میری بلائیں لے کر نہیں تھکتی تھی آج شادی سے کیا انکار کردیا سارا پیار ختم ہوگیا وہ بڑابڑ آتے ہوئے واپس کمرے میں چلی آئی

جبکہ نظریں اس شخص کا دیدار کرنے کے لیے بے چین تھی

وہ اسے بے چین کر کے نہ جانے کہاں غائب ہو گیا تھا

وہ اپنے سرکل میں سب سے زیادہ خوبصورت لڑکی تھی ۔اور اس کے ساتھ صرف ولیم ہی جچتا تھا لیکن اس شخص کو دیکھنے کے بعد اسے ولیم بھی اس کے مقابلے میں بہت کم لگ رہا تھا اسے ولیم اور اس میں زمین آسمان کا فرق محسوس ہو رہا تھا ۔

سویرا کو ہر خوبصورت چیز پسند آتی تھی کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ ہر خوبصورت چیز پر پہلا حق اس کا ہے ۔اور اس شخص پر بھی پہلا حق اسی کا تھا اب بس یہ جاننا تھا کہ آخر وہ ہے کون

....

شاہ سائیں کہیں جا رہے تھے جب احمد شاہ کو باہر کھڑا دیکھا بلکہ وہ کل کے بعد ابھی انہیں نظر آئے تھے

بابا سائیں کو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ ان کے قریب آئے ہم دو دن کے بعد واپس جا رہے ہیں بابا سائیں اس کے بعد آپ کو میری صورت نہیں دیکھنی پڑے گی ۔

جانتا ہوں میری غلطی معافی کے لائق نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگتا ہوں کل جو سویرا نے کیا اس کے بعد مجھے اتنی ہمت نہیں کہ میں کسی سے نظر ملا پاؤں ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا

ہوسکتا ہے اس کے بعد میں کبھی واپس نہ پاؤں وہ نظر جھکائیں کہتے ہوئے بابا سائیں کو بے چین کر کے گئے

اس کا مطلب ہے دھڑکن بھی ان کے ساتھ واپس جا رہی ہے۔

دھڑکن کے جانے کا سن کر نہ جانے کیوں ان کا دل ویران ہونے لگا

وہ ان سے کچھ کہے بغیر باہر نکل گئے احمد شاہ بس انہیں جاتا ہوا دیکھ رہے تھے

....

سویرا کی بے چینی حد سے سوار تھی صبح پھوپھو سائیں کی بے مروتی دیکھ کر اس کا واپس باہر جانے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن اپنے بے چین دل کا کیا کرتی وہ خود اپنی حالت نہیں سمجھ پا رہی تھی بس ایک ہی جنون سر پہ سوار تھا کہ اس شخص کو دیکھنا ہے

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر آئی باہر ملازموں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا کچن میں جھنکا تو حوریہ کھڑی نظر آئی اس لڑکی سے وہ بالکل بات نہیں کرنا چاہتی تھی پھر اسے حوریہ پر ترس آیا بیچاری کو اس کا ریجیکٹ کیا ہوا لڑکا جو مل رہا تھا

لیکن یہ بے وقوف لڑکی اس کی مدد کر سکتی تھی سویرا سوچتے ہوئے کیچن میں داخل ہو گئی

ہائے حوریہ کیسی ہو تم وہ اس کے پاس اگر مسکرا کر پوچھنے لگی

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں

وہ کل والی ساری بات نظرانداز کر کے اس سے پوچھنے لگی ٹھیک ہوں ویلے کیا کرتی ہو تم

----؟ اس نے حوریہ سے سرسری سا پوچھا

کچھ نہیں بس پڑھتی ہوں اور کھانا بنانے کا شوق ہے تو اس نے گیس پر رکھی ہوئی ہانڈی کی طرف اشارہ کیا

گڈ نائس سویرا نے مسکرا کر کہا

ویسے کون کون ہوتا ہے حویلی میں وہ اپنے مطلب کی بات آئی

میرا مطلب ہے اتنی بڑی حویلی ہے ------؟

ہم ہی ہیں بس گھر کے لوگ

پھر بھی کون کون میں زیادہ کسی سے ملی نہیں مجھے تھوڑا ٹینشن تھا اب ریلیکس ہوں تو اس نے کل والی بات کی طرف بھی اشارہ کیا

دادا سائیں ہیں رضوانہ خالہ سائیں ہیں نازیہ مامی سائیں ہیں کردم لالا سائیں تائشہ دیدہ ہیں اور مقدم لالہ میرا مطلب ہے مقدم سائیں مقدم کے نام پر حوریہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

اور۔ ۔؟ سویرا اس کی مسکراہٹ اگنور کر گئی

اور بس یہی لوگ ہیں حوریہ نے کہا

بس اور کوئی بھی نہیں سویرا نے حیرت سے پوچھا وہ جو کوئی بھی تھا کا حویلی کے نوکروں میں سے نہیں تھا

یہ تو اسے یقین تھا۔

مقدم شاہ میرے لیے بنا ہی نہیں ہے اس کے ساتھ صرف تم ہی سوٹ کروگی اسی لئے میں نے اس سے شادی سے انکار کر دیا لیکن تم کافی خوش لگ رہی ہو یقیناً اس کے ساتھ تمہاری اچھی کٹ جائیں گی لیکن میں اس طرح کے انسان کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتی۔ میرا مطلب ہے اجوکیشن اور اسٹائل زندگی کا بہت بڑا حصہ ہے تم میری بات کا مطلب سمجھ رہی ہو نہ۔سویرا ان ڈائریکٹلی اسے یہی بتانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ ایک گوار کے ساتھ ساری زندگی گزارنے کے لئے مجبور ہو چکی ہے۔

سویرا دیدہ آپ نے مقدم سائیں کو دیکھا بھی ہے۔اسٹائل کی بات کر رہی ہیں نہ آپ یہاں کا اسٹائل مقدم شاہ کے ہونے سے ہے۔یہاں کے لوگ انہیں فالو کرتے ہیں۔

اور انہوں نے ڈبل ایم اے کیا ہے۔وہ بھی یہاں سے نہیں امریکہ سے اسے سویرا کے طنز کی سمجھ نہیں آئی تھی۔لیکن اس کا انداز اس سے یہ بتانے پر مجبور کردیا کہ وہ مقدم کو غلط سمجھ رہی ہے۔

جبکہ سویرا کو اس کی باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہ تھا

چلو ٹھیک ہے تم کھانا بناؤ میں چلتی ہوں سویرا کہہ کے کر باہر نکل گئی

oooooooooooooooooooooo

کیا بات ہے دادا سائیں آپ جب سے آئے ہیں اداس لگ رہے ہیں کردم شاہ کب سے انہیں دیکھ رہا تھا جو آج بہت پریشان لگ رہے تھے

احمد شاہ دھڑکن کو واپس لے کے جا رہا ہے

وہ لوگ واپس جانے والے ہیں وہ دھڑکن کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں گے ہم پھر سے اکیلے ہو جائے گے تم ہمیشہ کہتے تھے تائشہ اور حوریہ ہماری نواسیاں ہیں ہمارے دل میں ہمیشہ سے اپنے پوتیوں کو دیکھنے کی خواہش تھی

ہم کبھی تائشہ اور حوریہ کے اتنے قریب نہیں گے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ یہ ان کا اصل گھر نہیں ہے ہم سویرا اور دھڑکن سے نہیں ملنا چاہتے تھے ہم ان کے قریب نہیں جانا چاہتے تھے لیکن وہ دھڑکن وہ خود ہمارے قریب آگئی

ہم نہیں چاہتے کہ وہ واپس جائے ہم اسے اپنے پاس رکھ لینا چاہتے ہیں ہمیشہ کے لئے

تو آپ چاچا سائیں سے بات کریں نہ کہ وہ اسے یہی چھوڑ جائیں کردم شاہ جانتا تھا کہ وہ دھڑکن کو بہت چاہنے لگے ہیں اس لیے ان کی پریشانی کا حل بتایا

ورنہ دھڑکن کے بارے میں وہ کبھی کوئی بات نہیں کرتا تھا

ہم اس سے بات نہیں کرنا چاہتے اس نے نہ صرف ہمیں بلکہ اپنی ماں کو دھوکہ دیا ہم اسے معاف نہیں کرسکتے کردم سائیں

پھر آپ کیا کریں گے کردم شاہ نے پوچھا دادا سائیں نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا

پھر بنا کچھ بولے چلے گئے کردم شاہ انہیں جاتا ہوا دیکھ رہا تھا

oooooooooooooooooooo

کلاسک اردو میٹیریل
Classic Urdu Material

ہائے تائشہ سویرا نے تائشہ کو باہر آتا دیکھ کر کہا تھا اور مسکرا کے پاس آئی

سویرا دیدہ آپ یہاں تائشہ نے اس کے باہر آنے پر خیرت کا اظہار کیا

ہاں آج موسم اچھا تھا ہے تم سناؤ کیا کرتی ہو ویسے تمہارے بال بہت خوبصورت ہے اگر انکی لینتھ تھوڑی سی کم کرو تو اور زیادہ اچھے لگے گے سویرا نے اس کے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا

کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کے فیشن سینس کو فالو کر رہی ہے ۔

اچھا کیا واقعی ایسی بات ہے تو آج ہی میں اپنی سہیلی کو بلا کر بال کٹوا لیتی ہوں وہ پالر میں کام کرتی ہے کردم سائیں نے مجھے باہر جانے سے منع کردیا ہے وہ اکثر آ جاتی ہے

چھوڑو کسی کو کیوں بلاؤ گی میں کاٹ دوں گی کیا ضرورت ہے اس کو بلانے کی

ویلے حویلی میں کتنے ملازم ہیں سویرا نے اپنے مطلب کی طرف آتے ہوئے پوچھا

بہت سے ہیں کیوں ---تائشہ نے نا سمجھی سے پوچھا

نہیں بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی اگر کسی کو کہیں جانا ہو تو

تو کردم سائیں یا مقدم لالا سائیں لے جاتے ہیں گھر کی عورتوں کے معاملے میں وہ کسی پر اعتبار نہیں کرتے تائشہ نے فوراً کہا

رات میں حویلی میں کتنے لوگ ہوتے ہیں سویرا نے پوچھا

مرد میں کوئی نہیں ہوتا کچھ ملازمہ ہوتی ہیں

مرد تو سارے چلے جاتے ہیں اپنے اپنے گھر

میں نے رات کے وقت حویلی میں ایک آدمی کو دیکھا تھا ۔سویرا نے بتایا

باہر کا تو کوئی نہیں ہوتا رات میں آپ نے کردم سائیں کو دیکھا ہو گا

نہیں تو کردم لالہ کو تو میں جانتی ہوں

تو پھر مقدم لالہ ہوں گے

نہیں مقدم شاہ نہیں ہوسکتا سویرا نے فوراً نفی کی وہ اس شخص کو مقدم سوچ بھی نہیں سکتی تھی

انھوں نے کندھے پر کالی چادر ڈالی تھی جینز کے ساتھ۔

تائشہ نے پوچھا

ہاں اونچا قد تھا مونچھیں ڈارک براؤن بڑی بڑی آنکھیں سفید سرخ رنگت سویرا کی آنکھوں کے سامنے رات والے آدمی کا چہرہ تھا

اس کا چہرہ اسے حفظ ہو چکا تھا اب تو وہ ساری زندگی اسے نہیں بھلا سکتی تھی

ہاں ہاں وہ مقدم لالا ہیں وہ اکثر رات کو لیٹ آتے ہیں اور کل تو وہ شہر گئے ہوئے تھے رات کو بہت دیر سے آئے تھے انھی کو دیکھا ہوگا آپ نے تائشہ نے سویرا کے قدموں سے زمین کھینچی سویرا نے اپنے ہاتھوں سے اپنا سب کچھ تباہ کرلیا تھا وہ بھی یقینی سے تائشہ کی باتیں سنتی رہی

....

کیا وہ لوگ شادی تک بھی نہیں روکیں گے رضوانہ شاہ سائیں کے کمرے میں آئی تھی تو

ان سے پتہ چلا کہ احمد شاہ اور ان کی بیٹیاں واپس جارہی ہیں تو ان سے پوچھنے لگی

ہمیں نہیں پتا ہمیں دھڑکن نے بس اتنا ہی بتایا ہے کہ احمد شاہ واپس جا رہا ہے شاہ سائیں نے کہا

چلے جیسے ان لوگوں کی مرضی ہم زبردستی تو ان لوگوں کو روک نہیں سکتے

مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ احمد شاہ کی بیٹی اس قدر بد لحاظ ہو سکتی ہے

شکر ہے ہمارے گھر کی بہو بننے سے پہلے پتا چل گیا نجانے کتنا شرمندہ کرتی

اس میں احمدشاہ کبھی کوئی غلطی نہیں ہے بن ماں کی بچیاں کیسے سنبھالتا

رضوانہ افسوس سے کہتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی

جبکہ شاہ سائیں اب تک یہی سوچ رہے تھے کہ دھڑکن جانے والی ہے ۔

کچھ ہی دن میں وہ دھڑکن کے کتنے قریب آگئی تھی ۔

Classic Urdu Material

اب اچانک اس کے جانے کے بارے میں سن کر انہیں اچھا تو نہیں لگ رہا تھا ۔

ان کی ہر سوچ دھڑکن کی طرف جا رہی تھی انہیں بار بار اس کے آنسو یاد آرہے تھے

۔•••••••••••۔

سویرا پریشانی سے کمرے میں واپس آئی نہیں وہ مقدم شاہ نہیں ہو سکتا نہیں میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں یہ میں نے کیا کر دیا اپنے ہاتھوں سے سب کچھ تباہ کر دیا اب کیا ہوگا کیا اس کی شادی ہو جائے گی۔

نہیں مقدم شاہ میرا منگیتر ہے میں اسے اس طرح سے کسی سے شادی نہیں کرنے دوں گی مجھے بابا سائیں سے بات کرنی چاہیے ۔

میں ان سے معافی مانگ لوں گی مجھے یقین ہے وہ میری ساری باتیں مانیں گے ۔

نہیں میں اپنی پہلی محبت کو خود سے دور نہیں جانے دوں گی ۔اس وقت کو وہ بھول چکی تھی کہ وہ ولیم نامی کسی شخص کے عشق میں گرفتار ہے ۔

پتا تھا تو بس اتنا کہ وہ مقدم شاہ کے بغیر نہیں رہ سکے گی ۔

-وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکلی تاکہ اپنے بابا کے کمرے میں جا سکے لیکن سامنے سے مقدم شاہ کو آتے دیکھ کر اس کے لب مسکرائے

عجیب سا احساس اس کے چاروں اور تھا ۔

وہ شخص اپنی مثال آپ تھا اسے خود پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ اس شخص کے لئے کس قسم کے الفاظ استعمال کرتی رہی ۔

وہ شخص تو شہزادوں کی آن بان رکھنے والا تھا ۔

اس کے قدم اپنے آپ ہی اس کی طرف اٹھنے لگے ۔

پھر سویرا نے نوٹ کیا کے اس کا دھیان کہیں اور تھا

مقدم شاہ کے لبوں پر تبسم تھا ۔

سویرا نے اس کی نظروں میں کسی اور کے لئے جذبات دیکھے مقدم شاہ کے قدم کچن کی طرف اٹھ رہے تھے ۔

اس نے شاید سویرا کو دیکھا تک نہیں تھا یا شاید اگنور کر گیا ۔

وہ کچن میں کیوں جا رہا تھا سویرا کے لئے اندازہ لگانا مشکل تھا وہ تو بس اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی

....

تم مجھ سے چھپ رہی ہو-----؟

اپنے پیچھے اچانک اس کی آواز سن کر حوریہ اچھلی تھی

اس کے ڈر جانے کی وجہ سے مقدم شاہ ہمیشہ کی طرح دل کھول کر مسکرایا۔

وہ دل موہ لینے والی مسکراہٹ لیے اس کے ہوشربا حسین چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

کتنی بار کہا ہے تمہیں عادت ڈالو زندگی بھر کام آئے گی خیر ویسے آب تک تو عادت ہو جانی چاہیے تمہیں مقدم شاہ نے فاصلہ کم کرتے ہوئے کہا وہ بالکل اس کے قریب آگیا تھا

مقدم لالہ -----میرا مقصد مطلب ہے مقدم سائیں حوریہ کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ سامنے کھڑے آدمی سے کیا کہے

اف ظالم دل خوش کر دیا تم نے

آج اپنے لبوں سے میرا نام لے کر وہ نثار ہوتے انداز میں ایک بار پھر سے اس کے قریب ہوا۔

جبکہ وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

ایک بار پھر سے میرا نام لو نہ اپنے لبوں سے تمہارے لبوں سے اپنا نام بھی پیارا لگتا ہے سکون سا ملتا ہے وہ اس کے بالکل قریب کھڑا فرمائش کر رہا تھا

کوئی آجائے گا

یہ میرا نام نہیں ہے ---وہ بدمزا ہوا

اس وقت اپنے نام کے سوا میں اور کچھ نہیں سننا چاہتا

مقدم سائیں راستہ دیں وہ اس کی ضد سے اچھی طرح سے واقف تھی اسی لیے دھیمی آواز میں احتجاج کیا

کوئی آتا ہے تو آتا رہے مجھے پروا نہیں مقدم شاہ کسی سے نہیں ڈرتا آج تم نے مجھے بہت خوشی دی ہے

اور تمہیں اس کا انعام ضرور ملے گا آج رات تم میرے کمرے میں آؤ گی مقدم شاہ نے ایک اور حکم دیا

مقدم شاہ میں کیسے ------میں آپ کے کمرے میں کیسے آسکتی ہوں --، - کیا ہوگیا ہے آپ کو -------میں کیوں میں - حوریہ بوکھلا کر بولی

حوریہ کا سارا دھیان دروازے پر تھا

کیوں آؤگی کیا مطلب ہے بولا نہیں میں تمہیں انعام دوں گا ۔اور کیسے آؤگی کا جواب اس سے بھی زیادہ آسان ہے اپنے پیروں پر چل کر ۔ورنہ تمھارے لیے اپنی باہوں میں اٹھا کر لانے کا انتظام بھی کر سکتا ہوں وہ چہرے پر شرارت لیے بولا

مقدم سائیں بات کو سمجھنے کی کوشش کریں

کمرے میں آکر سمجھا دینا سمجھ جاؤں گا وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

حوریہ نے بے بسی سے دیکھا لیکن سامنے کھڑے شخص کو اس بات کی پرواہ نہ تھی ۔وہ اس وقت بس اپنی ضد پوری کرنا چاہتا تھا

آخر اس کی ہونے والی بیوی اس کی بات کیوں کر نا مانے ایک تفصیلی نظر اس کے حسین سراپے پر ڈالتا وہ باہر نکل گیا

سویرا کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا اور ایک غصلی نگاہ سے کچن میں کام کرتی حوریہ کو دیکھا ۔

میں مقدم شاہ کو تمہارا کبھی نہیں ہونے دوں گی حوریہ وہ صرف میرا ہے اور میرا رہے گا سویرا غصے سے اسے دیکھتی احمدشاہ کے کمرے کی طرف جا چکی تھی

....

تم یہاں کیوں آئی ہو----؟

اب کیا کوئی کسر باقی رہ گئی ہے احمد شاہ اسے دیکھتے ہی نظر پھیر گئے

ایم سوری بابا سائیں میں نے آپ کو شرمندہ کیا پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی آئی ایم ویری سوری پلیز معاف کردیں مجھ سے غلطی ہوئی ہے

میں نے جو بھی کیا وہ بہت غلط تھا مجھے یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہیے تھا میں کل سے آپ سے معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن ہمت ہی نہیں کر پائی

اس ولیم کے لئے میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتی بابا سائیں مجھے معاف کردیں آپ جہاں کہیں گے میں وہی شادی کروں گی لیکن پلیز آپ مجھ سے خفا نہ ہوں آپ چاہتے ہیں میں اس مقدم شاہ سے شادی کر لوں تو ٹھیک ہے میں اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں چاہے آج ہی میرا نکاح کر دیں چاہے آج ہی میری شادی کر دیں

اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو بابا سائیں نے اس کے چہرے پر دیکھا

مجھے خوشی ہے کہ تمہیں تمہاری غلطی کا احساس ہو گیا لیکن اب تمہاری شادی مقدم شاہ سے تو نہیں ہو سکتی اس کی نسبت طے ہو چکی ہے اگر نہ بھی ہوتی تو بھی وہ اپنی اتنی انسلٹ کے بعد تم سے شادی ہرگز نہ کرتا بابا سائیں نے گویا اسے احساس دلایا تھا کہ وہ اپنی تقدیر پر اپنے ہاتھوں سے پانی پھیل چکی ہے

وہ جن قدموں سے آئی تھی انہیں سے واپس لوٹ گئی

....

احمد شاہ اپنے کمرے میں بیٹھے تھے جب باباسائیں کا پیغام آیا

بابا سائیں انہیں اپنے کمرے میں بلایا تھا

وہ خوشی سے ان کے کمرے کی طرف آئے آج اتنے سالوں بعد بابا سائیں نے انہیں بلایا تھا

احمدشاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا

کیا میں اندر آ سکتا ہوں ----؟دروازے پر کھڑے ہو کر انہوں نے اجازت چاہی

ہاں احمد شاہ اندر آجائیں ہم آپ ہی کا انتظار کر رہے تھے ہمیں آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے وہ انہیں اندر آنے کی اجازت دیتے ہوئے بولیں

جی بابا سائیں حکم کریں

احمد شاہ ہم سوچ رہے تھے کہ ہمیں تمہیں معاف کرنا چاہیے یا نہیں تو ہمارے دل کے ہر کونے نے یہی کہا کہ تم معافی کے لائق نہیں ہو۔

بابا سائیں نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ نظر جھکا گئے

وہ جانتے تھے کہ ان کے سامنے بیٹھا ان کا بیٹا کچھ نہیں کہے گا

لیکن پھر بھی ہم نے سوچا ہے کہ ہم تمہیں معاف کریں گے لیکن اس کے لیے ہماری شرط ہے انہوں نے احمد شاہ چہرے پر خوشی کی ایک لہر دیکھی

بابا سائیں مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے آپ حکم کریں وہ کرسی سے اٹھ کر ان کے قدموں میں آ گئے تھے

حکم کریں بابا سائیں میں آپ کو کیا دے سکتا ہوں میرے لائق کوئی خدمت جو آپ کو خوشی دے آپ کو کیا چاہیے آپ کی معافی کے لئے احمد شاہ اپنی جان بھی دے دے گا

ہمیں دھڑکن چاہیے احمد شاہ بابا سائیں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا ہم چاہتے ہیں کہ دھڑکن ہمیشہ ہمارے پاس رہے ہماری نظروں کے سامنے

اس لئے ہم تم سے دھڑکن کا ہاتھ اپنے پوتے کردم شاہ کے لیے مانگتے ہیں بابا سائیں کے کہنے کی دیر تھی احمد شاہ ان کا چہرہ دیکھنے لگا

بولو احمدشاہ کیا تم اپنی بیٹی کا رشتہ ہمارے پوتے سے کرنے کے لیے تیار ہو بابا سائیں نے ان کے چہرے پر نظریں جما کر پوچھا

بابا سائیں کردم شاہ تو تائشہ کے منگیتر ہیں

تم اپنا فیصلہ سناؤ اس بار وہ زرا سخت لہجے میں بولے

بابا سائیں کردم شاہ اور دھڑکن کی عمر میں بہت فرق ہے

تو ہم تمہاری طرف سے انکار سمجھیں ------؟ بابا سائیں سخت لہجے میں کہا

میں ایک بار دھڑکن سے بات کرتا ہوں انہیں اٹھتے دیکھ کر وہ جلدی سے بولے

بابا سائیں نے ایک نظر ان کے چہرے کو دیکھا کہ ابھی تک تو انہوں نے کردم شاہ سے بھی بات نہیں کی تھی ۔

نہ جانے وہ کیسے ری ایکٹ کریں گے اس بات پر

بابا سائیں جانتے تھے کہ وہ احمد شاہ کو ایک بہت بڑے امتحان میں ڈال چکے ہیں ۔

احمد شاہ خاموشی سے ان کے قریب سے اٹھ کر دھڑکن کے کمرے میں آئے تھے

....

ارے بابا سائیں آپ یہاں اندر آئیں انہیں اپنے کے کمرے کے دروازے پر کھڑے دیکھ کر وہ بولی

مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولے

جی پوچھیں نا۔۔

اگر میں تمہاری شادی کرنا چاہوں اپنی مرضی سے تو کیا تم ہاں کرو گی احمد شاہ نے اس کے معصوم چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو پریشانی سے انہیں دیکھنے لگی

بابا سائیں ابھی تو میں اسٹڈی بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی

تم شادی کے بعد بھی اپنے اسٹڈی کر سکتی ہو بابا سائیں اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بولے شاید وہ اس کے اگلے بہانے کا انتظار کر رہے تھے

Classic Urdu Material

وہ انہیں خود کو دیکھتے دیکھ کر مسکرائی

آپ کی مرضی بابا سائیں آپ کی دھڑکن آپ کی مرضی کے خلاف کبھی نہیں جائے گی دھڑکن ان کے گرد بازو پھیلا کر بولی تو مسکرا دیئے

تھینک یو سوچ بیٹا تم نہیں جانتی کہ آج تم نے میری پرورش کا مان رکھا ہے

میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے جانے گے

جبکہ ان کی خوشی کو دیکھ کر دھڑکن مسکرائی وہ خوش تھی کیوں کہ آج اس کے بابا سائیں اس کی وجہ سے خوش تھے

....

آو کردم سائیں ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے تھے دادا سائیں نے اپنے نوکر کو کردم کے آتے ہی اپنے کمرے میں بھیجنے کا کہا تھا

حکم دادا سائیں وہ مسکرا کر ان کے قریب آکر بیٹھا

ہم نے تمہاری زندگی کا ایک بہت اہم فیصلہ کیا ہے

اس کے لئے تمہاری اجازت چاہتے ہیں

ان کے انداز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کی شادی کے بارے میں بات کر رہے ہیں

مطلب اب کردم شاہ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہونے والا تھا

جی دادا سائیں آپ کا جو حکم آپ جو چاہیں گے وہی ہوگا کردم شاہ نے فیصلہ ان کو دیا

ہم تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن تاشہ سے نہیں دادا سائیں اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بولے جو بے تاثر تھا مطلب صاف تھا کی تاشتہ کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

جیسی آپ کی مرضی دادا سائیں مجھے یقین ہے آپ نے جو بھی سوچا ہوگا بہتر سوچا ہوگا اس نے لڑکی کا نام جاننا ضروری نہ سمجھا

ٹھیک ہے پھر آج شام کو ہی ہم تمہاری نسبت دھڑکن سے طے کر رہے ہیں

کردم شاہ نے ایک نظر ان کے چہرے کی طرف دیکھا پھر نظریں جھکا گیا

جیسا آپ کا حکم وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگا

دھڑکن تیزی سی چلتی دادا سائیں کے کمرے کی طرف آ رہی تھی اچانک اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی

آرام سے چلا کرو کوئی پیچھے پڑا ہے کیا وہ سختی سے گویا ہوا

جبکہ دھڑکن نظریں زمین میں گاڑے کھڑی تھی

اب کیا ساری رات یہی درخت بن کر کھڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا وہ سختی سے بولا

)درخت نہیں پودا درخت تو آپ ہیں (اس نے دل میں سوچا

اب راستے سے ہٹنا پسند کریں گی آپ اس نے سختی سے کہا

گویا اسے سائیڈ پہ ہٹنے کا اشارہ کر رہا ہو

وہ دروازے کے بیچوں بیچ کھڑا تھا جس کی وجہ سے دھڑکن اندر نہیں آئی پا رہی تھی

اس کے جانے تک دھڑکن کا سارا دھیان دروازے پر ہی رہا اب وہ اس کے خلاف بولنے سے پہلے احتیاط کرتی تھی

ہٹلر خود پورے دروازے کے بیچ میں کھڑے ہوکر مجھ پر روعب جماتے ہیں وہ منہ بناتی دادا سائیں کو بتانے لگی

تو وہ مسکرا دیئے

ایسا نہیں کہتے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے

بالکل ٹھیک کہا اس سے بھی بُری طرح سے کہتے ہیں وہ ان کے قریب بیٹھ گئی

آپ کو پتہ ہے بابا سائیں میری شادی کرنا چاہتے ہیں اس نے بریکنگ نیوز سنائی

ہاں ہم جانتے ہیں ہم ہی نے یہ فیصلہ کیا ہے تم نے کیا کہا تھا کہ تم ہمیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی اسی لیے ہم نے تمہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے بابا سائیں مسکراتے ہوئے بولے

کیا آپ میری شادی کر رہے ہیں لیکن کس کے ساتھ میرا مطلب ہے حویلی میں تو مقدم لالا اور کردم لالہ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور وہ تو دونوں مجھ سے اتنے بڑے ہیں اس نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کے قدوں کا اندازہ لگایا

مقدم لالا کی شادی ہو رہی ہے اور کردم لالہ کی شادی تائشہ دیدہ سے ہو جائے گی

اس کی شادی تمہارے ساتھ کر رہے ہیں دادا سائیں نے اس کے سر پر دھماکہ کیا

کیا مطلب ہے آپ کا۔ ----؟

کردم لالہ کی شادی تو تائشہ دیدہ سے ہونے والی ہے دھڑکن نے پریشانی سے کہا

ہونے والی تھی اب تمہارے ساتھ ہوگی دادا سائیں نے اس کی بات کاٹی

نہیں میں ایسے انسان سے شادی نہیں کروں گی جس نے کسی اور کے خوابوں کی دنیا سجائی ہو دھڑکن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

اور اگر تاشہ دیدہ نہ بھی ہوتی تب بھی میں کردم لالا جیسے انسان سے شادی نہیں کرتی ان کی پسند کے مطابق ڈھالنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے

وہ بہت روڈ اور سخت گیر انسان ہیں ہر وقت غصہ ان کی ناک پر ہوتا ہے میں کبھی اتنے سخت انسان سے شادی نہیں کرنا چاہوں گی

جس کی باتیں مجھے اس کی محبت سے نہیں بلکہ ڈر سے مانی پڑے

ایم سوری دادا سائیں میں انکار کرتی ہوں وہ کہتے ہوئے جانے لگی

جیسے ہی مڑی سامنے کردم شاہ کھڑا اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔ اسے اس طرح سے اپنے قریب دیکھ کر دھڑکن کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا

....

....

کردم کو اپنے سامنے دیکھ کر دھڑکن کے ہاتھ پر پھول چکے تھے وہ ایک ایک قدم اٹھاتا اس کی طرف آرہا تھا اس کی آنکھوں سے نکلتے شعلے دیکھ کر دھڑکن اندر تک کانپ کر رہ گئی ۔

وہ انکار کیے جانے کے قابل تو ہرگز نہ تھا ۔

یہ چھوٹی سی لڑکی کیسے اس سے شادی سے انکار کر سکتی ہے ۔

کردم کے غصے کو دیکھ کر دھڑکن نے ایک نظر دادا سائیں کی طرف دیکھا اور اپنی طرف بڑھتے اس کے قدموں کو اگنور کر کے دادا سائیں کے پیچھے آکھڑی ہوئی ۔

جبکہ وہ خاموشی سے آگے آیا اور سامنے ٹیبل پر رکھا ہوا فون دادا سائیں کے سامنے سے اٹھاکر اسے سخت نگاہوں سے گھورتا باہر نکل گیا ۔

دھڑکن کی سانس میں سانس آئی ۔

اب یہ خود ہی انکار کر دیں گے دھڑکن نے دادا سائیں کو دیکھتے ہوئے خوشی سے کہا

وہ تب تک انکار نہیں کرے گا جب تک میں اسے نہیں کہوں گا ۔

تو پھر آپ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں انکار کریں وہ لاڈ سے ان کے قریب بیٹھ گئی ۔

دادو سائیں مجھے ان سے شادی نہیں کرنی آپ دیکھ رہے تھے نہ وہ مجھے کس طرح سے گھور رہے تھے وہ مجھے پسند نہیں کرتے یہ بات وہ مجھ پر ظاہر کر چکے ہیں ۔

آپ کو پتہ ہے پہلی ملاقات میں ہی انہوں نے مجھے کس طرح سے ڈانٹا تھا ۔میں کبھی ان کے ساتھ نہیں چل سکتی۔ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے نہیں بنے ہم دونوں کا نیچر بہت الگ

ہے ۔وہ مجھے کبھی اپنی بیوی کے روپ میں قبول نہیں کر پائیں گے ۔اور نہ ہی میں انہیں ۔
سمجھنے کی کوشش کریں وہ ان کے پاس بیٹھی سیریسی بولی تھی

آئی پرومس آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گی لیکن کردم لالا سے شادی نہیں کر سکتی میں آپ کو نہیں پتا وہ مجھے اتنا ناپسند کرتے ہیں کہ ایک ہی دن میں میرے گلے میں رسی ڈال کر مجھے پھندا چڑادیں گے ۔

آپ جہاں کہیں گے جس سے کہیں گے میں شادی کر لوں گی لیکن کردم لالا سے نہیں وہ تو مجھے گھور گھور کر ہی مار ڈالیں گے وہ بے بسی کی انتہا پر تھی ۔

ٹھیک ہے دھڑکن ہم تم سے زبردستی نہیں کریں گے تم کردم سے شادی نہیں کرنا چاہتی نا تو نہ سہی ہم دوبارہ تمہیں کردم سے شادی کرنے کے لیے کبھی نہیں کہیں گے ۔

لیکن کیا تم جانتی ہو کہ آج تمہارے لئے ہم نے کیا کیا ہے ۔

ہم نے تمہارے لئے آج اپنے .19 سالہ غصے کو اپنے سینے میں دفن کر دیا ۔

تم ہمیں چھوڑ کر نہ جاؤ تم ہم سے دور نہ جا پاؤ اسی لئے آج ہم نے تمہارے باپ سے بات کی ۔

ہم نے تمہارے اس خود غرض باپ سے بات کی جو انیس سال پہلے ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ۔

جب ہمیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی ۔جب اس کے علاوہ ہمارا اور کوئی سہارا نہ تھا تب تمہارا خود غرض باپ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ۔

اس نے ایک بار نہیں سوچاکہ اس کے باپ نے اپنے دو جوان بیٹے کھوئے ہیں اسے سہارے کی ضرورت ہے ۔

اس نے ایک بار نہیں سوچاکہ اس کا باپ تنہا کس طرح سے اس کے بھائیوں کو دفنائے گا داداسائیں کی آنکھیں میں نمی اترنے لگی ان کی آواز میں گلتی نمی کو دھڑکن محسوس کر چکی تھی ۔

ہم نے اپنا بیٹے جیسا دماد کھو دیا

اپنی سب سے عزیز بیٹی آہانہ کو کھو دیا ۔

ہماری جوان بیٹی اپنی دو سالہ بچی کو لے کر ہمارے دروازے پر بیوہ ہو کرآبیٹھی

ہماری بہو ہمارے سامنے بیوہ ہو گئی

ہم نے اس دن اپنے سارے رشتے کھودیئے جس دن تمہارا باپ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا تھا تمہاری دادی پل پل بیماری کی حالت میں تڑپتے ہوئے اپنے احمد کو پکار رہی تھی ۔

لیکن اس نے کہاکہ وہ خون خرابے کے ماحول میں اپنی بیٹیوں کو نہیں لانا چاہتا ۔

ہم نے سوچا تھا کہ ہم اس سے کبھی بات نہیں کریں گے پھر کبھی زندگی میں اس کی طرف مڑ کر نہیں دیکھیں گے لیکن تمہارے لئے ہم نے دیکھا۔

تمہارے لئے ہم اپنے برسوں کا غصہ بھلا کر اس سے بات کرنے جا پہنچے

ہاں دھڑکن تمہارے لیے کیوں کہ ہمیں لگا تھا کہ تمہارے باپ کی ہوئی غلطی کی سزا ہم تمہیں کبھی نہیں دیں گے

ہم نے سوچا تھا کہ ہم تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دیں گے۔ہم نے اپنے 19 سالہ غصے کو اپنے اندر ہی مار دیا

اور تم نے ہمیں کیا صلہ دیا دھڑکن یہ تھی ہمارے لئے تمہاری محبت اسی لیے روئی تھی تم ہمارے سینے سے لگ کر

تمہارے لیے دھڑکن ہم اپنی بیوی کی تڑپ کو بھول گئے ہم بھول گئے کہ وہ عورت کس طرح سے تمہارے باپ کو پکارتی تھی اور تمہارا باپ پلٹ کر نہ آیا

ہم نے خود ہی اسے فون کیا تھا اس کے سامنے روئے تھے احمد واپس آؤ ہمیں تمہاری ماں کو تمہاری ضرورت ہے لیکن وہ نہیں آیا ہے وہ کم ظرف تو اپنی ماں کی موت پر بھی واپس نہ لایا ان کندھوں پر اس کے بھائیوں کے جنازے اٹھائے تھے۔

اور اس وقت ہمارے ساتھ تمہارا باپ کھڑا نہیں تھا ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنا خاندان لٹتا دیکھا تھا آپنے اپنوں کو خود سے دور جاتا دیکھا تھا لیکن آج انیس سال بعد تمہاری محبت ان سب کی محبت پر حاوی ہوگئی کہ ہم اس شخص کے پاس تمہارا رشتہ لے کر گئے ۔

لیکن تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہوگی ۔

تم کردم سے شادی نہیں کرنا چاہتی نا تو چلی جاؤ اپنے باپ کے ساتھ واپس ہمیں بھی تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا

دادا سائیں --

ان کے آنسوؤں اور لفظوں پردھڑکن اندر تک تڑپ اٹھی تھی

نہیں لگتے ہم تمہارے کچھ بھی کوئی رشتہ نہیں ہے کچھ نہیں لگتی ہو تم صرف اپنے خود غرض باپ کی بیٹی ہو آج تم نے ہمارا دل توڑ دیا دھڑکن چلی جاؤ یہاں سے ہم تمہارا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتے ہم نے کہا چلی جاؤ یہاں سے وہ چلاتے ہوئے بولے تھے دھڑکن سہم کر پیچھے ہٹی ۔

جبکہ ان کے گرتے آنسو اور غصیلی بھری نگاہوں نے دھڑکن کو وہاں سے جانے پر مجبور کر دیا

....

دھڑکن ان کے کمرے سے روتی ہوئی نکلی ۔

باہر سب لوگ ہی موجود تھے لیکن کمرے کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے اندر کی کاروائی سے کوئی بھی واقف نہ تھا لیکن دھڑکن کے بے تحاشا رونے سے سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے ۔

اس وقت وہ کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے اپنے کمرے کی طرف رخ کیا لیکن احمد شاہ سے دیکھ چکے تھے ۔

دھڑکن بیٹا کیا ہوا تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو ۔

احمد شاہ نے اسے روکا تو دھڑکن روتے ہوئے ان سے لپٹ گئی

بابا سائیں ۔ دادا سائیں کو کہیں کہ وہ نہ روئے وہ جہاں کہیں گے میں وہی شادی کروں گی مجھے شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے پلیز وہ نہ روئیں میں انہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی ۔

وہ بے تحاشا روتے ہوئے ان سے لپٹی ہوئی تھی جبکہ کردم اورمقدم تو دادا سائیں کے رونے کے بارے میں سنتے ہی اس کمرے کی طرف بھاگ چکے تھے ۔

دادا سائیں آپ ٹھیک تو ہیں مقدم فوراً ہی بھاگ کر ان کے قریب آیا وہ کرسی پر نظریں جھکائے نڈھال سے پڑے تھے ۔

کیا ہوا ہے آپ کو دادا سائیں آپ ٹھیک تو ہیں کردم نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا ۔

انہوں نے ایک نظر اپنے دونوں پوتوں کو دیکھا

جس کے اس کے پاس دو جوان بازو ہوں اسے بھلا کیا ہو سکتا ہے انہوں نے مسکرانے کی کوشش کی۔

جبکہ ایک نظر دروازے پر کھڑے ہوئے احمد شاہ کو دیکھا۔وہ دھڑکن کو کمرے میں چھوڑ کر ان کے پاس آئے تھے۔

دادا سائیں نے منہ پھیر لیا۔آج دھڑکن کی وجہ سے وہ بہت ہرٹ ہوئے تھے۔

اپنی بیٹی کو یہاں سے لے کر چلے جاؤ احمد شاہ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں وہ سنگ دلی کی انتہا پر تھے۔

ایسے کیسے چلا جاؤں بابا سائیں میں اپنی بیٹی کو آپ کے پوتے کے ساتھ بیاہ کے ہی جاؤں گا۔

احمد شاہ کے کہنے پر بابا سائیں نظر اٹھا کر ان کے چہرے کو دیکھا۔

اسے آپ کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے بابا سائیں وہ میری بیٹی بعد میں آپ کی پوتی پہلے ہے آپ کا سب سے پہلا حق ہے اس پر۔آپ سے زیادہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی۔

کہہ رہی تھی کہ میرے دادا سائیں کو کہیں کہ وہ نہ روئیں وہ شادی کے لیے تیار ہے۔احمد شاہ نے ان کے قدموں کے قریب بیٹھتے ہوئے بتایا تو وہ بے یقینی سے ان کا چہرہ دیکھنے گے۔

بابا سائیں میری دھڑکن سویرا جیسی نہیں ہے وہ آپ کے حکم کے خلاف کبھی نہیں جائے گی وہ میرا سر کبھی جھکنے نہیں دے گی آپ آج ہی مقدم اور حوریہ کے ساتھ دھڑکن اور کردم کے نکاح کا اعلان کردیں۔

وہ ان کے قریب بیٹھے آہستہ آہستہ بتا رہے تھے جبکہ مقدم کا سارا دھیان کردم کے چہرے پر تھا جو بے تاثر سا چہرہ لیے ان کے الفاظ سن رہا تھا ۔

اس سب کے بعد مقدم نے اسے اوپر چھت پر ملنے کے لیے کہا تھا وہ اسے کیوں بلا رہا ہے کردم خود بھی جانتا تھا لیکن صرف گردن ہلا دی

....

کیا مطلب تم سے پوچھ کر یہ فیصلہ کیا گیا ہے مقدم شاہ نے سامنے کھڑے کردم شاہ سے پوچھا

نہیں مجھ سے پوچھا تو نہیں گیا لیکن دادا سائیں کا فیصلہ ہے اور میں ٹال نہیں سکتا مقدم سائیں

اور تائشہ کے بارے میں کیا سوچتے ہو تم وہ تمہاری منگیتر ہے اس پہ کیا گزرے گی کردم سائیں وہ تو بچپن سے ہی تمہیں اپنا سب کچھ مانتی آئی ہے اب اگر اچانک ہی تمہاری شادی کسی اور سے ہو جائے گی تو اس پہ کیا گزرے گی ۔مقدم نے پریشانی سے پوچھا

بچپن سے آج تک وہ لڑکی میرے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا پائی ۔اس نے ہر بات میں جھوٹ کا سہارا لیا ہے مقدم ہر بات میں ہمارا تو رشتہ ہی جھوٹ کی بنیاد پر کھڑا ہے ۔وہ تو شکر ہے کہ میں نے کبھی اسے اتنی اہمیت ہی نہیں دی ذرا سوچو اگر میں اس کے بارے میں اپنے دل میں کوئی نرم جذبات رکھتا اور وہ ہر بات پر مجھ سے جھوٹ بولتی تو کیا وہ رشتہ قائم رہتا ۔

بڑی سے بڑی بات لے کر چھوٹی سے چھوٹی بات ۔یہاں تک کہ میٹرک میں وہ فیل تھی ۔لیکن اس نے مجھے یہ بات نہیں بتائی ۔میری خواہش تھی کہ میری ہونے والی بیوی ایک پڑھی لکھی لڑکی ہو وہ لڑکی میری اس خوائش کو بھی پورا نہیں کرنا چاہتی ۔وہ مجھ سے محبت کے دعوے تو کرتی ہے لیکن میری محبت میں خود کو ایک قابل انسان نہیں بنانا چاہتی۔

حوریہ سے میری کام کروا کے مجھے کہتی ہے کہ وہ اس نے کئے ہیں ۔

میں جانتا ہوں مقدم شاہ یہ بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن پھر بھی کچھ رشتے انھی باتوں پر قائم ہوتے ہیں ۔اگر وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مجھ پر یقین نہیں کر سکتی تو آگے زندگی کے اہم فیصلوں میں وہ میرا ساتھ کیا دے گی

اور تمہیں اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مقدم سائیں میں کبھی اپنی حد سے آگے بھڑکر تائشہ کے قریب نہیں گیا ۔

میں نے اسے کبھی ایک منگیتر کے طور پر نہیں دیکھا ہمیشہ اسے کزن کی طرح رکھا ہے مقدم سائیں میں اس کے جذبات سے بے خبر نہیں ہوں لیکن میں نے اپنے جذبات کو کبھی بے لگام نہیں ہونے دیا

میں نے کبھی اس سے اپنے ساتھ بات کرنے کا زیادہ موقع نہیں دیا کبھی اسے لے کر باہر نہیں گھوما یہاں تک کہ میں اسے اپنے کمرے میں بھی نہیں آنے دیتا

جانتے ہو کیوں۔ ؟کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرا نام اس کے نام سے الگ ہونے کے بعد وہ میرے نام کی وجہ سے بد نام ہو۔

شاید میں دادا سائیں کی بات مان کر اسے شادی کر لیتا لیکن وہ کبھی میرے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا پاتی

میں محبت پر یقین رکھتا ہوں مقدم سائیں لیکن اس محبت پر جو پاکیزہ بندھن میں بندھنے کے بعد ہوتی ہے میں تائشہ سے محبت نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے خود سے محبت کرنے کا حق دیتا ہوں تب تک نہیں جب تک وہ میرے نکاح میں نہیں آجاتی ۔

میں نے دادا سائیں سے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ میرے دل میں محبت کے دیپ تب جلیں گے جب میرا نکاح ہوگا اس سے پہلے نہ تو میں کسی لڑکی کے بارے میں ایسا سوچ سکتا ہوں اور نہ ہی میں اپنے دل کو بے لگام ہونے کی اجازت دیتا ہوں ۔

اور دھڑکن اس کے بارے میں کیا سوچتے ہو تم مقدم نے پوچھا ۔

اس کے بارے میں کیا سوچنا ہے مقدم سائیں دادا سائیں کا فیصلہ سر آنکھوں پر ۔

دھڑکن کے بارے میں سوچتے ہوئے اس سے تھوڑی دیر پہلے دھڑکن کے ساتھ اپنا ٹکڑاو یاد آیا اور اس کے بعد جس طرح سے اس نے دادا سائیں کے سامنے اس سے شادی سے انکار کیا نجانے کیوں اسے غصہ آرہا تھا ۔

اب وہ اتنا بھی گیا گزرا نہ تھا کہ ایک ہی پل میں اس سے شادی سے انکار کر دیا جائے اس گاؤں کی کوئی لڑکی ایسی نہ تھی جو کردم شاہ کے لئے انکار کرتی اور وہ ننھی سی لڑکی ایک ہی پل میں انکار اس کے دادا کے منہ پر مار گئی

بہت ڈرتی ہے وہ تم سے مقدم شاہ نے کہا

پھر تو بہت مزہ آئے گا کردم ذرا سا مسکرایا

....

....

....

ڈنر کے بعد بابا سائیں نے سب کو اپنے کمرے میں بلایا

تاکہ کردم اور دھڑکن کی شادی کے بارے میں سب کو بتا سکے

ان کے حکم کے مطابق تھوڑی ہی دیر میں سب ان کے کمرے میں حاضر تھے ۔

ہم نے سوچا تھا تین دن بعد بڑی مسجد میں ہم مقدم اور حوریہ کا نکاح کریں گے ۔

لیکن ہم نے سوچا ہے کہ کردم سائیں تو مقدم سائیں سے بڑے ہیں اسی لئے پہلے کردم کا نکاح ہوگا

بابا سائیں کی بات پر رضوانہ پھوپو نے مسکراتے ہوئے تائشہ کو دیکھا جبکہ تائشہ شرمانے کی پوری تیاری پکڑ چکی تھی

اسی لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آج سے تین دن بعد با روز جمعہ بڑی مسجد میں مقدم اورحوریہ سے پہلے کردم شاہ اور دھڑکن کا نکاح ہوگا بابا سائیں نے کمرے میں موجود سب لوگوں کے سروں پر بم گرایا

Classic Urdu Material

بابا سائیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میرا مطلب ہے کردم سائیں کا نکاح تائشہ سے ہوگا رضوانہ پھوپو جلدی سے بولی

یہ فیصلہ ہم نے کیا ہے رضوانہ اور اس فیصلے میں ہم کسی کی عمل دخل برداشت نہیں کریں گے ۔

ہم نے کہہ دیا کہ دھڑکن کا نکاح کر دم سے ہوگا تو ہوگا اب اس معاملے میں ہم کسی سے کچھ نہیں کہنا چاہتے اور نہ ہی کسی کے آگے جوابدہ ہیں یہی بتانے کے لئے ہم نے تم سب کو یہاں بلایا تھا اب تم سب یہاں سے جا سکتے ہو وہ سخت لہجے میں گویا ہوئے ۔

رضوانہ کا اس طرح سے مخالفت کرنا انہیں ہرگز پسند نہ آیا تھا ۔جبکہ تائشہ بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جو اس کے حق میں آواز تک نہیں اٹھا رہی تھی ۔

وہ کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھی رضوانہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا چل یہاں سے میری بچی مجھے پہلے ہی یقین تھا میری یتیم بیٹی کے سر پہ کوئی اپنا ہاتھ نہیں رکھے گا

آج آپ نے بھی ثابت کردیا کہ نواسی سے پوتی ہمیشہ عزیز ہوتی ہے وہ اس کا ہاتھ تھامیں اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئی ۔

Classic Urdu Material

جبکہ سویرا اس تماشے کو دیکھ کر کافی انجوائے کر رہی تھی دھڑکن کی شادی اگر کردم سے ہوگئی تو اس کا کام اور بھی آسان ہو جائے گا

••••••••••••••••••

کمرے میں آنے کے بعد تائشہ نے خوب ہنگامہ کیا

یہاں تک کہ اپنی ماں کو بھی اچھی خاصی سنا ڈالی جبکہ وہ اسے سنبھالتی سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہ تھی آخر اس طرح سے اچانک کیسے اس کے کردم سائیں کو کسی اور کے ساتھ شادی کرنے کے لیے مجبور کر رہے ہیں

اسے تو یہی لگ رہا تھا کہ کردم کے ساتھ زبردستی کی جا رہی ہے

کیونکہ وہ اس کا منگیتر ہے اس سے کوئی کیسے چھین سکتا ہے اسے

وہ بچپن سے اس کے نام پر بیٹھی ہے

اس طرح سے تو اچانک کسی اور کے ساتھ اس کی شادی نہیں کی جا سکتی ۔

اور وہ بھی جب کے کردم خود جانتا ہے کہ تائشہ اس کے لیے بچپن سے ہی کس طرح کے جذبات رکھتی ہے ۔

لیکن اس سارے ہنگامے پر کسی نے بھی کوئی خاص غور نہ کیا ۔

بس حکم کے مطابق تین دن کے بعد کردم کے ساتھ دھڑکن اور حوریہ کے ساتھ مقدم کا نکاح طے پا گیا

....

مقدم آج بہت خوش تھا اور مقدم کے حکم کے مطابق حوریہ اس سے ملنے اس کے کمرے میں بھی نہیں آئی تھی

اس کی وجہ سے اسے غصہ تو بہت آیا لیکن یہ سارے معاملات وہ شادی کے بعد بے باک کرنے والا تھا ۔

حوریہ بھی خوش تھی مقدم کی شوخ شرارتی نظریں دیکھ کر وہ خود سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی

جبکہ کردم بالکل خاموش تھا اور دھڑکن کو اس کی خاموشی سے خوف آرہا تھا

وہ جانتی تھی کہ کردم سب کچھ سن چکا ہے اس دن اس نے کردم کے خلاف کیا کیا بکواس کی وہ سب جانتا ہے اس کے بعد بھی وہ دادا سائیں کے حکم کے مطابق اس سے نکاح کر رہا ہے

جب سے کردم اور اس کی شادی کی باتیں شروع ہوئیں تھیں دھڑکن کے دل میں کردم کے لیے عجیب سے احساسات پیدا ہونے لگے تھے

ہاں کل تک وہ اس سے دور بھاگتی تھی لیکن اسے ناپسند تو وہ کبھی نہیں کرتی تھی ۔

وہ شخص اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا ۔اس کے لیے اپنے دل کی نرمی کو میں خود بھی محسوس کر چکی تھی اس کے نام سے اپنے چہرے پر چھانے والی سرخی اس کے نام سے دھڑکتا اپنا دل اس کی تو پوری دنیا ہی بدل چکی تھی

لیکن یہ بات الگ تھی کہ کردم کو دیکھ کر آج بھی اس کی جان جاتی تھی ۔

آج دھڑکن اور کردم کی نسبت طے کی گئی اور اس کے ساتھ ہی ان چاروں کے آج دن ڈالے گئے ۔

جس میں تھوڑی دیر کے لیے انہیں ساتھ بٹھایا گیا ۔

حوریہ بلکل سادہ سے سفید لباس میں مقدم کے قریب بیٹھی شرمائے جا رہی تھی

تم مجھ سے ملنے نہیں آئی نہ کل رات میرے کمرے میں میری بات نہ مان کر خود پنگا لے لیا ہے تم نے مجھ سے اب اپنے انجام کے لیے بھی تیار رہنا مقدم شاہ نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی

۔جب کہ حوریہ اس کی باتوں کے ساتھ اپنے دل کی ایک ایک دھڑکن کو بھی باآسانی سن رہی تھی جو اس کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے تیز ہو چکی تھی ۔

جبکہ ان کے ساتھ کچھ فاصلے پر کردم اور دھڑکن بیٹھے تھے ۔

دھڑکن مسلسل کانپ رہی تھی جبکہ کردم بالکل نارمل تھا ۔ہاں لیکن اس کے کانپنے کی وجہ سے ان کی کرسی ہل رہی تھی آرام سے نہیں بیٹھ سکتی تم وہ سرد لہجے میں گویا ہوا

انسان ہوں میں جن نہیں جو تمہیں کھا نہیں جاؤں گا وہ اسے سخت نظروں سے گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں بول رہا تھا

جبکہ اس کی آواز سننے کے بعد دھڑکن کے مزید رونگٹے کھڑے ہو گئے

سو۔ ۔۔سو۔ سوری بڑی مشکل سے ایک لفظ زبان سے ادا ہوا

••••••••••••••••••••

یہ کردم سائیں کی منگنی تو بچپن میں ہی تائشہ بی بی کے ساتھ ہو گئی تھی ۔

تو پھر ان کی شادی کسی اور کے ساتھ کیوں ہو رہی ہے گاؤں کی ایک عورت نے پوچھا

پتا نہیں سننے میں تو یہی آیا تھا اور دیکھو تو سہی یہاں تو نہ رضوانہ بی بی ہیں اور نہ ہی تائشہ بی بی لگتا ہے خویلی میں کوئی ہنگامہ ہوا ہے ۔

ضرور تائشہ بی بی نے کچھ الٹا سیدھا کردیا جس کی وجہ سے کردم سائیں ان سے شادی نہیں کر رہے

پتا نہیں اب یہ بڑے لوگ ہی جانتے ہیں کہ کیا ہوا ہے مجھے تو بس یہ پتا ہے کہ کردم سائیں کی شادی اس لڑکی سے ہوگی

تو پھر منگنی ٹوٹ گئی کیا ۔دوسری عورت نے پوچھا

ظاہری سی بات ہے منگنی ٹوٹی ہے تبھی تو کہیں اور شادی ہونے جارہی ہے

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کردم سائیں نے خود ہی تائشہ بی بی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہو

اب اس لڑکی کو دیکھو نہ کتنی پیاری ہے اس نے کردم شاہ کے ساتھ بیٹھی دھڑکن کی طرف اشارہ کیا

ہاں پیاری تو بہت ہے لیکن تائشہ بی بی بھی تو کسی سے کم نہ تھی ۔

ان کے کچھ فاصلے پر کھڑی نازیہ ساری باتیں سن چکی تھی بابا سائیں کے ایک فیصلے نے تائشہ کی ذات کو سوالیہ نشان بنا دیا تھا

ان کے ساتھ ساتھ گھر کے سبھی لوگ لوگوں میں ہونے والی باتوں کو محسوس کر چکے تھے

....

پھوپو سائیں کیا میں اندر آ سکتا ہوں کردم سائیں دروازے پر کھڑا رضوانہ سے اجازت مانگ رہا تھا

اسے کمرے میں آتے دیکھ کر پریشان ہو گئی

رضوانہ نے خاموشی سے ہاں میں گردن ہلائی

کردم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان کے قدموں کے قریب آ بیٹھا

جانتا ہوں آپ مجھ سے خفا ہیں جانتا ہوں دادا سائیں نے جو فیصلہ کیا اس کی وجہ سے آپ کا خفا ہونا بالکل صحیح ہے

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ آپ سے محبت نہیں کرتے

دادا سائیں نے کیا سوچ کر یہ فیصلہ کیا مجھے نہیں پتا مجھے بس یہ بتا ہے کہ میری پھوپھو سائیں میری رسم میں شامل نہیں ہیں

Classic Urdu Material

پلیز پھوپھو سائیں میرا دل رکھ لیں سب نے کہا آپ نہیں آئیں گی لیکن میں پھر بھی اندر آیا ہوں یہ سوچ کے کہ آپ کبھی میری بات نہیں ڈالیں گی میری شادی کن حالات میں ہو رہی ہے

میں نہیں جانتا مجھے بس یہ پتا ہے کہ آپ کو میری شادی پہ آنا ہوگا

تائشہ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے میں جانتا ہوں

اس نے پھپھو کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی تائشہ کی طرف دیکھا جو بخار کی وجہ سے سرخ پڑ چکی تھی ۔

جانتی ہو تائشہ میں تم سے تنہائی میں کیوں نہیں ملا کیونکہ مجھے قسمت کے فیصلوں پر یقین ہے

اگر میری شادی دھڑکن کے ساتھ ہونی لکھی ہے تو اسی کے ساتھ ہوگی اگر میں چاہتا تو تمہیں اپنی محبت کے حسین خواب دکھا سکتا تھا لیکن میں ایسا کیوں کرتا جبکہ میں قسمت کے فیصلوں پر یقین رکھتا ہوں

قسمت کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کب کس کے ساتھ جڑ جائے تم یوں بیمار ہو کہ مجھے گناہگار کر رہی ہو میں تمہاری محبت سے انجان نہیں ہوں لیکن شاید تمہاری یہ محبت کسی اور کے حصے میں لکھی ہے ۔

جانتا ہوں تم نے میرے لیے اپنے دل میں ایک الگ مقام رکھا ہے ۔

لیکن وہ مقام میرا نہیں ہے تائشہ وہ خوبصورت مقام کسی اور کا ہے

میں نے کبھی تمہاری معصومیت کو رسوا نہیں ہونے دیا کبھی تمہاری عزت پر آنچ نہیں آنے دی کبھی تمہاری جذبات کے ساتھ کھلواڑ نہیں کیا۔

لیکن میں پھر بھی تم سے معافی مانگتا ہوں

جو کچھ بھی ہوا اس کے لئے مجھے معاف کر دو کردم نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنا چاہئے جب تائشہ نے اس کے ہاتھ تھام لئے

کردم سائیں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے آپ یہ سب کچھ کر کے مجھے گناہگار نہ کریں میں جانتی ہوں آپ کے ساتھ بھی زبردستی کی گئی ہے اس رشتے کے لئے

آپ بھی دھڑکن کو پسند نہیں کرتے لیکن شاید ہمارے نصیبوں میں یہی لکھا ہے

مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں۔

اس کا مطلب یہی ہوا کہ تم میری شادی میں شرکت کرو گی کردم نے پوچھا

اس نے ایک نظر رضوانہ کو دیکھا

اٹھے اماں سائیں تیار ہو جائیں ہمیں باہر چلنا ہے گاؤں والے باتیں بنا رہے ہوں گے

تائشہ نے بستر ایک طرف تہہ کرتے ہوئے کہا

اپنی خوشیوں کو آگ لگا کر مسکرانا کسے کہتے ہیں آج کوئی تائشہ سے پوچھتا

....

اس دن کے بعد اسے دھڑکن کہیں نظر نہ آئی تھی آج دو دن ہو گئے ان کے دن ڈالے ہوئے

۔

لیکن دھڑکن نہ جانے کہاں چھپ کر بیٹھ گئی تھی وہ غیر ارادی طور پر اس کا منتظر تھا۔

ناشتے کی میز پر نہ ڈنر ٹیبل پر دن کے وقت وہ گھر پر نہیں ہوتا تھا۔

ایک دو بار دل چاہا کہ وہ پوچھ لے لیکن پھر سوچا نہ جانے سب کیا سوچیں گے اور وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ آخر وہ اس کے بارے میں کیوں پوچھنا چاہتا ہے

کل نکاح تھا مقدم شاہ تو بہت خوش تھا۔

اور اب کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر وہ حوریہ کو اپنے ساتھ شہر لے کر گیا ہے تاکہ اسے شادی کی شاپنگ کروائے اس کا ارادہ اس کو ہر چیز اپنی پسند کی چیزیں دلانے کا تھا

اماں سائیں نے پوچھا تو اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا اب دلہن میری من پسند ہے تو باقی ساری چیزیں بھی میری من پسند ہوں گی

کل نکاح کے بعد شام کو ان کی مایوں اور مہندی کی رسم ہونی تھی

جس کا فنکشن ساتھ میں رکھا گیا تھا ۔

حوریہ کے لیے ڈریس خریدا جا چکا تھا لیکن اس کے باوجود بھی مقدم اسے اپنے ساتھ لے کر گیا کیونکہ اس نے کہا تھا مہندی کی دلہن کو وہ اپنی پسند کا ڈریس دلوائے گا ۔

اس نے تو کردم کو بھی کہا تھا کہ دھڑکن کو ساتھ لے کر چلے لیکن کردم چاہ کر بھی اتنا بے باک نہیں ہو سکتا تھا

اس نے اپنے دونوں ہاتھ مقدم کے سامنے باندھے اور اسے کہا کہ تم اکیلے ہی جاؤ بھائی میں یہی ٹھیک ہوں

....

سکول کا کیا بنا ۔ کردم شاہ ڈیرے پر آیا تو پوچھنے لگا

سائیں چوہدری کہتا ہے زمین اس کی ہے اور وہ کوئی سکول وہاں پر تعمیر نہیں ہونے دے گا

ہم نے اسے بتانے کی بہت کوشش کی کہ اس کا باپ یہ زمین

شاہ سائیں کو بیچ چکا ہے

لیکن وہ مانتا ہی نہیں یہاں تک کہ پیپر تک چرا لئے ہیں اس نے نہ جانے کیا ہوگا شاید اسکول تعمیر نہ ہو سکے

نہیں یہ اسکول ضرور تعمیر ہوگا یہ داداسائیں کا خواب ہے اور یہ خواب ضرور پورا ہوگا یہاں بچیوں کی تعلیم کے لیے سکول ضرور تعمیر ہوگا اور کوئی چوہدری اس زمین پر قبضہ نہیں کرسکتا

چودھری کے باپ نے خود یہ زمین بیچی ہے

چوہدری یہ سب کچھ کر کے ٹھیک نہیں کر رہا بہت برا انجام ہوگا سب کا کردم کو چودھری کی بے ایمانی پر بہت غصہ آرہا تھا لیکن فی الحال گھر میں شادی کے فنکشن سے چل رہے تھے اسی لیے وہ کسی قسم کا کوئی اشو افورڈ نہیں کر سکتا تھا

جہاں تک پیپرز کی بات ہے تو اصل کاغذات ہمارے پاس ہے جس نے اس کے اباواجداد کے سائن ہیں

....

کچھ تو بولو خاموش کیوں ہو

مقدم سائیں جو کب سے اس سے باتیں کرتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا اس کے خاموش بیٹھنے پر بولا

بول تو رہی ہوں حوریہ نے نظریں جھکا کر کہا

تم بول نہیں رہی ہوں ممنا رہی ہو۔یار باتیں کرو میرے ساتھ یہ سب کچھ کیوں کیا ہے میں نے تم سے باتیں کرنے کے لئے تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لئے اور تم ہو کہ منہ بنا کر بیٹھی ہو۔مقدم نے اس کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

میں کیا بات کروں حوریہ کنفیوز ہوئی ۔

میری تعریف ہی کر دو ۔مقدم نے جلدی سے جواب دیا

کیا تعریف کروں حوریہ سیریز انداز میں بولی

کچھ بھی تعریف کر دو اپنی سوچ ہی بتا دو یہی بول دو مقدم سائیں آپ اتنے ہنڈسم .ہیں کہ پورے گاؤں کی لڑکیاں مرتی ہیں آپ پر اور آپ کا دل مجھ پر آگیا ہے ۔آپ ہیں جو مجھ سے محبت کر بیٹھے ہیں ۔مجھے دیوانوں کی طرح چاہنے گے ہیں اور ایک میں ہو جو آپ کو گاس ہی نہیں ڈالتی مقدم اس کے چہرے پر نظر جمائے بولے جا رہا تھا

مقدم سائیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں ایسا کبھی نہیں سوچتی حوریہ نے جلدی سے جواب دیا ۔

مطلب میں تمہیں ہنڈسم نہیں لگتا مقدم صدمے سے اس کی طرف دیکھا تھا ۔

نہیں آپ لگتے ہیں آگے جو آپ نے کہا ۔

اچھا تو میں ہنڈسم ہوں مقدم نے اس کی نظروں کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

حوریہ شرما کر باہر دیکھنے لگی اس شخص کی باتوں کا مقابلہ کرنا اس کے بس میں نہ تھا ۔

دیکھا اب منہ پھیر لیا ٹھیک ہی تو کہتا ہوں کہ تم گھاس نہیں ڈالتی مجھے مقدم نے منہ بنا کر کہا ۔

پتا نہیں کیا سوچتے رہتے ہیں آپ میں نے کبھی نہیں سوچا آپ کے بارے میں ایسا ۔

تو پھر کب سوچو گی جانے من ۔مقدم شوخ ہوا

پلیز اب اس طرح کی باتیں نہ کریں اس نے اپنے سرخ گالوں کو دوپٹے سے چھپاتے ہوئے کہا

اف یار کتنا شرماتی ہو تم اچھا نہیں کرتا میں اس قسم کی باتیں یہ ساری باتیں ہم شادی کے بعد کریں گے پھر تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔جان من

مقدم نے پھر سے چھیڑتے ہوئے کہا جبکہ وہ تو بس شرمائے جارہی تھی پھر مقدم نے اسے خوب شاپنگ کروائی ۔

میں چاہتا ہوں تم اپنے آپ کو بس میرے نام کر دو میں جیسے چاہوں تمہیں سجاؤں ۔جیسے چاہے تم سے پیار کروں ۔بس میری بن جاؤ

وہ جذبات سے بھرپور لہجے میں بولا

جبکہ حوریہ اس کی قربت سے گھبراتی جلد سے جلد واپس گھر جانا چاہتی تھی

لیکن مقدم بھی اپنے نام کا ایک تھا اس نے واپس آتے آتے رات اندھیرا کر ہی دیا

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

◆

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

سچ بتاؤ تم لوگ میری مدد کیوں کر رہی ہو ۔۔۔۔؟

اور یہ بتاؤ کہ تم دونوں کیوں نہیں چاہتی مقدم شاہ اور کردم شاہ کا نکاح نہ ہو ۔

چودھری ان دونوں کے سامنے بیٹھا دلچسپی سے ان کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

کیونکہ مقدم شاہ میرا منگیتر ہے اور کردم شاہ اسکا ۔

لیکن وہ بڈھا کردم شاہ کا نکاح میری بہن کے ساتھ اور مقدم شاہ کا نکاح اس گنوار کے ساتھ کر رہا ہے ۔سویرا نے انتہائی بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

اس لئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں بتاؤ تم ہماری مدد کرو گے یا نہیں سویرا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا ۔

خوبصورت لوگوں کی چوہدری مدد نہ کرے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا اور عاشق تو مجھے بہت ہی پسند ہیں

تم لوگ بس یہ چاہتی ہو ناکہ نکاح سے پہلے مقدم شاہ اور کردم شاہ حویلی سے کہیں چلے جائیں تاکہ عین وقت پر ان کا نکاح نہ ہو ۔

اور تم لوگ یہ بھی چاہتی ہو کہ کوئی بڑا مسئلہ بنے تاکہ نکاح کچھ دن کے لیے ٹل جائے

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے میں تم دونوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں میں کل ہی سکول والی اس زمین پر آگ لگا دوں گا وہ بھی نکاح سے کچھ دیر پہلے یہ خبر سن کر وہ دونوں آئیں گے اور نکاح نہیں ہوگا ۔

اس زمین کو بچانے میں ان لوگوں کے کچھ خاص لوگ زخمی ہو جائیں گے جس سے ان دونوں کا نکاح ٹل جائے گا پھر تم لوگ سوچ لو تم دونوں کو آگے کیا کرنا ہے

میں صرف وقتی نکاح روک سکتا ہے ۔چودھری نے بات کرتے ہوئے ان کے چہرے کی رونق دیکھی تھی ۔

تھینک یو سو مچ ہمیں اس سے زیادہ تمہاری اور مدد چاہیے بھی نہیں باقی ہم خود سنبھال لیں گے

۔

لیکن فی الحال نکاح روک دو سویرہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تائشہ کو دیکھ کر مسکرائی وہ جو اس کے ساتھ آنے کو تیار ہی نہ تھی ۔

لیکن جب اس نے یہ کہا کہ کردم شاہ ہمیشہ کے لئے اس کا ہو سکتا ہے تو وہ اس کے ساتھ آنے پر مجبور ہوگئی

لیکن کردم کے دشمنوں کے ساتھ ہاتھ ملا کر وہ خوش نہیں تھی ۔

وہ تو کردم شاہ کی دیوانی تھی اسے ہر حالت میں پانا چاہتی تھ ی وہ اس کے لئے کوئی بھی قیمت چکانے کو تیار تھی اسے بس کردم شاہ کا ساتھ چاہیے تھا ۔

اسے لگ رہا تھا کہ اس کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے اس نے زندگی کے ہر مقام پر کردم شاہ کو ٹوٹ کر چاہا تھا وہ کتنی آسانی سے اسے چھوڑ کر کسی دوسری سے نکاح کرنے لگا بے شک محبت اندھی ہوتی ہے وہ سہی غلط کی پہچان ختم کر دیتی ہے اور تائشہ کی پہچان ختم ہو چکی تھی

••••••••••••••

حوریہ بہت ساری رسمیں ادا کر چکی تھی اور نہ جانے کتنی ہی رسمیں ادا کرنی تھی کردم کی شادی میں ایک بہن کے روپ میں وہ سب سے آگے تھی۔

آج ان دونوں کا نکاح تھا ۔

تائشہ اور سویرہ دونوں کو اس شادی میں کوئی دلچسپی نہ تھی وہ دونوں اپنے کمرے میں گھسی ہوئی تھی بلکہ ایک ہی کمرے میں دونوں گھسی ہوئی تھی

دھڑکن کو اپنی بہن پر بہت دکھ ہو رہا تھا وہ اپنی ہی بہن کی شادی میں شرکت نہیں کر رہی تھی اگر حوریہ یہاں نہ ہوتی تو کیا ہوتا

ایسے وقت میں بہنیں اور سہیلیاں ہی تو ہوتی ہیں جس کے ساتھ ایک لڑکی اپنی جذبات کا اظہار کر سکتی ہے ۔ لیکن نہ تو اس کی بہن کو اس میں دلچسپی تھی اور نہ ہی وہ اس کے جذبات جاننا چاہتی تھی ۔

لیکن حوریہ نے اپنی شادی کی پرواہ کیے بغیر دھڑکن کا خیال رکھا ۔

دھڑکن عمر میں تو تم مجھ سے چھوٹی ہو لیکن پھر بھی میری جیٹھانی بننے جارہی ہو یا میں تمہیں اپنی بھابھی کہوں ۔ حوریہ اس کا دوپٹا سیٹ کرتے ہوئے پوچھنے لگی

کچھ بھی کہہ لیں کیا فرق پڑتا ہے دھڑکن نے بے دلی سے کہا اسی وقت ان کے کمرے کے قریب سے نکلتے ہوئے کردم کے قدموں وہی روک گئے۔

یہ تو وہ جاہتا تھا کہ وہ اسے پسند نہیں کرتی ۔اور اس شادی کے لیے بھی وہ صرف اور صرف دادا سائیں کے لئے تیار ہوئی ہے لیکن وہ اسے اتنی بددل تھی کہ اسے اس شادی سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا

کیا مطلب کوئی فرق نہیں پڑتا حوریہ اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگی

میں اپنی بات نہیں کر رہی میں کردم لالہ آئی مین کردم سائیں کے بارے میں بات کر رہی ہوں ۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہیں حوریہ کے ساتھ ساتھ دروازے پر کھڑا کردم بھی اس کی بات کو نہیں سمجھا تھا

ارے میرا مطلب ہے کہ کردم سائیں یہ شادی صرف دادو سائیں کے کہنے پر کر رہے ہیں ورنہ وہ مجھے بالکل لائک نہیں کرتے ۔

کبھی کبھی سوچتی ہوں مقدم لالا کتنے رومانٹک ہیں وہ نہ صرف آپ کیلئے مہندی کی ڈریس لائیں بلکہ آپ کو اپنے ساتھ لے کر کے اور شاپنگ کروائی لیکن کردم سائیں نے مجھے دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔

آپ نے دیکھا جب سے ہماری منگنی ہوئی ہے انہوں نے ایک بار بھی مجھ سے بات کی نہیں کی یہاں تک یہ بھی نہیں پوچھا۔کہ تمھیں شاپنگ پہ جانا ہے

بلکہ شاپنگ کو چھوڑو انہوں نے تو مجھے بات بھی نہیں کروایا صبح میں کمرے سے باہر نکلی تو وہ مجھے دیکھے بنا باہر چلے گئے۔ٹھیک ہے پہلے ہمارا کوئی ایسا رشتہ نہیں تھا لیکن اب یہ اس نے ہاتھ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا یہ پہنائی ہے انہوں نے مجھے میں منگیتر ہوں ان کی بات تو کر ہی سکتے ہیں لیکن کیوں کریں گے بات وہ مقدم لالا تھوڑی ہیں وہ کردم سائیں ہیں دنیا کے سب سے ان رومنٹک اور بورنگ پرسن وہ معصومیت سے کہتی اپنی بات پر اداسی سے بیٹھ گئی۔

حوریہ نے گہرا سانس لیا جو وہ سوچ رہی تھی ایسی کوئی بات نہیں تھی۔

ہر لڑکی کی طرح دھڑکن بھی اپنے منگیتر سے کچھ امید رکھتی تھی۔

جب کہ دروازے پہ کھڑا کردم اس کی مکمل بات سننے کے بعد اپنا ماتھا کھجا رہا تھا۔

اتنی بیوقوف لڑکی ہے یہ اس طرح کے باتیں کھلے عام کون کرتا ہے بھلا۔

اگر کرنی تھی شاپنگ تو بتا دیتی لے جاتا ساتھ کردم نے سوچتے ہوئے قدم آگے کی طرف بڑھائے کچھ زیادہ ہی ان رومنٹک اور بورڈنگ پرسن سمجھا ہے نہ مجھے تمہیں تو میں بتاؤں گا رومیس کیسے کہتے ہیں

....

نکاح کا وقت ہوچکا تھا اس وقت دوپہر کے ڈھائی بج رہے تھے

دادا سائیں نے یہ وقت مقرر کیا تھا نکاح کیلئے۔

مولوی صاحب آچکے تھے مقدم اور کردم دادا سائیں کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے تھے ۔

سویرا اور تائشہ بے فکر تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ نکاح آج کی تاریخ میں ممکن نہیں ہے اور اس کے بعد وہ یہ نکاح نہیں ہونے دیں گی یہ وہ سوچ چکی تھی

سویرا نے ایک آخری بار چوہدری کو فون کر کے کنفرم کروایا ۔اور چودھری نے اسے بے فکر رہنے کے لیئے کہا

مولوی صاحب نے نکاح شروع کردیا تھا جبکہ ابھی تک کردم یا مقدم کا فون نہیں بجا تھا ۔

جس کی وجہ سے سویرا اور تائشہ دونوں ہی بہت پریشان تھی۔

سویرا دیدہ نکاح تو شروع ہو گیا ہے لیکن ابھی تک کوئی فون نہیں آیا چودھری ابھی تک فون کیوں نہیں کر رہا تائشہ نے بےچینی سے پوچھا ۔

پتا نہیں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں وہ مسلسل چودھری کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن فون بند جا رہا تھا

....

چوہدری صاحب آپ کا فون کے سے بج رہا ہے آپ اٹھا کیوں نہیں رہے اس کے ایک آدمی نے پوچھا ۔

کیونکہ میرا دماغ خراب نہیں ہے میں نے ان بیوقوف لڑکیوں کے سامنے یہ تو کہہ دیا کہ میں ان کی مدد کروں گا لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پائیں کہ میں ان کے خاندان کا دشمن ہوں

اور ان کو میری وجہ سے کوئی خوشی میں نصیب نہیں ہونے دوں گا ۔

وہ بیوقوف لڑکیاں چاہتی ہیں کہ میں اس وقت جب کہ میں بالکل آزاد ہوں مقدم شاہ اور کردم شاہ سے بغاوت کروں تاکہ وہ مجھے گاؤں کے چوڑائے پہ کھڑا کر کے گولی مار دیں ۔

میں اتنا بھی بے وقوف نہیں ہوں ۔بلکہ میں تو چاہتا ہوں ان دونوں کی شادی ہو جائے تاکہ کچھ دن کے لیے ان دونوں کا دھیان بٹ اور وہ زمین میری ہو جائے ۔

وہ تو لڑکیاں حسین تھی تو میں نے دل رکھنے کے لیے کہہ دیا کہ میں مدد کروں گا چوہدری نے قہقہ لگاتے ہوئے ان دونوں کی بیوقوفی کا مذاق اڑایا ۔

....

نکاح کی رسم مکمل ہو چکی تھی آج کی تاریخ میں مقدم شاہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حوریہ کو پا گیا تو دھڑکن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کردم کے نام کر دی گئی ۔

نکاح کے بعد دونوں جوڑیوں کو ایک ساتھ بٹھایا گیا ۔

دھڑکن کی حالت آج بھی کچھ دن پہلے جیسے ہی تھی ۔

لیکن آج رشتہ بدل چکا تھا۔

جبکہ مقدم کی خوشی کا اندازہ اس کے چہرے سے بھی صاف لگایا جا سکتا تھا ۔

سنو تم تو نہیں آئی مجھ سے ملنے کے لیے لیکن آج رات میں آونگا مقدم شاہ نے سامنے دیکھتے ہوئے حوریہ کو سرگوشی نماآواز میں کہا جس کے بعد حوریہ کے دل کی دھڑکن کسی گاڑی کی طرح بھاگی تھی

جبکہ دوسری طرف اسے اس طرح سے کانپتے دیکھ کر نرمی سے کہا تھا۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں کچھ بھی نہیں کہوں گا۔

ریلیکس ہو جاؤ۔وہ پہلی بار اس سے اتنے نرم لہجے میں بات کر رہا تھا۔

دھڑکن نے ذرا نظر اٹھا کر دیکھا تو کردم کو پہلی بار زندگی میں مسکراتے ہوئے پایا۔

دیکھو تو اس طرح سے گھبراو گی تو سب لوگ کیا سمجھیں گے۔ہمم۔آرام سے بیٹھو۔وہ اس کا ہاتھ میں سے اپنے ہاتھوں میں لیے آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ کی نرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا۔

....

شام کو مہندی کی رسم ادا ہو رہی تھی

Classic Urdu Material

تائشہ اور سویرا فون کا انتظار ہی کرتے رہ گئی لیکن کوئی فون نہیں آیا سویرا کو تو اتنا غصہ آ رہا تھا کہ اس کا دل چاہا ابھی چوہدری کے ڈیرے پر جا کے اس کا منہ توڑ آئے

جبکہ تائشہ روئے جا رہی تھی

جس نے ساری پلاننگ کرلی تھی لیکن سویرا کی بات سن کر اس نے نقصان اٹھایا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ خودکشی کا ڈرامہ کرے گی تب کردم اس پر ترس کھا کر اسے شادی کرلے گا ۔

لیکن وہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی اسے رہ رہ کر سویرا پہ غصہ آ رہا تھا ۔

جس نے اس سے کہا تھا کہ جو میں کہتی ہوں تم وہ کرو تمہیں کردم شاہ مل جائے گا لیکن اس کے حصے میں کچھ نہ آیا جس طرح سے سویرا خالی ہاتھ تھی

تائشہ اس وقت بیٹھی روئے جا رہی تھی جبکہ سویرا اس کے آنسوؤں سے اریٹیٹ ہو چکی تھی ۔

تائشہ فور گارڈ سک رونا بند کرو رونے سے کچھ نہیں ہوگا ہمیں کچھ سوچنا ہوگا۔

کیا ہوگا کیا کریں گے ہم بتائیں مجھے وہ غصے سے غراتے ہوئے بولی ۔

سویرا کو اس کا لہجہ بہت برا لگا تھا لیکن فی الحال وہ ضبط کر گئی کیونکہ اس کے علاوہ اس کا ساتھ دینے والا اور کوئی نہ تھا

اور فلحال تائشہ کی مدد کرنا اس کے لیے بہت ضروری تھا اسی لئے اس کے پاس زمین پر بیٹھ گئی

میری بات سنو تائشہ دھڑکن بہت ڈرپوک ہے اتنی کہ ہم جو بھی کرے گی وہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی میں اس کی بہن ہوں اس کے ساتھ کچھ نہیں کرسکتی لیکن تم میرا مطلب ہے اس سے ڈراؤ دھمکاؤ اور کچھ نہ سہی وہ تمہاری دھمکی میں آکر کر دم سے دور تو رہ سکتی ہے ۔

ہم ان دونوں کا ریلیشن نہیں بننے دیں گے کردم بہت انا پرست ہے اگر دھڑکن نے اسے خود سے قریب آنے سے روکا تو یقین کرو وہ کبھی اسے منہ نہیں لگائے گا

جو لڑکی اس کے کام ہی نہ سکے وہ اس کا کیا کرے گا اچار ڈالے گا چار دن میں طلاق دے کر فارغ کرے گا اور پھر تم سے شادی کرلے گا۔

سویرا کتنی آسانی سے اپنی ہی بہن کی طلاق کی بات کر رہی تھی ۔

اور اس کی بات پر عمل کرنے کا تائشہ نے پورا ارادہ کر لیا تھا

جبکہ سویرا کو آج ہی پتہ چلا تھا کہ اگر حوریہ سے مقدم کی شادی نہ ہوتی تو سویرا سے بھی کبھی نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ حوریہ اس کی پسند ہے اور وہ پہلے ہی اسے ریجیکٹ کر چکا ہے ۔

لیکن وہ بھی فیصلہ کر چکی تھی جس انسان نے اسے ریجیکٹ کیا تھا وہ اس نے حاصل کر کے دم لے گی ۔

لیکن اگر وہ اپنی محبت کا بھوت اتارنا چاہتا ہے تو سویرا کو کوئی اعتراض نہ تھا وہ چار دن اپنی محبت کے ساتھ گزار سکتا ہے

....

مہندی کی رسم ادا ہورہی تھی ۔

حویلی میں شورو ہنگامے تھے ۔دادا سائیں بہت خوش تھے ۔آخر کے دونوں پوتوں کی شادی تھی اپنی بیٹی کو اپنی خواہش پوری کرتے دیکھ کر احمدشاہ کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی ۔

دھڑکن کردم کے ساتھ بیٹھی باربار اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی ۔

دوپہر میں کردم کے نرم لہجے نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کردیا آخر وہ بھی اس کا چہرا دیکھ رہی تھی وہ بھی مقدم سے کم نہ تھا ۔مگر مقدم کی بانسبت اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی ۔

جبکہ مقدم تھورا شوخ اور ہنس مکھ تھا ۔

وہ بار بار ایک ہی بات سوچ رہی تھی وہ اور کردم دونوں ایک ساتھ کیسے لگتے ہوں گے ویلے تو لوگوں نے بہت تعریف کی تھی اس کے ذہن میں خود سے ہی سوال پیدا ہو رہے تھے

لیکن وہ جانتی تھی کہ اس کے سوالوں کا جواب دینے کے لئے کردم شاہ اس کے ساتھ آئینے کے سامنے ہرگز کھڑا نہیں ہوگا کیونکہ وہ ان رومینٹک پرسن ہے ۔

دھڑکن کے اس طرح کے چونچلے اسے ہرگز پسند نہیں آئیں گے

یا اللہ میرے نصیب میں کتنا ہنڈسم بندہ لکھ ہی دیا تھا تو تھوڑا رومینٹک بھی لکھ دیتے۔ وہ منہ بسور کر اللہ سے شکایتیں کر رہی تھی ۔

جبکہ دوسری طرف ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مقدم شاہ اس محفل کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اس کے بعد حوریہ اس سے ملنے آنے والی تھی اور اسے یقین تھا کہ اب وہ ہرگز انکار نہیں کرے گی

حوریہ کو ملنے کا آنے کے بعد دھمکی بھی دے چکا تھا کہ نہ آنے کی صورت میں وہ اس کے کمرے میں آ جائے گا ۔

اور اسے یقین تھا کہ وہ کبھی اسے اپنے کمرے میں نہیں آنے دے گی ۔

• لیکن ہائے یہ رسم جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

•••••••••••••

رات ایک بجے تک رسم چلتی رہی گاؤں کی عورتوں نے گیت گائے اور نجانے کون کون سے رسمیں ادا کی ۔

مقدم تو اس سب سے اکتا چکا تھا لیکن کردم اپنے باپ کا دل رکھتا تھا جس طرح سے اس کا باپ گاوں والوں سے محبت کرتا تھا بالکل اسی طرح سے وہ بھی گاؤں والوں سے بے پناہ محبت کرتا تھا گاؤں کی کتنی ہی عورتیں اسے اپنا بیٹا نہ صرف کہتی تھی بلکہ مانتی بھی تھی

ان کے مسائل حل کرنا ان کی مشکلوں میں ان کا ساتھ دینا تو کردم کا کام تھا ۔

یہی وجہ تھی کہ گاؤں والے مقدم شاہ سے زیادہ کردم شاہ کو پسند کرتے تھے اور اسی کوئی اگلا سرپنچ بنانا چاہتے تھے

لیکن مقدم کو سرپنچ بننے میں کوئی خاص انٹرسٹ نہ تھا وہ تو اپنی زندگی بہت مزے سے جی رہا تھا ۔

....

میں پوچھتا ہوں ایسے کیسے میری بیٹی کا نکاح کر دیا ۔

دیکھو قاسم شاہ تم نے کبھی مجھ سے میری بیٹی کو ملنے نہیں دیا کبھی اسے میری شکل نہیں دیکھنے دی لیکن اس کے نکاح میں تو مجھے شامل کر لیتے ۔

ملک آج بندوق یا تلوار اٹھا کر نہیں آیا تھا بلکہ اپنی بیٹی کے لیے آیا تھا جس کے نکاح میں بھی وہ شامل نہ ہو سکا ۔

ملک کی حوریہ کے علاوہ اور کوئی اولاد نہ تھی اولاد ہوتے ہوئے بھی وہ بے اولادوں جیسی زندگی گزار رہا تھا۔

قاسم شاہ نے کبھی حوریہ کو اس سے ملنے تک نہ دیا۔

اور آج اسے خبر دئے بغیر ہی حوریہ کا نکاح کر دیا۔

جاؤ قاسم شاہ سے پوچھ لو کہ وہ اپنی منکوحہ کو تم سے ملنے کی اجازت دیتا ہے۔

مقدم شاہ۔۔۔ ملک نے نام دہرایا۔

ہاں مقدم شاہ وہی مقدم شاہ جس کے باپ کو تم نے بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔وہی مقدم شاہ جس کے تایا کو تم نے بیڑیاں ڈال کر اپنی گاڑی کے پیچھے گھسٹا تھا۔

وہی مقدم شاہ جس کی پھوپھی کو تم نے زبردستی اپنے نکاح میں لیا تھا۔

وہی مقدم شاہ جس کی دوسری پھوپھو کو تم نے بیوہ کیا تھا۔

وہی مقدم شاہ جس کے خاندان کو تم نے برباد کیا تھا اب تمہاری بربادی کی باری ہے۔

میرا پوتا مقدم شاہ کبھی اپنی بیوی کو تم سے ملنے کی اجازت نہیں دے گا۔

تم بندق یا تلوار اٹھا کر نہیں لائے ورنہ ہم بھی مقابلہ کرنے کے لیے میدان میں ضرورت اترتے لیکن تم سوالی بن کے آئے ہو اپنی بیٹی سے ملاقات کی بھیک مانگنے آئے ہو لیکن۔

ہم تمہیں کچھ نہیں دے سکتے ۔بابا سائیں غرور سے کہتے وہاں سے جا چکے تھے ۔

جبکہ ملک اور اس کے آدمی دلہن کی طرح سجی ہوئی حویلی کو دیکھ رہے تھے جس میں آج اس کی بیٹی بہائی جارہی تھی جس میں اسے شامل تک نہ کیا گیا

••••••••••••••••••••

رسم ختم ہونے کے بعد دونوں دولہنیں نے اپنے کمرے میں جا چکی تھی ۔حوریہ نے ابھی ڈریس چینج کرنے کے بارے میں سوچا تھا جبکہ دھڑکن اپنے دوبٹے اور جویلری کے ساتھ بری طرح سے الجھ کر رہ گئی ۔

حوریہ جو اپنی جویلری اتارنے کے بعد اس کے لیے واپس آنے والی تھی پتہ نہیں کہاں رہ گئی ۔

حوریہ دیدہ اب آ جائیں کہاں رہ گئی خدا کے لئے مجھے بچائیں ۔

یہ دوپٹہ نہیں پورا پنجرہ ہے میں تو کیا قید ہوگئی وہ اپنے آپ کو چھڑواتے یہ بھی نہ دیکھ پائی کہ اس کے قریب کون آیا ۔

جبکہ اس کے دوپٹے سے ساری سیفٹی پن ہٹانے کے بعد دھڑکن اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو گئی

دیدہ یہ بھی اتاریں وہ گلے کے ہار کی طرف اشارہ کر رہی تھی ۔

کردم شاہ نے بہت غور سے اس کا حسین سراپہ دیکھا تھا ۔

وہ بے پناہ حسین تھی شاید اس سے زیادہ حسین وہ پہلے کبھی نہ لگی تھی ۔

مطلب نکاح کے دو بولوں نے اپنا اثر دکھا دیا تھا ۔

اس نے آہستہ سے اس کے گلے کا ہار نکالا اور سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا لیکن جیسے ہی اس کی نظر شیشے پر پڑی تو دھڑکن بوکھلا کر رہ گئی

کردم سائیں آپ------- اس کی زبان سے الفاظ اٹک اٹک کر نکلے تھے ۔

ہاں میں سب لوگوں کی وجہ سے ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا تمہیں ۔لیکن میں نے نوٹ کیا ہے تم نے مجھے کافی غور سے دیکھا ہے ۔

خیر یہ بتاؤ کہ ہم دونوں ساتھ کیسے لگتے ہیں وہ آئینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا ۔

میں تو ٹھیک ہوں تمہاری ہائیٹ بہت کم ہے خیر وہ میں کھینچ کر لمبا کر لوں گا ۔کردم نے مسکرا کر کہا تو دھڑکن نے اسے گھور کر دیکھا

مذاق تھا یار وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا

آپ مذاق بھی کرتے ہیں --دھڑکن نے پوچھا

اب میں کیا کیا کرتا ہوں یہ تو تمہیں کل رات ہی پتا چلے گا۔کردم نے بڑے حق سے اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوا۔

حوریہ سے کیا کہہ رہی تھی تم کہ میں رومینٹک نہیں ہوں بورنگ ہوں وہ اس کے مزید قریب ہوا۔

میرا آج یہاں آنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

لیکن پھر سوچا کیوں نے تمہیں ثبوت دے دوں رومینٹک ہونے کا۔وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنے ہونٹ اسکے خوبصورت نرم لبوں پر رکھ دیے۔

دھڑکن نے پیچھے ہٹنے کی ناکام سی کوشش کی۔لیکن اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کردم نے اسے مزید اپنے قریب کر لیا۔

وہ اس کے چہرے پر جھکا اس کی خوشبو کا اپنے سینے میں اتارا وہ اسے مکمل بے بس کر چکا تھا۔

اس کے پکڑ میں وہ حل تک نہیں پا رہی تھی۔

کیسا لگا پہلا رومینٹک ڈوز کردم نے پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا ۔

جبکہ وہ اپنی پھولی ہوئی سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش میں نظریں جھکا ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو چکا تھا ۔

میرے خیال سے آج کے لیے کافی ہے ۔یہ تو ٹریلر تھا بے بی فلم میں کل دکھاؤں گا ۔

تیار رہنا یہ نازک مزاجی نہیں چلے گی وہ اس کی کپکپاہٹ کو دیکھتے ہوئے بولا ۔

ویلکم ٹو مائی لائف ---

وہ اس کے ماتھے کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا باہر چلا گیا ۔

جبکہ دھڑکن نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا اور جلدی سے کمرے کا دروازہ بند کیا وہی کمرے کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی ۔

اب اسے حوریہ کا انتظار بالکل نہیں تھا ۔

یا اللہ یہ تو ضرورت سے زیادہ رومانٹک ہیں دھڑکن نے اپنے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا پھر خود ہی شرما کا اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی

••••••••••••••

مقدم شاہ مسلسل ایک گھنٹے سے حوریہ کا کمرے میں آنے کا ویٹ کر رہا تھا

لیکن وہ ابھی تک نہیں آئی تھی ۔

حوریہ کا نہ آنا اسے غصہ دلا رہا تھا ۔

اب تک کیوں نہیں آئی وہ اب تک تو آ جانا چاہیے تھا ۔

وہ کمرے میں چکر کاٹتا مسلسل اس کا انتظار کر رہا تھا ۔

اب صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو رہا تھا ۔

حوریہ اگر آج تم میرے کمرے میں نہ آئی تو تمہیں یہ رات بہت بھاری پڑے گی ۔

وہ مسلسل ٹہلتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا ۔

تمہارے پاس یہ آخری آدھا گھنٹہ ہے حوریہ اگر تم اس آدھے گھنٹے میں نہیں آئی تو پھر مجھے مجبوراً آنا پڑے گا وہ خود سے اسے ٹائم دے رہا تھا ۔

اور پھر اسی طرح سے ٹہلتے ٹہلتے یہ آدھا گھنٹہ بھی گزر گیا ۔

تمہارا وقت ختم ہوا حوریہ ۔ اور آج کی رات اپنے شوہر کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔

وہ کمرے سے نکلتے ہوئے بڑبڑایا تھا ۔

لیکن اپنے کمرے کے کچھ فاصلے پر سویرا کو دیکھ کر وہی رک گیا ۔

اس رات اس سے ٹکرانے سے پہلے اور بعد میں دونوں کے بیچ کوئی بات نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ تو اس کے آنے پر بھی اس سے ملاتک نہ تھا ۔

مقدم شاہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے سویرا اس کے قریب آکر کہنے لگی ۔

ہم صبح بات کریں گے ۔وہ اگنور کرتا آگے جانے لگا اس کے اس انداز پر سویرا سلگ اٹھی ۔کوئی اسے اس طرح سے اگنور کرے اسے ہرگز گوارا نہ تھا ۔

میری بات ضروری ہے شاید آپ کو یہ بات پتا نہیں ہے حوریہ کس کی بیٹی ہے ۔کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی شادی جس لڑکی سے ہوئی ہے اس کا باپ تایا سائیں کا قاتل ہے آپ کو اندازہ بھی ہے اس کے باپ نے کیا کیا نہیں کیا اس خاندان کے ساتھ

سویرہ نے دادا سائیں اور ملک کی باتیں سن لی تھی اور یہی سوچا تھا کہ اس راز کے ذریعے وہ مقدم کے دل میں حوریہ کے لئے نفرت پیدا کرے گی ۔

آپ کو پتہ ہے آج وہ شخص یہاں بھی آیا تھا حوریہ کی نکاح میں شامل ہونے کے لئے لیکن دادا سائیں نے اسے نکال دیا ۔

کیا آپ کو پتہ ہے ---۔

مجھے سب کچھ پتہ ہے اس بارے میں سب کچھ جانتا ہوں میں اس خاندان کا کوئی بھی راز مجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے ۔

لیکن ایک بات سویرہ جو تمہیں بھی بتانا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ حوریہ ملک کی بیٹی نہیں بلکہ مقدم شاہ کی بیوی ہے ۔

اور اس گھر میں اس کی حیثیت وہی ہے جو مقدم شاہ کی بیوی کی ہے اس کے علاوہ وہ دادا سائیں کی سب سے لاڈلی بیٹی کی آخری نشانی ہے ۔

میں سمجھ سکتا ہوں شاید یہ جان کر کے حوریہ ملک کی بیٹی ہے تمہیں افسوس ہوا ہوگا لیکن وہ صرف ہمارے دشمن کا خون نہیں ہے سویرا وہ ہمارے گھر کی بیٹی ہے ۔

مقدم کو لگا کے شاید اپنے خاندان کے قاتل کے بارے میں سن کر سویرا کو دکھ ہوا ہے اسی لیے اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا اور آگے بڑھ گیا ۔

جبکہ سویرا کو لگ رہا تھا کہ یہ باتیں جان کر مقدم غصے میں حوریہ کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کرے گا تو یہ صرف اس کی سوچ ہی رہ گئی ۔

کیونکہ یہ بات اس کے لیے کوئی نئی نہ تھی

•••••••••••••••••

Classic Urdu Material

کیا مجھے وہاں جانا چاہیے ۔حوریہ نے خود سے سوال کیا نہیں نہیں پتا نہیں مقدم سائیں میرے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سوچتے ہوئے واپس بیٹھ گئی ۔

لیکن اگر میں نا گئی تو وہ پھر سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔

اسے آگے کنواں پیچھے کھائی نظر آرہی تھی

دونوں ہی طرف سے اپنا نقصان ۔

لیکن بعد میں اپنا نقصان کروانے سے بہتر تھا کہ پہلے سب کچھ ٹھیک کردے ۔

لیکن اگرمقدم سائیں نے کچھ ایسا ویسا کیا تو ۔

ہاں تو کیا ہوا وہ میرے شوہر ہیں وہ خود کو جواب دیتی پھر اٹھ کر کھڑی ہوگئی ۔

لیکن ابھی میری رخصتی تو نہیں ہوئی نا

۔لیکن نکاح تو ہوگیا ہے کبھی اس کا دل ہاں اور کبھی نہ کر رہا تھا ۔

اگر مقدم سائیں خود یہاں گئے تو ۔تو پھر تیرا بیرا غرق ہوگا حوریہ

مجھے مقدم سائیں کو غصہ بالکل نہیں دلانا چاہیے مجھے جانا چاہیے ان کے کمرے میں ۔

خود سے فیصلہ کرتے ہوئے اٹھی تو اس کے کمرے کا دروازہ بجا ۔

وہ خود ہاں نہ سی کیفیت میں اٹھ کا دروازہ کھولنے لگی لیکن سامنے دیکھتے ہی اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے نیچے رہ گئی

••••••••••••••••••••

•

•••••••••••••

•••••♪••••••••

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں دادا سائیں ملک یہاں آیا تھا ۔

آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا ۔کردم کو ملک کے بارے میں سوچ کا ہی غصہ آنے لگا تھا ۔

کردم سائیں اپنا غصہ کنٹرول کریں ۔

آج کی تاریخ میں اس شخص کے لئے یہی شکست کافی ہے کہ اسے اس کی بیٹی کے نکاح میں شامل نہیں کیا گیا۔

ہم جانتے ہیں ہم نے حوریہ کو کبھی اس کی اولاد نہیں مانا کبھی اس سے ملنے نہیں دیا لیکن سچ یہ بدل تو نہیں سکتا کہ حوریہ اس کا خون ہے۔

جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا ہے۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے دادا سائیں کہ حوریہ صرف اس کا ہی نہیں بلکہ پھوپھو سائیں کا بھی خون ہے۔

ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم حوریہ کی زندگی اس شخص کے حوالے کبھی نہیں کریں گے۔

حوریہ اس گھر کی بیٹی ہے۔

دادا سائیں جانتے تھے کہ کردم شاہ کے سامنے ملک کا ذکر بھی غلط ہے اس شخص کے نام پر وہ غصے سے آگ بگولا ہو جاتا

آج انہوں نے کردم کو یہاں دھڑکن کے بارے میں پوچھنے کے لیے بلایا تھا ۔لیکن کسی نوکر نے یہاں آتے ہوئے اسے یہ بتا دیا کہ ملک حویلی آیا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت غصے میں تھا ۔

ملک کے سامنے تو وہ کہہ آئے تھے کہ وہ جیت گئے ہیں ۔لیکن یہ بھی بات سچ تھی کہ آج ملک کو دیکھ کر ان کے پرانے سارے زخم تازہ ہو گئے تھے ۔

کردم ہم نے آپ کو یہاں کسی اور مقصد کے لیے بلایا تھا ۔اور آپ ہیں کہ دشمن کو لے کر بیٹھ گئے ہیں اس آدمی کا ذکر کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اپنی خوشی آپ کے ساتھ منائیں

کردم شاہ جانتا تھا کہ آج اس کے دادا کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ۔اسی لیے فی الحال وہ بھی ملک کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

کہیں آپ نے کیوں بلایا ہے وہ تھوڑا نارمل انداز میں پوچھنے لگا ۔

ہم نے یہ پوچھنے کے لئے بلایا ہے کہ تمہیں دھڑکن پسند تو ہے میرا مطلب ہے کہیں تائشہ کے لیے تمہارے دل میں جذبات تو نہیں اس دن تائشہ کا نام ہٹا کر جب ہم نے دھڑکن کا نام لیا تو تمہارا چہرہ بے تاثر تھا ۔

ہمیں تمہارے چہرے پر کہیں پر بھی اس کے لیے محبت نظر نہیں آئی ۔ہم جانتے ہیں کہ جذبات میں بہہ کر ہم نے تائشہ کے ساتھ ناانصافی کی ہے ۔

لیکن بہت جلد ہم اسے پیار سے بٹھا کر سمجھائیں گے تو وہ ہماری بات سمجھ جائے گی بہت سمجھدار بچی ہے ۔

لیکن ہمیں ڈر ہے کہ ہم نے تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی نا ۔

دادا سائیں نے اس سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا ۔

دھڑکن کا معصوم چہرہ ایک بار پھر سے نظروں کے سامنے لہرایا تھا ۔

وہ جو نکاح کے بعد محبت پر یقین رکھتا تھا آج دل سے اس بات پر ایمان بھی لے آیا تھا ۔

آپ کا ڈر بالکل بے مقصد ہے دادا سائیں آپ کی پسند میری پسند ۔

وہ لڑکی جو شادی سے پہلے ہی اپنے آپ کو اس کی پسند میں ڈال چکی تھی وہ اسے کیسے پسند نہ آتی ۔

اور کوئی سوال ------؟اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو دادا سائیں نے نہ میں گردن ہلائی ۔

جاو آرام کرو کل شادی ہے تمہاری ۔دادا ساری نے خوشی سے کہا

••••••••••••••••••

یہ کیا کہہ رہی ہے تو تائشہ تم لوگ چوہدری کے پاس کیوں گئی تھی

تمہیں اندازہ بھی ہے اگر اس بارے میں کر دم اور مقدم

کو پتا چل گیا تو۔ ۔ ۔ ؟

ایسا کیسے کر سکتی ہے تو رضوانہ تو غصے سے آگ بگولا ہو چکی تھی ۔

مجھے سویرا دیدا نے جو بولا وہ میں نے کردیا اماں سائیں غلطی ہوگئی مجھ سے

میں نے نانا سائیں کے کمرے سے اس زمین کے اوریجنل پیپر چودھری کو دے دیے لیکن میں نے سویرا دیدہ کے کہنے پر ایسا کیا انہوں نے کہا کہ چودھری ہماری مدد کرے گا توکردم سائیں کا اس دھڑکن سے نکاح رک جائے گا ۔

اور اگر نکاح رک گیا تو ان کی شادی مجھ سے ہو جائے گی ۔

تیرا دماغ خراب ہوگیا تھا یہ تو نے کیا کر دیا ۔

اب کیا ہوگا آج نہیں تو کل یہ بات کردم سائیں کو پتہ چل جائے گی پھر وہ کبھی تم سے شادی نہیں کرے گا ۔

اور اب تو بالکل بھی نہیں ۔ ہمارے خاندان میں مرد بس ایک ہی بار شادی کرتا ہے ۔

اور کردم شاہ کا نکاح ہو چکا ہے اس بات کو قبول کرو وہ اب تجھے کبھی نہیں اپنائے گا بھول جاؤ اسے اور اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچو ۔

تجھے اندازہ بھی ہے جو غلطی تو نے کی ہے وہ کیا رنگ لائے گی اور اس زمین پر بچیوں کا سکول نہیں بنے گا ۔

اگر اور یجنل پیپر چوہدری کے پاس چلے گئے ہیں تو اس کی بہت بڑی قیمت چکانی ہوگی تائشہ ۔

لیکن میں نے کچھ نہیں کیا جو بھی کیا سویرا دیدہ نے کیا ۔تائشہ نے اماں کو سمجھاتے ہوئے کہا

لیکن تیری اس بات کو کون قبول کرے گا کہ تم نے جو کچھ بھی کیا وہ اس کے کہنے پر کیا ۔

کیا تو اپنی عقل نہیں رکھتی تھی ۔

رضوانہ کو پریشانی کھائے جا رہی تھی

جبکہ تائشہ کو اب اس بات کی فکر تھی کہ اگر کردم کو یہ پتہ چل گیا کہ وہ اور یجنل پیپر چودھری تک پہنچانے میں تائشہ کا ہاتھ ہے تو وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا پیار تو بہت دور کی بات ہے

•••••••••••••••••••••

اپنے سامنے مقدم شاہ کو کھڑا دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے جبکہ وہ اس کے کمرے کے اندر آیا اور آہستہ سے دروازہ بند کر دیا

تمہیں کیا کہا تھا میں نے ایک بار میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی وہ آنکھوں میں سختی لیے بول رہا تھا

اس کے آنکھوں کی سختی دیکھ کر حوریہ گھبرا کر پیچھے ہٹی ۔

قسم سے مقدم سائیں میں آ رہی تھی ۔وہ اس سے ڈرتے ہوئے اتنی جلدی میں بولی تھی کہ مقدم شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی جسے وہ بڑی صفائی سے چھپا گیا

اچھا مطلب عاشق کو تڑپا تڑپا کے آنے کا ارادہ تھا ۔

لیکن تمہارا عاشق نہ صبر کے معاملے میں بہت کمزور ہے ۔اسی لئے تمہارے آنے سے پہلے حاضر ہوگیا ۔

وہ اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھر چکا تھا ۔

مقدم سے فی الحال وہ اس طرح کی امید نہیں رکھتی تھی اسی لئے اس کے باہوں میں بوکھلا کر رہ گئی

جویلری اور میک اپ وہ صاف کر چکی تھی لیکن مہندی کا پیلا جوڑا ابھی اس کے بدن پر موجود تھا ۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو ۔

اس کے نازک سے سراپے سے اٹھتی اوپٹن اور مہندی کی خوشبو اسے بے قابو کر رہی تھی۔

اوپر سے نکاح کا جائز رشتہ اور احساس ملکیت اسے بہت کچھ کرنے پر مجبور کر رہا تھا ۔

وہ بنا اس کی حالت کی پرواہ کیے اس کے لبوں پر جھکا اور اس اسحقاق سے اپنی محبت کی پہلی مہر لگائی ۔

اس کی اس بے ساختہ جرت پر حوریہ گھبرا کر پیچھے ہٹی

حوریہ نے اس سے دور اٹھنا چاہا لیکن نہ تو مقدم شاہ کے گرفت اتنی ڈیلی تھی اور نہ ہی حوریہ میں اتنی جان کہ وہ اس کے حصار سے نکل پاتی۔

حوریہ جتنا اس سے دور جانے کی کوشش کرتی مقدم اسے کمر سے پکڑ اتنا ہی اپنے نزدیک کر چکا تھا

وہ نازک سی جان بہت مشکل میں پڑ چکی تھی

اس کے لبوں کو آزاد چھوڑتا وہ نگاہوں میں خمار لیے اسے

کے حسین سراپے کو اٹھائے بیڈ پر آیا ۔

حوریہ کو لیٹا کر خود بالکل اس کے ساتھ لیٹتا ہوا اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے چھونے لگا

اب تو کوئی پابندی نہیں ہے نہ اس کے دونوں ہاتھوں کو قید کرتا مدہوش لہجے میں بولا ۔

اب ہوگیا نکاح وہ اس کی تھوڑی کو اپنے لبوں سے چھوتا اس کی صراحی دار گردن کی طرف آیا ۔

اور اپنے دہکتے ہوئے لبوں کو سیراب کرنے لگا

نہیں ----مقدم نے اس کا دوپٹہ اس کے بدن سے الگ کیا اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتا حوریہ اسے تھام چکی تھی ۔

مقدم شاہ نے آنکھوں میں غصے کے شرارے لئے اس کے چہرے کی طرف دیکھا

اس وقت تمہاری مزاحمتیں برداشت نہیں کروں گا میں ۔

تمہارے قریب آنے کی شرط تم نے نکاح رکھا تھا جو پوری ہو چکی ہے ۔

اب تم مجھے روکنے کا حق نہیں رکھتی ہو ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکتا ہوا سخت لہجے میں بولا ۔

مقدم شاہ نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں ۔ لبوں کو آزادی ملتے ہی حوریہ بے بسی سے بولی

حوریہ کے دل کی دھڑکن مقدم کے سینے میں دھڑکتا اس کا دل محسوس کر رہا تھا

کل تک صبر کرلیں ----- حوریہ نے اس کے باہوں میں قید بے بسی سے کہا تھا ۔

اگر میرا جواب انکار ہو تو ۔شاید مقدم اس سے زیادہ بے بس تھا

آنسو خاموشی سے اس کی آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہو چکا تھا ۔

مقدم شاہ کی نظروں سے وہ آنسو بھی چھپانا رہا وہ اس کے ایک ایک جذبات سے واقف تھا ۔

مقدم نے سختی سے اس کے بال اپنی مضبوط مٹھی میں پکڑے اور اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بالکل قریب لے آیا ۔

اگر تم نے کل مجھے یہ نخرے دکھائے تو میں کوئی لحاظ نہیں کروں گا ۔

وہ اتنی سختی سے بولا تھا کہ حوریہ ایک لفظ بھی ادا نہ پائی

مقدم نے اسے پھینکنے والے انداز میں خود سے دور کیا تھا ۔

نظریں صاف اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی ۔

لیکن حوریہ میں نہ تو اس اسے روکنے کی ہمت تھی ۔اور نہ ہی اپنی ترییب کو شرمندہ کرنے کا حوصلہ ۔

میں کل آپ کو منا لوں گی مقدم سائیں ۔اس کے جانے کے بعد حوریہ خاموشی سے اٹھی اور دروازہ بند کیا ۔

اسے یقین تھا کہ وہ اسے منا لے گی ۔

لیکن مقدم کا غصے میں جانا اچھا نہ لگا تھا

....

آج ان کی رخصتی تھی کردم کی کل والی حرکت کے بعد دھڑکن اس حد تک ڈری ہوئی تھی کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

اس وقت بھی کردم اسے نظروں کے حصار میں لیے اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔جبکہ دھڑکن اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی

وہ ہر تھوڑی دیر میں نگاہیں اٹھا کر کردم کو دیکھتی اور ہر بار اسے خود کو دیکھتا پا کر نگاہیں جھکا لیتی

نہ جانے اس کے دل میں کیا چل رہا تھا۔

جبکہ وہ اسے خود دیکھتے پاکر مسکرا رہا تھا

اپنی شادی پر بھی کردم بیچارا سب کچھ اکیلے سنبھال رہا تھا مقدم نہ جانے کہاں تھا۔

صبح اسے کہہ کر گیا تھا کہ تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گا لیکن وہ گیا کہاں یہ سوچ سوچ کر کردم پریشان ہو چکا تھا

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی دلہنوں کو لاکر باہر بٹھایا گیا تھا۔

ناجانے مقدم کہاں تھا۔

کل رات کے بعد تو وہ حوریہ کو کہیں نظر نہ آیا۔

شاید وہ اس سے بہت غصہ تھا ہاں یہ سچ تھا کہ حوریہ کو نکاح کے بعد اس کے قریب آنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن پھر بھی کل رات مقدم کے اس کے قریب آنے پر حوریہ نے اسے خود سے دور کردیا۔

ٹھیک ہے حوریہ اس کی بیوی تھی لیکن ابھی تک اس کی رخصتی نہیں ہوئی تھی اسے عزت کے ساتھ مقدم کے کمرے تک رخصت نہیں کیا گیا تھا۔

وہ کیسے جاتی اس کے قریب

مقدم شاہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کے جذبات کی قدر نہیں کرتی۔

حوریہ کو اس کا احساس نہیں ہے۔لیکن مقدم جس طرح رات غصے سے اس کے کمرے سے گیا تھا وہ بہت ڈری ہوئی تھی نجانے وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرے۔

•••••••••••••••••••

دماغ خراب ہوگیا ہے تائشہ اگر یہ بات تم نے اسے بتا دی تو وہ کیا کرے گا۔

تائشہ نے ابھی سویرہ کو آکر کہا تھا کہ وہ کردم کو یہ بات بتا دی گئی کہ وہ فائل چودھری تک ان دونوں نے پہنچائی ہ ٔ۔

نہیں سویرہ دیدہ مجھے یہ بات کر دم سائیں کو بتانی ہوگی کہ وہ فائل چوہدری تک پہنچانے والی میں ہوں نہیں تو وہ بعد میں مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے۔

اور ابھی معاف کردے گا نہیں نہ وہ اپنی شادی والے دن ہی ہو تمہیں شوٹ کردے گا۔

تھوڑا صبر کرلو۔میں نے تمہارے لئے بہت خاص پلاننگ کر کے رکھی ہے۔مجھے پہلے سے ہی پتہ تھا کہ تم دھڑکن کو ڈرا نہیں پاؤ گی

اسی لئے اس بار جو میں نے پلاننگ کی ہے اسے کردم کبھی دھڑکن کے نزدیک نہیں جا پائے گا
۔

ایسا کیا کیا ہے آپ نے اب تائشہ کو سویرا پر بالکل بھی یقین نہ تھا تائشہ اور سویرہ کی ساری پلاننگ فیل ہوئی تھی کردم اور دھڑکن کا نکاح ہوگیا تھا تو اب ان دونوں کو ایک دوسرے سے

الگ رکھنا ناممکن تھا تائشہ یہ بات سمجھ رہی تھی لیکن سویرا کے دماغ میں نہ جانے کیا چل رہا تھا۔

تم دیکھتی جاؤ تائشہ تم نے تو میرا ساتھ چھوڑ دیا لیکن میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔

شاطرانہ انداز میں مسکراتی سویرہ آگے بڑھ چکی تھی جبکہ تائشہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سویرا نے کیا سوچا ہے

••••••••••••••••••••

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا لیکن نہ جانے مقدم کہاں تھا

دادا سائیں دو تین بار اسے فون کر چکے تھے۔

لیکن ہر بار ایک ہی جواب ملتا کہ اس کا فون بند ہے۔

اب دادا سائیں کو پریشانی ہونے لگی تھی۔

آخر مقدم گیا تو گیا کہاں ---

میں ڈیرے پر چکر لگا کے آؤں وہ دو تین لوگوں کو ڈیرے پر بھیج چکے تھے لیکن مقدم کا کچھ پتہ نہ چلا اب کردم دادا سائیں کی پریشانی دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

نہیں کردم تم کہیں نہیں جاسکتے رخصتی کا وقت ہونے والا ہے بچیاں انتظار کر رہی ہیں مہمان انتظار کر رہے ہیں

تو پھر کیا کریں گے کردم نے پوچھا۔

اس طرح بغیر دلہے کے دلہن کو رخصت تو نہیں کر سکتے نا۔پہلے دھڑکن کی رخصتی کرتے ہیں پھر حوریہ کے بارے میں سوچتے ہیں ۔

دادا نے سائیں نے پریشانی سے کہا

مقدم اتنا غیرزمادار تو کبھی نہ تھا

لوگوں کے بیچ میں باتیں شروع ہوچکی تھی کہ مقدم شادی سے غائب ہے ۔

لیکن وہ کہاں گیا ہے کوئی نہیں جانتا تھا۔

••••••••••••••••

مقدم سائیں آپ کہاں چلے گئے ہیں وہ مجھ سے ناراض ہوکر تو نہیں چلے گئے حوریہ کو اپنے ہی اندیشہ کھائے جا رہے تھے ۔

اسے بار بار مقدم کا غصے سے بھرا چہرہ یاد آتا۔

نہیں مقدم سائیں آپ اس طرح سے نہیں کر سکتے میری غلطی اتنی بڑی نہیں ہے جس کی سزا اس طرح دی جائے

حوریہ کے ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے

دھڑکن کو اکیلے رخصت کرتے ہوئے بہت عجیب لگ رہا تھا۔

لیکن اس سے پہلے کے دھڑکن کی رخصتی شروع ہوتی مقدم پہنچ ایا۔

کہاں تھے تم مقدم ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے اتنی غیر ذمہ داری۔

دادا سائیں نے غصے سے کہا۔

دادا سائیں زمین کے پیپرز کسی نے حویلی سے چوری کر کے چودھری کو پہنچا دیے تھے بس میں وہی پیپرز لینے گیا تھا میرے دادا سائیں کا خواب پورا نہ ہو ایسے میں ہونے نہیں دوں گا۔مقدم نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیپرز کی طرف اشارہ کیا

جسے دیکھتے ہی سویرااور تائشہ کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔

یہ پیپرز ہمارے روم میں تھے وہاں سے کس نے نکالے۔

داداسائیں نے پریشانی سے پوچھا۔

وہ تو پتہ چل ہی جائے گا آپ پریشان مت ہوں اس نے تائشہ کو سخت نظروں سے گھورتے ہوئے دادا سائیں کو جواب دیا ۔

اب چلیے نہ میری دلہن کب سے میرا انتظار کر رہی ہے ۔مقدم نے مسکراتے ہوئے کہا تو دادا سائیں نے اس کے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا ۔

اس حلیے میں دلہن نہیں لے گی کیا ۔مقدم نے مسکراتے ہوئے کردم کی طرف دیکھا ۔

بالکل نہیں اگر میری بہن چاہیے تو اپنا حلیہ درست کرو کردم نے روعب جھاڑتے ہوئے کہا ۔تومقدم مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا ۔لیکن ایک سخت نظر تائشہ کو ڈالنا نہ بھولا ۔

....

میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی بیٹا تم نے تائشہ کو کردم کی نظروں میں گرنے سے بچا لیا ۔

پھوپو سائیں آپ کے لئے کچھ بھی کروں گا لیکن تائشہ کو کہے کہ باز آ جائے ان سب حرکتوں کا کوئی فائدہ نہیں کردم کا نکاح ہوچکا ہے ۔

اللہ نے اس کے نصیب میں بھی کچھ اور لکھا ہوگا ۔

اسے کہیں کہ اس طرح سے ناشکری کر کے اپنا نصیب نہ بھگاڑے ۔

مقدم نے پھوپو سائیں سے نرم لہجے میں بات کی تھی لیکن تائشہ پر اسے اب بھی بہت غصہ تھا۔

جو کردم کے لئے اپنے نانا کا خواب اس طرح سے کسی کے حوالے کر آئی تھی ۔

....

رخصتی کی رسم ادا ہو چکی تھی ۔

دھڑکن کو کردم کے کمرے میں پہلے چھوڑا گیا ۔

جانے کتنی ہی چھوٹی چھوٹی رسم تھی جو اسی حویلی سے شروع ہو کر کی حویلی میں ختم ہو گئی ۔

لیکن اسے بار بار اپنے بابا یاد آرہے تھے جو رخصتی میں بہت زیادہ اداس لگ رہے تھے ۔

انہوں نے اس سے کہی بات کی تھی کہ کردم تمہارا سایہ ہے اور تم نے ساری زندگی اسی کے ساتھ گزارنی ہے ۔

مرد کے بغیر عورت کا کوئی وجود نہیں ۔

ایک مرد ہی عورت کا اصل محافظ ہے اور دھڑکن کا حافظ اب کردم ہے ۔

بابا کی ساری باتوں پر ہاں میں سر ہلاتی کو ان کے سینے سے لگ کر بہت روئی تھی ۔

جبکہ حوریہ کو اس طرح کا کوئی کندا نصیب نہ ہوا سوائے کردم کے ۔

وہ جو کہہ رہی تھی کہ وہ نہیں روئے گی اس نے کہاں کسی اور گھر جانا ہے لیکن نہ جانے کیوں کردم کا کندھا ملتے ہی اس کی آنکھیں نم ہونے لگی ۔

شاید ہی وہ اس گھر میں کردم سے زیادہ کسی سے محبت کرتی تھی وہ اس کا سگا بھائی نہیں تھا مگر سگوں سے بڑھ کر تھا

••••••••••••••••••••••• •

•••••••••••••

دھڑکن کو لاکر کردم کے کمرے میں بٹھا دیا گیا

لیکن اسے زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا ۔

تھوڑی ہی دیر میں کردم کمرے میں آگیا تھا کیونکہ کردم کبھی زیادہ دوست نہیں بناتا تھا اور گاؤں کے کسی بھی لڑکے کی اتنی اوقات نہ تھی کے کردم کو اس کی دلہن سے ملنے سے روک سکے ۔

جبکہ سویرا اور تائشہ نے کسی رسم میں حصہ نہ لیا ۔

اس نے سالی ہونے کے ناطے سویرا کے لئے گفٹ لیا تھا لیکن شاید اسے کیسی رسم میں کوئی دلچسپی نہ تھی ۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب آکر بیٹھا دھڑکن اپنے دل کی دھڑکن شمار کرتی چپکے سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

اب بتانا شروع کروں میں رومینٹک ہوں یا نہیں ۔وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے بولا ۔

نہیں مجھے پتہ ہے آپ ہو ۔۔اپنی جان مشکل میں دیکھ کر دھڑکن فوراً سے بولی تھی ۔

اچھا تو تمہیں پتہ ہے کہ میں رونٹک ہوں ذرا مجھے بھی بتاؤ کہ میں کتنا رومینٹک ہوں اسے ایک ہی ملحے میں کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا ۔

کردم سائیں میں بہت تھک گئی ہوں مجھے یہ سب کچھ اتارنا ہے ۔وہ اسے اپنے اس قدر نزدیک دیکھتے ہوئے بولی ۔

تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے اس کام کے لیے میں ہوں نا ۔

وہ اسے اپنی باہوں سے چھوڑے بغیر بولا ۔دھڑکن نے ایک بے بس سی نظر اس کے چہرے پر ڈالی ۔

اس طرح سے مت دیکھو دھڑکن تمھاری جان مشکل میں پڑ جائے گی ۔

وہ شرارت سے کہتا ہے اس کے خوبصورت چہرے پر جھکا

اس کے لبوں کو آزادی بخش تو دھڑکن ذرا سا پیچھے ہٹی بو اس کی قربت میں اپنے آپ کو بالکل بے بس محسوس کر رہی تھی ۔

کردم نے اسے اس طرح سے خود سے فاصلہ بناتے ہوئے دیکھا تو مسکرا دیا ۔

آج کی رات یہ دوریاں نہیں چلے گی وہ اسے اشارے سے اپنے قریب بلا رہا تھا ۔

مجھے چینج کرنا ہے وہ اس کی گستاخ نظروں سے چپکنے کی کوشش کرتے ہوئے بہانہ بنانے لگی ۔

ابھی تو کہا اس کام کے لیے کردم سائیں حاضر ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے ایک بار پھر سے اسے اپنے نزدیک کھینچ چکا تھا ۔

اس کا دوپٹا جو نجانے کتنی پیز سے سیٹ کیا گیا تھا وہ ایک ایک کر کے کھولنے لگا۔

کردم سائیں۔ وہ اسے دیکھ کر بے بسی سے پکارنے لگی کیونکہ اس کا دوپٹہ کردم اتار کے دور اچھال چکا تھا ۔

بولو دھڑکن سائیں آج جو کہو گی مانوں گا سوائے دوری کے ۔

دھڑکن کو اپنی شرٹ کی ڈوری کھلتی ہوئی محسوس ہوئی ۔

کردم نے ذرا سا اس کی گردن پر جھکا تو دھڑکن نے مضبوطی سے اس کے کندھوں کو تھاما ۔

اس کے اس طرح سے گھبرانے پر مسکرایا تھا ۔

گھبراؤ مت دھڑکن میں کوئی غیر نہیں ہوں جو تم اس طرح سے ڈر رہی ہو ۔ مجھ سے اس طرح سے ڈرو گی تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا ۔

وہ اسے خود سے لگائے محبت سے بولا ۔

دھڑکن نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا پھر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی

آپ اس طرح سے دیکھیں گے تو ڈر تو لگے گا نا۔۔۔وہ آہستہ سے ممنائی تو کردم مسکرا دیا

مطلب دیکھنے سے مسئلہ ہو رہا ہے ابھی اس مسئلہ کا حل نکالتے ہیں ۔کردم نے مسکراتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹایا اور ہاتھ بھڑاکر لائٹ آف کر دی ۔

اب تو ڈر نہیں لگ رہا نا ۔وہ اہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کرتا پوچھ رہا تھا ۔جب دھڑکن نرمی سے مسکرا دی۔

وہ کوئی غیر محرم تھوڑی تھا جس کی قربت میں وہ ڈر تھی وہ اس کا شوہر تھا اس کا محرم اس کا جیون ساتھی دھڑکن اپنی آنکھیں بند کیے کردم کی بے باکیاں محسوس کر رہی تھی

....

مقدم نے کمرے میں قدم رکھا تو حوریہ بیڈ پر بیٹھی کافی گھبرائی ہوئی تھی ۔

وہ اپنی شیروانی کے بٹن کھولتا اس کے قریب آیا ۔

اور ایسے ہی کھڑے اس نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا ۔

میں نے سوچا تھا کہ آج کی رات میں تم سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لوں گا ۔

لیکن تمہارے اس معصوم چہرے کے آگے میں ہمیشہ بے بس ہو جاتا ہوں ۔

اسی چہرے میں تو مجھے اپنا گھائل بنایا ہے وہ بے دردی سے اس کے لبوں کو نشانہ بناتے ہوئے بولا ۔

حوریہ اس کے جارحانہ انداز پر گھبرا کر پیچھے ہوئی۔

جب مقدم نے اسے کھینچ کر ایک بار پھر سے اپنے قریب کیا کہا تھا نہ تم سے کہ کل یہ نخرے برداشت نہیں کروں گا میں ۔

وہ سختی سے کہتا ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکا ۔

اسے اپنی لبوں پر چبُن سی محسوس ہوئی۔

اگلے ملحے مقدم نے اسے بیڈ پر دھکا دیا ۔

حوریہ نے اپنے لبوں کو چھوا جہاں خون کی ایک ننھی سی بوند تھی

بڑی سے بڑی غلطی کرلو مسز مقدم شاہ اس سے زیادہ بری سزامقدم شاہ کبھی نہیں دے سکتا ۔

وہ اس کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر لگاتا محبت سے بولا ۔حوریہ پر سکون سے اپنی آنکھیں موند گئی ۔

اگر تم نے مجھے نخرے دکھائے تو پچھتاؤ گی۔ وہ اس کا دوپٹہ اس کے وجود سے الگ کرتا مسکرا کر بولا ۔

آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا مقدم سائیں مجھے لگا آپ اب مجھ سے خفا ہیں ۔وہ اس کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے بولی ۔

ناراض تو تھا تم سے لیکن آج تمہارا یہ حسین چہرا دیکھ کر مقدم شاہ اپنی ساری ناراضگی بھول گیا ۔

تمہارے پاس بہت سارے طریقے ہیں مجھے اپنا اسیر کرنے کی ۔سب سے خوبصورت طریقہ تمہارا یہ حسین روپ وہ اس کے دلہن کی طرح سجے سراپے کو دیکھ کر بولا ۔

مقدم نے اسے اپنے مزید قریب کیا تو وہ ذرا سا پیچھے ہٹی مودم کو ناگوار گزرا کہا تھا نہ نخرے برداشت نہیں کروں گا اس کا مطلب ہے کہ مجھے آپ کو نخرے دکھانے کی اجازت نہیں وہ اس کی لو دیتی نظروں میں دیکھتے ہوئے بولی ۔

تمہارا غصہ تمہاری باتیں تمہارے نخرے سب سر آنکھوں پر ۔مگر اس معاملے میں نخرے برداشت نہیں کروں گا ۔

وہ اس کے بالوں کا عاشیآنہ کھلتے ہوئےاس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا گیا ۔

آج میرا ارادہ تمہیں یہ بتانے کا ہے کہ جب سے تم پیدا ہوئی ہو تب سے کتنا تڑپایا ہے تم نے ۔وہ اس کی آنکھوں پر محبت کی مہر لگاتا آہستہ آواز میں بولا ۔

جب سے میں پیدا ہوئی ہوں حوریہ نے سرگوشی نما آواز میں کہا ۔

ہاں جب سے تم پیدا ہوئی تب سے مقدم شاہ نے تمہیں چاہا ہے ۔تمہیں اپنے لئے سوچا ہے ۔ کبھی نگاہ بھر کر تمہیں نہیں دیکھا کہیں جذبات نے لگام نہ ہوجائیں ۔

لیکن آج یہ دریا نہیں رکے گا ۔

آج تمہارے وجود کی رانیاں مقدم شاہ کے نام ہیں

جسے کو سود سمیت وصول کرے گا مقدم شاہ لائٹ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کے نازک وجود کو خود میں سمیٹ لیا اور یہ رات مقدم شاہ کی زندگی کی سب سے خوبصورت تھی۔

....

دھڑکن کے ساتھ ابھی مشکل سے اس کے 15 منٹ گزرے تھے کہ اس کا دروازہ زور سے بجا

اف یہ کون سے ظالم لوگ آگئے ہیں جو آج کی رات بھی سکون سے نہیں دے رہے ۔

وہ اندھیرے میں بڑبڑایا تھا ۔

جب اسے دھڑکن کی معصوم سی ہنسی سنائی دی ۔

یہ مت سوچناکہ تم بچ گئی ہو دو منٹ میں واپس آرہا ہوں ۔

وہ لائٹ آن کرتے ہوئے بولا ۔

اور ابھی اتراى اپنی شرٹ کو دوبارہ پہننے لگا ۔

جبکہ دھرکن شرم سے نظر تک نہیں ملا پا رہی تھی ۔

ابھی اتنا بھی مت شرماؤ شرمانے والا تو ابھی کچھ ہوا ہی نہیں ۔

Classic Urdu Material

وہ آنکھ دباتا اس کے قریب سے اٹھا اور دروازہ کھولنے لگا

کردم سائیں جلدی چلیے باہر گاوں والے احتجاج کر رہے ہیں ۔

دروازے پہ اس کا خاص ملازم کھڑا اسے بتا رہا تھا ۔

کس بات کا احتجاج کر رہے ہیں کردم کو کچھ سمجھ نہ آیا تھا ۔

آپ نیچے چلے ملازم نے پریشانی سے کہا تو کردم دروازہ بند کرتا ہوں نیچے آگیا

••••••••••••••••

کردم باہر آیا تو بہت سارے لوگ کھڑے تھے ۔

وہ دادا سائیں کے ساتھ آ کر کھڑا ہوا ۔

میں مقدم سائیں کو بلا کے لاتا ہوں اس کے ملازم نے کہا ۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں سنبھال لوں گا ۔

کردم کے کہنے پر ملازم نے پیچھے دور کھڑی سویرا اور تائشہ کو دیکھا تھا ۔

پھر وہ نظر جھکا گیا

تائشہ یہ ملازم اوپر مقدم سائیں کے کمرے میں کیوں نہیں جا رہا سویرا نے پریشانی سے پوچھا

Classic Urdu Material

مجھے نہیں پتا سویرہ دیدہ میں نے تو اسے کہا تھا جیسے ہی گاؤں والے اکٹھے ہوں وہ مقدم لالہ اور کردم سائیں کو بلا لائے لیکن یہ تو صرف کردم سائیں کو بلا کر لایا ہے ۔

تائشہ نے کہا تو سویرا ملازم کو غصے سے گھورتی گاؤں میں ہونے والا نیا تماشہ دیکھنے لگی

••••••••••••••••••

آپ لوگ کون ہوتے ہیں میری شادی پر اعتراض کرنے والے کردم کو ان کی باتوں پر غصہ آنے لگا تھا ۔

دیکھیے کردم سائیں حویلی والوں نے جو اصول بنائے ہیں ہم ان کے پابند ہیں ہم نے وہی کیا ہے جو آپ لوگوں نے ہم سے کرنے کو کہا اب وہ اصول آپ خود کیوں توڑ رہے ہیں ۔

گاوں کے ایک آدمی نے سامنے آتے ہوئے سوال پوچھا

کس نے اصول توڑے ہیں کردم نے پوچھا ۔

آپ نے توڑے ہیں کردم سائیں ۔دوسرے آدمی نے جواب دیا

بات کو گمانے کی ضرورت نہیں ہے بتاؤ کیا چاہتے ہو تم لوگ اور کون سا اصول توڑا ہے میں نے میرے لیے بھی وہی سزا ہوگی جو اس گاوں میں ہر اصول توڑنے والے انسان کو ملتی ہے ۔

کردم فیصلہ کرتے ہوئے آگے ہوا اس سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی کبھی کوئی غلطی ہو سکتی تھی

اگر آپ کو یاد ہو تو کچھ دن پہلے گاؤں کا ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کر رہا تھا ۔نکاح بھی ہو چکا تھا آپ نے اس لڑکی کو طلاق دلوائی تھی یہ کہہ کر کے وہ آدمی اس لڑکی سے عمر میں بہت بڑا ہے اور وہ لڑکی 18 سال کی نہیں ہے اور گاؤں میں یہ اصول بنایا تھا کہ کوئی بھی 18 سال سے کم لڑکی کو رخصت نہیں کیا جائے گا ۔

تو آپ یہ اصول کیسے توڑ سکتے ہیں ۔اس آدمی کی مکمل بات سننے کے بعد اس نے داداسائیں کو دیکھا تھا ۔

اس نے نکاح نامے پر دھڑکن کی عمر دیکھنے کی غلطی نہ کی تھی ۔

معاملے کو سمجھتے ہوئے احمد شاہ آگے ہوئے تھے ۔

میری بیٹی 18 سال کی ہوجائے گی اگلے مہینے صرف 17 دن رہ گئے ہیں اس کے اٹھارہ سال ہونے میں احمد شاہ نے کہتے ہوئے کردم سے نظر چرائی تھی۔

جبکہ اپنا ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل کردم نے اتنی زور سے زمین پر پھینکا تھا کہ وہ کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ۔

نکاح نامے پر لڑکیوں کی عمر نہ دیکھنا کوئی بڑی بات نہ تھی لیکن گھر میں کردم کو یہ بات نہ بتانا واقع ہی غلط تھا

اس نے کیوں نکاح نامے پر دھڑکن کی عمر نہیں دیکھی تھی اپنا ہی بنایا ہوا اصول اس نے کیوں توڑا تھا وہ خود اصولوں کا پابند اتنی بڑی غلطی کیسے کر گیا تھا ۔

ہمیں یہ ساری باتیں نہیں سننی ہیں احمد سائیں ہمیں انصاف چاہیے اگر گاؤں کی بیٹیوں کے لئے اصول بنائے گئے ہیں تو یہی اصول حویلی کی بیٹیوں پر بھی لاگو ہوتے ہیں ۔

کردم شاہ نے غلطی کی ہے اور اس کی سزا انہیں ضرور لے گی ۔

نہ جانے وہ آدمی کس کی باتوں میں آکر اتنے باتیں کر رہا تھا ۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے بتائیں آپ مجھے کیا سزا دینا چاہیں گے لیکن ایک بات کان کھول کر سن لیجیے میں دھڑکن کو نہیں چھوڑوں گا وہ میری بیوی ہے میری عزت ہے کردم جلد سے جلد اس معاملے کو رفع دفع کرنا چاہتا تھا ۔

فیصلہ تو شاہ سائیں کریں گے

بتائیے شاہ سائیں اس طرح کا اصول اگر کسی گاؤں والے نے توڑا ہوتا تو آپ سے کیا سزا دیتے ۔وہ آدمی اب شاہ سائیں سے مخاطب تھا ۔

نکاح جائز رشتہ ہے ۔اور ہمارے دین میں بچیوں کا نکاح کیا جاتا ہے لیکن قانونی طور پر دھڑکن ابھی 18 سال کی نہیں ہے اسی لئے ہم فیصلہ کرتے ہیں جب تک دھڑکن 18 سال کی نہ ہوجائے تب تک ہم اس کی رخصتی واپس لیتے ہیں ۔

دھڑکن کو اب سترہ دن کے بعد ہی رخصت کیا جائے گا ۔

دادا سائیں نے فیصلہ کرتے ہوئے ایک نظر کردم کی طرف دیکھا جو شاید ان کی طرف متوجہ نہیں تھا ۔

گاؤں کے سبھی لوگ ان کے فیصلے سے مطمئن تھے اور ویسے بھی اس غلطی کی اس کے علاوہ اور کوئی سزا ہو بھی نہیں سکتی تھی ۔

کردم تمہیں کوئی اعتراض ہے دادا سائیں نے پوچھا ۔

آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر دادا سائیں ۔کردم کہتا ہوا وہی سے باہر جاچکا تھا دادا سائیں جانتے تھے کہ وہ ڈیرے پر جارہا ہے اور آج کی رات وہی رکے گا ۔

••••••••••••••••••

تائشہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی یہ سویرا کا پہلا پلان تھا جو کامیاب ہوا تھا ۔

کل ہی ایک ملازمہ کردم کی تعریف کرتے ہوئے اسے کردم کے گاؤں کے لیے کیے جانے والے کام بتا رہی تھی ۔

جس میں اس نے کردم کے اصول کے بارے میں بات کی تھی ۔

اور وہیں سے سویرا کو پتہ چلا تھا کہ وہ 18 سال سے کم عمر کی لڑکی کی ۔شادی بھی اس گاؤں کا اصول توڑنا ہے

سویرا جانتی تھی کہ دھڑکن کی عمر 18 سال نہیں ہے ۔

اس نے اس ملازمہ کو اس طرح سے پزل کیا تھا کہ گاؤں میں جاکر ڈھنڈورا پیٹ چکی تھی ۔

تائشہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ کچھ بھی نہ کرتے ہوئے بھی وہ دھڑکن اور کردم کو الگ کر چکی تھی ۔

اب سترہ دن سے پہلے ان دونوں کی طلاق کروانی تھی ۔

لیکن سویرا کو افسوس اس بات کا تھا کہ مقدم کو اس سارے معاملے میں شامل تک نہیں کیا گیا تھا اس کا ارادہ تو مقدم کو حوریہ اسے دور کرنے کا تھا ۔

لیکن اس کے پلان میں گڑبڑ ہوگی لیکن تائیشہ کا فائدہ ہو چکا تھا

....

....

....

تمہیں کیا لگتا ہے دھڑکن یہ کیا ذرا سی بات ہے تمہیں اندازہ بھی ہے کتنی بڑی بے عزتی کی بات ہے کہ دلہن کو دلہے کے کمرے سے نکال کر واپس اسی کمرے میں لاکر پھینک دیا گیا۔

اور اس کردم نے ذرا سا اعتراض نہیں اٹھایا۔

مانا کے اس کی شادی زبردستی کی گئی ہے لیکن تم اس کی دلہن ہو اس طرح سے کیسے کرسکتا ہے وہ تمہاری بے عزتی۔

سویرا مقدم اور حوریہ کا غصہ دھڑکن کو کردم کے خلاف کرکے نکال رہی تھی

لیکن سویرا دیدہ کردم سائیں مجبور تھے دادا سائیں نے فیصلہ کردیا تھا تو اب وہ کیا کرتے۔

کیا کرتے تمہارا دماغ خراب ہے دھڑکن تم کیا سمجھ رہی ہو یہ کوئی بہت چھوٹی سی بات ہے دھڑکن تمہیں تمہاری شادی والی رات اس کے کمرے سے نکال کر واپس تمہارے کمرے میں بھیج دیا گیا ہے۔

اور وہ آکر تمہیں کچھ سمجھاتا اس بارے میں تمہیں کچھ بتاتا وہ گھر سے ہی باہر نکل گیا۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا کہ ڈیرے پر کیوں گیا ہے مجھے ڈر ہے کہیں وہ تم سے جڑے جذباتوں کا سودا ڈیرے پر نہ کسی سے یہ کر رہا ہو ۔سویرا اس کے کان کی بالکل قریب بولی تھی جس سے وہ اور کنفیوز ہو رہی تھی ۔

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا سویرا دیدہ ۔

مطلب صاف ہے دھڑکن اب تم بچی نہیں ہو شادی شدہ ہو اور وہ آخر مرد ہے یقینا اس وقت وہ تمہارے حقوق سے کسی اور کو نواز رہا ہوگا ۔

نہیں سویرا دیدا کردم سائیں ایسے نہیں ہیں سویرا کی باتیں سے اس وقت کتنی بری لگ رہی تھی کہ وہ وہاں سے اٹھ کر باہر جانے لگی

ہاں شاید نہیں ہوگا میں بھی نہ جانے کیا بات ہے لے کر بیٹھ گئی اپنی کچھ پرابلم کی وجہ سے تمہاری شادی میں بھی ٹھیک سے شرکت نہیں کر پائی لیکن سترہ دن بعد تمہاری رخصتی بہت دھوم دھام سے کریں گے ۔

چلو اب تم ریسٹ کرو میں بھی اپنے روم میں جا رہی ہوں ۔

سویرا خاموشی سے اس کے قریب سے اٹھ کر باہر جا چکی تھیں ۔

کردم سائیں سچ میں ڈیرے پر کسی لڑکی کے ساتھ ہوں گے ۔یہی ایک بات سوچ سوچ کر دھڑکن کے سر میں درد شروع ہوچکا تھا ۔

نہیں کردم سائیں ایسے نہیں ہیں وہ خود کو جتنا یقین دلاتی بار بار اس کا دھیان اتنا ہی سویرا کی باتوں پر چلا جاتا۔

ساری رات اس سے یہ سوچ کر نیند نہ آئی تھی کہ کردم شاہ کہاں ہوگا اور کیا کر رہا ہوگا

....

مقدم سائیں اپ مجھے سونے دیں نہ

ساری رات مقدم کی شدتیں برداشت کر کے اب وہ بہت تھک گئی تھی ۔

لیکن مقدم نے تو قسم کھا رکھی تھی کہ نا تو اب وہ اسے خود سے دور جانے دے گا ۔

اور نا ہی سونے دے گا ۔

سو کر کیا کر لینا ہے ۔جاگ کر اپنے شوہر کی خدمتیں کرو

وہ آنکھوں میں محبت لیے بولا تو حوریہ شرمائی۔

ساری رات خدمت کی تو ہے وہ بڑی مشکل سے یہ الفاظ بول پائی تھی مقدم کی بے باک نظریں اسے کچھ بولنے نہیں دے رہی تھی

ٹھیک سے نہیں کی چلو میں سیکھتا ہوں کیسے کرتے ہیں شوہر کی خدمت وہ ایک بار پھر سے اس کے نازک وجود کو اپنے شکنجے میں لے چکا تھا

اور جس نے ساری رات اسے ایک سیکنڈ کے لیے نہ سونے دینا دیا تھا اس نے اب بھی نہیں سونے دینا تھا یہ بات ہو وہ ایک رامیں ہی سمجھ چکی تھی ۔

•••••••••••••••••

اتنا کچھ ہوگیا آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں ۔

اور گاؤں والوں میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی کہ وہ شاہ سائیں سے بغاوت کریں ۔

کہ وہ کردم سائیں کے خلاف آواز اٹھائیں

دادا سائیں کردم سے کبھی غلطی نہیں ہو سکتی اور ویسے بھی دھڑکن 18 سال کی ہونے والی ہے تو پھر کیا مسئلہ ہے ۔صرف چند دن کیلئے آپ نے کردم کی دلہن کو اس کے کمرے سے نکال دیا ۔

یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا دادا سائیں کہ دھڑکن کی رخصتی واپس لے لی جائے

دیکھو مقدم اس وقت ہمیں یہی ٹھیک لگا گاوں والے بغاوت پر اتر آئے تھے ۔اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے اور کردم کو اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے

کردم کو اعتراض نہیں لیکن آپ نے دھڑکن کا سوچا اس کے جذبات کا سوچا ۔

اس طرح سے کسی کی رخصتی کر کے رخصتی واپس لے لینا کیا اتنی چھوٹی سی بات ہے ۔اور مجھے کسی نے بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا ۔مقدم غصے سے ان کے قریب بیٹھ گیا ۔

مقدم سائیں آپ کو کیا لگتا ہے مجھے احساس نہیں ہے لیکن یہ اصول بھی تو کردم سائیں نے خود بنایا ہے گاؤں میں اور اس پر عمل کرنے کا پہلا فرض کردم سائیں کا ہے ۔

ہم سمجھ سکتے ہیں ان کی کوئی غلطی نہیں تھی انہیں ہم نے ہی نہیں بتایا کہ دھڑکن ابھی 18 سال کی نہیں ہے ۔

لیکن پھر بھی یہ ان کا اپنا بنایا گیا اصول تھا جس پر عمل کرنا ان کا فرض تھا ۔

بس کچھ دن کی ہے تو بات ہے ہم کونسا ان دونوں کی طلاق کروا رہے ہیں اور مقدم سائیں آپ اس طرح سے ناراض نہ ہوں شام کو آپ کا ولیمہ ہو گا ۔

اور کردم کا ولیمہ بھی ہم ان شاءاللہ دھوم دھام سے کریں گے

کہاں ہے کردم سائیں میں ابھی جاتا ہوں اسے لینے کے لیے

رات کو ہی ڈیرے پر چلے گئے تھے واپس نہیں آئیں دادا سائیں نے بتایا ۔

مجھے پہلے ہی اندازہ تھا وہ جب بھی پریشان ہوتا ہے وہی جاتا ہے ۔ خیر میں اسے لے کے آتا ہوں آنے میں تھوڑا وقت لگ جائے گا ۔

مقدم کہتا اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر سے باہر جا چکا تھا

•••••••••••••••••

اتنا کچھ ہو گیا اور میں کچھ جانتی بھی نہیں ہوں ۔

حوریہ نے پریشانی سے کہا اسے رات والے واقعے کی خبر بس ابھی ہی لگی تھی ۔

ہاں حوریہ دیدا پہلے تو مجھے بھی پتہ نہیں چلا رات پھوپو سائیں آئیں تھیں اور مجھے کہنے لگی کہ میری رخصتی واپس لے لیے گئی ہے۔

اور مجھے میرے کمرے میں واپس جانا ہوگا ۔

ویسے اگر یہ بات خود کردم سائیں آ کر مجھے بتاتے تو بات کچھ اور ہوتی ۔ لیکن کردم سائیں تو رات کو ہی ڈیرے پر چلے گئے مجھے کچھ بھی بتانا ضروری تک نہ سمجھا انھوں نے ۔

دھڑکن کے اندر کہیں نہ کہیں سویرا والی باتوں کا اثر ہو چکا تھا اسے ڈر تھا کہ ڈیرے پر وہ کسی لڑکی کے ساتھ نہ ہو ۔

ویسے حوریہ دیدا ڈیرے پر کیا ہے کردم سائیں اتنا کیوں جاتے ہیں ڈیرے پر ۔

دھڑکن نے پوچھا ۔

یہ تو نہیں پتہ کہ وہاں پر کیا ہے بس اتنا پتہ ہے کہ بڑے ماموں سائیں کو مامی سائیں سے محبت ڈیرے پر ہی ہوئی تھی

ماموں سائیں نے پہلی مامی سائیں کو وہیں پر دیکھا تھا اور وہیں سے پسند کرلیا ۔

اور پھر وہیں پر ان دونوں کا نکاح ہوا تھا ۔

اوہو مجھے تو یاد ہی نہیں رہا میں نے چھولے پر کھیر رکھی تھی ۔

حوریہ نے اٹھتے ہوئے کہا

اف دیدہ آپ کی شادی کا پہلا دن ہے اور آپ کام میں الجھی ہوئی ہیں ۔

دھڑکن نے اس طرح سے اسے کام کرنے پر ٹوکا تھا پہلے دن کی دلہن تو وی آئی پی ہوتی ہے (دھڑکن کے مطابق)

نہیں وہ مقدم سائیں کردم لالہ کو لینے گئے ہیں نہ ان دونوں کو میرے ہاتھ کی کھیر بہت پسند ہے ۔

کردم لالا کا موڈ اچھا ہو جائے گا اور میں مقدم سائیں بھی خوش جائیں گے اس نے شرماتے ہوئے کہا اور کر باہر چلی گئی ۔

جبکہ اس کے اس طرح سے شرما کر باہر جانے پر دھڑکن کو اپنے آپ میں کوئی کمی سی محسوس ہوئی ۔

آج نجانے کیوں وہ اداس تھی بہت اداس

•••••••••••

مجھے نہ بتانے کی وجہ جان سکتا ہوں میں مقدم اس کے سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگا ۔

تم ہی تو کہہ رہے تھے کہ تم حوریہ سے بچپن سے محبت کرتے ہو میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہارے اور حوریہ کے پرسنل مومنٹ میں میری وجہ سے ڈسٹربنس پیدا ہو۔

کردم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کچھ دن پہلے کردم نے جب اس سے پوچھا تھا کہ حوریہ اس کو کیسے پسند آئی تو اس نے بچپن سے لے کر جوانی تک کے سارے قصے سنا ڈالے ۔

اس کے ہر انداز میں حوریہ کے لیے محبت ہی جھلکتی تھی ۔

کردم کو یہی بات بہت پسند آئی تھی اس نے اپنی بہن کی خوشیوں کے لئے نہ جانے کتنی دعائیں مانگی تھی اور اب وہ اپنی اور دھڑکن کی وجہ سے ان دونوں کی زندگی ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ہاں پتا ہے مجھے تم بہت بڑے تیس مار خان ہو سب کچھ اکیلے سنبھالو گے

لیکن کردم تمہیں مجھے یہ سب کچھ کل رات ہی سب کچھ بتانا چاہیے تھا میں دادا سائیں کو کبھی یہ فیصلہ نہیں کرنے دیتا اور گاؤں والوں کا تو میں وہ حال کرتا جو ساری زندگی یاد رکھتے

اور حوریہ میری بیوی ہے میں کبھی بھی اس سے اپنی محبت کا اظہار کر سکتا تھا کل رات تمہیں میری ضرورت تھی اور میں مقدم غصے میں تھا

اور اس کے غصے پر بھی کردم مسکرا رہا تھا

ہاں بھائی پتہ چل گیا مجھے تم مجھے حوری زیادہ چاہتے ہو۔کردم نے شرارت سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

تو مقدم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

اوئے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس سے زیادہ کسی سے پیار نہیں کرتا

وہ اس کی ہر بات سے یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ حوریہ سے زیادہ کسی سے محبت نہیں کرتا۔

لیکن پھر بھی مقدم نے بتانا ضروری سمجھا

چلو آج تمہارا ولیمہ ہے میں بھی چل کر ذرا دھڑکن سے بات کرتا ہوں ۔

رات کو بنا اس سے کچھ بولے میں یہاں چلایا یقیناً وہ بہت ہرٹ ہوئی ہوگی ۔کردم نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

رات غصے میں وہ حویلی سے نکل کر یہاں تو آ گیا لیکن بعد میں اس نے دھڑکن کے بارے میں بہت سوچا اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ دھڑکن کو کہتا کہ جاؤ میرے کمرے سے وہ اس کی دلہن تھی وہ اسے اپنے کمرے سے نکال نہیں سکتا تھا وہ عزت سے رخصت ہو کر اس کے کمرے تک آئی تھی کل رات سے اپنا کمرہ آباد لگا تھا اور اب اس ویران کمرے میں وہ نہیں جانا چاہتا تھا

•••••••••••••

کوئی فرق نہیں پڑتا دھڑکن پہن لو ۔حوریہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

لیکن پھر بھی وہ دلہن والی ڈریس نہیں پہننا چاہتی تھی آج اس کا نہیں بلکہ حوریہ کا ولیمہ تھا

اسی لئے برائیڈل ڈریس پہنتے ہوئے اسے عجیب محسوس ہورہا تھا ۔

فرق پڑتا ہے حوریہ دیدہ دلہن آپ ہیں میں نہیں میں یہ ڈریس نہیں پہن سکتی میں کوئی اور ڈریس دیکھتی ہوں دھڑکن بے دلی سے اٹھی ۔

حوریہ نے اس معصوم لڑکی کیلئے اس طرح سے کبھی نہ سوچا تھا آج اس کے چہرے پر عجیب سی اداسی تھی ۔

میرا کوئی سامان نہیں مل رہا حوریہ دیدہ میرے بری کے کپڑے کہاں ہیں انہی میں سے ایک ڈریس پہن لونگی وہ کمرے میں واپس آئی اور حوریہ سے پوچھنے لگی ۔

تمہارے سارے کپڑے تو میں نے کردم لالہ کے کمرے میں رکھوا دیئے تھے ۔

حوریہ نے اسے مزید الجھا دیا تھا۔

اب میں اس کمرے میں نہیں جا سکتی نا دھڑکن نے معصومیت سے پوچھا ۔

کیوں نہیں جاسکتی کمرے میں جانے سے کیا فرق پڑے گا ویسے بھی تو پورے گھر میں مہمان ہیں تم وہاں ہی جاکر تیار ہو جاؤ ۔

حوریہ نے کہا تو دھڑکن جانے کے لیے اٹھی میں صرف ڈریس لے کر واپس آتی ہوں

اس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ وہ کردم سے ملے اس سے پوچھے کہ وہ رات اسے اس طرح سے چھوڑ کر کیوں گیا تھا ۔

اور ڈیرے پر کیوں گیا تھا وہ ڈیرے پر ایسا کیا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی سویرہ نے ان دونوں کے بیچ میں جو شک کا بیج بویا تھا دھڑکن اس پر یقین کرنے لگی تھی

••••••••••••••

اپنے کمرے کا دروازہ لاک دیکھ کر اسے حیرانگی ہوئی ۔

بنا دروازہ کھولے سامنے پھوپو سائیں کے پاس آیا ۔

پھوپو سائیں میرے کمرے میں کوئی مہمان ہیں کیا ۔۔میرا کمرہ لاک کیوں ہے ---؟

ارے نہیں بیٹا تمہارے کمرے میں تو کبھی کوئی مہمان نہیں رکوایا ۔گھر والوں کے ساتھ ساتھ مہمان میں جانتے ہیں کہ تمہارے کمرے میں رکھنے پر ان پر کیا قیامت گزرے گی کسی میں اتنی ہمت ہی نہیں ہے کہ تمہارے کمرے میں رہے پھوپو سائیں نے مسکرا کر کہا ۔

تو پھر دروازہ لاک کیوں ہے کردم نے پھر سے پوچھا ۔

پتا نہیں کوئی گھر کا ہی اندر گیا ہوگا پھوپھو نے اس کے کمرے میں کسی کو جاتے نہیں دیکھا تھا اسی لیے بتانے لگی ۔

کردم خاموشی سے واپس پلٹا وہ اپنے کمرے کے چابی کو ہمیشہ ہی اپنے پاس رکھتا تھا ۔

اس کی اجازت کے بغیر اس کے کمرے میں کون جاسکتا ہے کردم نے سوچتے ہوئے دروازہ کھولا ۔

سامنے بیڈ پر پنک کلر کی خوبصورت شارٹ فراک ۔ جس کے ساتھ پنک کلر کا ہی ٹروزراور لمبا سا دوپٹہ تھا ۔

اور واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی ۔

اسے اپنے کمرے میں محسوس کرتے ہی کردم نے دروازہ بند کر دیا ۔

اس کے کپڑے ایک طرف ہٹا کر وہ پر سکون سے بیڈ پر لیٹ گیا ۔

ایک بار پھر سے اس سے اپنا کمرہ آباد محسوس ہوا ۔

ان کے گھر میں بہت سارے مہمان آئے تھے حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی تھیں وہ سمجھ سکتا تھا کہ دھڑکن آجکل حوریہ کے کمرے میں رکی ہوئی ہے ۔

کیونکہ اس کے کمرے میں بھی لڑکیاں ٹھہری ہے ۔

لیکن دھڑکن کا اس کے کمرے میں آکر تیار ہونا کردم کو بہت خوش کر گیا تھا ۔

وہ اس کا باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا

....

بیوٹیشن حوریہ کو تیار کر کے باہر جا چکی تھی۔

ولیمے کے دلہن کے روپ میں غضب ڈھا رہی تھی ۔

ابھی وہ اپنے آپ کو ایک آخری بار شیشے میں دیکھ رہی تھی جب اسے اپنی کمر پر کسی کے ہاتھ محسوس ہوئے اور پھر اگلے ہی پل شیشے میں اس کا عکس ۔ صبح وہ اسے سوتا ہوا چھوڑ گیا تھا ۔

اور اس وقت اس شخص سے نظریں ملانا حوریہ کے بس سے باہر تھا ۔

مقدم نے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا اس سے پہلے کہ وہ جھکتا حوریہ ہوش کی دنیا میں آئی

مقدم سائیں میک اپ خراب ہو جائے گا ۔۔۔وہ اس سے دوری بناتے ہوئے بتانے لگی

آؤ تو اب اس لاپا توپی کی وجہ سے تم مجھ سے دور ہو گی مقدم نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا

کیونکہ اسے اس کا بہانہ بالکل فضول لگا تھا ۔

اوہو مقدم سائیں سمجھنے کی کوشش کریں ۔ابھی تھوڑی دیر میں باہر بلا لیں گے آپ بھی جائیں

تیار ہوں۔

جب تک تم میرے ہونٹوں کی پیاس نہیں بجھاتی تب تک نہ تمہیں جانے دؤں گا اور نہ ہی

جاوں گا ۔

وہ اس کی لپسٹک کے پروا کیے بغیر اس کے لبوں پر جھکا۔

اور اپنے لبوں کی پیاس بجھانے لگا۔

اور اس کے جذباتی انداز پر حوریہ خاموشی سے اس کی من مانیاں برداشت کرنے لگی۔

مقدم اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیے ۔اور اسے مکمل طور پر اپنی باہوں میں قید کئے مدہوش

سا اس پر جھکا تھا جب اچانک دروازہ کھلا ۔

حوریہ جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی جو مقدم کو ناگوار گزرا

سویرا کو بنا اجازت ان کے کمرے میں دیکھ کر مقدم کے ماتھے کی رگیں سامنے ظاہر ہونے لگی

تمہیں منرز نہیں ہیں کیا اس طرح سے منہ اٹھ کر کسی کے بھی کمرے میں نہیں آیا جاتا وہ کھا جانے والے انداز میں بولا تھا۔

جبکہ سویرا اپنی اس بے عزتی پر نظریں جھکا گئی۔

وہ میں دھڑکن سے ملنے آئی تھی۔ان دونوں کو ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھ کر سویرا کے اندر جلن کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھی۔

کہاں ہے دھڑکن تمہیں کہیں نظر آرہی ہے مقدم کو اس وقت اس پر بہت غصہ آرہا تھا۔

وہ حوریہ اور اپنے پرسنل مومنٹ میں کسی کی مخالفت برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ٹھیک ہے سویرا کہتی ہوئی پیر پٹکتی باہر چلی گئی۔

اورمقدم زور سے دروازہ بند کرتا ہے ایک بار پھر سے حوریہ کے نزدیک آیا اور اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔

مقدم سائیں ابھی کوئی اور۔۔۔

چپ ایک دم چپ۔۔وہ اسے سخت نظروں سے گھورتا اس کے لبوں پر ایک بار پھر سے جھکا تھا۔

سویرا کا اس طرح ان کے کمرے میں آنا اور حوریہ کا اس طرح سے اس سے دور ہونا اسے ناگوار گزرا تھا اور اپنی شدت سے شاید حوریہ کو اسی بات کا انداز احساس دلانا چاہ رہا تھا

....

وہ باتھ گون پہنے جیسے ہی باہر نکلی۔بیڈ پر کردم کو لیٹا دیکھ کر شاکڈ رہ گئی۔

اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ قدم اٹھاتی پیچھے واش روم میں بند ہوتی کردم اسے اٹھ کر پکڑ چکا تھا۔

اس کا ہاتھ پکڑ کے کردم نے ایک بھرپور نظر اس کے سراپے پر ڈالی۔

گھٹنوں تک آتا باتھ گون وہ کھینچ کھینچ کر لمبا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس کی اس بچکانہ سے حرکت پر کردم کو ہنسی آرہی تھی۔

ایسے لمبا ہوجائے گا کیا۔۔۔وہ اس سے کے کھینچنے پر چوٹ کرتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

مجھے نہیں پتا اپنا دوسرا ہاتھ بھی کردم کی گرفت میں جاتا دیکھ کر وہ بے بسی سے بولی

جب کردم نے اس کے دونوں ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا۔

اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے وہ اس کے سینے سے آلگی

Classic Urdu Material

کردم کی اس حرکت پر دھڑکن کا معصوم دل زور سے دھڑکا تھا۔

وہ اس کی گردن پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا اس کی بولتی بند کر چکا تھا۔

دھڑکن کے ہاتھ پیر اس حد تک ٹھنڈے پر چکے تھے وہ اپنا بچاؤ تک نہیں کر پا رہی تھی۔

کردم ------سائیں ------

سششش۔ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کے ہونٹوں پر جھکا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے ہونٹوں پر اپنی چھاپ چھوڑتا اس کے کمرے کا دروازہ بجنے لگا۔

کردم سائیں آپ کو شاہ سائیں نیچے بلا رہے ہیں۔دروازے کے ساتھ کسی کی آواز بھی آئی اور اس کے ساتھ ہی دھڑکن کی کمر پر کردم کے ہاتھ کی گرفت ڈیلی پر گئی۔

دھڑکن تم جلدی سے چینج کرو۔

تم پہلے کمرے سے باہر نکلو تاکہ تم کسی کی نظروں میں نہ آؤ۔میں نہیں چاہتا کہ باہر لوگ کسی بھی قسم کی کوئی بات بنائے۔

کردم نے بیڈ پر رکھے ہوئے اس کے کپڑے اٹھا کر اس کے ہاتھ میں رکھے۔

جبکہ دھڑکن اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی کتنے سوال کرنے تھے اس شخص سے اور وہ اسے بھگا رہا تھا۔

مجھے۔۔۔۔۔۔۔ بات ۔ ۔ ۔۔کرنی ہے۔۔ آپ سے ۔۔وہ شرم حیا کوئی ایک طرف رکھتی کہنے لگی ۔

ہم بعد میں بات کریں گے پہلے جاؤ تم تیار ہو جاؤ ۔فی الحال دادا سائیں بلا رہے ہیں ۔اور سترہ دن بعد میرے پاس ہیں تو آوگی ۔وہ مسکرا کر اس کے ماتھے پر اپنے محبت کی مہر لگا تھا اسے واش روم کی طرف بھیج چکا تھا ۔

دھڑکن خاموشی سے اس کی بات مانتی چینج کرنے چلی گئی۔

❤

....

ولیمہ کے دوران کردم کا دھیان بار بار اس چھوٹی سی پٹاکا پر جا رہا تھا ۔

جو اس سے بے نیاز اپنے حسن کے جلوے ہر طرف بکھیر رہی تھی

دو تین بار تو اس کا دل چاہا کہ دادا سائیں سے بات کر لے لیکن پھر اپنا ہی بنایا گیا اصول وہ توڑ نہیں سکتا تھا ۔

گلابی رنگ کے سوٹ میں وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ کردم کا دل بار بار اس کی طرف کھنچتا جارہا تھا۔

پھر بہت مشکل سے اپنے آپ پر جبر کرتا وہ خود کو کنٹرول کر چکا تھا۔

لیکن ہر تھوڑی دیر کے بعد جب اسے دھڑکن ادھر سے ادھر ٹہلتی نظر آتی تو ایک بار پھر سے اس کا دل بے قابو ہوجاتا۔

کبھی کسی عورت کی خواہش کے دل میں جاگی نہ ہی تھی تائشہ ہمیشہ سے اس کے نزدیک آنا چاہتی تھی اس کے آس پاس رہنا چاہتی تھی اس کے کام اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتی تھی لیکن اس نے تائشہ کو کبھی اپنے دل کے اختیارات نہ دیے۔

اور اب نہ جانے کب دھڑکن پوری طرح سے اس کے دل کے ساتھ ساتھ پورے وجود پر قبضہ کر چکی تھی۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ آج وہ دھڑکن کو بتائے کہ وہ اس رنگ میں وہ کتنی پیاری لگ رہی ہے لیکن پھر یہ سترہ دن بیچ میں آجاتے جو گزرنے کا نام تک نہیں لے رہے تھے۔

بے دھیانی میں بس ایک نظر ہی کردم کی طرف دھڑکن نے دیکھا تھا

جو اسے کب سے نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔

اپنے اوپر کسی کی نظریں تو وہ کب سے محسوس کر رہی تھی لیکن آگے پیچھے دیکھنے کا اسے وقت ہی نہیں مل رہا تھا کبھی ایک آکر اس سے ملتا تو کبھی دوسرا کردم شاہ گاؤں والوں کے لیے ایک مسیحا تھا ۔

اور وہ صرف اس حویلی کی نہیں بلکہ پورے گاؤں کے چہیتی بہو بن چکی تھی ۔

ہر تھوڑی دیر میں کوئی نہ کوئی آجاتا جس کی وجہ سے وہ کافی زیادہ گھبرائی ہوئی تھی اور اب خود کو کردم کی نظروں کے حصار میں پاکر وہ مزید گھبرا رہی تھی ۔

اس نے ایک نظر کردم کی طرف دیکھا جو لو دیتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ نظروں سے اس کے حسن کو سراہا رہا تھا ۔

اسے اس طرح سے اپنے آپ کو شدت سے دیکھتے ہوئے وہ بے اختیار نظریں جھکا گئی ۔

اور پھر ہر تھوڑی دیر کے بعد وہ کردم کو دیکھتی تو خود کو ایسے دیکھتا پا کر شرماتی ۔

اس نے ایک نظر تائشہ کی طرف دیکھا پھر اپنے آپ کو وہ تائشہ جتنی خوبصورت تو نہ تھی ۔

لیکن پھر بھی کردم اس کے نصیب کا ستارہ تھا

•••••••••••••••

مقدم شاہ کو کسی کی پروا نہ کی ولیمے کے درمیان بھی اس نے حوریہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر رکھا ہے دو تین بار حوریہ نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا تو مقدم نے گھور کر اسے دیکھا۔

جیسے نظروں ہی نظروں میں وارن کر رہا ہو کہ یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔

حوریہ شرمندہ سی اپنی نظریں جھکا گئی کیونکہ اس شخص کا وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

وہ اس کے معاملے میں ہر چیز میں شدت پسند تھا۔

اس کا اندازہ وہ شادی سے پہلے سے ہی لگا چکی تھی۔

مقدم سائیں سب دیکھ رہے ہیں ہاتھ چھوڑیں میرا اس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

سب دیکھ رہے تھے تو کیا گرل فرینڈ ہو-----؟

میری بیوی ہو ہاتھ پکڑوں یا اٹھا کر کمرے میں لے جاؤں کسی کے باپ میں اتنی ہمت نہیں کہ مجھے کچھ کہہ سکے۔

اسے دیکھتے اس کے چہرے پہ آئی بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا تو وہ ذرا سا پیچھے ہٹی۔

وہ واقع ہی آگے پیچھے کسی انسان کی کوئی پروا نہیں کرتا تھا اس کے پیچھے ہٹنے پر مقدم نے ایک نظر اسے گھور کر دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کی بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا۔

کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر مقدم کا بار بار حوریہ کی طرف دیکھنا اس کے کان میں سرگوشی کرنا سویرا کی نظروں سے چھپا ہوا نہیں تھا ۔

حوریہ کا شرمایا ہوا روپ اسے زہر لگ رہا تھا ۔

اس کا دل چاہا کہ ہر چیز تہس نہس کر دے ۔

لیکن اس کے بس میں کچھ بھی نہ تھا سب سے زیادہ غصہ تو اسے چودھری پر آرہا تھا ۔

جس نے اپنا کام بھی کروا لیا تھا اور ان کے کسی کام بھی نہ آیا وہ تو شکر تھا کہ مقدم نے سب کچھ سنبھال لیا ۔

لیکن اگر کسی کو بھی پتہ چل گیا کہ اس میں سویرا کا ہاتھ ہے تو وہ خود ہی سوچنے لگی ۔

تو کیا میں کیا کسی سے ڈرتی ہوں سویرا خود سے بولی ۔

اورایک نفرت بھری نگاہ حوریہ پر ڈالتی اپنے کمرے میں چلی گئی

....

حد ہے دھڑکن اب تم اس گھر کی مہمان نہیں بلکہ بہو ہو۔

حد ہوتی ہے کسی بات کی کب سے وہ عورتیں اندر بیٹھی ہیں اور کچھ نہیں تو انہیں چائے پوچھ لو ہماری زمداری ہے یہ اب ان ساری باتیں پر تمہیں غور کرنا چاہیے تاشہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولی

آج کی دلہن تم نہیں حوریہ ہے اور اُسے ہی رہنے دو تو بہتر ہوگا ۔

یہ سارا گاؤں اس گھر میں کردم سائیں کے نام سے آتا ہے اور تم ہو جو یہاں آگے پیچھے گھوم رہی ہو اب آرام سے کھڑی کیا ہو جاؤ اور کچن سے چائے لے کر آؤ

اور ان عورتوں کو دو کوئی ملازمت تک نہیں ہے اس طرف نجانے کیا سوچ رہی ہوں گی یہ عورت تائشہ اسے ڈانتے ہوئے آگے بڑھ چکی تھی ۔

اس نے ایک نظر اندر بیٹھی چند عورتوں کو دیکھا پھر پریشانی سے سوچنے لگی کہ تائشہ دیدہ کہتی ٹھیک ہیں مجھے خیال رکھنا چاہیے اب میں اس گھر کی مہمان نہیں بلکہ بہوہوں ۔

دھڑکن خود سے باتیں کرتی کچن کی طرف آئی جہاں تائشہ ملازمہ سے چائے بنوا رہی تھی ۔

ولیمہ توکب کا ختم ہو چکا تھا سب لوگ اپنے اپنے گھر جا چکے تھے بس کچھ ہی مہمان تھے جو حویلی میں تھے اور ان کا خیال رکھنا حویلی والوں کی ذمہ داری ۔

وہاں کھڑی کیا دیکھ رہی ہو او یہ ٹرے اٹھاؤ تائشہ نے لوہے کی ٹرے کی طرف اشارہ کیا ۔

میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو اٹھاو اسے اس کے کہنے پر دھڑکن نے فوراً ٹرے اٹھائی لیکن اس کی گرمائش نے دھڑکن کے ہاتھ جھلسا کے رکھ دیے تھے ۔

دیدہ یہ تو بہت گرم ہے ۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے چولہے پر جھلسایا گیا ہے ۔

بہانے بنانا بند کرو دھڑکن ٹائم نہیں ہے اور یہ نازک مزاجی یہاں نہیں چلے گی کردم سائیں کی بیوی ہو تم ذمہ داریاں ہیں تمہاری کچھ ۔

اس سے پہلے کہ دھڑکن ٹرے واپس رکھتی تائشہ اس کے دونوں ہاتھ ٹرے پر دباتے ہوئے بولی ۔

جبکہ گرمائش سے اپنا ہاتھ جلستا محسوس ہوتے ہی دھڑکن کی آنکھیں نم ہونے لگی ۔

تائشہ نے اسے کچن سے باہر تقریباً دھکا دیا تھا

گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا وہ ٹرے وہاں کہیں چھوڑ بھی نہیں سکتی تھی ۔

اس کے پیچھے تائشہ غصے سے آرہی تھی ۔

پھر اچانک اس نے دھڑکن کا بازو تھاما اور تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

اور اسے مہمان والے کمرے میں لاکر کھڑا کیا ۔

اس کے ہاتھ ٹرے سے چپک چکے تھے ۔

گلے میں پھنسا آنسوؤں کا گولا ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی آنسو تھے جو بس چھلکنے ہی والے تھے ۔

اس نے ہمت کر کے ٹرے باری باری سب عورتوں کے سامنے کی اور پھر دوڑ کر کے کچن میں آکر ٹرے کو وہاں پر پھینک دیا

اور اب اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو بری طرح سے سرخ ہو چکے تھے اس وقت کچن میں کوئی نہیں تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اس بیچ اسے یہ بھی احساس نہ ہوا کہ اس کے جسم پر دوپٹہ موجود نہیں ہے

••••••••••••••

سب مہمانوں کو عزت کے ساتھ واپس بھیج کر کردم ابھی ابھی واپس آیا تھا جب اس کے پیر میں کوئی چیز الجھی ۔

آج سارا دن وہ اس کی نظروں کے حصار میں رہی تھی اس کے دوپٹے کو وہ کیسے نہ پہچانتا لیکن حویلی کے بیچوں بیچ اپنی بیوی کا دوپٹہ دیکھ کر اس کے ماتھے کی رگیں تک سامنے آگئی تھی ۔

یہ لڑکی اتنی لاپرواہی کیسے ہوسکتی ہے غصے سے اس کا دماغ گھومنے لگا تھا ۔

پہلے اسے کمرے میں دیکھا لیکن وہ کمرے میں نہیں تھی اس کا دماغ ٹھکانے لگانے کا فیصلہ تو آج وہ ویلے بھی کر چکا تھا ۔

وہ اسے دوپٹے کی اہمیت بتانا چاہتا تھا ۔

وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا کہ وہ صرف دھڑکن کی اپنی ہی نہیں بلکہ کردم کی عزت ہے جس سے وہ اس طرح سے راستے میں نہیں پھینک کر آسکتی

ملازمہ سے دھڑکن کا پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ کچن میں ہے ۔

وہ کچن میں کیا کر رہی ہے وہ خود سے سوال کرتا کچن کی طرف آیا تھا ۔

کچن میں سوائے دھڑکن کے اور کوئی نہیں تھا وہ دوسری طرف منہ کیے کھڑی تھی ۔

ذرا سا ہوش ہے تمہیں وہ اس پر دوپٹہ پھینکنے والے انداز میں بولا جبکہ اس کی آواز سنتے ہوئے دھڑکن نے فورا اپنے آنسو صاف کیے۔

اور اس کے پھینکے ہوئے دوپٹے میں اپنے دونوں ہاتھ چھپا گئی ۔

میں پوچھ رہا ہوں تمہارا یہ دوپٹہ وہاں ہال میں کیا کر رہا تھا اور تم بنا دوپٹے کے یہاں کچن میں کیا کر رہی ہو۔

بار بار ملازمین آتے جاتے ہیں پوری حویلی مہمانوں سے بھری ہے اور تم ۔وہ نظریں جھکائے اس کے سامنے کھڑی تھی جبکہ اس کی لاپروائی پر کردم کا دل چاہا کہ اس زندہ زمین میں گاڑ دے ۔

میں یہ لاپرواہی برداشت نہیں کروں گا دھڑکن ۔میں اپنی عزت پر حرف ہرگز نہیں آنے دوں گا وہ غصے سے دھارتے ہوئے بولا

نیچے زمین میں کیا گھور رہی ہو اوپر دیکھو کردم نے سختی سے اس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف کیا لیکن اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر کھٹکا ۔

تم رو رہی تھی ---؟

کردم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو لگلے ہی ملے وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

شاید اسے پتہ تھا کہ اس کا سائبان ہی اس کا اصل ہمدرد ہے

دھڑکن کیا ہوگیا ہے تم اس طرح سے کیوں ہو رہی ہو ۔۔اسے اس طرح سے روتے دیکھ کر کردم پریشانی سے بولا

جب دھڑکن نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے کیے

۔جو بری طرح سے سرخ ہو چکے تھے ان پر چھوٹے چھوٹے دانے واضح ہو رہے تھے وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کے ہاتھ جل چکے ہیں ۔

کیسے جلے تمہارے ہاتھ وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جبکہ وہ ابھی تک اس کے سینے سے لگی رونے میں مصروف تھی ۔

دھڑکن یہ کیا کیا ہے تم نے بتاؤ مجھے کیسے جلے کردم کا لہجہ اپنے آپ ہی نرم ہو چکا تھا ۔

اس کے ہاتھوں کے زخم دیکھنے کے لئے تائشہ نے جیسے ہی کچن میں قدم رکھا ۔

اس کا سر بری طرح سے گھوما تھا وہ کیا سوچ کر یہاں آئی تھی اور یہاں کیا ہوچکا تھا ۔

دھڑکن میری جان رونا بند کرو چلو آو روم میں چلو میں تمہیں دوائی لگاتا ہوں وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے کچن سے باہر لے جانے لگا جب کہ دروازے پر کھڑی تائشہ کو بری طرح سے اگنور کر گیا تھا

۔

جبکہ اسے اپنے قریب سے اس طرح سے گزرتے دیکھ کر تائشہ کی آنکھیں نم ہونے لگی ۔

• لیکن اسے چپ کرانے والا کوئی نہ تھا

❤️

تائشہ کمرے میں آکر پھوٹ پھوٹ کر روئی ۔

وہ جتنا دھڑکن کو کردم سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی انجانے میں ان کے قریب آنے کی راہ بنا رہی تھی

سویرا کا جب موڈ ہوتا وہ اسے منہ لگاتی اور جب نہیں اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی ۔

کاش میں سویرا کی بات نہ مان کر اپنے پلان پر عمل کرتی ۔

ایک چھوٹی سے خودکشی کرنے کی کوشش کردم کو ہمیشہ کے لئے اسکا کر سکتی تھی لیکن اب اس کی آنکھوں کے سامنے کردم کسی اور کا ہو چکا تھا ۔

وہ اس کی آنکھوں کے سامنے دھڑکن کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے کر گیا تھا ۔

اور وہ بس دیکھتے ہی رہ گئی کردم نے تو شاید اسے دیکھنا تک گوارا نہ کیا تھا ۔

وہ کسے کردم کو اپنی زندگی میں واپس لائے گی

کیسے دھڑکن کو اس سے دور کرے گی اس کی سوچ یہیں سے شروع ہوکر یہیں پر ختم ہو رہی تھی ۔

سویرا کو بٹے ہوئے آدمی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ شاید وہ خود ہی بٹی ہوئی عورت تھی ۔

لیکن تائشہ کے جذبات تو ایک ہی شخص سے شروع ہوکر ایک ہی شخص سے ختم ہو رہے تھے وہ کیسے اسے کسی اور کا ہونے دے سکتی تھی۔

میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی دھڑکن ۔تم نے مجھ سے میرے کردم شاہ کو چھین کر ٹھیک نہیں کیا اس شخص پر صرف میرا حق تھا ۔

روتے ہوئے اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی ۔

کیونکہ سوائے رونے کے اب وہ اور کچھ نہیں کرسکتی تھی

دھڑکن اپنے آپ ہاتھ نہیں جلتا اور جب ہاتھ جلنا شروع ہوتا ہے انسان کو پتہ چلتا ہے بتاؤ مجھے تمہارا ہاتھ کیسے جلا کردم غصے سے پوچھ رہا تھا۔

میں بتا تو رہی ہوں مجھے نہیں پتا کس طرح سے جلا ہاتھ مجھے نہیں پتہ چلا کہ ٹرے گرم ہے ۔دھڑکن دھیمی آواز میں ممنائی ۔

اس کی ممناہٹ نے کردم کا غصہ کم کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا تھا کردم کو لگا کہ شاید وہ اس سے ڈر رہی ہے اگرٹرے گرم تھی تو تم اسے رکھ دیتی واپس تمہیں اٹھاکر لے کر جانے کی ضرورت کیا تھی

وہاں کیچن میں تائشہ موجود تھی نہ تم اسے کہہ سکتی تھی ۔ہاتھ پر مرہم لگاتے ہوئے اس بار ذرا نرمی دکھائی تھی وہ اسے یہ نہیں بتا پائی کہ تائشہ نے ہی تو اسے زبردستی ٹرے اٹھانے پر مجبور کیا تھا۔

نجانے کیوں ایسے لگ رہا تھا کہ تائشہ نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا ہے ۔

شاید وہ اسے جان بوجھ کر ہرٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔لیکن تائشہ کی بلا اس کے ساتھ کیا دشمنی وہ خود سے ہی سوال کرتی کردم کے چہرے کو دیکھنے لگی

ہاں یہی تو دشمنی کی سب سے بڑی وجہ تھی۔

کردم شاہ --

تائشہ کی پہلی اور آخری محبت ۔جو اب صرف اور صرف دھڑکن کا ہوچکا تھا وجہ جاننا دھڑکن کے لئے مشکل نہ تھا لیکن ایک فیصلہ اس نے کر لیا تھا ۔

وہ تائشہ کو اپنے ساتھ اس طرح کبھی نہیں کرنے دے گی

❤️

حور کافی دیر سے مقدم کا انتظار کر رہی تھی ابھی تک تو وہ اس کی کل رات کی شدتوں سے نہیں سنبھلی تھی ۔

اور پھر آج دوپہر میں اس کا غصہ دیکھ کر بھی وہ کافی گھبرا گئی تھی ۔

بیچاری سویرا دیدہ کو بھی کتنا ڈانٹ دیا ۔

سارا دن ایک ہی جگہ بیٹھنے کی وجہ سے اب وہ اتنا تھک چکی تھی کہ کوئی انتہا نہیں اور اوپر سے کل رات بھی وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہ سوئی تھی ۔

ایک بار اس کا دل چاہا کہ وہ تھوڑی دیر آرام کر لے لیکن مقدم کی خواہش اور اس کے جذبات کو اس طرح سے نظر انداز ہرگز نہیں کر سکتی تھی ۔

اس کے ہر انداز میں اپنے لیے بے پناہ محبت محسوس کر وہ ایک ہی رات میں مغرور ہو چکی تھی

۔

وہ اس شخص کی محبتوں کا جواب محبت سے دینا چاہتی تھی ۔ تھکن کے باوجود بھی وہ اس کا انتظار کرتی رہی نہ جانے وہ کہاں تھا ۔

شاید ان سب مہمانوں کو سنبھال رہا ہوگا ۔ کافی سارے مہمان تو جا چکے تھے اور کافی سارے حویلی میں رکے تھے اور کچھ ابھی بھی جا رہے تھے ۔

ساری حویلی ہی مہمانوں سے بھری ہوئی تھی۔

آخر شاہ سائیں کے دونوں پوتوں کی شادی تھی۔ نمائشوں کے عادی تو شاہ سائیں پہلے بھی کبھی نہ تھے اوپر سے کردم کی سادہ طبیعت ۔ یہ سب ہنگامہ شور شرابہ تو انہوں نے مقدم کے کہنے پر کیا تھا ورنہ وہ تو سادگی سے ان کی شادی کرنا چاہتے تھے

جبکہ مقدم نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ وہ حور کو اس کی شادی کی ہر خوشی دینا چاہتا ہے ۔

جس پر دادا سائیں نے مجبور ہوکر شادی پر اپنے سارے رشتہ داروں کو بلایا تھا ان کے خاندان کا کوئی شخص ایسا نہ تھا جس نے ان کے دونوں پوتوں کی شادی نہ دیکھی ہو

وہ مہمانوں کو ایئرپورٹ تک چھوڑنے گیا تھا آتے آتے اسے رات ہو چکی تھی ۔

اسے یقین تھا کہ حور اس وقت تک سوچ چکی ہوگی ۔

شادی کے بعد اس نے اپنی ساری ذمہ داریوں کو سمجھنا شروع کر دیا تھا کیونکہ حور اس کی ذمہ دارا سائیں یا کردم سائیں کی نہیں ۔

اس لیے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اب اسے اپنی ساری ذمداریاں وہ خود سنبھالے گا آج اس نے دادا سائیں سے بھی اس بارے میں بات کی تو وہ بہت خوش ہوئے ۔

اور یہ بھی کہہ دیا کہ اب ان کا پوتا اسے زمہ دار ہوچکا ہے ۔

اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے لگا ہے لیکن ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ سوچ وقتی نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہونی چاہیے ۔

یہ نہ ہو کہ ذمہ داریاں سنبھالنے کا شوق صرف دو دن کا ہی ہو کیونکہ مقدم شاہ جب بور ہو جاتا تھا تب وہ کام چھوڑ دیتا تھا ۔

اس نے بھی کہہ دیا تھا آپ بے فکر رہیں دادا سائیں مقدم شاہ اس ہر اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے اور بوریت کی بات تو کرنی ہی نہیں چاہیے کیونکہ وہ حور یہ سے کبھی بور نہیں ہو سکتا ۔

وہ تو 19 سال سے اس کی جان تھی ۔

❤️

مرہم لگانے کے بعد کردم نے اسے اپنے کمرے میں جانے کے لیے کہا ۔

اتنا مشکل نہیں تھا کردم سائیں یہ بات آپ مجھے کل رات میں خود کر کہہ سکتے تھے وہ اس کی زبان سے نکلا

کہنا چاہتا تھا درکن لیکن اس وقت میں واپس کمرے میں نہیں آنا چاہتا تھا ۔

ہاں بالکل آپ اس وقت کمرے میں کیوں آئیں گے آپ کو تو ڈیرے پر جانا تھا آخر دل بہلانے کا سامان جو موجود تھا وہاں خالص بیویوں والے انداز میں دھڑکن نے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچی تھی ۔

کردم اسے دیکھ کر رہ گیا اس لڑکی کو 17 دن کی رہائی کی تو ہر کی ضرورت نہ تھی وہ عمر میں ضرور چھوٹی تھی لیکن دماغ اس کا چھوٹے بچوں جیسا ہرگز نہ تھا ۔

دل بہلانے کا سامان ہاں۔۔۔۔کردم نے حالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی بات پکڑی تھی جی بالکل سویرا دیدہ نے بتایا ہے مجھے کہ وہاں دل بہلانے کا سامان موجود ہے ۔

درک نے اپنی بات مکمل کی ۔

اچھا اور کیا بتایا تمہاری سوئی راجدھانی کردم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے نزدیک کیا ۔

بس یہی کہا کہ پوچھو کہ ڈیرے پر ایسا کونسا خزانہ موجود ہے ۔جب کل رات آپ میرے پاس کمرے میں آنے کے بجائے ڈیرے پر چلے گئے ۔

بلکہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے جانچتے نظروں سے پوچھنے گے جبکہ قدم کا دل چاہا کہ اس کی باتوں پر کہہ کے لگائے ۔

سویرا اسے کونسیپٹ یا پر آ رہی تھی یہ تو وہ اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا ۔

لیکن فی الحال وہ اس کی یہ غلط فہمی دور کرنے قبل کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا اور ویسے بھی یہ بات سویرہ نے دھڑکن کی سوچ میں ڈالی تھی۔

کسی دن تمہیں لے کے جاؤں گا اس ٹیلے پر پھر بتاؤں گا کہ وہاں کیا حزانہ ہے ۔

لیکن فی الحال جلدی سے اس کمرے سے نکلوں کیونکہ تمہیں اس طرح سے دیکھ کر میری نیت خراب ہو رہی ہے ۔

کردم کی زمانی بات نے درکن کے کانوں کی لو تک سفر دی تھی ۔

آپ کی نیت پہلے دن سے ہی ٹھیک نہیں ہے ۔اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتی وہ جلدی سے باہر بھاگ گئی ۔

جبکہ کردم اس کی بات کا مطلب نکال رہا تھا

کیا وہ پہلے ہی نظر میں اس کی نظروں میں اپنے لیے پسندگی کی دیکھ چکی تھی ۔

کیا وہ پہلے دن سے جانتی تھی کہ کردم کا دل اس کے لیے مچلنے لگا ہے ۔وہ کردم جو اپنے جذبات کو قابو کرنے کیلئے اس پر پابندیاں لگاتا تھا جو اسے بے فضول میں ڈانٹا تھا ۔کیا اس سب کی وجہ دھڑکن جانتی تھی ۔

کیا دھڑکن کو اس بات کا اندازہ تھا کہ کردم نے جب پہلی بار اسے ایئرپورٹ سے باہر نکلتے دیکھا ۔تب ہی اس کا دل اس کے کنٹرول سے باہر ہو چکا تھا لیکن اس نے اپنے دل کو سمجھایا کہ اس سب پر ڈرف تائشہ کا حق ہے ۔

اس نے کبھی اپنے جذبات کو محبت کا نام نہ دیا تھا ۔پھر نہ جانے کس طرح سے اللہ نے اس کی سن لی اور دادا سائیں کے دل نے دھڑکن کے لیے کردم کو سوچ لیا ۔

کتنی حسین تھی وہ رات اس کی زندگی میں جب اس نے دھڑکن کا نام اپنے نام کے ساتھ محسوس کیا تھا اور دھڑکن نے اس سے شادی کرنے سے انکار کردیا ۔

لیکن پھر اس کا اقرار کردم کو ایک نئی زندگی دے گیا تھا

اوراب تو وہ مجبور تھا کیونکہ اب وہ اس کے نکاح میں تھی۔ اس سے محبت کرنا اس کو چاہنا ہیں تو آپ کردم کا کام تھا

میری چھوٹی سی پٹاہا

اسے خطاب سے نوازتے ہوئے وہ بے اختیار مسکرایا

❤️ ۰

وہ کمرے میں آیا تو حوریہ ولیمے کے ڈریس میں بیڈ کراون کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موندھے بیٹھی تھی ۔

یا شاید سو رہی تھی وہ کل رات بھی نہ سوئی تھی اور پھر آج سارا دن بھی اسے ایک سیکنڈ بھی آرام کرنے کو نہ ملا اس وقت بھی وہ مقدم کی واپسی کا انتظار کرتی اس کی خواہش کے احترام میں اسی طرح سے تیار بیٹھی تھی ۔

اس وقت اسے اپنی معصوم بیوی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا وہ اس کے قریب بیٹھ کر اس سے زیورات کی قید سے آزاد کرنے لگا ۔

حوریہ اپنے قریب حرکت محسوس کرکے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی

مجھے پتا ہے آپ کو میری بہت پرواہ ہے میرے محبوب لیکن تھوڑی سی پروا اپنی بھی کیجئے کیونکہ اگر آپ بیمار پڑ گئی تو میرا گزارا نہیں ہوگا۔

وہ گمبیر لہجے میں کہتا اس کے دوپٹے سے پنز نکالتے ہوئے اسے دوپٹے کی قید سے آزاد کرنے لگا

۔

اٹھو جاؤ جلدی سے چینج کر کے آؤ ورنہ میری نیت خراب ہو رہی ہے۔جاو چینج کر کے اور ریلیکس ہو کر آرام کرو ۔

وہ اسے سہارا دے کر اٹھانے لگا حوریہ اس کی بات مانتے ہوئے اپنا شرارہ سنبھالتی اٹھی

اسے یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ مقدم صرف اپنی خواہشوں کی ہی نہیں بلکہ اس کی بھی فکر کرتا ہے ۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ چینج کر کے آئی تو مقدم چینج کیے بیڈ پر لیٹا تھا اپلے آتا دیکھ کر اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے فورا ہی حوریہ نے تھام لیا۔

اس کا ہاتھ تھام کر مقدم نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھات یہاں کان لگاو اور پوچھو ان جناب سے آخر چاہتے کیا ہیں تمہیں دیکھ کر اتنے بے قابو کیوں ہوجاتے ہیں ۔اس کے انداز پر حوریہ بے اختیار مسکرائی جبکہ اس کی ہر دھڑکن کے ساتھ حوریہ اپنا دل دھڑکتا محسوس کر رہی تھی

کیا کہہ رہا ہے مقدم نے پوچھا

کہہ رہا ہے سو جائیں بہت رات ہو گئی ہے حوریہ نے اس کے جذبات سے گھبراتے ہوئے کہا

۔جب کہ اس کے انداز پر مقدم کا قہقہ بلند ہوا تھا ۔

بہت ہی ڈرپوک واقع ہوئی ہیں آپ محترمہ ایک ہی رات کی شدت نہیں سہہ پائی ۔اور ہم ہیں جو انیس سال سے دن رات آپ کا انتظار کرتے رہے ہیں ۔

وہ اسے اپنے سینے میں بھیجے ہوئے بولا جبکہ حوریہ کو اس کی ایک ایک بات پر یقین تھا اپنی محبت کو اس نے نکاح کی صورت میں ثابت کیا تھا ۔

اس کی پرسکون باہوں میں نجانے کب وہ پرسکون نیند سو گئی لیکن نیند میں بھی اپنے بالوں میں چلتی اس کی انگلیوں کو محسوس کر رہی تھی

کیا تم نے دھڑکن کے ہاتھ جلائے تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسا کرنے کی تانشہ میں نے تمہیں صرف اسے ڈرانے کے لیے کہا تھا اسے نقصان پہنچانے کے لیے نہیں تم ایسا کیسے کر سکتی ہو

۔

نجانے سویرہ کے دل میں کیا سمائی کہ وہ دھڑکن کے لیے پریشان ہوگئی وہ تو بس کردم اور دھڑکن کی طلاق کروانا چاہتی تھی

لیکن کل رات اکیلے میں اس نے کی سوچا کہ وہ تائشہ کی مدد کرے ہی کیوں نہیں ہے جبکہ تائشہ کو راستے سے ہٹا کر وہ اور دھڑکن ہمیشہ کے لئے ایک ہی گھر میں رہ سکتی تھی وہ دونوں بہنیں ہمیشہ خوشی رہ سکتی تھی اسے تائشہ جیسی مصیبت کو گلے ڈالنے کی ضرورت ہی کیا تھی ۔

میں کیا کر کرتی دیدہ وہ لڑکی ہر وقت کردم سائیں کے آگے پیچھے گھومتی رہتی ہے ہر وقت ان کے ساتھ رہتی ہے مجھے بہت غصہ آرہا تھا بس اسی لیے میں نے ایسا کیا۔پلیز آپ کچھ کریں نا تائشہ نے سویرا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

جو سویرہ نے فورا ہی جھٹک دیا

اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اس کے منہ پر دو تھپڑ مار دے ۔

جس نے اس کی بہن کو نقصان پہنچایا تھا ۔

ٹھیک ہے میں کچھ کرتی ہوں لیکن آج کے بعد دھڑکن کو بے فضول نقصان پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے ۔سویرا نے ٹالنے والے انداز میں کہا اٹھ کر باہر چلے گئی

دادا سائیں میں کچھ وقت حوریہ کے ساتھ اکیلے گزارنا چاہتا ہوں یہاں بہت ڈسٹربنس ہے کبھی مہمان تو کبھی گھر کے ہی لوگ میں تھوڑا وقت اس کے ساتھ بالکل اکیلے گزارنا چاہتا ہوں

اسی لئے اسے اپنے ساتھ ہی لے کے جانا چاہتا ہوں

مقدم سائیں ہم کہہ تو رہے ہیں کچھ دن انتظار کر لیجئے آپ بے شک چلے جائے گا لیکن دھڑکن اور لردم بھی آپ کے ساتھ جائیں گے دادا سائیں نے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

نہیں میں اتنے دن انتظار نہیں کر سکتا میں حوریہ کو لے کر جا رہا ہوں مطلب جا رہا ہوں وہ ضدی لہجے میں بولا

اس کے لہجے کے سامنے دادا سائیں ہمیشہ کی طرح ہار مان گئے

اگر فیصلہ کر کے ہی آئے ہیں تو بتائیں کہاں جانا چاہتے ہیں ۔

اس کا موڈ خراب ہوتا دیکھ دادا سائیں مسکرا کر بولے

زیادہ دور نہیں ناران کاغان سوات کشمیر اس نے کل رات ہی حوریہ سے اس کی ساری پسند کی جگہ پوچھی تھی اور حوریہ نے برسوں سے دل میں دبی خواہش بتاتے ہوئے اپنی پسند کی ہر جگہ اسے بتا دی ۔

ٹھیک ہے لیکن زیادہ دن کے لئے نہیں آپ جتنا جلدی ہو سکے واپس آنے کی کوشش کریں گے ۔

ہم تو حیران ہیں کہ کردم اکیلے یہ سب کچھ کیسے سنبھالتے ہیں ان کی ہمت کی داد دینی پڑے گی اتنی ذمہ داریاں ہیں ان پر آپ کے سارے کام وہ کر رہے ہیں ۔

کل آپ کو دیکھ کر لگا کہ آپ سمجھدار ہو گئے ہیں لیکن آج پھر وہی بچوں والی حرکتیں کررہے ہیں ۔

اپنی طبیعت میں تھوڑا ٹھہرو لائیں مغدم سائیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں

واپس آ کے سمجھوں گا نہ شاید وہ ان کی باتوں سے بور ہو رہا تھا اس لئے جلدی سے بولا تو دادا سائیں مسکرائے

ٹھیک ہے جائیں ۔انھوں نے مسکراتے ہوئے اجازت دی تو وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کر چلا گیا

❤️

حوریہ ہم لوگ سب شادی پر جا رہے ہیں تم اکیلی ہو گھر پر ۔

شام کا کھانا تم نے بنانا ہے سب کچھ تیار کرلینا رضوانہ خالہ نے سختی سے کہا

جب دھڑکن ان کے قریب آئی

لیکن پھوپوسائیں یہ کیا بات ہوئی ان کی شادی کو دو تین دن نہیں ہوئے اور آپ ان کو کام پر لگا رہی ہیں ۔

دھڑکن یہ اس گھر کی بہو ہے اور یہ سارے کام کرنا اس کی ذمہ داری ہے یہ پہلے بھی یہ سب کچھ کر دیا ہے کوئی نئی بات نہیں ہے اور تم بھی یہ اچھل کود چھوڑو اور اپنی ذمہ داریاں سنبھال لو تم بھی اس گھر کی بہو ہو ۔

دادا سائیں نے کہا ہے کہ تم شادی پر ضرور چلوگی لیکن اس گھر کی پوتی بن کر نہیں بلکہ کردم سائیں کی بیوی بن کر یہ سارا گاؤں انکی بہت عزت کرتا ہے ۔

اسی لئے آج جب تیار ہو تو اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم حویلی کی بیٹی نہیں رکھتی بہو بن کر باہر نکل رہی ہو

اس گھر میں تمہاری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں ۔

اپنی ذمہ داریاں سنبھالو جب سے یہ لڑکی ان کی بیٹی کی جگہ پر آئی تھی نہ جانے کیوں انہیں یہ لڑکی بھی نے زہر لگنے لگی تھی ۔

پھوپو سائیں کے لہجے میں کچھ ایسا چاہے جو دھڑکن نے شدت سے محسوس کیا تھا وہ پہلے کی طرح اس سے محبت سے بات نہیں کرتی تھی ۔

شاید نئے رشتوں نے پرانے رشتے چھین لیے تھے

❤️

اس وقت سوائے حوریہ کے گھر پر اور کوئی نہیں ہے یہی وقت ہے جب آپ اسے ساری سچائی بتا سکتے ہیں اسے بتا سکتے ہیں کہ مقدم شاہ نے اس سے صرف بدلہ لینے کے لئے شادی کی ہے وہ اس سے محبت نہیں کرتا ۔

سویرا سب سے چھپ چھپا کر ملک سے بات کر رہی تھی

تم فکر مت کرو میں اسے یقین دلوا دوں گا بس تم ایک بار میری بیٹی ملوا دو ملک تڑپ کر بولا تھا ۔

آپ کے لئے ہی تو کیا ہے یہ سب کچھ ۔

حوریہ اس وقت گھر پر بالکل اکیلے ہے ہم سب لوگ شادی بھی آئے ہوئے ہیں ۔

آپ جائے یہی وقت ہے حوریہ سے بات کر سکتے ہیں ۔یہ موقع آپ کو دوبارہ نہیں ملے گا سویرا نے فون رکھتے ہوئے کہا

❤️

وہ خاموشی سے گھر میں تھا۔اس نے اپنا حلیہ بدل رکھا تھا کوئی بھی آسانی سے نہیں پہچان سکتا تھا

لیکن پھر بھی اس نے سامنے کے دروازے سے آنے کی غلطی نہ کی تھی کہیں نوکر اسے دیکھ کر شک نہ کریں۔

وہ آہستہ سے چلتا حویلی کے اندر داخل ہوا۔

اوپر کی منزل پر اسے اپنی بیٹی کہیں نظر نہ آئی وہ زینے اترتا دائیں طرف آیا جہاں کیچن میں ہی اسے اپنی بیٹی نظر آئے۔

اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتا اسے مین گیٹ سے مقدم شاہ اندراتا نظر آیا جو سیدھا ہی کیچن میں آیا تھا

وہ خاموشی سے کیچن میں آیا اور سب نوکروں کو آہستہ سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ سب غیر محسوس انداز میں اس کے قریب سے نکل کر باہر چلے گئے۔

جبکہ وہ اپنے کام میں اس حد تک مصروف تھی کہ مقدم نے جب اسے اپنی باہوں میں بھرا تو گھبرا کر پیچھے ہٹی

جانم اب یہ ڈر فضول ہے۔

کتنی بار کہا ہے تمہیں عادت ڈالو مقدم اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا

مقدم سائیں ہم کچن میں ہے ۔

تو چلو بیڈروم میں چل کر تمہاری یہ شکایت بھی دور کر دیتے ہیں

میں نے کھانا بنانا ہے ۔

اس شدتوں سے گھبراتی اسے خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی جب کردم نے کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا ۔

میں وہ ہر وجہ مٹا دوں گا جو تمہیں مجھ سے دور کرتی ہے ۔مجھے تمہاری یہ مزاحمت زہر لگتی ہیں

۔وہ بنا اس کی مزاحمتوں کی پرواہ کیے سے اپنے باہوں میں اٹھائے اپنے بیڈ روم میں لے گیا۔

جبکہ ملک جس طرح سے آیا تھا انہی قدموں پر پلٹ گیا

❤️

مقدم کے جانے کے بعد حوریہ جلدی سے کچن میں آئی

لیکن سامنے دیکھا تو سب کچھ تقریبا تیار تھا ۔

یہ سب کچھ کس نے بنایا اس نے قریب کھڑی ملازمہ سے پوچھا

یہ سب کچھ میں نے بنایا ہے حوریہ بی بی ۔

آپ ہماری اتنی مدد کرتی ہیں تو کیا ہم آپ کی تھوڑی سی مدد نہیں کر سکتے ملازمہ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

اب صرف روٹیاں بنانی رہتی ہیں اور کباب وہ تو آپ خود ہی بنائیں گی۔

میں باقی کام کرتی ہوں۔اور فکر نہ کریں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی

میں نے بہت کوشش کی ہے کہ سب کچھ اسی طرح سے بناؤں جس طرح سے نازیہ بی بی بناتی ہیں ۔

اب بالکل ان کے جیسا تو نہیں بنا ہوگا لیکن اتنا برا بھی نہیں بنا ۔

اس نے جیسے حوریہ کی ساری پریشانی دور کر دی

آپ کا بہت بہت شکریہ اگر آپ یہ سب کچھ نہیں کرتی تو میں پھنس گئی تھی ۔

حوریہ نے شکر کی سانس لی ۔

....

ہیلو میں نے آپ سے کیا کہا تھا کہ آپ مجھے فون نہیں کریں گے بلکہ میں آپ کو فون کروں گی ۔

ملک کا فون آتا دیکھ کر سویرا پریشانی سے لوگوں میں سے اٹھ کر باہر آئی تھی ۔

تم نے مجھ سے کہا تھا کہ گھر میں حوریہ کے علاوہ اور کوئی نہیں لیکن یہاں تو مقدم شاہ بھی

ہے ۔

میں اپنی بیٹی سے مل ہی نہیں پایا ۔ملک نے غصے سے کہا

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا مقدم سائیں تو ڈیرے پر ہیں وہ حویلی میں کیسے آئیں ۔

سویرا نے پریشانی سے کہا ۔

دیکھو لڑکی اگر تم میری مدد کرنا ہی چاہتی ہو تو ٹھیک سے کرو یہ تو تم مجھے پھسا رہی ہو اگر آج میں

وقت پر وہاں سے نہیں نکلتا یا کسی نوکر کی نظر میں آجاتا تو جانتی بھی ہو حویلی والے میرا کیا حال

کرتے ۔ملک نے کہا تو سویرا کو اس کی باتوں سے مزید غصہ آنے لگا

پہلے ہی مقدم شاہ کا سب سے چھپ کر حویلی میں حوریہ سے ملنے جانا ہی اسے غصہ دلا گیا تھا ۔

اور اب یہ ملک اپنی بیٹی سے نہ مل پانے کا افسوس کر رہا تھا فون بند ہونے کے بعد بھی وہ اپنا

غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی رہیں

بس بہت ہو گیا حوریہ بہت جی لی تم نے اپنی زندگی اس بارے میں کچھ ایسا کروں گی ۔کے

مقدم شاہ خود تمہیں چھوڑ دے گا

....

شام میں کھانا تقریبا سبھی لوگوں کو پسند آیا تھا ۔

جس کی وجہ سے حوریہ اب پر سکون ہو چکی تھی

جبکہ دوسری طرف زمینوں کے مسائل پھر سے کھڑے ہو چکے تھے ۔

ایسے میں مقدم کا کہیں جانا مشکل ہوگیا تھا لیکن کردم نے دادا صاحب کو سمجھایا کہ وہ سب کچھ اکیلے ہینڈل کر لے گا ۔

دادا سائیں اس کی بات نہیں مان رہے تھے ۔لیکن کردم نے جب مقدم کومایوس دیکھا تو آخر اس نے دادا سائیں کو منا ہی لیا ۔

مقدم نے بھی اس سے یہی کہا تھا کہ وہ اسے اتنے بڑے مسئلے میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا ۔

جس پر کردم نے اسے بھی یقین دلایا تھا کہ وہ یہ سب کچھ سنبھال سکتا ہے اس نے پہلے بھی کیا ہوا ہے ۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ مقدم اس کی وجہ سے اپنی زندگی کے حسین ترین دن برباد کر دے ۔

اسی لیے دادا سائیں کو بھی اس نے خود مطمئن کیا تھا تب جا کہ وہ اسے کہیں بھیجنے کے لئے تیار ہوئے

آج ان کی شادی کو سات دن گزر چکے تھے ہر طرف دعوتوں کا سلسلہ جاری تھا مقدم کی سنگت میں اس کے دن رات حسین گزر رہے تھے ۔

وہ جو چاہتا تھا اسے حاصل کرتا تھا ۔نہ حوریہ کی مزاحمتیں کام آتی تھی اور نہ ہی مینتیں

وہ اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے معاملے میں بے باک تھا ۔

کمرے میں آکر جب مقدم نے اسے یہ سرپرائز دیا کہ وہ کچھ ہی دن میں سوات کے لئے یہاں سے نکل رہے ہیں تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا ۔

وہ تو بچپن سے ہی سوات ناران اور کاغان جانا چاہتی تھی

لیکن اسے یہ بھی پتا تھا کہ حویلی سے لڑکیوں کو باہر نہیں دیا جاتا اور اتنی دور تو ناممکنات میں سے تھا ۔

لیکن شادی کے بعد اس کی یہ خواہش اتنی جلدی پوری ہو جائے گی اسے امید نہ تھی اسی لئے خوشی بھی دوگنی ہو رہی تھی

اس وقت وہ بڑے مزے سے اپنی اور مقدم کے بیگ پیک کر رہی تھی ۔

جب مقدم کمرے میں داخل ہوا اس سے اس قدر مصروف دیکھ کر اس کے قریب بیٹھ گیا ۔

میرے دل کا قرار یہ سارے کپڑے تو گرمیوں کے رکھے ہیں ۔

وہ اسے دیکھ کر بولا ۔

ہاں مقدم سائیں موسم بدل چکا ہے نہ تو وہاں پر گرمی ہو رہی ہوگی ۔ حوریہ نے وجہ بتائی ۔

جی نہیں وہاں اتنی گرمی نہیں ہوئی کہ ہم یہ والے کپڑے پہنے ۔

ویسے بھی آپکو پیکنگ کرنے کی ضرورت کیا ہے آپ کو وہاں میری پسند کے کپڑے پہنے ہیں مجھے بھی تو دیکھنا ہے کہ میری بیوی پے کون کون سی چیز سوٹ کرتی ہے ۔

مقدم سائیں میں پہلے بتا رہی ہوں میں وہ بے ہودہ لباس نہیں پہننے والی ۔

کل رات ہی ایک فلم کے دوران مقدم نے کہا کہ حوریہ ایسے کپڑے پہنے جس پر ہیروئن کو دیکھ کر حوریہ کی آنکھ کھل گئی ۔

ویسے ہی کپڑے پہنو گی ڈونٹ وری میں تمہیں ان کپڑوں میں کہیں باہر نہیں لے جاؤں گا صرف بیڈروم میں ۔

میرے سامنے ۔

نہیں نہیں بالکل نہیں آپ کے سامنے بھی نہیں کسی کے سامنے کہیں مجھے شرم آئے گی نہ ۔

وہ بے بسی سے بولی جبکہ وہ اسے دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا ۔

میرے دل کا قرار تمہیں وہ لباس پہنا کر شرماتے ہی تو دیکھنا چاہتا ہوں میں۔قسم سے جب شرما شرما کے میری پناہوں میں سماتی ہونا دل کے سارے تار ہل کے رہ جاتے ہیں ۔

وہ اس کے قریب آکر خمار آلود لہجے میں بولا ۔

مقدم سائیں پکینگ ۔۔اس کے لہجے سے ہی وہ اس کے ارادوں کا پتا لگا چکی تھی ۔

بعد میں کر لینا کون سا ہم ابھی جا رہے ہیں اس کے ہاتھوں سے کپڑے لے کر دور اچھالتا اسے اپنے قریب کرنے لگا ۔

مقدم لالا آپ کو نانا سائیں بلا رہے ہیں ۔تائشہ نے کھلے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا تو پھر یہ فورا اس سے دور ہٹی ۔

جبکہ انہیں اس حد تک نزدیک دیکھ کر تائشہ فوراً پلٹ گئی ۔

وہاں جاکر ایک اور فائدہ ہوگا ۔کوئی بھی ہم دونوں کو ڈسٹرب تو نہیں کرے گا ۔وہ منہ بنا کر کہتا داداسائیں سے ملنے چلا گیا ۔

مقدم شاہ کی بنی ہوئی شکل پر حوریہ کی مسکان بڑی مشکل سے رکی تھی

....

آج کل کام کی نوعیت اتنی زیادہ بڑھ چکی تھی کہ کردم کو دھڑکن کو دیکھنے تک کا وقت نہیں ملتا اور دھڑکن بھی اب اپنی پرانی روٹین پر آچکی تھی وہ اکثر لڈو لیے دادا سائیں کے کمرے میں ملتی۔

لیکن دادا سائیں کے سامنے وہ بالکل بھی کوئی بات نہیں کر سکتا تھا پر دادا سائیں اس کی نظروں میں دھڑکن کے لیے پسندگی دیکھ چکے تھے ۔

مشکل سے ہی سہی لیکن سات دن گزر چکے تھے ۔

لیکن دھڑکن کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے اسے اپنے آنے والی زندگی کا انتظار ہی نہیں اس کا بچپنانہ ایک بار پھر سے سر اٹھا کر سامنے آچکا تھا۔

پہلے کردم کو لے کر اس کے دل میں جو ڈر تھا تقریبا ختم ہو چکا تھا۔

کردم اور دھڑکن کا آمنا سامنا بھی بہت کم ہوتا تین دن پہلے ڈنر ٹیبل کے بعد آج وہ داداسائیں کے ساتھ لڈو کھیلتی نظر آئی ۔

دیکھو دھڑکن ہم نے ابھی تمہاری گوٹ ماری ہے ۔

دادا سائیں میں نے تو کوئی بکری رکھی ہی نہیں ہے آپ نے کیسے میری بکری مار دی ۔

اپنی بے ایمانی پکڑے جانے پر فوراً ہی انہیں باتوں میں لگانے کی کوشش کرنے لگی ۔

دیکھو دھڑکن ہم بکری کی نہیں اپنے کھلاڑی کی بات کر رہے ہیں جسے تم نے ابھی بڑی صفائی سے ہماری آنکھوں کے سامنے اٹھانے کی کوشش کی ہے --ہمیں پہلے بھی تم پر شک تھا کہ تم نے دو بار ہماری گوٹ کو گھر پہنچنے سے پہلے اٹھا دیا ہے -اور اب تم نے ہمارے سامنے کیا ہے پہلے ہم غلط فہمی سمجھ کر اگنور کر رہے تھے لیکن اس بار تم نے ہماری آنکھوں کے سامنے کیا ہے تم بے ایمانی کر رہی ہو اور ہم بے ایمانی نہیں کرنے دیں گے تمہیں ۔

واہ وا ہ واہ ہار رہے ہیں تو اس طرح سے الزام لگائیں گے مجھ پر وہ جلدی جلدی بول رہی تھی جب کردم کو آتا دیکھ کر خاموش ہو گئی ۔

بہت بڑی بے ایمان ہو تم دھڑکن ہم تم پر الزام نہیں لگا رہے بلکہ حقیقت بیان کر رہے ہیں تم نے بے ایمانی کی ہے اب شرافت سے گوٹ واپس رکھ دو ہماری ۔

دادا سائیں کو اس کے ساتھ بچہ بنے دیکھ کر کردم مسکراتا ہوا ان کے قریب بیٹھ گیا ۔

جبکہ دلچسپ نظروں سے سامنے بیٹھی دھڑکن کو دیکھ رہا تھا جو اسے خود کو دیکھتا پا کر کنفیوز ہو گئی اور فورا ہی گوٹ رکھ دی ۔

میں نے بے ایمانی نہیں کی لیکن پھر بھی اگر آپ کو لگتا ہے کہ ایسا ہے تو لے رکھ لے واپس وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی گوٹ ان کے حوالے کرنے لگی

اس کی معصوم بنی ہوئی شکل دیکھ کر دادا سائیں کو اس پر ترس آگیا ۔

ٹھیک ہے اس بار ہم تمہیں معاف کر رہے ہیں لیکن اگلی بار ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے ۔دادا سائیں نے ترس کھاتے ہوئے کہا جبکہ ان دونوں سے چھپ کر

دھڑکن نے اپنی ہنسی چھپائی لیکن چھپانے کے باوجود بھی کردم سے وہ چھپ نہیں سکی ۔

بہت بڑی پٹاکا ہے یہ لڑکی ۔میں بیکار میں سے چھوٹا پٹاکا سمجھ رہا تھا ۔کردم پر ایک اور راز فاش ہوا ۔

دھڑکن ایک کپ چائے بنا لاو دادا سائیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ۔

وہ دادا سائیں سے کچھ چودھری کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا اسی لیے اسے باہر بھیجنے لگا ۔

چائے تو میں بنا لائی ہوں تائشہ نے دادا سائیں کے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے کہا مجھے پتا ہے آپ کو حویلی واپس آتے ہی چائے کی طلب ہوتی ہے تائشہ نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اس کے سامنے رکھا ۔جب کہ جتلاتی نظروں سے دھڑکن کو دیکھا

مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی نہیں جانتا کردم سائیں تائشہ کی لہجے میں غرور تھا

جبکہ تائشہ کو چائے سرو کرتے دیکھ کر دھڑکن کو بالکل اچھا نہ لگا ۔

تم نے ٹھیک کہا تھا تائشہ لیکن فی الحال مجھے اپنی بیوی کے ہاتھ کی چائے پینے کی طلب ہے جاو دھڑکن ۔

اس نے تائشہ کے کپ کو اگنور کرتے ہوئے دھڑکن کو مخاطب کیا

جو کہ کنفیوز نظروں سے اسے دیکھنے لگی

مجھے چائے بنانی نہیں آتی کردم سائیں وہ معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ایک بار پھر سے بولی

لیکن کردم کو اس چہرے پر بالکل ترس نہیں آیا تھا

کوئی بات نہیں دو تین بار بناؤ گی تو آجائے گی جاو ملازمہ ہوں گی وہ تمہیں بتائے گی ان سے سیکھ کر بناؤ ۔

اور آج سے روز شام میرے لئے چاہے تم بناؤ گی۔ وہ اسے رعایت دینے کا ارادہ بلکل نہیں رکھتا تھا ۔

جبکہ وہ مرے قدموں سے اٹھی اور کچن کی طرف جانے لگی ۔

جبکہ تائشہ اپنے جلے ہوئے جذبات لے کر وہاں سے باہر آگئی

ملازمہ سے پوچھ کر بنا لو مطلب کیا سوچے گی ملازمہ کہ اس گھر کی بڑی بہو کو چائے تک بنانا نہیں آتی انٹرنیٹ سے دیکھ کر بناؤں گی فون پے یوٹیوب کھولتے ہوئے کچن کی طرف جانے لگی

....

.

تائشہ غصے سے اپنے کمرے میں آگئی اس کا دل چاہا کہ دھڑکن کا منہ توڑ دے کس طرح سے کردم نے آج پہلی بار اس کے ہاتھ کی چائے پینے سے انکار کر دیا ۔

وہ کیسے اس کے دل کے ساتھ یوں کھیل سکتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے اور اس کے دل کو اتنی آسانی سے توڑ دیا ۔

کتنی محبت سے وہ اس کے لئے چائے بنا کر لائی تھی

یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا کردم سائیں میں آپ کو اس طرح سے اپنی محبت کو نظرانداز نہیں کرنے دوں گی ۔

میں کبھی اپنی جگہ دھڑکن کو نہیں لینے دوں گی ۔

آپ پر پہلا حق میرا ہے اور میرا ہی رہے گا دھڑکن چاہے کچھ بھی کر لے کبھی میری جگہ نہیں لے پائے گی اور نہ ہی اسے میں اپنی جگہ یہ لینے دوں گی جو بھی ہوا ہے اس پر تم بہت پچھتاؤ گی ۔

تمہیں لگتا ہے نہ تم مجھ سے میرے کردم شاہ کو چھین لوگی تو میں تمہاری یہ غلط فہمی میں دور کروں گی ۔

....

کردم شاہ داداسائیں کے قریب سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اس کا ارادہ فریش ہونے کا تھا ۔

دھڑکن کی معصوم شرارت یاد کرتے ہوئے دادا سائیں ایک بار پھر سے مسکرا اٹھے

دھڑکن بالکل اہانہ شاہ جیسی تھی اسی کی طرح معصوم اسی کی طرح شرارتی کتنی پیاری تھیں ان کی بیٹی آہانہ سب سے عزیز

لیکن اتنی ہی مشکل ترین زندگی ۔کتنی محبت لاڈ اور پیار سے کتنے نازوں سے اپنی بیٹی پالی تھی اتنی محبت تو انہوں نے کبھی رضوانہ سے بھی نا کی تھی جتنی اہانہ سے کرتے تھے ۔

اسے دیکھتے ہی ان کے لبوں پر مسکراہٹ آ جاتی تھی ۔

دیکھنے میں حوریہ بھی بالکل آہانہ جیسے ہی دکھتی تھی ۔

بالکل آہانہ جیسی آنکھیں جنہیں دیکھنے سے وہ اکثر گرز کرتے قدبالکل آہانہ جتنا تھا ۔

وہ ان کی سب سے لاڈلی بیٹی کی بیٹی تھی لیکن صرف اہانہ کی نہیں وہ تو احسن ملک کی بیٹی تھی

۔

جس سے وہ نفرت کرتے تھے ۔

اور اس آدمی سے نفرت کی انتہا یہ تھی کہ وہ اپنی بیٹی تک کو نہ دیکھتے ۔

وہ خاموشی سے اپنی کرسی سے اٹھے ہو اور اہانہ کے کمرے کی طرف چلے آئے اس کمرے میں

سوائے دادا سائیں کے اور کوئی نہیں آتا تھا ۔

وہ جب بھی اداس ہوتے یا آہانہ کی یاد حد سے زیادہ آتی تو وہ اس کمرے میں چلے جاتے جہاں

اہانہ نے اپنا خوبصورت بچپن گزارا تھا ۔

•••••••••••••

دھڑکن نے یوٹیوب سے چائے بنانا سیکھی ۔

لیکن ملازمائیں اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی چائے کے لیے وہ کبھی ایک چیز مانگتی تو

کبھی دوسری چیز

چھوٹی بی بی جی چائے میں اتنی چیزیں نہیں ڈالی جاتی ملازمہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

اوہو آپ مجھے کنفیوز نہ کریں یوٹیوب والے ماسٹر ہیں انہیں سب پتہ ہوتا ہے ۔

جیسے آپ بناتے ہیں ویسے چائے نہیں بنتی مجھ سے سیکھیں کہ کس طرح سے چائے بنائی جاتی ہے ۔

دھڑکن نے کسی ماہر شیف کی طرح کہا اور چائے بنانے میں جھٹ گئی ملازمہ بھی اس کی ڈانٹ سے ڈرتے ہوئے جو کچھ وہ مانگ رہی تھی دیتی جارہی تھی ۔

اور پھر چائے نامی ایک شاہکار تیار ہوگیا جسے اب کردم سائیں نے پینا تھا ۔

مبارک ہو کردم سائیں آپ کی بیوی نے پہلی بار چائے بنائی ہے وہ خود کو شاباشی دیتی ہوئی کردم کو بھی مبارک بھی دے ڈالی اور چائے لے کر اس کے کمرے میں جانے لگی

....

دادا سائیں کتنی ہی دیر اہانہ کے کمرے میں رہیں ۔

انہیں یاد تھا یہ کمرہ اہانہ اور وہ دونوں سجاتے تھے ۔

وہ اپنے ہر کام میں صرف اپنے باپ کو شامل کرتی تھی ۔

Classic Urdu Material

شاہ سائیں جو دنیا کے لئے سخت گیر انسان تھے اپنی بیٹی کے لیے دنیا کے کے بہترین باپ تھے

۔

اہانہ کے لئے ان کے چہرے پر کبھی غصہ نظر نہ آیا ۔

وہ اس پر کبھی غصہ کر ہی نہیں پاتے تھے بالکل دھڑکن کی طرح ۔

دھڑکن کے ہر اسٹائل میں انہیں کہیں نہ کہیں اہانہ نظر آتی تھی ۔

شاید حوریہ کے بھی انداز میں اہا نہ ہوتی ہوگی لیکن حوریہ پرانھوں نے کبھی دھیان ہی نہیں دیا وہ ان کے دشمن کی جو بیٹی تھی ۔

تصویر والا البم کہاں گیا یہیں تو رکھا تھا وہ الماری میں تصویروں والا البم ڈھونڈ رہے تھے لیکن بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی انہیں نہ ملا پھر اچانک یاد آیا وہ تو کچھ دن پہلے وہ اپنے کمرے میں لے گئے تھے ۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دیے ان کا ارادہ اپنے کمرے سے البم لانے کا تھا ۔

•••••••••••••••

وہ چائے لے کر آئی کردم نہا رہا تھا ۔

کردم سائیں آپ کی چائے دھڑکن نے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا ۔

وہی میز پر رکھ دو دھڑکن میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں ۔وہ اندر سے بولا

ٹھیک ہے آپ چائے پی لیجئے گا میں نے بنائی ہے یوٹیوب سے دیکھ کر دھڑکن نے بتانا ضروری سمجھا جس پر اندر کردم بے ساختہ مسکرایا ۔

اچھا تم نے یوٹیوب سے دیکھ کر چائے بنائی ہے گویا بات کھینچنے کو اس کے ساتھ باتیں کرنا چاہتا تھا ۔

جی ہاں آپنے ہاتھوں سے بنائی ہے میں نے اچھا میں جارہی ہوں دھڑکن نے واپسی کی راہ لیتے ہوئے کہا ۔

دھڑکن تھوڑی دیر رکو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے کردم کا دل اسے بہت ساری باتیں کرنے کو تھا لیکن دھڑکن تھی جو یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی ۔

نہیں مجھے حوریہ دیدہ کے کمرے میں جانا ہے مجھے ان سے کچھ کام ہے آپ بعد میں بات بتا دیجئے گا نہ جانے کیا کیا کام ہیں آپ کا مجھ

وہ اس کے جذبات اور خواہشات سے انجان بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی ۔

تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں پھر تمہیں بتاتا ہوں کیا کیا کام ہے ۔

پھر دیکھوں گا کیسے کرتی ہوں یہ بھاگ دوڑ آنا تو تمہیں میرے ہی پاس ہے

••••••••••••••

حوریہ نے دھڑکن سے کہا تھا کہ وہ چائے بنا کر اس کے کمرے میں آ جائے ۔

لیکن کافی دیر کے بعد بھی جب وہ نہ آئی تو پھر حوریہ اس کے پیچھے چلی گئی ہو سکتا ہے اس سے چائے نہ بنی ہو ۔

لیکن راستے میں ہی نظر اچانک اہانہ کے کمرے پر پڑی ۔

اسے یاد تھا بچپن میں جب وہ ایک بار کمرے میں گئی تھی تو نانا سائیں نے اسے بہت سخت ڈانٹا تھا ۔

اور اس کے بعد وہ اس کمرے میں نہ گئی لیکن یہ اس کی ماں کا کمرہ تھا وہ خود کو روک بھی نہیں سکتی تھی ۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ کمرے کے اندر چلی گئی اس کمرے کی ہر ایک چیز اس کی ماں کی تھی جس میں اس کی ماں کی یادیں تھیں

اس گھر میں کبھی بھی اسے اہانہ کی بیٹی کے روپ میں قبول نہ کیا گیا سب لوگ اسے احسن ملک کی بیٹی کہتے تھے ۔

وہ تو کبھی بھی اہانہ کی بیٹی نہ بن پائی ۔

لیکن ان سب کے کہنے سے کیا وہ اہانہ کی بیٹی نہیں رہے گی ۔

وہ اس کی بیٹی تھی کوئی مانے یا نہ مانے ۔

اس کے سامنے ایک بہت بڑی تصویر تھی جس میں نانا سائیں نے اس کی ماں کو اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا ۔

کتنا پیار کرتے تھے وہ اس کی ماں سے اور اس سے اتنی ہی نفرت ۔

جیسے اس کی ماں کا قتل اس کے باپ نے نہیں بلکہ اس نے کیا ہو ۔

وہ ہر چیز کو چھوتی اپنی ماں کا لمس محسوس کر رہی تھی ۔اس کی آنکھیں کب بھیگنے لگی اسے محسوس نہ ہوا

••••••••••••••••

کردم شاہ نہا کر نکلا تو نظر سامنے میز پر الٹا پڑے ہوئے کپ پر پڑی

وہ پریشانی سے آگے بڑھا اور کپ کو ایک طرف کرتا ضروری کاغذات دیکھنے لگا جن کا بیڑا غرق ہو چکا تھا

یا خدایا یہ کیا ہو گیا کاغذات کو دیکھتے ہوئے وہ بہت پریشان ہو چکا تھا کیونکہ یہ بہت ضروری کاغذات تھے

یہ اس لڑکی نے کیا کر دیا کردم کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

یہ انتہائی ضروری کاغذات تھے۔

تو اس لیے بھاگ گئی بیوقوف لڑکی غلطی قبول کی جاتی ہے اس طرح اسے بھاگا نہیں جاتا۔

شاید کردم کو اتنا غصہ نہ آتا اگر دھڑکن اسے بنا بتائے یہاں سے چلی نہ جاتی اگر چائے پیپرز پر گر گئی تھی تو اسے بتا دینا چاہیے تھا نہ کہ اس طرح سے جھوٹ بول کر یہاں سے بھاگ جانا چاہیے تھا۔

وہ پیپرز اٹھا کر نیچے آیا۔

کیونکہ مانا چاہے غلطی سے گری ہو گی لیکن اسے چھپا کر دھڑکن نے غلطی کی تھی جو کردم کو ہرگز پسند نہ آئی وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ تائشہ کی طرح ہر بات میں اس سے جھوٹ بولے وہ اپنا اور دھڑکن کا رشتہ سچائی سے مضبوط کرنا چاہتا تھا

اب ان پیپرز کی وجہ سے جو نقصان ہونا تھا سو ہوا لیکن کردم کا ارادہ دھڑکن کو یہ بتانے کا ضرور تھا کہ اپنی غلطی ایکسیپٹ کرنی چاہیے نہ کہ چھپانی

....

....

شاہ سائیں کمرے کی طرف واپس جا رہے تھے تصویروں والا البم مل چکا تھا لیکن دروازے پر قدم رکھتے ہی جب انہوں نے حوریہ کو آنسو بہاتے دیکھا تو غصے سے ان کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگیں ۔

یہ وقت وہ اپنی بیٹی کے ساتھ تنہا گزارنا چاہتے تھے یہ وہ وقت تھا جب وہ حوریہ کی شکل ہرگز نہیں دیکھنا چاہتے تھے

اس وقت غصے کے باعث ان کا پورا بدن کانپ رہا تھا ۔

وہ غصے سے آگے بڑھیں

....

یہ تم نے کیا کیا بے وقوفی لڑکی کردم نے پیپرز اس کے سامنے ٹیبل پر پھینکے تھے ۔

یہ کیا ہے کردم سائیں اور میں نے کیا کیا ہے دھڑکن نے انجان نظروں سے پیپرز کو دیکھتے ہوئے پوچھا جواب زمین اب پڑے تھے ۔

یہ بھی تمہیں میں بتاؤں کہ تم نے کیا کیا ہے ----

دیکھو دھڑکن اگر غلطی ہو جائے تو مجھے بتا دو ۔کم ازکم اس طرح سے وہاں سے بھاگنے کا کیا مطلب تھا ۔

تم مجھے بتا سکتی تھی نہ ۔

غلطی سے گر گئی چائے کوئی بات نہیں لیکن مجھے بتائے تمہارا یہاں غلطی ہے ۔

اس طرح سے جھوٹ بولنا غلط ہے ۔

میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا کردم سائیں اس طرح سب کے سامنے اپنی انسلٹ ہوتے دیکھ کر وہ چپ نہیں رہی ۔

سچ چھپانا جھوٹ ہی ہوتا ہے دھڑکن تم سے غلطی ہوئی ہے اسے ایکسیپٹ کرو ۔

مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی کردم سائیں میں نے چائے آپ کے بیڈ کی سائیڈ والی ٹیبل پر رکھی تھی وہاں کوئی پیپرز نہیں تھے میں کوئی بے وقوف یا چھوٹی بچی نہیں ہوں کہ ایسی چیزوں کی سمجھ نہ ہو۔

دھڑکن اگر غلطی ہو جائے تو اسے قبول کرلینا چاہیے کونسا کردم سائیں تمہیں کچھ کہیں گے جو تم اس طرح سے جھوٹ بول رہی ہو

تائشہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا

تائشہ دیدہ آپ خاموش رہیں یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے

تائشہ کی مخالفت نے دھڑکن کو مزید غصہ دلایا تھا۔

جس دن سے تائشہ نے اس کے ہاتھ جلائے تھے اسے لگ رہا تھا کہ تائشہ نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا ہے اس کی نفرت زدا نگاہوں کو بھی وہ خود پر نوٹ کر چکی تھی۔

اور اب اس سب کی وجہ بھی سمجھنے لگی تھی۔

وہ اپنی خود تک محدود رہنے والی نیچر کی وجہ سے کسی کو کچھ نہیں کہتی تھی لیکن آج تائشہ کا اس کے اور کردم کے بیچ میں بولنا اسے زہر لگا تھا۔

اگر میں غلطی کروں گی تو اسے ایکسیپٹ کروں گی اتنا حوصلہ ہے مجھ میں ۔میں نے کچھ نہیں کیا میں نے چائے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور وہاں کوئی پیپرز نہیں تھے۔

نجانے کیوں اپنی سچائی کا یقین دلاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے ۔

بابا تو کہتے تھے کہ کردم اس کا سائباں ہے زندگی کے ہر معاملے میں اس کا ساتھ دے گا ۔یہاں وہ خود کھڑا اس پر جھوٹا الزام لگا رہا تھا

اس کے آنسو دیکھ کر کردم کا غصہ تھوڑا کم ہو چکا تھا ۔

اس سے پہلے کہ اس سے وہ کچھ کہتا بابا سائیں کی بلند آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرلیا

....

میں پوچھتا ہوں ہمت کیسے ہوئی تمہاری اس کمرے میں قدم رکھنے کی وہ غصے سے دھاڑے ۔

ناناسائیں وہ ---وہ میں دراصل ---حوریہ نے کچھ کہنا چاہا جب شاہ سائیں نے تصویر ہاتھ سے کھینچ نکالی

دفع ہو جاؤ یہاں سے اور آج کے بعد اس کمرے میں قدم رکھنے کی جرات کبھی مت کرنا۔

یہ میری بیٹی کا کمرا ہے جس کا قتل تمہارے باپ نے کیا ہے وہ غصے سے اپنے آپے سے باہر ہو چکے تھے ۔

آپ کی بیٹی میری بھی کچھ لگتی ہے نانا سائیں وہ آنسو بھرے چہرے سے بولی شاید انہیں احساس دلانا چاہتی تھی کہ ان کی بیٹی کا اس کے ساتھ بھی ایک مضبوط رشتہ ہے ۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی گھر کے سارے ہی لوگ اس کمرے میں پہنچ چکے تھے ۔

بکواس بند کرو کچھ نہیں لگتی ہماری بیٹی تمہاری تمہارا باپ ہمارے خاندان کا قاتل ہے ۔

تمہارے باپ نے میرے جوان بیٹوں کو مار ڈالا ایک بیٹی کو بیوہ کردیا تو دوسری بیٹی کی جان لے لی ۔

دادا سائیں ۔کردم نے آگے بڑھتے ہوئے ان کے کندھے تھامے۔

نہیں ہو تم ہمارے خاندان کا خون دشمن کی بیٹی ہو تم وہ دھارتے ہوئے بولے یہ جانے بغیر کے ان کے الفاظ سامنے والے کیا اثر رہے ہیں ۔

چھوڑیں بابا سائیں آپ کس کے سامنے یہ ساری باتیں کر رہے ہیں ۔پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کو کھا گئی اور اپنی منحوسیت ہمارے گھر لے آئی ۔

گھٹیا باپ گھٹیا بیٹی رضوانہ نے زہر اگلوتے ہوئے کہا

۔بس پھوپو سائیں کردم دھیمی آواز میں بولا ۔ادب اور لحاظ سے کچھ بھی سخت نہ بولنے پر مجبور کر گیا تھا

اور اب اس کی منحوسیت میرے بیٹے کی زندگی خراب کرے گی نجانے کون سی ادائیں دکھا دکھا کر اس نے میرے بیٹے کو پھسایا ہے آج پہلی بار اس گھر میں نازیہ کے منہ سے اپنے لئے اس نے کچھ سنا تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ ڈوب مرے یا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے ۔

اسے یقین تھا کہ نازیہ مامی سائیں اس سے محبت نہیں کرتی لیکن اتنی شدید نفرت

حوریہ سے مزید برداشت کرنا مشکل ہوگیا وہ بھاگتے ہوئے اس کمرے سے نکلتی چلی گئی ۔

کتنی آسانی سے یہ سب لوگ اسے قاتل کی بیٹی کہہ رہے تھے کوئی نہیں کہہ رہا تھا جس کا قتل ہوا ہے وہ اس کی ماں ہے ۔

اپنے کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ۔

جب لگلے ہی لمحے اس کمرے میں دھڑکن داخل ہوئی ۔ اور اسے اپنے سینے سے لگایا ۔

اور اسے سنبھالنے لگی

....

شام تک گھر کا ماحول بہتر ہو چکا تھا دادا سائیں کا غصہ اتر چکا تھا ۔

اس وقت انہیں اپنے لفظوں کا احساس بھی تھا۔وہ غصے میں حوریہ کیلئے بہت غلط الفاظ استعمال کر چکے تھے وہ اس معصوم کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے تھے لیکن وہ کبھی یہ بات بھی نہیں بھلا سکتے تھے کہ وہ ملک کی بیٹی ہے

دھڑکن نے حوریہ کو چپ کروایا جبکہ اس کی اداسی ابھی بھی بہت کچھ بیان کر رہی تھی۔

مقدم شاہ آج دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا۔اسے تو خبر ہی نہ تھی کہ آج اس کے گھر میں کیا کیا ہوا ہے۔

حوریہ ابھی تک کمرے سے نہ نکلی آج اسے اپنے ہی وجود سے نفرت ہوگئی۔

وہ اپنے اندر ایسی گھٹن محسوس کر رہی تھی کے موت کی خواہش بھی شدت سے کر بیٹھی۔

•••••••••••••

کل مقدم شاہ اور حوریہ کو حویلی سے نکلنا تھا۔

اسی لئے آج وہ اپنے سارے کام نپٹا دینا چاہتا تھا سارے کام نپٹاتے نپٹاتے اسے رات کے ساڑھے گیارہ بج گئے۔

دادا سائیں سے ملنے گیا تو وہ آرام کر رہے تھے وہ انہیں ڈسٹرب کئے بغیر ہی واپس اپنے کمرے کی طرف چلا آیا۔

کمرے میں آیا تو حوریہ بھی شاید سو رہی تھی ویلے وہ اس طرح سے کبھی سوتی نہیں تھی اس کا انتظار کرتی تھی لیکن آج ضرورت سے زیادہ لیٹ ہو گیا تھا جس دن سے اس کی شادی ہوئی تھی وہ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے لگا تھا ۔

داداسائیں بھی اس سے بہت خوش تھے ۔

وہ حوریہ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اسے فلحال بہت بھوک لگی تھی ۔اور ملازمہ کا ہاتھ کا کھانا وہ کبھی پسند نہیں کرتا تھا ۔

جب سے اس کی شادی ہوئی تھی اماں سائیں کافی بے فکر رہنے لگی تھی ۔انہوں نے تو اپنی ساری ذمہ داریاں حوریہ کے حوالے کردی تھی ۔

اس کے لئے مقدم نے ہی ان سے کہا تھا کہ۔اب آپ بے فکر ہو جائے اور اپنی صحت کا خیال رکھا کریں میرا خیال رکھنے کے لیے میری بیوی آگئی ہے ۔

ابھی مقدم سوچ ہی رہا تھا کہ وہ حوریہ کو جگائے یا نہ جگائے کہ حوریہ کی آنکھ کھل گئی ۔

آپ آگئے میں آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی ۔وہ بیٹھتے ہوئے بولی تو مقدم مسکرایا

مجھے اندازہ تھا کہ تم میرا انتظار کیے بغیر نہیں سو سکتی اب جلدی سے کھانا لگاو بہت بھوک لگی ہے ۔وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

اس وقت گھر کے زیادہ لوگ سوتے نہیں تھے بس اپنے اپنے کمرے میں چلے جاتے تھے ۔

حوریہ اس کے قریب سے اٹھنے لگی

جب اس کی آنکھوں پر نظر گئی ۔

اس سے پہلے کہ وہ اُٹھتی مقدم نے اس کا ہاتھ تھام لیا ۔

تم روئی ہو ---؟

کیوں روئی ہو تم ---؟

کسی نے کچھ کہا ہے تم سے ---؟

کس نے کہا ہے پھپھو سائیں۔--؟

مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ وہ باز نہیں آئیں گی ان سے تمہیں خود بات کرتا ہوں وہ اس سے کہتا بیڈ سے اٹھا

مقدم سائیں مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا ۔

اور میں نہیں روئی ہوں --اس نے خوفزدہ ہوکر فوراً کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی لیکن مقدم کے روکنے کا کوئی ارادہ نہ تھا ۔

مقدم سائیں میں کہہ رہی ہوں نہ مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا ۔اور اگر خالا سائیں کچھ کہہ بھی دیں تو کیا فرق پڑتا ہے ان کی باتیں سننے کی عادت ہے مجھے ۔وہ سمجھانے والے انداز میں بولی

اس کا مطلب ہے کسی اور نے کچھ کہا ہے ۔۔کس نے کہا ہے بتاؤ مجھے ۔اس بار وہ اس کا چہرہ تھام کر نرمی سے بولا ۔

مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا مقدم سائیں آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے ۔

تو اگر کسی نے کچھ نہیں کہا تو یہ آنکھیں سرخ کیوں ہیں ۔بتاؤ مجھے اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے یہ سوچتے ہوئے مقدم نے دروازہ کھولا ۔

مقدم لالہ ابھی تھوڑی دیر پہلے بابا سائیں میرے کمرے میں آئے تھے وہ کہہ رہے تھے۔

کہ دودھ پینے سے طبیعت جلدی ٹھیک ہوتی ہے ۔ سر میں بھی آرام آجاتا ہے یہ لیں حوریہ دیدہ میں آپ کے لیے دودھ لے کر آئی ہوں یہ جلدی سے پی لیں تاکہ آپ کے سر کا درد ٹھیک ہوجائے ۔

دھڑکن نے دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھما دیا اور مقدم کی طرف متوجہ ہوئی

آپ کو پتہ ہے آج دادا سائیں اور بڑی امی اور پھپھو سائیں نے ان کو اتنا ڈانٹا بیچاری اتنی روئی ہیں

وہ مقدم کو دیکھ کر بتانے لگی ۔جبکہ مقدم کا دھیان اس کی باتوں پر ضرور تھا لیکن وہ دیکھ حوریہ کو رہا تھا ۔

اماں سائیں نے تمہیں کچھ کہا ہے وہ بے یقینی سے پوچھ رہا تھا

ہاں مقدم لالا انہوں نے ہی کہا ہے

وہ کہہ رہی تھی کہ یہ دیدہ نے آپ کو پھنسا کر آپ سے شادی کرلی ہے اب آپ کی زندگی خراب کر دی گئی

بس کرو دھڑکن جاؤ یہاں سے ۔اس سے پہلے کے دھڑکن اور کچھ کہتی حوریہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی ۔

دیدہ میں تو بس اسے اس طرح سے غصہ ہوتے دیکھ کر دھڑکن پریشان ہوگئی

دھڑکن گڑیا تم اپنے کمرے میں جاؤ ۔

اس سے پہلے کہ حوریہ کچھ جواب دیتی مقدم نے کہا ۔

اوکے گڈ نائٹ

دھڑکن کو اب وہاں اپنا رکنا بے مقصد لگا حوریہ نے اسے دن میں بھی یہ سب کچھ مقدم کو بتانے سے منع کیا تھا لیکن اس نے خود ہی سوچا تھا کہ وہ مقدم کو ضرور بتائے گی آخر اسے بھی تو پتہ چلے کہ اس کے پیچھے وہ دن رات طعنے سہتی ہے ۔

شاید حوریہ کے غصے کی بھی یہی وجہ تھی لیکن دھڑکن کو فرق نہیں پڑتا تھا ۔ کیونکہ جو کچھ اس کے ساتھ ہو رہا تھا وہ غلط تھا ۔

تم نے مجھے یہ سب کچھ کیوں نہیں بتایا حور وہ غصے سے بولا ۔

میں نہیں بتانا چاہتی تھی ۔اور پلیز اس وقت میرے سر میں بہت درد ہے آپ مجھ سے بالکل بھی کچھ نہیں پوچھیں گے ۔اس سے نظر ملاتے ہوئے اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو گرنے لگے ۔

مقدم نے اگلے ہی پل کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا ۔

میں بہت بری ہوں مقدم سائیں جب سے اس حویلی میں آئی ہوں سب کی زندگی حرام کر رکھی ہے میں نے ۔وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

تم نے میری زندگی جنت بنادی حور وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا

گھٹیا باپ کی گھٹیا بیٹی ہوں۔ اس بار حوریہ کے رونے میں شدت آگئی

نہیں ہو تم اس کی بیٹی صرف میری ہو میری بیوی ہو تم ۔

اسے اپنے ساتھ لگائے اسے رونے دے رہا تھا ۔

آپ کی زندگی میں شامل ہو کر میں نے آپ کی زندگی خراب کردی ۔وہ پھر سے روتے ہوئے بولی تو مقدم بے اختیار مسکرایا وہ اسے کبھی نہیں بتا سکتا تھا کہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے بعد وہ آسمانوں میں اڑ رہا ہے ۔اپنی زندگی کو ایک خواب تصور کرنے لگا ہے ۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔

اپنی محبت کو حاصل کر کے وہ سب کچھ حاصل کر چکا ہے ۔وہ اسے یہ سب کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا اپنی محبت کا ۔

لیکن اس سب کے لئے سب سے ضروری یہ تھا کہ مقدم اس گھر میں حور کو ایک پہچان دے ۔اور اس نے یہ کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا تھا ۔

....

....

دھڑکن اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب پیچھے سے ملازمہ کی آواز آئی

دھڑکن بی بی اسے کردم سائیں کے کمرے میں دے آئیں

ابھی ان کا خاص ملازم دے کر گیا ہے اس نے کہا ہے کہ یہ فائل کردم سائیں کو دینی ہے۔

اس وقت اگر میں ان کے کمرے میں جاؤنگی تو غصہ ہو جائیں گے لیکن آپ سے نہیں ہونگے تو یہ فائل آپ ہمیں دے آئیں۔

ملازمہ نے فائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جبکہ آج کے واقعے کی وجہ سے اس کا دل بالکل بھی کردم کو دیکھنے کو نہیں کر رہا تھا۔

وہ اس سے خفا تھی اس لیے اس واقعے کے بعد اس کو دیکھا تک نہیں چاہتی تھی اس کے بعد وہ گھر پر رہا لیکن دھڑکن نے اسے بالکل بھی اہمیت نہ دی

ڈنر ٹیبل پر اس سے بالکل بھی بات نہ کی۔

لیکن اب یہ سچ تھا کہ اس وقت کردم کے کمرے میں ملازماؤں میں سے کوئی گیا تو وہ بہت غصہ ہوگا۔اس نے ملازمہ کے ہاتھ سے فائل پکڑی اور اوپر کی طرف جانے لگی۔

دروازہ کھٹکھٹانے کی زحمت نہیں کرنی پڑی کیونکہ دروازہ پہلے ہی پورا کھلا تھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا۔۔

اسے آتے دیکھ کر لیپ ٹاپ ایک سائیڈ پر رکھنے لگا جبکہ وہ فائل بیڈ پر رکھتی وہی سے پلٹ گئی ۔

دھڑکن میری بات سنو ۔مجھے لگتا ہے آج جو کچھ ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے اور شاید میں بھی کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر گیا مجھے لگتا ہے ہمیں اس بارے میں بات کرنی چاہیے ۔

کردم نے اسے اس طرح سے وہ بنا کر کھڑے دیکھ کر کہا

جبکہ وہ اس کی بات کو اہمیت دئے بغیر وہاں سے جانے لگی دھڑکن میں تم سے بات کر رہا ہوں اور یہاں پر تم مجھے نخرے دکھا رہی ہو کردم کو اب اس پر غصہ آ رہا تھا پہلے جو کچھ بھی ہوا یقیناً دھڑکن کی غلطی نہیں تھی لیکن اب تو وہ سب جان بوجھ کر رہی تھی ۔

اس وقت میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی

دھڑکن واپس جانے لگی جب نظر اسٹڈی کی ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر پڑی ۔

اور کرسی کے کونے کے ساتھ پیلے رنگ کے ٹسیل پر یقینا یہ تائشہ کا تھا ۔

تائشہ نے کافی ہوشیاری سے کام کیا تھا لیکن پھر بھی چور اپنی کوئی نشانی چھوڑ کے جاتا ہے اس نے وہ ٹیسل کرسی سے اتارا ۔آج صبح تائشہ نے اسی رنگ کپڑے پہنے تھے اور اس کے دوپٹے کے چاروں کونوں کے ساتھ یہ ٹیسلز تھے

اس نے ٹیسل کردم کو دکھاتے ہوئے اپنی مٹھی میں رکھا ۔

اس کا ارادہ کردم کے کمرے میں رک کر اسے صفائی دینے کا نہیں بلکہ تائشہ سے وجہ پوچھنے کا تھا۔

....

وہ تائشہ کے کمرے میں آئی وہ یہ تو جانتی تھی کہ اس کی کردم کے ساتھ شادی اسے ہرگز پسند نہیں آئی لیکن وہ اتنا گر سکتی ہے یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

دھڑکن تم یہاں کیا کر رہی ہو تائشہ سونے کی تیاری کر رہی تھی جب اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان ہوئی

وہ تائشہ دیدہ جب آپ نے اسٹڈی ٹیبل پرچائے گرائی تب آپ کا ٹیسل کرسی سے اٹک گیا تھا آئندہ ایسا کچھ بھی کرتے ہوئے یاد رکھیے گا کہ اس طرح کی کوئی چیز نہ پہنیں جو آپ کی غلطی کا ثبوت چھوڑ جائے۔

خیر اب وجہ بتانا پسند کریں گی آپ۔دھڑکن اتنی دلیر نہیں تھی کہ کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے اس کی غلطی کی وجہ پوچھ پاتی لیکن نہ جانے کیا بات تھی کہ کردم کی نظروں میں خود کو غلط دیکھ کر وہ یہاں تک آ چکی تھی۔

شاید بابا کی باتوں کا اثر تھا

دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا ۔مجھے کیا پتا یہ ان کے کمرے میں کیسے پہنچا میں تو آج سارا دن ان کے کمرے میں گئی ہی نہیں ۔اور میں ویسے بھی ان کے کمرے میں نہیں جاتی تم مجھ پر الزام لگا رہی ہو تائشہ نے بڑک کر کہا ۔

اپنی چوری پکڑے جانے پر تائشہ کو رونہ آنے لگا اب یہ رونا چوری پکڑے جانے پر تھا یا کسی اور وجہ سے دھڑکن نہیں سمجھی لیکن اس کے رونے کی وجہ سے اسے مزید غصہ آ رہا تھا

اپنے یہ ڈرامے کردم سائیں کے سامنے کریں یا پھر اس کے سامنے کریں جیسے آپ کے ان ڈرموں پر یقین ہو بتائیں مجھے کہ آپ نے کردم سائیں کی فائل پر وہ چائے کیوں گرائی ۔

بس دھڑکن بہت ہوگیا حد ہوتی ہے بدتمیزی کی ۔اپنا نہ سہی اس کا ہی خیال کر لو وہ عمر میں تم سے بڑی ہے دھڑکن کو احساس بھی نہ ہوا تھا کہ کردم کب اس کے پیچھے آیا ۔

مجھے تم کبھی بھی اتنی بدتمیز نہیں لگی تھی معافی مانگو تائشہ سے فوراً وہ غصے سے دھارتے ہوئے بولا ۔

میری کوئی غلطی نہیں ہے کردم سائیں وہ چائے تائشہ دیدہ گرائی تھی ۔

اور اب انہوں نے مجھ پر الزام لگایا ہے اس کی بات پر تائشہ کے رونے میں شدت آگئی جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ پہلے ہی کردم کو کمرے میں دیکھ چکی تھی تبھی اس نے یہ رونے دھونے والا ڈرامہ کیا تھا۔

بس کرو دھڑکن بہت ہوگئی بدتمیزی ابھی کے ابھی معافی مانگو تائشہ سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔کردم کے غصے کو دیکھ کر دھڑکن ایک پل کے لئے سہم سی گئی لیکن وہ کیوں ڈرتی وہ غلط تو نہیں تھی

بلکہ اسے زبردستی غلط ثابت کیا جا رہا تھا۔

ٹھیک ہے تائشہ کردم سے محبت کرتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ اس کی زندگی برباد کرنے کی کوشش کرے اور ان دونوں میں غلط فہمیاں پیدا کرے وہ بھی تک جب ان کا رشتہ پوری طرح سے شروع بھی نہیں ہوا۔

دھڑکن تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا میں نے کہا ابھی کے ابھی تائشہ سے معافی مانگو وہ ایک ایک لفظ چھپا چھپا کر بولا۔

ایم سوری۔۔ اپنی غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی معافی مانگ کا دھڑکن کو رونا آنے لگا لیکن اس شخص کے سامنے وہ بالکل نہیں رونا چاہتی تھی۔

اسی لئے فوراً ہی اس کمرے سے باہر نکل آئی

بس تائشہ رونا بند کرو جو بھی ہوا بھول جاؤیہ بات ہم لوگوں میں رہنی چاہیے بڑوں تک نہیں پہنچنی چاہیے ۔

تم آرام کرو میں چلتا ہوں وہ تائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا اور کمرے سے باہر ہوگیا ۔

جبکہ ان دونوں کے رشتے میں پہلی دراڑ ڈال کرتا تائشہ بہت پرسکون تھی

....

کل جو کچھ بھی ہوا کردم نہیں چاہتا تھا کہ یہ بات بڑوں میں جائے ۔

وہ اتنے چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں دادا سائیں یا چاچا سائیں کو شامل نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

اس نے تائشہ کو تو منع کردیا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ دھڑکن اپنے چھوٹے دماغ کا استعمال ضرور کرے گی ۔

اسی لیے صبح ہی اسے منع کرنے اس کے کمرے میں آیا تھا لیکن بد قسمتی سے وہ اس وقت اپنے کمرے میں نہیں بلکہ کچن میں تھی

اسے لگا تھا کہ شاید صبح صبح اسے بھوک لگی ہوگی لیکن ملازمہ نے اسے یہ بتایا کہ وہ تو صبح صبح شاید آپ کے لئے ناشتہ بنا رہی ہے ۔

کردم نے تو جیسے شاید لفظ سنا ہی نہیں تھا ۔وہ ناشتہ بنا رہی تھی اس کے لیے اسے تو یقین تھا کہ وہ اس سے ناراض ہوگی ۔

لیکن یہاں تو وہ اس کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی کردم خوشگوار موڈ میں ناشتے کی میز پر آیا ۔

مقدم نہیں آیا ابھی تک ناشتے کی ٹیبل پر مقدم کو نہ پا کر اس نے پہلا سوال یہی پوچھا تھا ۔

نہیں آج وہ دونوں جا رہے ہیں نہ مقدم سامان گاڑی میں رکھوا رہا ہے دادا سائیں نے بتایا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہوگئے ۔

جب کہ کردم اپنی بیوی کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے کے لئے اس کا انتظار کر رہا تھا

رک جائیں دادو سائیں آپ یہ نہیں کھا سکتے یہاں دیکھیں میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے لئے ناشتہ بنایا ہے ۔

دھڑکن بھاگتے ہوئے آئی اور ٹیبل پر نقشے نما پراٹھا رکھتے ہوئے بولی ۔

دادو سائیں نے ایک نظر پراٹھے کو دیکھا پھر بے اختیار مسکرا دیے وہ جانتے تھے کہ صبح چھ بجے کے بعد سے وہ کچن میں گھسی ہوئی ہے ۔

اور انہیں یقین تھا اتنی دیر میں اس نے یہی پراٹھا ہی بنایا تھا ۔

بابا سائیں آپ بھی یہ ناشتہ مت کیجئے گا میں نے آپ کے لیے بھی اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنایا ہے ۔

احمد شاہ کا ناشتے کی طرف جاتا ہاتھ اچانک رک گیا ۔

رضوانہ اور ناز یہ دونوں ہی اسے دیکھ رہی تھی ۔

باقی سب لوگ کھا سکتے ہیں ۔اس نے باقی سب لوگ کہتے ہوئے کردم کو خاص دھیان میں رکھا تھا ۔

یعنی کہ اب وہ اس کے لئے اسپیشل نہیں تھا ۔

بابا سائیں میں آپ کے لئے چائے لے کر آتی ہوں وہ بھی میں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس نے ''چائے ''پر زور دیتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو ہوا میں لہراتے ہوئے بتایا ۔

یہ تو آج انقلاب ہوگیا احمد شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو دادا سائیں بول اٹھے خبردار جو ہماری پوتی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا ۔

اتنی محنت سے اس نے ناشتہ بنایا ہے یہی کھاؤ ۔

ارے کردم سائیں آپ کیوں روکے ہیں آپ بھی کھائے نہ ۔کردم کو اس طرح سے خاموش بیٹھا دیکھ کر دادا سائیں بولے ۔

جی داداسائیں میں کر رہا ہوں وہ بد مزا ہوکر روز مرہ کا ناشتہ دیکھنے لگا ۔

جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا لیکن آج اسے اپنی بیوی کا تیڑا میڑا پراٹھا چاہیے تھا اپنی پلیٹ میں پراٹھا رکھتے ہوئے اس کا دھیان داداسائیں کی پلیٹ پر نقشے نما پراٹھے پر گیا تھا ۔

کاش یہ ساری محنت اس کے لئے کی جاتی ۔

اس سے پہلے کہ وہ ناشتہ شروع کرتا تائشہ نے اس کی پلیٹ میں ناشتہ رکھنا چاہا ۔

ضرورت نہیں ہے تائشہ میں کر لوں گا نا چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ تھا ۔

جس پر تائشہ شرمندہ سے ہوکر پیچھے ہوئی ۔

آج حوریہ نہیں نکلی اپنے کمرے سے رضوانہ پھوپھو نے بتانا ضروری سمجھا کیونکہ وہ روزہی کردم کا ناشتہ اپنے ہاتھ سے لگاتی تھی ۔

حوریہ کی ضرورت نہیں ہے میری اپنی بیوی ہے یہ سب کام کرنے کے لئے ۔اس نے دروازے سے اندر آتی دھڑکن کو کچھ جتلاتی نظروں سے دیکھا تھا

شاید اسے بتانا چاہتا تھا کہ یہ جو ناشتہ اس نے بابا سائیں اور دادو سائیں کے لئے بنایا ہے اس کے لیے بھی بنانا تھا۔

نہ جانے کیسے لیکن دادو سائیں اس کے اندر کی جلن کو محسوس کرچکے تھے۔

دھڑکن بیٹا اس کے لیے بھی ناشتہ لگاؤ ۔وہ مسکراتے ہوئے دھڑکن سے بولے جس کا موڈ آف ہونے لگا تھا۔

لگاؤ نہیں بناؤ ۔کردم نے حکم دیا۔

میں تھک گئی ہوں ۔یہی کھالیں ۔وہ اس کے لئے ناشتہ نکالتے ہوئے ایک سائیڈ ہوگئی۔

کردم نے گھور کر دیکھا۔

فی الحال مجھے بھوک نہیں ہے ۔شام تک اپنی تھکن اتار لینا اور میرے لیے کچھ بنا دینا۔

وہ اسے گھورتے ہوئے اٹھ کر باہر نکل گیا۔

جبکہ اپنی پیٹھ پر اس کے نظروں کی تبش بھی محسوس کر چکا تھا

باہر آنے کے بعد دیر تک سوچتا رہا کہ وہ یہ بچکانا حرکت کرکے کیوں آ رہا ہے۔

سب گھر والوں نے نوٹ کرلیا تھا کہ وہ کہ دھڑکن کے ہاتھ کا ناشتہ بنا کرنا چاہتا تھا۔دھڑکن نے کتنی صفائی سے اسے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ وہ اس کے لئے خاص نہیں ہے۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اتنی ذرا سی بات پر اتنا غصہ کیوں آرہا ہے ۔

لیکن دھڑکن کو اس طرح سے خود سے لاپروا ہوتے دیکھ کر اسے بہت غصہ آرہا تھا

••••••••••••••••

مقدم سائیں اتنا سارا سامان آپ تو بس 15 دنوں کے لیے جارہے ہیں اور آپ نے شہر والا بنگلا کیوں کھوانے کے لیے کہا ہے ۔ملازم بتا رہے تھے کہ آپ وہاں شفٹ ہونے کی بات کر رہے ہیں وہ ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو دادا سائیں پوچھنے گے ۔

بالکل ٹھیک سنا ہے آپ نے دادا سائیں میں حوریہ کو لے کر شہر والے بنگلے میں شفٹ ہو رہا ہوں اس نے میز پر موجود سب کے سروں پر دھماکہ کیا تھا ۔

وجہ جان سکتے ہیں ہم دادا سائیں کو غصہ تو بہت آیا لیکن اس کے معاملے میں وہ ہمیشہ ٹھنڈے دماغ سے سوچتے تھے ۔اس کی ضد کے آگے ان کا غصہ اور طاقت ہمیشہ دب کر رہ جاتے ۔

کردم جتنا سنجیدہ مزاج تھا مقدم کا مزاج اتنا ہی ضدی تھا ضد اس کی ذات کا حصہ تھی ۔اسی لیے وہ اس پر غصہ کر کے اسے کسی قسم کی ضد نہیں دلوانا چاہتے تھے ۔

Classic Urdu Material

وجہ بہت معمولی سی ہے دادا سائیں ۔کہ یہاں میری بیوی کو میری بیوی ہونے کی اہمیت نہیں مل رہی ۔

آپ لوگوں نے حوریہ کو اب بھی صرف ملک کی بیٹی سمجھا ہوا ہے نہ کہ مقدم شاہ کی بیوی ۔

چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لیکن وہ ملک کی بیٹی ہی رہے گی آپ سب کی نظروں میں ۔

اور میں اپنی بیوی کو بات بات پر ذلیل ہوتے نہیں دیکھ سکتا ۔اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں نا تو میرا دل کانپنے لگتا ہے وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شدت سے بولا ۔

مجھے لگتا تھا میں اس سے محبت کرتا ہوں دادا سائیں ۔لیکن یہ معاملہ محبت کی حدود سے بہت آگے نکل چکا ہے ۔اپنی محبت کو بیان کرنے کے لیے عشق سے بڑا کوئی لفظ نہیں ہوتا نہ اگر ہوتا تو وہ بھی میرے حوریہ کے لئے جذبات بیان کرنے کے لئے چھوٹا ہوتا ۔

آپ لوگوں کو میری بیوی پسند نہیں ہے ۔کسی کے لیے وہ ملک کی بیٹی ہے تو کسی کے لئے منحوس ۔اور آپ کے لیے اماں سائیں وہ رک کر اپنی ماں کو دیکھنے لگا ۔

آپ کے لیے تو وہ ایک آوارہ لڑکی ہے جس نے آپ کے بیٹے کو پھسا لیا ۔ آئندہ میری بیوی کے لئے ایسے لفظ استعمال مت کیجئے گا ۔آپ کی شاید وہ کچھ نہ لگے لیکن میری عزت ہے ۔

آج سے پندرہ دن کے بعد جب میں واپس آؤں گا میں شہر والے بنگلے میں رہوں گا اپنی بیوی کے ساتھ ۔

کیونکہ اس حویلی میں اب میں واپس تبھی آؤں گا جب میری بیوی کو میری بیوی ہونے کی حیثیت ملے گی ۔

ایک ہی رات میں تمہارے کان بھر دیے اس نے مقدم سائیں رضوانہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا ۔

فکر نہ کریں پھپھو سائیں اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا ۔وہ تو کہہ رہی تھی کہ آپ کی تلخ باتوں سننے کی اس کو عادت ہے افسوس تو مجھے کسی اور پر ہے اس نے اماں سائیں کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

اس کے نظروں کے حصار میں خود کو محسوس کرتے ہوئے نازیہ کا سر مزید جھک گیا ۔

آپ نے کہا تھا نہ آپ کی ہر چیز سے بڑھ کر میری خواہش ہے اماں سائیں ۔ لیکن میری خواہش تو آپ کی سوچ کا مقابلہ بھی نہ کر سکی۔

تم یہ گھر نہیں چھوڑ سکتے مقدم سائیں تم جانتے ہوکہ ہمارے لئے کتنے اہم ہو تم جو چاہو گے وہ ہی ہوگا ۔آج سے بلکہ ابھی سے حوریہ کو اس گھر میں تمہاری بیوی کی حیثیت سے قبول کیا جائے گا ۔

شاید ہم کچھ زیادہ ہی جذباتی ہوگئے تھے ۔اپنے پوتے کو خود سے دور کرنے کا سوچتے ہوئے بھی دادا سائیں پریشان ہوگئے تھے

کردم مقدم اور اب دھڑکن تینوں میں انکی جان تھی وہ ان تینوں کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے ۔

یہ ساری باتیں مجھے نہیں آپ کو حوریہ کو بتانی ہوں گی وہ کہتے ہوئے ٹیبل سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

مطلب کے صاف لفظوں میں وہ ان کو حوریہ سے بات کرنے کے لئے کہہ رہا تھا ۔

....

....

حوریہ دیدہ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی چلیں ناشتہ کریں وہ جانتی تھی کہ حوریہ رات سے اس سے ناراض ہے وہ جب مقدم کو سب کچھ بتا رہی تھی تب حوریہ کی آنکھوں میں اپنے لیے ناراضگی وہ محسوس کر چکی تھی

اور اب اتنی دیر سے اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی اس نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تھا حوریہ نے ایک نظر اس کے معصوم چہرے کو دیکھا پھر بے اختیار مسکرا دی

تم بہت شرارتی ہو دھڑکن میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ مقدم سائیں کو وہ سب کچھ بتانے کے لئے ۔

وہ اپنا ناشتہ لے کر باہر آئی۔

شاید ٹیبل پر موجود لوگ اس کا ہی انتظار کر رہے تھے کیونکہ ناشتہ تو وہ کافی دیر پہلے ہی کر چکے تھے

او حوریہ بیٹا بیٹھو ہمیں تم سے بات کرنی ہے۔

دادا سائیں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ پریشان سی بیٹھ گئی

دیکھو بیٹا کل جو کچھ بھی ہوا وہ بہت زیادہ تھا وہ ٹیبل کی طرف دیکھتے ہوئے بولے وہ کبھی بھی اس سے بات کرتے ہوئے اس کے چہرے کو نہیں دیکھتے تھے

شاید ہم کل کچھ زیادہ ہی جذباتی ہوگئے تھے ہم سب نے کل تمہیں بہت ہرٹ کیا ۔

ہم تم سے اس کے لیے معافی چاہیے----

پلیز مجھے برا نہیں لگا اس سے پہلے کہ وہ معافی مانگتے ہوئے وہ بول اٹھی

وہ اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتی تھی وہ اسے اپنے سامنے جھکتے تو کبھی نہیں سوچ سکتی تھی ۔

مقدم سائیں کہہ رہے ہیں کہ وہ تمہیں لے کر شہر والے بنگلے میں شفٹ ہو رہے ہیں مامی نے بات میں حصہ لیا۔

ہم سب ایسا نہیں چاہتے حوریہ تم ہمارے خاندان کی بہو ہو مقدم اس خاندان کا بیٹا۔

ہم کوشش کریں گے کہ آج کے بعد ہمارے لفظوں سے یا ہمارے رویوں سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے ۔آج سے بلکہ ابھی سے میں تمہیں اپنی بہو کے روپ میں قبول کرتی ہوں لیکن خدا کے لئے اس حویلی سے مت جانا میں اپنے بیٹے کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی ۔

ان کی آنکھوں سے نکلتے آنسو دیکھ کر حوریہ اندر تک کانپی تھی ۔ایک ماں اپنے بیٹے کے لئے ایک ایسی لڑکی کو قبول کر رہی تھی جس کا باپ اس کے شوہر کا قاتل تھا

آپ فکر نہ کریں مامی سائیں ہم کہیں نہیں جائیں گے ۔ہم نے کہاں جانا ہے یہ تو ہمارا گھر ہے اور صبح کا بھولا شام کو اپنے گھر ہی آتا ہے کہیں اور نہیں جاتا ۔

حوریہ یار جلدی سے ناشتہ کرو کیا چڑیا کی طرح چوگ رہی ہو ۔کیا کہا تھا تم سے کہ صبح صبح نکلیں گے اور تم ابھی تک تیار بھی نہیں ہو ۔

وہ اسے گھر کے کپڑوں میں دیکھتے ہوئے اچھا خاصہ تپ اٹھا تھا ۔

ہم تھوڑی دیر اپنی بہو سے بات کر رہے تھے

حوریہ بیٹا آرام سے ناشتہ کرو اور پھر سکون سے نکلنا ۔اسے تو ہر بات کی جلدی ہوتی ہے دادا سائیں کرسی سے اٹھتے ہوئے خوشگوار لہجے میں کہا ۔

جبکہ مقدم کو آتا دیکھ کر نازیہ اپنی آنکھیں صاف کر چکی تھی ۔

جبکہ رضوانہ تو ابھی بھی اسے قہر پرستی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔

اچھا ٹھیک ہے تم ناشتہ کرو تب تک میں کردم سائیں سے ڈیرے پر ملنے جا رہا ہوں اور جب تک میں آؤں تم بالکل تیار ملو مجھے ۔

وہ اسے کہتا ہوا اٹھ کر چلا گیا ۔

جبکہ حوریہ کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہ تھی ۔آج اتنے سالوں کے بعد نانا سائیں نے اسے اتنی محبت سے مخاطب کیا کل وہ جن لفظوں سے ہرٹ ہوئی تھی آج تو وہ ان الفاظوں کو بھول ہی چکی تھی _

اسے اس گھر میں مقدم شاہ کی بیوی کی حیثیت ملی تھی نہ کہ ملک کی بیٹی کی اس کا دل چاہا کہ مقدم شاہ کے گلے سے لگا کر اس سے اپنے دل کی کیفیت بیان کرے ۔

لیکن اسے پتہ تھا اس کے بعد مقدم شاہ نے فری ہو جانا ہے ۔مقدم شاہ کی محبت اور بے باکی کو سمجھتے ہوئے بے اختیار شرمائی جبکہ دھڑکن قریب بیٹھی اااوو ہووو کرتی اس سے لپٹ چکی تھی ۔

ویلے مقدم لالا نے ایسی بھی کوئی رومینٹک بات نہیں کی کہ آپ شرمائے وہ اسے چھڑتے ہوئے بولی توحوریہ مزید شرمانے لگی

••••••••••••••-

ہاہاہا ۔مجھے یقین نہیں آرہا وہ چھوٹی سی لڑکی تمہارا دماغ خراب کر چکی ہے ۔

کردم نے جب سے اسے صبح والا واقعہ سنایا تھا وہ ہنسے جا رہا تھا ۔

اور کیا تم مجھے وجہ بتا سکتے ہو کہ وہ تم سے اتنی خفا کیوں ہے آخر ہوا کیا ہے ۔اس کی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر مقدم پوچھے بنا نہ رہ سکا

یار وہی چائے والا قصہ ۔کردم نے سرسری سی وجہ بتائی

مطلب وہ کل کی وجہ سے تم سے ناراض ہے جو تم نے وہ فائل کی وجہ سے اسے ڈانٹا تھا تو وہ اس کی غلطی تھی اسے چائے نہیں گرانی چاہیے تھی اور اگر غلطی سے چائے تمہاری فائل پر گر گئی تھی تو اسے بتا دینا چاہیے تھا مقدم کو حوریہ نے سب کچھ بتایا تھا ۔

جس پر مقدم کو ساری غلطی دھڑکن کی ہی لگی تھی ۔

چائے دھڑکن نے نہیں گرائی تھی تائشہ نے گرائی تھی

کردم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے بتایا ۔اور ساتھ میں باقی کی کاروائی بھی بتائی کہ کس طرح سے اس نے دھڑکن کو تائشہ سے معافی مانگنے پر مجبور کیا

کیا تائشہ نے کیوں کیا مطلب وہ ایسا کیوں کرے گی مقدم اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ۔

اور اگر تم جانتے ہو کہ چائے تائشہ نے گرائی ہے تو پھر تم نے دھڑکن کو ڈانٹا ۔اور اسے تائشہ سے معافی مانگنے پر مجبور کیوں کیا ۔اب مقدم کو کردم غلط لگنے لگا تھا ۔

مجھے پہلے نہیں پتا تھا لیکن تائشہ کے دوپٹے سے اترے موتی میرے کمرے میں پڑے تھے ۔

تب مجھے احساس ہوا کہ مجھے دھڑکن کو نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا

رات کو وہ میرے کمرے میں چائے دینے آئی تو میرا ارادہ اس سے بات کلیر کرنے کرنے کا تھا لیکن وہ آگے سے نخرے دکھا رہی تھی ۔

اور پھر اس کے ہاتھ وہ موتی لگے جسے اٹھا کر وہ تائشہ کے سر پر جا پہنچی۔

اور اس سے اچھی خاصی بدتمیزی کر ڈالی جو بھی ہے تائشہ عمر میں اس سے بڑی ہے اور اس کا مقام وہی ہے جو ایک گھر کی بڑی بیٹی کا ہوتا ہے ۔دھڑکن کی بدتمیزی پر مجھے غصہ آگیا اسی لیے میں نے اسے ڈانٹ کر معافی مانگنے کے لئے کہا ۔

تو بتاؤ مقدم سائیں اگر دادا سائیں سے کوئی غلطی ہو جائے گی تو کیا ہم اس طرح سے بدتمیزی کریں گے ان سے نہیں نہ دھڑکن کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے ۔

آگے اس طرح کے اوع حالات آئیں گے ۔اور اگر میں معافی نہیں منگواتا تو بات بھر جاتی اور بڑوں میں چلی جاتی ۔دادا سائیں زمین کی وجہ سے پہلے ہی بہت پریشان رہنے لگے ہیں میں نہیں چاہتا تھا کہ گھر میں ہونے والے چھوٹے چھوٹے مسائل کی وجہ سے دادا سائیں کی طبیعت مزید خراب ہو

چاہے دھڑکن سہی تھی لیکن بدتمیزی تو بدتمیزی ہوتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کو کوئی بدتمیز کہے

واہ کردم سائیں یعنی کے آپ کو دھڑکن کی بدتمیزی پر غصہ آیا اور تائشہ کی گھٹیا حرکت پر غصہ نہیں آیا آج پہلی بار اسے کردم غلط لگا تھا ۔اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ شادی پر کی جانے والی تائشہ کی حرکت بھی اس کے سامنے کھول دے

تائشہ میری کیا لگتی ہے جو میں اس پر غصہ کروں گا کیا حق ہے میرا اس پر جو میں اسے صحیح غلط کی پہچان بتاؤں ۔

میری بیوی دھڑکن ہے مقدم سائیں میں کسی باہر کی عورت پر یہ حق نہیں رکھتا کہ میں اسے ڈانٹوں یا اس سے معافی مانگنے کے لیے کہوں۔

کردم نے ایک نظر اس سے دیکھا جو اس سے بہت گھور کر دیکھ رہا تھا

بہت دیر ہوگئی ہے مقدم سائیں تمہیں اب نکلنا چاہیے گڑیا انتظار کر رہی ہوگی ۔

اس سے مل کر وہ کھیتوں کی طرف چلا گیا ۔جبکہ مقدم وہیں کھڑا سوچ رہا تھا ۔

اس انسان کو سمجھنا کتنا مشکل ہے بیچاری دھڑکن

....

یہ سفر حوریہ کی زندگی کا سب سے خوبصورت ترین سفر ثابت ہوا تھا وہ مقدم کے سنگ بہت خوش تھی ۔

مقدم ہر تھوڑی دیر میں اسے کسی نہ کسی بات سے چھیڑتا ۔

اس کا شرمایا ہوا روپ مقدم کو بہت پسند تھا اس کا تو ہر روپ ہی مقدم کی جان تھا ۔

اس کی ہر ادا مقدم کے لیے جان لیوا تھی۔

اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت احساس یہ تھا کہ اس کی جان اس کے ساتھ ہے ۔

گزرتے ہر ایک لمحے کے ساتھ حوریہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی اس نے کہاں اپنی زندگی کو اتنا خوبصورت سوچا تھا ۔

یہ تو مقدم کی سنگت تھی جو اسے دن بہ دن اور خوبصورت بنا رہی تھی ۔

ایک عورت چاہتی کیا ہے اپنی زندگی میں ۔ صرف چاہے جانے کا احساس یہ احساس کتنا خاص ہوتا ہے یہ صرف

ایک عورت ہی سمجھ سکتی ہے وہ ہر کسی کی محبت نہیں چاہتی وہ محبت میں صرف اپنے شوہر کی محبت چاہتی ہے اپنے ساتھی کی محبت وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتی ہے ۔

چاہے جانے کا احساس محسوس کرنا چاہتی ہے شادی کے ان دس دونوں میں حوریہ نے یہ احساس دل و جان سے محسوس کیا تھا۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ مقدم کی محبت اس کے لیے بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ ہر نماز میں اپنے لیے مقدم کی محبت کو کبھی کم نہ ہونے کی دعائیں مانگتی تھی۔

اور مقدم اسے اپنی محبت کا یقین دلاتا اپنے ہرانداز میں اسے بتاتا کہ وہ اس کے لیے کتنی خاص ہے۔

وہ جو کبھی کسی کی محبت اپنے لئے محسوس نہیں کر سکی تھی اب اسے سوائے مقدم کے اور کسی کی محبت کی ضرورت نہ تھی

پہلے مقدم صرف اس سے محبت کرتا تھا لیکن اب اس نے اس گھر میں اس کے لیے ایک مقام بنایا تھا۔بے شک وہ لوگ اسے کبھی اہانہ شاہ کی بیٹی کے روپ میں قبول نہ کرتے لیکن مقدم شاہ کی بیوی کے روپ میں قبول کرنے پر وہ مجبور ہو چکے تھے۔

وہ اس گھر کی بیٹی نہ تھی لیکن بہت بہو تو تھی بس یہی بات حوریہ کو فرش سے عرش پر بیٹھا گئی تھی اب وہ بے مول نہیں تھی بلکہ اس گھر کے سب سے لاڈلے بیٹے مقدم شاہ کی بیوی تھی اس خاندان کی بہو تھی۔ اور یہ صرف اس کا مقام تھا جس پر اور کسی کا کوئی حق نہ تھا

....

سویرا دیدہ اب آپ کیا کرے گی مجھے کچھ بتائیں گی ۔

آخر کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں ۔

میں نے تو دھڑکن اور کردم سائیں کی لڑائی کروا کے ان دونوں کو الگ کردیا اب وہ دونوں ایک دوسرے سے بات تک نہیں کر رہے لیکن آپ نے کیسے ان دونوں کو ہنی مون پر جانے دیا آپ نے کچھ نہیں کیا آخر چل کیا رہا ہے آپ کے دماغ میں ۔

تائشہ کب سے اس کے کمرے میں بیٹھی اس سے باتوں میں مگن تھی۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کی پر سرار مسکراہٹ بہت کچھ بیان کر رہی تھی ضرور اس کے دماغ میں کوئی ایسی کھچڑی پک رہی تھی جو بہت کچھ تباہ کرنے والی تھی ۔

بے فکر ہو جاو کچھ نہیں ہوگا ۔دھڑکن مجھے بتا رہی تھی کہ مقدم سائیں حوریہ کو بہت پہلے سے چاہتے ہیں وہ کبھی بھی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

وہ ہمیشہ سے اس دو ٹکے کی لڑکی کو اپنی دلہن کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے ۔تو دیکھنے دو کچھ دن عیش کرنے دو انہیں جینے دو انہیں اپنی زندگی اور پھر انہیں میرے پاس آنا ہے ہمیشہ کے لئے میں نہیں چاہتی کہ ان کی کوئی بھی خواہش دھوری رہے ۔

وہ ہمیشہ کے لئے میرے ہونے والے ہیں تو کیا فرق پڑتا ہے کہ کہ وہ کچھ دن اس لڑکی کے ساتھ گزار لیں جیسے وہ کبھی پسند کرتے تھے ۔

سویرا نے بے فکری سے کہا۔

سویرا دیدہ کیا آپ مجھے اپنی پلاننگ بتائیں گی وہ اس کی باتوں سے اچھی خاصی گھبرا گئی تھی وہ ضرور کوئی بہت برا کارنامہ سرانجام دینے کے بارے میں سوچ رہی تھی

اور تائشہ کو اس کی باتوں سے ہول اٹھ رہے تھے ۔

کچھ تو گڑبڑ تھی جو سویرہ سے نہیں بتا رہی تھی وہ کیا پلان کر رہی تھی اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا تائشہ بھی نہیں جانتی تھی۔

اور اس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ وہ اسے کچھ بھی نہیں بتانے والی

....

....

وہ رات گھر واپس آیا تو دھڑکن اسے کہیں نظر نہ آئی۔ اس کے بعد ڈنر ٹیبل پر بھی وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔ کھانا بھی روز کی طرح آج بھی ملازموں کے ہاتھ کا بنا ہوا تھا۔

یعنی کہ اس کے کہنے کے باوجود بھی دھڑکن نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں بنایا تھا۔

تائشہ نے سب کو چائے پلائی وہ بھی کچھ بھی بولے بنا چائے پی گیا۔

شاید وہ دھڑکن کے ساتھ کچھ زیادہ ہی زیادتی کر چکا تھا۔

شاید وہ تائشہ سے معافی مانگنے کی وجہ سے اس سے زیادہ خفا تھی۔اپنی غلطی نہ ہونے کے باوجود معافی مانگنا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے وہ سمجھ سکتا تھا

لیکن وہ یہ بات کبھی نہیں سمجھ سکتی تھی کہ کردم نے ایسا کیوں کیا۔

اس نے حوریہ کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں روکا ٹوکا تھا وہ کسی پر بھی اپنا حق نہیں سمجھتا تھا۔

یا شاید دھڑکن پر ضرورت سے زیادہ حق جمانے لگا تھا۔

کھانا کھا کے وہ روم میں آیا اور یہی سب سوچنے لگا۔

اس کی ماں کہا کرتی تھی اپنے سے بڑے انسان سے کبھی بدتمیزی مت کرنا یہ تمہاری تربیت کو دو کوڑی کا کردے گی۔

شاید وہ یہی بات دھڑکن کو سمجھانا چاہتا تھا ۔وہ اس کے علاوہ بھی دھڑکن کو بہت ساری باتیں سمجھانا چاہتا تھا وہ اسے اپنی مکمل بیوی کے روپ میں دیکھنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ دھڑکن ان میچیور ہے لیکن کل کو اسے یہ گاؤں سنبھالنا تھا اس گاؤں کا سرپنچ بننا تھا تو دھڑکن پر نا جانے کتنی ذمداریاں تھی جو وقت رہتے اسے سمجھنے اور سیکھنی تھی لیکن شاید وہ اس سے کچھ زیادہ ہی امید لگا بیٹھا تھا ۔

....

مقدم ہوٹل چیکنگ کروا کر واپس آیا تو حوریہ گہری نیند سو رہی تھی شاید سفر سے بہت تھک گئی تھی ۔

اسے اس طرح سے گہری نیند سوتا دیکھ کر مقدم بے اختیار مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا ۔

غیر محسوس انداز میں اس کے ماتھے کو چومتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا اس کا آرام کرنے کا بالکل بھی کوئی ارادہ نہ تھا ۔

بلکہ وہ تو اپنی حوریہ کو خوابوں کی دنیا میں لایا تھا ۔

وہ اس ہنیمون کا ہر لمحہ یادگار بنانا چاہتا تھا ۔

مقدم نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ کے لبوں سے مسکراہٹ ایک سیکنڈ کے لئے غائب ہو۔

اس وقت بھی سوتے ہوئے ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی۔

تو میرا سوہنا ماہی بی ریڈی ایک خوبصورت سا سرپرائز تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

•••••••••••••••

کیا مطلب آج پھر کوئی شادی ہے۔دھڑکن جو ابھی اپنے کمرے میں آئی تھی احمد شاہ اس کے پیچھے آکر اسے شادی کے بارے میں بتانے گے۔

ان کو لگ رہا تھا کہ کردم نے جو کل دھڑکن کو ڈانٹا تھا وہ مسئلہ حل ہو چکا ہے کیونکہ اس کے بعد اس بات کا بلکل بھی ذکر نہ کیا گیا

ہاں آج بھی ایک شادی ہے گاؤں ہے کوئی نہ کوئی شادی ہوتی رہتی ہے۔

آپ کے داداسائیں نے کہا ہے کہ آپ جلدی سے تیار ہو جائے ہم سب لوگ جا رہے ہیں ۔سوائے کردم سائیں کے احمد شاہ نے مسکراتے ہوئے بتایا

کردم سائیں کیوں نہیں جا رہے۔کردم کو یاد کرتے ہوئے دھڑکن کے لب مسکرائے

اسے تنگ کر کے دھڑکن کو بہت مزہ آیا تھا۔

وہ بھیر بھاڑ میں جانا زیادہ پسند نہیں کرتے کہیں جانا ضروری ہو تو بیشک چلے جاتے ہیں ۔احمد شاہ نے بتایا

ٹھیک ہے میں جلدی سے تیار ہوتی ہوں ۔اسے بول کر وہ بابا سائیں کے کمرے کی طرف چل کے آئے کچھ دنوں سے ان دونوں کے تعلقات بہت خوشگوار ہوگئے تھے ۔

دھڑکن نے سب کچھ ٹھیک کر دیا تھا ۔

احمد شاہ کو بس ایک بات کا افسوس تھا کہ گزرا ہوا وقت وہ واپس نہیں لا سکتے تھے ۔

اپنے بھائیوں کو واپس ہنستے کھیلتے دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی اپنی لاڈلی بہن اہانہ کے سر پہ ہاتھ پھیر سکتے تھے ۔

ماں کی ممتا روٹھے ہوئے تو نجانے کتنے برس بیت چکے تھے ۔

لیکن وہ باپ کا سایا کھونا نہیں چاہتے تھے ۔

جب سے دھڑکن اور کردم کا نکاح ہوا تھا دادا صاحب بہت خوش رہنے لگے تھے ۔اور اب انہیں خوشیوں میں وہ احمد شاہ کو بھی مکمل شامل رکھتے

....

ہاں بھئی دھڑکن تیار ہو ۔تائشہ سویرا اور گھر کے باقی سب لوگ جانے کے لیے تیار تھے ۔

جب دھڑکن کو محسوس نہ کر کے دادا سائیں نے پکارا۔

کردم ابھی ابھی گھر واپس لوٹ کے آیا تھا۔

سب کو اس طرح سے تیار دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ سب لوگ شادی پر جا رہے ہیں۔

دھڑکن بھی آگئی۔احمد شاہ نے اسے سیڑھیوں سے اترتے دیکھ کر کہا کردم کی نظر بے اختیار اس پر اٹھی تھی

سفید انارکلی فراک میں سرپر خوبصورتی سے دوپٹہ سجائے وہ کسی اور ہی دنیا کی خوبصورت ترین پری لگ رہی تھی۔کردم کی نظر اس پر رک سی گئی۔

ماشاءاللہ میری شہزادی تو بہت خوبصورت لگ رہی ہیں دادا سائیں سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار شرما دی۔

دھڑکن ایک کپ چائے بنا کر میرے کمرے میں لے آؤ۔کردم اس پر سے نظریں ہٹاتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

میں شادی پہ جا رہی ہوں۔دھڑکن جانتی تھی کہ کردم جانتا ہے کہ وہ شادی پر جانے کے لیے تیار ہوئی ہے پھر بھی اس طرح سے آرڈر جھاڑرہا ہے وہ بھی جب کہ وہ جا رہی ہے۔

اسی لیے دھڑکن نے اسے بتانا ضروری سمجھا کہ فی الحال وہ اس کے لئے چائے تو ہرگز نہیں بنا سکتی اور ویسے بھی اس دن کی عزت افزائی کے بعد دھڑکن نے قسم کھالی تھی کہ اب اُس کا کوئی کام نہیں کرے گی ۔

دھڑکن شاید تم نے سنا نہیں کہ میں نے کیا کہا میں نے کہا چائے بنا کر میرے کمرے میں لاؤ ۔ اس بار کردم ذرا سختی سے بولا ۔

دھڑکن نے دادا سائیں کی طرف دیکھا

دادا سائیں نے ایک نظر دھڑکن کی طرف اور پھر کردم کی طرف دیکھا پھر دھڑکن کو دیکھتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے

بیٹا جاو اپنے شوہر کو چائے بنا کر دو ۔

تم کل ولیمے پر چلی جانا ۔اب تم لوگ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو چلو گاڑی میں بیٹھو وہ دھڑکن کو بات کرنے کا موقع دیے بغیر آگے بڑھ گئے ۔

جبکہ کردم اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا ۔

دھڑکن کا موڈ بری طرح سے آف ہوچکا تھا

....

بہت شوق ہے نہ میرے ہاتھ کی چائے پینے کا آج ایسی چائے پلاؤں گی ساری زندگی یاد رکھیں گے ۔

وہ غصے سے کچن کی طرف آئی ۔

اور غصے سے چیزیں پٹکتی برتن ادھر اُدھر کر رہی تھی ۔

چینی اور نمک کے ڈبے سامنے رکھتے ہوئے اس کے شرارتی دماغ میں کچھ کلک ہوا ۔

آئی ایم سوری کردم سائیں مجھے پتہ نہیں چلا نمک کون سا تھا اور چینی کونسی تھی ۔اس کو تو لونگ بولتے ہیں نا وہ شرارت سے کہتی ایک ڈبا اٹھانے لگی چائے کی پتی بھی تو کچھ اسی کی طرح دیکھتی ہے اس نے لانگ کا چمچا بھرتے ہوئے چائے کے پانی میں انڈیل دیا ۔

اور پھر نمک کے تین بڑے سائز کے چمچے اپنی شاندار چائے کا حصہ بنانے لگی ۔

نمک کے نام پر چینی کی بس ایک چٹکی ہی ڈالی تھی ۔کیونکہ دونوں ایک جیسی ہونے کی وجہ سے وہ دونوں میں فرق نہیں کر پائی غلطی سے نمک کی جگہ چینی اور پتی کی جگہ لونگ ڈال دیئے ۔

کردم سائیں آپ کی شاندار جائے تیار ہے ۔

چائے کو کپ میں ڈالتی وہ اس کے کمرے کی طرف جانے لگی بے شک آج اس کے ہاتھوں جو ڈش تیار ہوئی تھی وہ چائے کے علاوہ کچھ بھی کھلا سکتی تھی

....

تائشہ غصے سے اپنے کمرے میں آگئی اس کا دل چاہا کہ دھڑکن کا منہ توڑ دے کس طرح سے کردم نے آج پہلی بار اس کے ہاتھ کی چائے پینے سے انکار کر دیا ۔

وہ کیسے اس کے دل کے ساتھ یوں کھیل سکتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ اس سے کتنی محبت کہتی ہے اور اس کے دل کو اتنی آسانی سے توڑ دیا ۔

کتنی محبت سے وہ اس کے لئے چائے بنا کر لائی تھی

یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا کردم سائیں میں آپ کو اس طرح سے اپنی محبت کو نظرانداز نہیں کرنے دوں گی ۔

میں کبھی اپنی جگہ دھڑکن کو نہیں لینے دوں گی ۔

آپ پر پہلا حق میرا ہے اور میرا ہی رہے گا دھڑکن چاہے کچھ بھی کر لے کبھی میری جگہ نہیں لے پائے گی اور نہ ہی اسے میں اپنی جگہ یہ لینے دوں گی جو بھی ہوا ہے اس پر تم بہت پچھتاؤ گی ۔

تمہیں لگتا ہے نہ تم مجھ سے میرے کردم شاہ کو چھین لوگی تو میں تمہاری یہ غلط فہمی میں دور کروں گی ۔

....

کردم شاہ داداسائیں کے قریب سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اس کا ارادہ فریش ہونے کا تھا ۔

دھڑکن کی معصوم شرارت یاد کرتے ہوئے دادا سائیں ایک بار پھر سے مسکرا اٹھے

دھڑکن بالکل اہانہ شاہ جیسی تھی اسی کی طرح معصوم اسی کی طرح شرارتی کتنی پیاری تھیں ان کی بیٹی آہانہ سب سے عزیز

لیکن اتنی ہی مشکل ترین زندگی ۔کتنی محبت لاڈ اور پیار سے کتنے نازوں سے اپنی بیٹی پالی تھی

اتنی محبت تو انھوں نے کبھی رضوانہ سے بھی نا کی تھی جتنی اہانہ سے کرتے تھے ۔

اسے دیکھتے ہی ان کے لبوں پر مسکراہٹ آ جاتی تھی ۔

دیکھنے میں حوریہ بھی بالکل آہانہ جیسے ہی دکھتی تھی ۔

بالکل آہانہ جیسی آنکھیں جنہیں دیکھنے سے وہ اکثر گرز کرتے قد بالکل آہانہ جتنا تھا ۔

وہ ان کی سب سے لاڈلی بیٹی کی بیٹی تھی لیکن صرف اہانہ کی نہیں وہ تو احسن ملک کی بیٹی تھی

۔

جس سے وہ نفرت کرتے تھے ۔

اور اس آدمی سے نفرت کی انتہا یہ تھی کہ وہ اپنی بیٹی تک کو نہ دیکھتے ۔

وہ خاموشی سے اپنی کرسی سے اٹھے ہو اور اہانہ کے کمرے کی طرف چلے آئے اس کمرے میں

سوائے دادا سائیں کے اور کوئی نہیں آتا تھا ۔

وہ جب بھی اداس ہوتے یا آہانہ کی یاد حد سے زیادہ آتی تو وہ اس کمرے میں چلے جاتے جہاں

اہانہ نے اپنا خوبصورت بچپن گزارا تھا ۔

•••••••••••••

دھڑکن نے یوٹیوب سے چائے بنانا سیکھی ۔

لیکن ملازمائیں اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی چائے کے لیے وہ کبھی ایک چیز مانگتی تو

کبھی دوسری چیز

چھوٹی بی بی جی چائے میں اتنی چیزیں نہیں ڈالی جاتی ملازمہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

اوہو آپ مجھے کنفیوز نہ کریں یوٹیوب والے ماسٹر ہیں انہیں سب پتہ ہوتا ہے ۔

جیسے آپ بناتے ہیں ویسے چائے نہیں بنتی مجھ سے سیکھیں کہ کس طرح سے چائے بنائی جاتی ہے ۔

دھڑکن نے کسی ماہر شیف کی طرح کہا اور چائے بنانے میں جھٹ گئی ملازمہ بھی اس کی ڈانٹ سے ڈرتے ہوئے جو کچھ وہ مانگ رہی تھی دیتی جارہی تھی ۔

اور پھر چائے نامی ایک شاہکار تیار ہوگیا جسے اب کردم سائیں نے پینا تھا ۔

مبارک ہو کردم سائیں آپ کی بیوی نے پہلی بار چائے بنائی ہے وہ خود کو شاباشی دیتی ہوئی کردم کو بھی مبارک بھی دے ڈالی اور چائے لے کر اس کے کمرے میں جانے لگی

....

دادا سائیں کتنی ہی دیر اہانہ کے کمرے میں رہیں ۔

انہیں یاد تھا یہ کمرہ اہانہ اور وہ دونوں سجاتے تھے ۔

وہ اپنے ہر کام میں صرف اپنے باپ کو شامل کرتی تھی ۔

شاہ سائیں جو دنیا کے لئے سخت گیر انسان تھے اپنی بیٹی کے لیے دنیا کے کے بہترین باپ تھے ۔

اہانہ کے لئے ان کے چہرے پر کبھی غصہ نظر نہ آیا ۔

وہ اس پر کبھی غصہ کر ہی نہیں پاتے تھے بالکل دھڑکن کی طرح ۔

دھڑکن کے ہر اسٹائل میں انہیں کہیں نہ کہیں اہانہ نظر آتی تھی ۔

شاید حوریہ کے بھی انداز میں اہا نہ ہوتی ہوگی لیکن حوریہ پرانھوں نے کبھی دھیان ہی نہیں دیا وہ ان کے دشمن کی جو بیٹی تھی ۔

تصویر والا البم کہاں گیا یہیں تو رکھا تھا وہ الماری میں تصویروں والا البم ڈھونڈ رہے تھے لیکن بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی انہیں نہ ملا پھر اچانک یاد آیا وہ تو کچھ دن پہلے وہ اپنے کمرے میں لے گئے تھے ۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دیے ان کا ارادہ اپنے کمرے سے البم لانے کا تھا ۔

....

وہ چائے لے کر آئی کردم نہا رہا تھا ۔

کردم سائیں آپ کی چائے دھڑکن نے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا ۔

وہی میز پر رکھ دو دھڑکن میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں ۔وہ اندر سے بولا

ٹھیک ہے آپ چائے پی لیجئے گا میں نے بنائی ہے یوٹیوب سے دیکھ کر دھڑکن نے بتانا ضروری سمجھا جس پر اندر کردم بے ساختہ مسکرایا ۔

اچھا تم نے یوٹیوب سے دیکھ کر چائے بنائی ہے گویا بات کھینچنے کو اس کے ساتھ باتیں کرنا چاہتا تھا ۔

جی ہاں آپنے ہاتھوں سے بنائی ہے میں نے اچھا میں جارہی ہوں دھڑکن نے واپسی کی راہ لیتے ہوئے کہا ۔

دھڑکن تھوڑی دیر رکو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے کردم کا دل اسے بہت ساری باتیں کرنے کو تھا لیکن دھڑکن تھی جو یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی ۔

نہیں مجھے حوریہ دیدہ کے کمرے میں جانا ہے مجھے ان سے کچھ کام ہے آپ بعد میں بات بتا دیجئے گا نہ جانے کیا کیا کام ہیں آپ کا مجھ

وہ اس کے جذبات اور خواہشات سے انجان بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی ۔

تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں پھر تمہیں بتاتا ہوں کیا کیا کام ہے ۔

پھر دیکھوں گا کیسے کرتی ہوں یہ بھاگ دوڑ آنا تو تمہیں میرے ہی پاس ہے

....

حوریہ نے دھڑکن سے کہا تھا کہ وہ چائے بنا کر اس کے کمرے میں آ جائے ۔

لیکن کافی دیر کے بعد بھی جب وہ نہ آئی تو پھر حوریہ اس کے پیچھے چلی گئی ہو سکتا ہے اس سے چائے نہ بنی ہو ۔

لیکن راستے میں ہی نظر اچانک اہانہ کے کمرے پر پڑی ۔

اسے یاد تھا بچپن میں جب وہ ایک بار کمرے میں گئی تھی تو نانا سائیں نے اسے بہت سخت ڈانٹا تھا ۔

اور اس کے بعد وہ اس کمرے میں نہ گئی لیکن یہ اس کی ماں کا کمرہ تھا وہ خود کو روک بھی نہیں سکتی تھی ۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ کمرے کے اندر چلی گئی اس کمرے کی ہر ایک چیز اس کی ماں کی تھی جس میں اس کی ماں کی یادیں تھیں

اس گھر میں کبھی بھی اسے اہانہ کی بیٹی کے روپ میں قبول نہ کیا گیا سب لوگ اسے احسن ملک کی بیٹی کہتے تھے ۔

وہ تو کبھی بھی اہانہ کی بیٹی نہ بن پائی ۔

لیکن ان سب کے کہنے سے کیا وہ اہانہ کی بیٹی نہیں رہے گی ۔

وہ اس کی بیٹی تھی کوئی مانے یا نہ مانے ۔

اس کے سامنے ایک بہت بڑی تصویر تھی جس میں نانا سائیں نے اس کی ماں کو اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا ۔

کتنا پیار کرتے تھے وہ اس کی ماں سے اور اس سے اتنی ہی نفرت ۔

جیسے اس کی ماں کا قتل اس کے باپ نے نہیں بلکہ اس نے کیا ہو ۔

وہ ہر چیز کو چھوتی اپنی ماں کا لمس محسوس کر رہی تھی ۔اس کی آنکھیں کب بھیگنے لگی اسے محسوس نہ ہوا

....

کردم شاہ نہا کر نکلا تو نظر سامنے میز پر الٹا پڑے ہوئے کپ پر پڑی

وہ پریشانی سے آگے بڑھا اور کپ کو ایک طرف کرتا ضروری کاغذات دیکھنے لگا جن کا بیڑا غرق ہو چکا تھا

یا خدایا یہ کیا ہو گیا کاغذات کو دیکھتے ہوئے وہ بہت پریشان ہو چکا تھا کیونکہ یہ بہت ضروری کاغذات تھے

یہ اس لڑکی نے کیا کردیا کردم کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

یہ انتہائی ضروری کاغذات تھے۔

تو اس لیے بھاگ گئی بیوقوف لڑکی غلطی قبول کی جاتی ہے اس طرح اسے بھاگا نہیں جاتا۔

شاید کردم کو اتنا غصہ نہ آتا اگر دھڑکن اسے بنا بتائے یہاں سے چلی نہ جاتی اگر چائے پیپرز پر گر گئی تھی تو اسے بتا دینا چاہیے تھا نہ کہ اس طرح سے جھوٹ بول کر یہاں سے بھاگ جانا چاہیے تھا۔

وہ پیپرز اٹھا کر نیچے آیا۔

کیونکہ مانا چاہے غلطی سے گری ہوگی لیکن اسے چھپا کر دھڑکن نے غلطی کی تھی جو کردم کو ہرگز پسند نہ آئی وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ تائشہ کی طرح ہر بات میں اس سے جھوٹ بولے وہ اپنا اور دھڑکن کا رشتہ سچائی سے مضبوط کرنا چاہتا تھا

اب ان پیپرز کی وجہ سے جو نقصان ہونا تھا سو ہوا لیکن کردم کا ارادہ دھڑکن کو یہ بتانے کا ضرور تھا کہ اپنی غلطی ایکسیپٹ کرنی چاہیے نہ کہ چھپانی

....

....

شاہ سائیں کمرے کی طرف واپس جا رہے تھے تصویروں والا البم مل چکا تھا لیکن دروازے پر قدم رکھتے ہی جب انہوں نے حوریہ کو آنسو بہاتے دیکھا تو غصے سے ان کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگیں۔

یہ وقت وہ اپنی بیٹی کے ساتھ تنہا گزارنا چاہتے تھے یہ وہ وقت تھا جب وہ حوریہ کی شکل ہرگز نہیں دیکھنا چاہتے تھے

اس وقت غصے کے باعث ان کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔

وہ غصے سے آگے بڑھیں

....

یہ تم نے کیا کیا بے وقوفی لڑکی کردم نے پیپرز اس کے سامنے ٹیبل پر پھینکے تھے۔

یہ کیا ہے کردم سائیں اور میں نے کیا کیا ہے دھڑکن نے انجان نظروں سے پیپرز کو دیکھتے ہوئے پوچھا جواب زمین اب پڑے تھے۔

یہ بھی تمہیں میں بتاؤں کہ تم نے کیا کیا ہے ----

دیکھو دھڑکن اگر غلطی ہو جائے تو مجھے بتا دو ۔کم ازکم اس طرح سے وہاں سے بھاگنے کا کیا مطلب تھا ۔

تم مجھے بتا سکتی تھی نہ ۔

غلطی سے گر گئی چائے کوئی بات نہیں لیکن مجھے بتائے تمہارا یہاں غلطی ہے ۔

اس طرح سے جھوٹ بولنا غلط ہے ۔

میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا کردم سائیں اس طرح سب کے سامنے اپنی انسلٹ ہوتے دیکھ کر وہ چپ نہیں رہی ۔

سچ چھپانا جھوٹ ہی ہوتا ہے دھڑکن تم سے غلطی ہوئی ہے اسے ایکسیپٹ کرو ۔

مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی کردم سائیں میں نے چائے آپ کے بیڈ کی سائیڈ والی ٹیبل پر رکھی تھی وہاں کوئی پیپرز نہیں تھے میں کوئی بے وقوف یا چھوٹی بچی نہیں ہوں کہ ایسی چیزوں کی سمجھ نہ ہو ۔

دھڑکن اگر غلطی ہو جائے تو اسے قبول کرلینا چاہیے کونسا کردم سائیں تمہیں کچھ کہیں گے جو تم اس طرح سے جھوٹ بول رہی ہو

تائشہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا

تائشہ دیدہ آپ خاموش رہیں یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے

تائشہ کی مخالفت نے دھڑکن کو مزید غصہ دلایا تھا ۔

جس دن سے تائشہ نے اس کے ہاتھ جلائے تھے اسے لگ رہا تھا کہ تائشہ نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا ہے اس کی نفرت زدا نگاہوں کو بھی وہ خود پر نوٹ کر چکی تھی ۔

اور اب اس سب کی وجہ بھی سمجھنے لگی تھی ۔

وہ اپنی خود تک محدود رہنے والی نیچر کی وجہ سے کسی کو کچھ نہیں کہتی تھی لیکن آج تائشہ کا اس کے اور کردم کے بیچ میں بولنا اسے زہر لگا تھا ۔

اگر میں غلطی کروں گی تو اسے ایکسیپٹ کروں گی اتنا حوصلہ ہے مجھ میں ۔میں نے کچھ نہیں کیا میں نے چائے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور وہاں کوئی پیپرز نہیں تھے۔

نجانے کیوں اپنی سچائی کا یقین دلاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے ۔

بابا تو کہتے تھے کہ کردم اس کا سائباں ہے زندگی کے ہر معاملے میں اس کا ساتھ دے گا ۔یہاں وہ خود کھڑا اس پر جھوٹا الزام لگا رہا تھا

اس کے آنسو دیکھ کر کردم کا غصہ تھوڑا کم ہو چکا تھا ۔

اس سے پہلے کہ اس سے وہ کچھ کہتا بابا سائیں کی بلند آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرلیا

....

میں پوچھتا ہوں ہمت کیسے ہوئی تمہاری اس کمرے میں قدم رکھنے کی وہ غصے سے دھاڑے ۔

ناناسائیں وہ ---وہ میں دراصل ----حوریہ نے کچھ کہنا چاہا جب شاہ سائیں نے تصویر ہاتھ سے کھینچ نکالی

دفع ہو جاؤ یہاں سے اور آج کے بعد اس کمرے میں قدم رکھنے کی جرات کبھی مت کرنا ۔

یہ میری بیٹی کا کمرا ہے جس کا قتل تمہارے باپ نے کیا ہے وہ غصے سے اپنے آپے سے باہر ہو چکے تھے ۔

آپ کی بیٹی میری بھی کچھ لگتی ہے نا نا سائیں وہ آنسو بھرے چہرے سے بولی شاید انہیں احساس دلانا چاہتی تھی کہ ان کی بیٹی کا اس کے ساتھ بھی ایک مضبوط رشتہ ہے ۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی گھر کے سارے ہی لوگ اس کمرے میں پہنچ چکے تھے ۔

بکواس بند کرو کچھ نہیں لگتی ہماری بیٹی تمہاری تمہارا باپ ہمارے خاندان کا قاتل ہے ۔

تمہارے باپ نے میرے جوان بیٹوں کو مار ڈالا ایک بیٹی کو بیوہ کردیا تو دوسری بیٹی کی جان لے لی ۔

دادا سائیں ۔کردم نے آگے بڑھتے ہوئے ان کے کندھے تھامے۔

نہیں ہو تم ہمارے خاندان کا خون دشمن کی بیٹی ہو تم وہ دھارتے ہوئے بولے یہ جانے بغیر کے ان کے الفاظ سامنے والے کیا اثر رہے ہیں ۔

چھوڑیں بابا سائیں آپ کس کے سامنے یہ ساری باتیں کر رہے ہیں ۔پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کو کھا گئی اور اپنی منحوسیت ہمارے گھر لے آئی ۔

گھٹیا باپ گھٹیا بیٹی رضوانہ نے زہر اگلوتے ہوئے کہا

۔بس پھوپو سائیں کردم دھیمی آواز میں بولا ۔ادب اور لہذا سے کچھ بھی سخت نہ بولنے پر مجبور کر گیا تھا

اور اب اس کی منحوسیت میرے بیٹے کی زندگی خراب کرے گی نجانے کون سی ادائیں دکھا دکھا کر اس نے میرے بیٹے کو پھسایا ہے آج پہلی بار اس گھر میں نازیہ کے منہ سے اپنے لئے اس نے کچھ سنا تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ ڈوب مرے یا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے ۔

اسے یقین تھا کہ نازیہ مامی سائیں اس سے محبت نہیں کرتی لیکن اتنی شدید نفرت

حوریہ سے مزید برداشت کرنا مشکل ہوگیا وہ بھاگتے ہوئے اس کمرے سے نکلتی چلی گئی ۔

کتنی آسانی سے یہ سب لوگ اسے قاتل کی بیٹی کہہ رہے تھے کوئی نہیں کہہ رہا تھا جس کا قتل ہوا ہے وہ اس کی ماں ہے ۔

اپنے کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ۔

جب لگلے ہی مٹے اس کمرے میں دھڑکن داخل ہوئی ۔ اور اسے اپنے سینے سے لگایا ۔

اور اسے سنبھالنے لگی

....

شام تک گھر کا ماحول بہتر ہو چکا تھا دادا سائیں کا غصہ اتر چکا تھا ۔

اس وقت انہیں اپنے لفظوں کا احساس بھی تھا ۔وہ غصے میں حوریہ کیلئے بہت غلط الفاظ استعمال کر چکے تھے وہ اس معصوم کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے تھے لیکن وہ کبھی یہ بات بھی نہیں بھلا سکتے تھے کہ وہ ملک کی بیٹی ہے

دھڑکن نے حوریہ کو چپ کروایا جبکہ اس کی اداسی ابھی بھی بہت کچھ بیان کر رہی تھی۔

مقدم شاہ آج دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا ۔اسے تو خبر ہی نہ تھی کہ آج اس کے گھر میں کیا کیا ہوا ہے ۔

حوریہ ابھی تک کمرے سے نہ نکلی آج اسے اپنے ہی وجود سے نفرت ہوگئی ۔

وہ اپنے اندر ایسی گھٹن محسوس کر رہی تھی کے موت کی خواہش بھی شدت سے کر بیٹھی ۔

•••••••••••••

کل مقدم شاہ اور حوریہ کو حویلی سے نکلنا تھا ۔

اسی لئے آج وہ اپنے سارے کام نپٹا دینا چاہتا تھا سارے کام نپٹاتے نپٹاتے اسے رات کے ساڑھے گیارہ بج گئے ۔

دادا سائیں سے ملنے گیا تو وہ آرام کر رہے تھے وہ انہیں ڈسٹرب کئے بغیر ہی واپس اپنے کمرے کی طرف چلا آیا ۔

کمرے میں آیا تو حوریہ بھی شاید سو رہی تھی ویسے وہ اس طرح سے کبھی سوتی نہیں تھی اس کا انتظار کرتی تھی لیکن آج ضرورت سے زیادہ لیٹ ہو گیا تھا جس دن سے اس کی شادی ہوئی تھی وہ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے لگا تھا ۔

دادا سائیں بھی اس سے بہت خوش تھے ۔

وہ حوریہ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اسے فلحال بہت بھوک لگی تھی ۔اور ملازمہ کا ہاتھ کا کھانا وہ کبھی پسند نہیں کرتا تھا ۔

جب سے اس کی شادی ہوئی تھی اماں سائیں کافی بے فکر رہنے لگی تھی ۔انھوں نے تو اپنی ساری ذمہ داریاں حوریہ کے حوالے کردی تھی ۔

اس کے لئے مقدم نے ہی ان سے کہا تھا کہ۔اب آپ بے فکر ہو جائے اور اپنی صحت کا خیال رکھا کریں میرا خیال رکھنے کے لیے میری بیوی آگئی ہے ۔

ابھی مقدم سوچ ہی رہا تھا کہ وہ حوریہ کو جگائے یا نہ جگائے کہ حوریہ کی آنکھ کھل گئی ۔

آپ آگئے میں آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی ۔وہ بیٹھتے ہوئے بولی تو مقدم مسکرایا

مجھے اندازہ تھا کہ تم میرا انتظار کیے بغیر نہیں سو سکتی اب جلدی سے کھانا لگاو بہت بھوک لگی ہے ۔وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

اس وقت گھر کے زیادہ لوگ سوتے نہیں تھے بس اپنے اپنے کمرے میں چلے جاتے تھے ۔

حوریہ اس کے قریب سے اٹھنے لگی

جب اس کی آنکھوں پر نظر گئی ۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی مقدم نے اس کا ہاتھ تھام لیا ۔

تم روئی ہو ---؟

کیوں روئی ہو تم ---؟

کسی نے کچھ کہا ہے تم سے ---؟

کس نے کہا ہے پھپو سائیں---؟

مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ وہ باز نہیں آئیں گی ان سے تمہیں خود بات کرتا ہوں وہ اس سے کہتا بیڈ سے اٹھا

مقدم سائیں مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔

اور میں نہیں روئی ہوں --اس نے خوفزدہ ہوکر فوراً کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی لیکن مقدم کے روکنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

مقدم سائیں میں کہہ رہی ہوں نہ مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔اور اگر خالا سائیں کچھ کہہ بھی دیں تو کیا فرق پڑتا ہے ان کی باتیں سننے کی عادت ہے مجھے۔وہ سمجھانے والے انداز میں بولی

اس کا مطلب ہے کسی اور نے کچھ کہا ہے --کس نے کہا ہے بتاؤ مجھے۔اس بار وہ اس کا چہرہ تھام کر نرمی سے بولا۔

مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا مقدم سائیں آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔

تو اگر کسی نے کچھ نہیں کہا تو یہ آنکھیں سرخ کیوں ہیں۔بتاؤ مجھے اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے یہ سوچتے ہوئے مقدم نے دروازہ کھولا ۔

مقدم لالہ ابھی تھوڑی دیر پہلے بابا سائیں میرے کمرے میں آئے تھے وہ کہہ رہے تھے۔

کہ دودھ پینے سے طبیعت جلدی ٹھیک ہوتی ہے ۔ سر میں بھی آرام آجاتا ہے یہ لیں حوریہ دیدہ میں آپ کے لیے دودھ لے کر آئی ہوں یہ جلدی سے پی لیں تاکہ آپ کے سر کا درد ٹھیک ہوجائے ۔

دھڑکن نے دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھما دیا اور مقدم کی طرف متوجہ ہوئی

آپ کو پتہ ہے آج دادا سائیں اور بڑی امی اور پھپھو سائیں نے ان کو اتنا ڈانٹا بیچاری اتنی روئی ہیں

وہ مقدم کو دیکھ کر بتانے لگی ۔جبکہ مقدم کا دھیان اس کی باتوں پر ضرور تھا لیکن وہ دیکھ حوریہ کو رہا تھا ۔

اماں سائیں نے تمہیں کچھ کہا ہے وہ بے یقینی سے پوچھ رہا تھا

ہاں مقدم لالا انہوں نے ہی کہا ہے

وہ کہہ رہی تھی کہ یہ دیدہ نے آپ کو پھنسا کر آپ سے شادی کرلی ہے اب آپ کی زندگی خراب کر دی گئی

بس کرو دھڑکن جاؤ یہاں سے ۔اس سے پہلے کے دھڑکن اور کچھ کہتی حوریہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی ۔

دیدہ میں تو بس اسے اس طرح سے غصہ ہوتے دیکھ کر دھڑکن پریشان ہوگئی

دھڑکن گڑیا تم اپنے کمرے میں جاؤ ۔

اس سے پہلے کہ حوریہ کچھ جواب دیتی مقدم نے کہا ۔

اوکے گڈ نائٹ

دھڑکن کو اب وہاں اپنا رکنا بے مقصد لگا حوریہ نے اسے دن میں بھی یہ سب کچھ مقدم کو بتانے سے منع کیا تھا لیکن اس نے خود ہی سوچا تھا کہ وہ مقدم کو ضرور بتائے گی آخر اسے بھی تو پتہ چلے کہ اس کے پیچھے وہ دن رات طعنے سہتی ہے ۔

شاید حوریہ کے غصے کی بھی یہی وجہ تھی لیکن دھڑکن کو فرق نہیں پڑتا تھا ۔کیونکہ جو کچھ اس کے ساتھ ہو رہا تھا وہ غلط تھا ۔

تم نے مجھے یہ سب کچھ کیوں نہیں بتایا حور وہ غصے سے بولا ۔

میں نہیں بتانا چاہتی تھی ۔اور پلیز اس وقت میرے سر میں بہت درد ہے آپ مجھ سے بالکل بھی کچھ نہیں پوچھیں گے ۔اس سے نظر ملاتے ہوئے اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو گرنے لگے ۔

مقدم نے اگلے ہی پل کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔

میں بہت بری ہوں مقدم سائیں جب سے اس حویلی میں آئی ہوں سب کی زندگی حرام کر رکھی ہے میں نے ۔وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

تم نے میری زندگی جنت بنادی حور وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا

گھٹیا باپ کی گھٹیا بیٹی ہوں۔ اس بار حوریہ کے رونے میں شدت آگئی

نہیں ہو تم اس کی بیٹی صرف میری ہو میری بیوی ہو تم ۔

اسے اپنے ساتھ لگائے اسے رونے دے رہا تھا ۔

آپ کی زندگی میں شامل ہو کر میں نے آپ کی زندگی خراب کردی ۔وہ پھر سے روتے ہوئے بولی تو مقدم بے اختیار مسکرایا وہ اسے کبھی نہیں بتا سکتا تھا کہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے بعد وہ آسمانوں میں اڑ رہا ہے ۔اپنی زندگی کو ایک خواب تصور کرنے لگا ہے ۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے ۔

اپنی محبت کو حاصل کر کے وہ سب کچھ حاصل کر چکا ہے ۔وہ اسے یہ سب کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا اپنی محبت کا ۔

لیکن اس سب کے لئے سب سے ضروری یہ تھا کہ مقدم اس گھر میں حور کو ایک پہچان دے
-اور اس نے یہ کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا تھا ۔

....

....

دھڑکن اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب پیچھے سے ملازمہ کی آواز آئی

دھڑکن بی بی اسے کردم سائیں کے کمرے میں دے آئیں

ابھی ان کا خاص ملازم دے کر گیا ہے اس نے کہا ہے کہ یہ فائل کردم سائیں کو دینی ہے۔

اس وقت اگر میں ان کے کمرے میں جاؤنگی تو غصہ ہو جائیں گے لیکن آپ سے نہیں ہونگے
تو یہ فائل آپ ہمیں دے آئیں ۔

ملازمہ نے فائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جبکہ آج کے واقعے کی وجہ سے اس کا دل
بالکل بھی کردم کو دیکھنے کو نہیں کر رہا تھا ۔

وہ اس سے خفا تھی اس لیے اس واقعے کے بعد اس کو دیکھا تک نہیں چاہتی تھی اس کے بعد وہ گھر پر رہا لیکن دھڑکن نے اسے بالکل بھی اہمیت نہ دی

ڈنر ٹیبل پر اس سے بالکل بھی بات نہ کی ۔

لیکن اب یہ سچ تھا کہ اس وقت کردم کے کمرے میں ملازماؤں میں سے کوئی گیا تو وہ بہت غصہ ہوگا ۔اس نے ملازمہ کے ہاتھ سے فائل پکڑی اور اوپر کی طرف جانے لگی ۔

دروازہ کھٹکھٹانے کی زحمت نہیں کرنی پڑی کیونکہ دروازہ پہلے ہی پورا کھلا تھا ۔

وہ بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا --

اسے آتے دیکھ کر لیپ ٹاپ ایک سائیڈ پر رکھنے لگا جبکہ وہ فائل بیڈ پر رکھتی وہی سے پلٹ گئی ۔

دھڑکن میری بات سنو ۔مجھے لگتا ہے آج جو کچھ ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے اور شاید میں بھی کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر گیا مجھے لگتا ہے ہمیں اس بارے میں بات کرنی چاہیے ۔

کردم نے اسے اس طرح سے وہ بنا کر کھڑے دیکھ کر کہا

جبکہ وہ اس کی بات کو اہمیت دئے بغیر وہاں سے جانے لگی دھڑکن میں تم سے بات کر رہا ہوں اور یہاں پر تم مجھے نخرے دکھا رہی ہو کردم کو اب اس پر غصہ آ رہا تھا پہلے جو کچھ بھی ہوا یقیناً دھڑکن کی غلطی نہیں تھی لیکن اب تو وہ سب جان بوجھ کر رہی تھی ۔

اس وقت میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی

دھڑکن واپس جانے لگی جب نظر اسٹڈی کی ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر پڑی ۔

اورکرسی کے کونے کے ساتھ پیلے رنگ کے ٹسیل پر یقیناً یہ تائشہ کا تھا ۔

تائشہ نے کافی ہوشیاری سے کام کیا تھا لیکن پھر بھی چور اپنی کوئی نشانی چھوڑ کے جاتا ہے اس نے وہ ٹیسل کرسی سے اتارا ۔آج صبح تائشہ نے اسی رنگ کپڑے پہنے تھے اور اس کے دوپٹے کے چاروں کونوں کے ساتھ یہ ٹیسلز تھے

اس نے ٹیسل کردم کو دکھاتے ہوئے اپنی مٹھی میں رکھا ۔

اس کا ارادہ کردم کے کمرے میں رک کر اسے صفائی دینے کا نہیں بلکہ تائشہ سے وجہ پوچھنے کا تھا ۔

....

وہ تائشہ کے کمرے میں آئی وہ یہ تو جانتی تھی کہ اس کی کردم کے ساتھ شادی اسے ہرگز پسند نہیں آئی لیکن وہ اتنا گر سکتی ہے یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا ۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ۔

دھڑکن تم یہاں کیا کر رہی ہو تائشہ سونے کی تیاری کر رہی تھی جب اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان ہوئی

وہ تائشہ دیدہ جب آپ نے اسٹڈی ٹیبل پر چائے گرائی تب آپ کا ٹیسل کرسی سے اٹک گیا تھا آئندہ ایسا کچھ بھی کرتے ہوئے یاد رکھیے گا کہ اس طرح کی کوئی چیز نہ پہنیں جو آپ کی غلطی کا ثبوت چھوڑ جائے ۔

خیر اب وجہ بتانا پسند کریں گی آپ ۔دھڑکن اتنی دلیر نہیں تھی کہ کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے اس کی غلطی کی وجہ پوچھ پاتی لیکن نہ جانے کیا بات تھی کہ کردم کی نظروں میں خود کو غلط دیکھ کر وہ یہاں تک آ چکی تھی ۔

شاید بابا کی باتوں کا اثر تھا

دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا ۔مجھے کیا پتا یہ ان کے کمرے میں کیسے پہنچا میں تو آج سارا دن ان کے کمرے میں گئی ہی نہیں ۔اور میں ویلے بھی ان کے کمرے میں نہیں جاتی تم مجھ پر الزام لگا رہی ہو تائشہ نے بھڑک کر کہا ۔

اپنی چوری پکڑے جانے پر تائشہ کو رونا آنے لگا اب یہ رونا چوری پکڑے جانے پر تھا یا کسی اور وجہ سے دھڑکن نہیں سمجھی لیکن اس کے رونے کی وجہ سے اسے مزید غصہ آ رہا تھا

اپنے یہ ڈرامے کردم سائیں کے سامنے کریں یا پھر اس کے سامنے کریں جیسے آپ کے ان ڈرموں پر یقین ہو بتائیں مجھے کہ آپ نے کردم سائیں کی فائل پر وہ چائے کیوں گرائی ۔

بس دھڑکن بہت ہوگیا حد ہوتی ہے بدتمیزی کی ۔اپنا نہ سہی اس کا ہی خیال کر لو وہ عمر میں تم سے بڑی ہے دھڑکن کو احساس بھی نہ ہوا تھا کہ کردم کب اس کے پیچھے آیا ۔

مجھے تم کبھی بھی اتنی بدتمیز نہیں لگی تھی معافی مانگو تائشہ سے فوراً وہ غصے سے دھارتے ہوئے بولا ۔

میری کوئی غلطی نہیں ہے کردم سائیں وہ چائے تائشہ دیدہ گرائی تھی ۔

اور اب انہوں نے مجھ پر الزام لگایا ہے اس کی بات پر تائشہ کے رونے میں شدت آگئی جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ پہلے ہی کردم کو کمرے میں دیکھ چکی تھی تبھی اس نے یہ رونے دھونے والا ڈرامہ کیا تھا ۔

بس کرو دھڑکن بہت ہوگئی بدتمیزی ابھی کے ابھی معافی مانگو تائشہ سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ۔کردم کے غصے کو دیکھ کر دھڑکن ایک پل کے لئے سہم سی گئی لیکن وہ کیوں ڈرتی وہ غلط تو نہیں تھی

بلکہ اسے زبردستی غلط ثابت کیا جا رہا تھا ۔

ٹھیک ہے تائشہ کردم سے محبت کرتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ اس کی زندگی برباد کرنے کی کوشش کرے اور ان دونوں میں غلط فہمیاں پیدا کرے وہ بھی تک جب ان کا رشتہ پوری طرح سے شروع بھی نہیں ہوا ۔

دھڑکن تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا میں نے کہا ابھی کے ابھی تائشہ سے معافی مانگو وہ ایک ایک لفظ چھپا چھپا کر بولا ۔

ایم سوری۔۔ اپنی غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی معافی مانگ کا دھڑکن کو رونا آنے لگا لیکن اس شخص کے سامنے وہ بالکل نہیں رونا چاہتی تھی ۔

اسی لئے فوراً ہی اس کمرے سے باہر نکل آئی

بس تائشہ رونا بند کرو جو بھی ہوا بھول جاؤیہ بات ہم لوگوں میں رہنی چاہیے بڑوں تک نہیں پہنچنی چاہیے ۔

تم آرام کرو میں چلتا ہوں وہ تائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا اور کمرے سے باہر ہوگیا ۔

جبکہ ان دونوں کے رشتے میں پہلی دراڑ ڈال کرتا تائشہ بہت پرسکون تھی

....

کل جو کچھ بھی ہوا کردم نہیں چاہتا تھا کہ یہ بات بڑوں میں جائے ۔

وہ اتنے چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں دادا سائیں یا چاچا سائیں کو شامل نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

اس نے تائشہ کو تو منع کردیا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ دھڑکن اپنے چھوٹے دماغ کا استعمال ضرور کرے گی ۔

اسی لیے صبح صبح ہی اسے منع کرنے اس کے کمرے میں آیا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ اس وقت اپنے کمرے میں نہیں بلکہ کچن میں تھی

اسے لگا تھا کہ شاید صبح صبح اسے بھوک لگی ہوگی لیکن ملازمہ نے اسے یہ بتایا کہ وہ تو صبح صبح شاید آپ کے لئے ناشتہ بنا رہی ہے ۔

کردم نے تو جیسے شاید لفظ سنا ہی نہیں تھا ۔وہ ناشتہ بنا رہی تھی اس کے لیے اسے تو یقین تھا کہ وہ اس سے ناراض ہوگی ۔

لیکن یہاں تو وہ اس کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی کردم خوشگوار موڈ میں ناشتے کی میز پر آیا ۔

مقدم نہیں آیا ابھی تک ناشتے کی ٹیبل پر مقدم کو نہ پا کر اس نے پہلا سوال یہی پوچھا تھا ۔

نہیں آج وہ دونوں جا رہے ہیں نہ مقدم سامان گاڑی میں رکھوا رہا ہے دادا سائیں نے بتایا

اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہوگئے ۔

جب کہ کردم اپنی بیوی کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے کے لئے اس کا انتظار کر رہا تھا

رک جائیں دادو سائیں آپ یہ نہیں کھا سکتے یہاں دیکھیں میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے لئے ناشتہ بنایا ہے ۔

دھڑکن بھاگتے ہوئے آئی اور ٹیبل پر نقشے نما پراٹھا رکھتے ہوئے بولی ۔

دادو سائیں نے ایک نظر پراٹھے کو دیکھا پھر بے اختیار مسکرا دیے وہ جانتے تھے کہ صبح چھ بجے کے بعد سے وہ کچن میں گھسی ہوئی ہے ۔

اور انہیں یقین تھا اتنی دیر میں اس نے یہی پراٹھا ہی بنایا تھا ۔

بابا سائیں آپ بھی یہ ناشتہ مت کیجئے گا میں نے آپ کے لیے بھی اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنایا ہے ۔

احمد شاہ کا ناشتے کی طرف جاتا ہاتھ اچانک رک گیا ۔

رضوانہ اور نازیہ دونوں ہی اسے دیکھ رہی تھی ۔

باقی سب لوگ کھا سکتے ہیں ۔اس نے باقی سب لوگ کہتے ہوئے کردم کو خاص دھیان میں رکھا تھا ۔

یعنی کہ اب وہ اس کے لئے اسپیشل نہیں تھا ۔

بابا سائیں میں آپ کے لئے چائے لے کر آتی ہوں وہ بھی میں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس نے ''چائے ''پر زور دیتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو ہوا میں لہراتے ہوئے بتایا۔

یہ تو آج انقلاب ہوگیا احمد شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو دادا سائیں بول اٹھے خبردار جو ہماری پوتی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا۔

اتنی محنت سے اس نے ناشتہ بنایا ہے یہی کھاؤ۔

ارے کردم سائیں آپ کیوں روکے ہیں آپ بھی کھائے نہ۔کردم کو اس طرح سے خاموش بیٹھا دیکھ کر دادا سائیں بولے۔

جی داداسائیں میں کر رہا ہوں وہ بد مزا ہوکر روز مرہ کا ناشتہ دیکھنے لگا۔

جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا لیکن آج اسے اپنی بیوی کا تیڑا میڑا پراٹھا چاہیے تھا اپنی پلیٹ میں پراٹھا رکھتے ہوئے اس کا دھیان داداسائیں کی پلیٹ پر نقشے نما پراٹھے پر گیا تھا۔

کاش یہ ساری محنت اس کے لئے کی جاتی۔

اس سے پہلے کہ وہ ناشتہ شروع کرتا تائشہ نے اس کی پلیٹ میں ناشتہ رکھنا چاہا۔

ضرورت نہیں ہے تائشہ میں کر لوں گا نا چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ تھا۔

جس پر تائشہ شرمندہ سے ہوکر پیچھے ہوئی۔

آج حوریہ نہیں نکلی اپنے کمرے سے رضوانہ پھوپھو نے بتانا ضروری سمجھا کیونکہ وہ روزہی کردم کا ناشتہ اپنے ہاتھ سے لگاتی تھی ۔

حوریہ کی ضرورت نہیں ہے میری اپنی بیوی ہے یہ سب کام کرنے کے لئے ۔اس نے دروازے سے اندر آتی دھڑکن کو کچھ جتلاتی نظروں سے دیکھا تھا

شاید اسے بتانا چاہتا تھا کہ یہ جو ناشتہ اس نے بابا سائیں اور دادو سائیں کے لئے بنایا ہے اس کے لیے بھی بنانا تھا ۔

نہ جانے کیسے لیکن دادو سائیں اس کے اندر کی جلن کو محسوس کرچکے تھے ۔

دھڑکن بیٹا اس کے لیے بھی ناشتہ لگاؤ ۔وہ مسکراتے ہوئے دھڑکن سے بولے جس کا موڈ آف ہونے لگا تھا ۔

لگاؤ نہیں بناؤ ۔کردم نے حکم دیا ۔

میں تھک گئی ہوں ۔یہی کھالیں ۔وہ اس کے لئے ناشتہ نکالتے ہوئے ایک سائیڈ ہوگئی ۔

کردم نے گھور کر دیکھا ۔

فی الحال مجھے بھوک نہیں ہے ۔ شام تک اپنی تھکن اتار لینا اور میرے لیے کچھ بنا دینا ۔

وہ اسے گھورتے ہوئے اٹھ کر باہر نکل گیا ۔

جبکہ اپنی پیٹھ پر اس کے نظروں کی تپش بھی محسوس کر چکا تھا

باہر آنے کے بعد دیر تک سوچتا رہا کہ وہ یہ بچکانا حرکت کر کے کیوں آ رہا ہے ۔

سب گھر والوں نے نوٹ کرلیا تھا کہ وہ کہ دھڑکن کے ہاتھ کا ناشتہ بنا کرنا چاہتا تھا ۔دھڑکن نے کتنی صفائی سے اسے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ وہ اس کے لئے خاص نہیں ہے ۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اتنی ذرا سی بات پر اتنا غصہ کیوں آرہا ہے ۔

لیکن دھڑکن کو اس طرح سے خود سے لاپروا ہوتے دیکھ کر اسے بہت غصہ آرہا تھا

....

مقدم سائیں اتنا سارا سامان آپ تو بس 15 دنوں کے لیے جا رہے ہیں اور آپ نے شہر والا بنگلا کیوں کھوانے کے لیے کہا ہے ۔ملازم بتا رہے تھے کہ آپ وہاں شفٹ ہونے کی بات کر رہے ہیں وہ ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو دادا سائیں پوچھنے لگے ۔

بالکل ٹھیک سنا ہے آپ نے دادا سائیں میں حوریہ کو لے کر شہر والے بنگلے میں شفٹ ہو رہا ہوں اس نے میز پر موجود سب کے سروں پر دھماکہ کیا تھا ۔

وجہ جان سکتے ہیں ہم دادا سائیں کو غصہ تو بہت آیا لیکن اس کے معاملے میں وہ ہمیشہ ٹھنڈے دماغ سے سوچتے تھے ۔اس کی ضد کے آگے ان کا غصہ اور طاقت ہمیشہ دب کر رہ جاتے ۔

کردم جتنا سنجیدہ مزاج تھا مقدم کا مزاج اتنا ہی ضدی تھا ضد اس کی ذات کا حصہ تھی ۔اسی لیے وہ اس پر غصہ کر کے اسے کسی قسم کی ضد نہیں دلوانا چاہتے تھے ۔

وجہ بہت معمولی سی ہے دادا سائیں ۔کہ یہاں میری بیوی کو میری بیوی ہونے کی اہمیت نہیں مل رہی ۔

آپ لوگوں نے حوریہ کو اب بھی صرف ملک کی بیٹی سمجھا ہوا ہے نہ کہ مقدم شاہ کی بیوی ۔

چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لیکن وہ ملک کی بیٹی ہی رہے گی آپ سب کی نظروں میں ۔

اور میں اپنی بیوی کو بات بات پر ذلیل ہوتے نہیں دیکھ سکتا ۔اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں نا تو میرا دل کانپنے لگتا ہے وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شدت سے بولا ۔

مجھے لگتا تھا میں اس سے محبت کرتا ہوں دادا سائیں ۔لیکن یہ معاملہ محبت کی حدود سے بہت آگے نکل چکا ہے ۔اپنی محبت کو بیان کرنے کے لیے عشق سے بڑا کوئی لفظ نہیں ہوتا نہ اگر ہوتا تو وہ بھی میرے حوریہ کے لئے جذبات بیان کرنے کے لئے چھوٹا ہوتا ۔

آپ لوگوں کو میری بیوی پسند نہیں ہے ۔کسی کے لیے وہ ملک کی بیٹی ہے تو کسی کے لئے منحوس ۔اور آپ کے لیے اماں سائیں وہ رک کر اپنی ماں کو دیکھنے لگا ۔

آپ کے لیے تو وہ ایک آوارہ لڑکی ہے جس نے آپ کے بیٹے کو پھسا لیا ۔ آئندہ میری بیوی کے لئے ایسے لفظ استعمال مت کیجئے گا ۔آپ کی شاید وہ کچھ نہ لگے لیکن میری عزت ہے ۔

آج سے پندرہ دن کے بعد جب میں واپس آؤں گا میں شہر والے بنگلے میں رہوں گا اپنی بیوی کے ساتھ ۔

کیونکہ اس حویلی میں اب میں واپس تبھی آؤں گا جب میری بیوی کو میری بیوی ہونے کی حیثیت لے گی ۔

ایک ہی رات میں تمہارے کان بھر دیے اس نے مقدم سائیں رضوانہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا ۔

فکر نہ کریں پھپھو سائیں اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا ۔وہ تو کہہ رہی تھی کہ آپ کی تلخ باتوں سننے کی اس کو عادت ہے افسوس تو مجھے کسی اور پر ہے اس نے اماں سائیں کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

اس کے نظروں کے حصار میں خود کو محسوس کرتے ہوئے نازیہ کا سر مزید جھک گیا ۔

آپ نے کہا تھا نہ آپ کی ہر چیز سے بڑھ کر میری خواہش ہے اماں سائیں ۔ لیکن میری خواہش تو آپ کی سوچ کا مقابلہ بھی نہ کر سکی۔

تم یہ گھر نہیں چھوڑ سکتے مقدم سائیں تم جانتے ہو کہ ہمارے لئے کتنے اہم ہو تم جو چاہو گے وہ ہی ہوگا ۔آج سے بلکہ ابھی سے حوریہ کو اس گھر میں تمہاری بیوی کی حیثیت سے قبول کیا جائے گا ۔

شاید ہم کچھ زیادہ ہی جذباتی ہوگئے تھے ۔اپنے پوتے کو خود سے دور کرنے کا سوچتے ہوئے بھی دادا سائیں پریشان ہوگئے تھے

کردم مقدم اور اب دھڑکن تینوں میں انکی جان تھی وہ ان تینوں کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے ۔

یہ ساری باتیں مجھے نہیں آپ کو حوریہ کو بتانی ہوں گی وہ کہتے ہوئے ٹیبل سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

مطلب کے صاف لفظوں میں وہ ان کو حوریہ سے بات کرنے کے لئے کہہ رہا تھا ۔

••••••••••••••

••••••••••••

Classic Urdu Material

حوریہ دیدہ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی چلیں ناشتہ کریں وہ جانتی تھی کہ حوریہ رات سے اس سے ناراض ہے وہ جب مقدم کو سب کچھ بتا رہی تھی تب حوریہ کی آنکھوں میں اپنے لیے ناراضگی وہ محسوس کر چکی تھی

اور اب اتنی دیر سے اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی اس نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تھا حوریہ نے ایک نظر اس کے معصوم چہرے کو دیکھا پھر بے اختیار مسکرا دی

تم بہت شرارتی ہو دھڑکن میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ مقدم سائیں کو وہ سب کچھ بتانے کے لئے ۔

وہ اپنا ناشتہ لے کر باہر آئی۔

شاید ٹیبل پر موجود لوگ اس کا ہی انتظار کر رہے تھے کیونکہ ناشتہ تو وہ کافی دیر پہلے ہی کر چکے تھے

او حوریہ بیٹا بیٹھو ہمیں تم سے بات کرنی ہے۔

دادا سائیں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ پریشان سی بیٹھ گئی

دیکھو بیٹا کل جو کچھ بھی ہوا وہ بہت زیادہ تھا وہ ٹیبل کی طرف دیکھتے ہوئے بولے وہ کبھی بھی اس سے بات کرتے ہوئے اس کے چہرے کو نہیں دیکھتے تھے

شاید ہم کل کچھ زیادہ ہی جذباتی ہوگئے تھے ہم سب نے کل تمہیں بہت ہرٹ کیا ۔

ہم تم سے اس کے لیے معافی چاہیے----

پلیز مجھے برا نہیں لگا اس سے پہلے کہ وہ معافی مانگتے ہوئے وہ بول اٹھی

وہ اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتی تھی وہ اسے اپنے سامنے جھکتے تو کبھی نہیں سوچ سکتی تھی ۔

مقدم سائیں کہہ رہے ہیں کہ وہ تمہیں لے کر شہر والے بنگلے میں شفٹ ہو رہے ہیں مامی نے بات میں حصہ لیا ۔

ہم سب ایسا نہیں چاہتے حوریہ تم ہمارے خاندان کی بہو ہو مقدم اس خاندان کا بیٹا ۔

ہم کوشش کریں گے کہ آج کے بعد ہمارے لفظوں سے یا ہمارے رویوں سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے ۔آج سے بلکہ ابھی سے میں تمہیں اپنی بہو کے روپ میں قبول کرتی ہوں لیکن خدا کے لئے اس حویلی سے مت جانا میں اپنے بیٹے کے بغیر نہیں رہ پاؤں گی وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی ۔

ان کی آنکھوں سے نکلتے آنسو دیکھ کر حوریہ اندر تک کانپی تھی ۔ایک ماں اپنے بیٹے کے لئے ایک ایسی لڑکی کو قبول کر رہی تھی جس کا باپ اس کے شوہر کا قاتل تھا

آپ فکر نہ کریں مامی سائیں ہم کہیں نہیں جائیں گے ۔ہم نے کہاں جانا ہے یہ تو ہمارا گھر ہے اور صبح کا بھولا شام کو اپنے گھر ہی آتا ہے کہیں اور نہیں جاتا ۔

حوریہ یار جلدی سے ناشتہ کرو کیا چڑیا کی طرح چوگ رہی ہو ۔کیا کہا تھا تم سے کہ صبح صبح نکلیں گے اور تم ابھی تک تیار بھی نہیں ہو ۔

وہ اسے گھر کے کپڑوں میں دیکھتے ہوئے اچھا خاصہ تپ اٹھا تھا ۔

ہم تھوڑی دیر اپنی بہو سے بات کر رہے تھے

حوریہ بیٹا آرام سے ناشتہ کرو اور پھر سکون سے نکلنا ۔اسے تو ہر بات کی جلدی ہوتی ہے دادا سائیں کرسی سے اٹھتے ہوئے خوشگوار لہجے میں کہا ۔

جبکہ مقدم کو آتا دیکھ کر نازیہ اپنی آنکھیں صاف کر چکی تھی ۔

جبکہ رضوانہ تو ابھی بھی اسے قہر برستی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔

اچھا ٹھیک ہے تم ناشتہ کرو تب تک میں کردم سائیں سے ڈیرے پر ملنے جا رہا ہوں اور جب تک میں آؤں تم بالکل تیار ملو مجھے ۔

وہ اسے کہتا ہوا اٹھ کر چلا گیا ۔

جبکہ حوریہ کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہ تھی ۔آج اتنے سالوں کے بعد نانا سائیں نے اسے اتنی محبت سے مخاطب کیا کل وہ جن لفظوں سے ہرٹ ہوئی تھی آج تو وہ ان الفاظوں کو بھول ہی چکی تھی ۔

اسے اس گھر میں مقدم شاہ کی بیوی کی حیثیت ملی تھی نہ کہ ملک کی بیٹی کی اس کا دل چاہا کہ مقدم شاہ کے گلے سے لگا کر اس سے اپنے دل کی کیفیت بیان کرے ۔

لیکن اسے پتہ تھا اس کے بعد مقدم شاہ نے فری ہو جانا ہے ۔مقدم شاہ کی محبت اور بے باکی کو سمجھتے ہوئے بے اختیار شرمائی جبکہ دھڑکن قریب بیٹھی اااوو ہووو کرتی اس سے لپٹ چکی تھی ۔

ویلے مقدم لالا نے ایسی بھی کوئی رومینٹک بات نہیں کی کہ آپ شرمائے وہ اسے چھڑتے ہوئے بولی تو حوریہ مزید شرمانے لگی

••••••••••••••۔

ہاہاہا ۔مجھے یقین نہیں آرہا وہ چھوٹی سی لڑکی تمہارا دماغ خراب کر چکی ہے ۔

کردم نے جب سے اسے صبح والا واقعہ سنایا تھا وہ ہنسے جا رہا تھا ۔

اور کیا تم مجھے وجہ بتا سکتے ہو کہ وہ تم سے اتنی خفا کیوں ہے آخر ہوا کیا ہے ۔اس کی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر مقدم پوچھے بنا نہ رہ سکا

یار وہی چائے والا قصہ ۔کردم نے سرسری سی وجہ بتائی

مطلب وہ کل کی وجہ سے تم سے ناراض ہے جو تم نے وہ فائل کی وجہ سے اسے ڈانٹا تھا تو وہ اس کی غلطی تھی اسے چائے نہیں گرانی چاہیے تھی اور اگر غلطی سے چائے تمہاری فائل پر گر گئی تھی تو اسے بتا دینا چاہیے تھا مقدم کو حوریہ نے سب کچھ بتایا تھا ۔

جس پر مقدم کو ساری غلطی دھڑکن کی ہی لگی تھی ۔

چائے دھڑکن نے نہیں گرائی تھی تائشہ نے گرائی تھی

کردم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے بتایا ۔اور ساتھ میں باقی کی کاروائی بھی بتائی کہ کس طرح سے اس نے دھڑکن کو تائشہ سے معافی مانگنے پر مجبور کیا

کیا تائشہ نے کیوں کیا مطلب وہ ایسا کیوں کرے گی مقدم اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ۔

اور اگر تم جانتے ہو کہ چائے تائشہ نے گرائی ہے تو پھر تم نے دھڑکن کو ڈانٹا ۔اور اسے تائشہ سے معافی مانگنے پر مجبور کیوں کیا ۔اب مقدم کو کردم غلط لگنے لگا تھا ۔

مجھے پہلے نہیں پتا تھا لیکن تائشہ کے دوپٹے سے اترے موتی میرے کمرے میں پڑے تھے ۔

تب مجھے احساس ہوا کہ مجھے دھڑکن کو نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا

رات کو وہ میرے کمرے میں چائے دینے آئی تو میرا ارادہ اس سے بات کلیر کرنے کرنے کا تھا لیکن وہ آگے سے نخرے دکھا رہی تھی ۔

اور پھر اس کے ہاتھ وہ موتی لگے جسے اٹھا کر وہ تائشہ کے سر پر جا پہنچی۔

اور اس سے اچھی خاصی بدتمیزی کر ڈالی جو بھی ہے تائشہ عمر میں اس سے بڑی ہے اور اس کا مقام وہی ہے جو ایک گھر کی بڑی بیٹی کا ہوتا ہے ۔دھڑکن کی بدتمیزی پر مجھے غصہ آگیا اسی لیے میں نے اسے ڈانٹ کر معافی مانگنے کے لئے کہا ۔

تو بتاؤ مقدم سائیں اگر دادا سائیں سے کوئی غلطی ہو جائے گی تو کیا ہم اس طرح سے بدتمیزی کریں گے ان سے نہیں نہ دھڑکن کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے ۔

آگے اس طرح کے اوع حالات آئیں گے ۔اور اگر میں معافی نہیں مانگواتا تو بات بھر جاتی اور بڑوں میں چلی جاتی ۔دادا سائیں زمین کی وجہ سے پہلے ہی بہت پریشان رہنے لگے ہیں میں نہیں چاہتا تھا کہ گھر میں ہونے والے چھوٹے چھوٹے مسائل کی وجہ سے دادا سائیں کی طبیعت مزید خراب ہو

چاہے دھڑکن سہی تھی لیکن بدتمیزی تو بدتمیزی ہوتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کو کوئی بدتمیز کہے

واہ کردم سائیں یعنی کے آپ کو دھڑکن کی بدتمیزی پر غصہ آیا اور تائشہ کی گھٹیا حرکت پر غصہ نہیں آیا آج پہلی بار اسے کردم غلط لگا تھا۔اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ شادی پر کی جانے والی تائشہ کی حرکت بھی اس کے سامنے کھول دے

تائشہ میری کیا لگتی ہے جو میں اس پر غصہ کروں گا کیا حق ہے میرا اس پر جو میں اسے صحیح غلط کی پہچان بتاؤں۔

میری بیوی دھڑکن ہے مقدم سائیں میں کسی باہر کی عورت پر یہ حق نہیں رکھتا کہ میں اسے ڈانٹوں یا اس سے معافی مانگنے کے لیے کہوں۔

کردم نے ایک نظر اس سے دیکھا جو اس سے بہت گھور کر دیکھ رہا تھا

بہت دیر ہوگئی ہے مقدم سائیں تمہیں اب نکلنا چاہیے گڑیا انتظار کر رہی ہوگی۔

اس سے مل کر وہ کھیتوں کی طرف چلا گیا۔جبکہ مقدم وہیں کھڑا سوچ رہا تھا۔

اس انسان کو سمجھنا کتنا مشکل ہے بیچاری دھڑکن

....

یہ سفر حوریہ کی زندگی کا سب سے خوبصورت ترین سفر ثابت ہوا تھا وہ مقدم کے سنگ بہت خوش تھی ۔

مقدم ہر تھوڑی دیر میں اسے کسی نہ کسی بات سے چھیڑتا ۔

اس کا شرمایا ہوا روپ مقدم کو بہت پسند تھا اس کا تو ہر روپ ہی مقدم کی جان تھا ۔

اس کی ہر ادا مقدم کے لیے جان لیوا تھی۔

اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت احساس یہ تھا کہ اس کی جان اس کے ساتھ ہے ۔

گزرتے ہر ایک لمحے کے ساتھ حوریہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی اس نے کہاں اپنی زندگی کو اتنا خوبصورت سوچا تھا ۔

یہ تو مقدم کی سنگت تھی جو اسے دن بہ دن اور خوبصورت بنا رہی تھی ۔

ایک عورت چاہتی کیا ہے اپنی زندگی میں ۔صرف چاہے جانے کا احساس یہ احساس کتنا خاص ہوتا ہے یہ صرف

ایک عورت ہی سمجھ سکتی ہے وہ ہر کسی کی محبت نہیں چاہتی وہ محبت میں صرف اپنے شوہر کی محبت چاہتی ہے اپنے ساتھی کی محبت وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتی ہے ۔

چاہے جانے کا احساس محسوس کرنا چاہتی ہے شادی کے ان دس دونوں میں حوریہ نے یہ احساس دل و جان سے محسوس کیا تھا۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ مقدم کی محبت اس کے لیے بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ ہر نماز میں اپنے لیے مقدم کی محبت کو کبھی کم نہ ہونے کی دعائیں مانگتی تھی۔

اور مقدم اسے اپنی محبت کا یقین دلاتا اپنے ہرانداز میں اسے بتاتا کہ وہ اس کے لیے کتنی خاص ہے ۔

وہ جو کبھی کسی کی محبت اپنے لئے محسوس نہیں کر سکی تھی اب اسے سوائے مقدم کے اور کسی کی محبت کی ضرورت نہ تھی

پہلے مقدم صرف اس سے محبت کرتا تھا لیکن اب اس نے اس گھر میں اس کے لیے ایک مقام بنایا تھا۔بے شک وہ لوگ اسے کبھی اہانہ شاہ کی بیٹی کے روپ میں قبول نہ کرتے لیکن مقدم شاہ کی بیوی کے روپ میں قبول کرنے پر وہ مجبور ہوچکے تھے ۔

وہ اس گھر کی بیٹی نہ تھی لیکن بہت بہو تو تھی بس یہی بات حوریہ کو فرش سے عرش پر بیٹھا گئی تھی اب وہ بے مول نہیں تھی بلکہ اس گھر کے سب سے لاڈلے بیٹے مقدم شاہ کی بیوی تھی اس خاندان کی بہو تھی۔ اور یہ صرف اس کا مقام تھا جس پر اور کسی کا کوئی حق نہ تھا

....

سویرا دیدہ اب آپ کیا کرے گی مجھے کچھ بتائیں گی ۔

آخر کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں ۔

میں نے تو دھڑکن اور کردم سائیں کی لڑائی کروا کے ان دونوں کو الگ کردیا اب وہ دونوں ایک دوسرے سے بات تک نہیں کر رہے لیکن آپ نے کیسے ان دونوں کو ہنی مون پر جانے دیا آپ نے کچھ نہیں کیا آخر چل کیا رہا ہے آپ کے دماغ میں ۔

تائشہ کب سے اس کے کمرے میں بیٹھی اس سے باتوں میں مگن تھی۔

اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کی پرسرار مسکراہٹ بہت کچھ بیان کر رہی تھی ضرور اس کے دماغ میں کوئی ایسی کھچڑی پک رہی تھی جو بہت کچھ تباہ کرنے والی تھی ۔

بے فکر ہو جاو کچھ نہیں ہوگا ۔دھڑکن مجھے بتا رہی تھی کہ مقدم سائیں حوریہ کو بہت پہلے سے چاہتے ہیں وہ کبھی بھی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

وہ ہمیشہ سے اس دو ٹکے کی لڑکی کو اپنی دلہن کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے ۔تو دیکھنے دو کچھ دن عیش کرنے دو انہیں جینے دو انہیں اپنی زندگی اور پھر انہیں میرے پاس آنا ہے ہمیشہ کے لئے میں نہیں چاہتی کہ ان کی کوئی بھی خواہش دھوری رہے ۔

وہ ہمیشہ کے لئے میرے ہونے والے ہیں تو کیا فرق پڑتا ہے کہ کہ وہ کچھ دن اس لڑکی کے ساتھ گزار لیں جیسے وہ کبھی پسند کرتے تھے ۔

سویرا نے بے فکری سے کہا ۔

سویرا دیدہ کیا آپ مجھے اپنی پلاننگ بتائیں گی وہ اس کی باتوں سے اچھی خاصی گھبرا گئی تھی وہ ضرور کوئی بہت برا کارنامہ سرانجام دینے کے بارے میں سوچ رہی تھی

اور تائشہ کو اس کی باتوں سے ہول اٹھ رہے تھے ۔

کچھ تو گڑبڑ تھی جو سویرہ سے نہیں بتا رہی تھی وہ کیا پلان کر رہی تھی اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا تائشہ بھی نہیں جانتی تھی۔

اور اس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ وہ اسے کچھ بھی نہیں بتانے والی

....

....

وہ رات گھر واپس آیا تو دھڑکن اسے کہیں نظر نہ آئی۔ اس کے بعد ڈنر ٹیبل پر بھی وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔ کھانا بھی روز کی طرح آج بھی ملازموں کے ہاتھ کا بنا ہوا تھا۔

یعنی کہ اس کے کہنے کے باوجود بھی دھڑکن نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں بنایا تھا۔

تائشہ نے سب کو چائے پلائی وہ بھی کچھ بھی بولے بنا چائے پی گیا۔

شاید وہ دھڑکن کے ساتھ کچھ زیادہ ہی زیادتی کر چکا تھا۔

شاید وہ تائشہ سے معافی مانگنے کی وجہ سے اس سے زیادہ خفا تھی۔اپنی غلطی نہ ہونے کے باوجود معافی مانگنا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے وہ سمجھ سکتا تھا

لیکن وہ یہ بات کبھی نہیں سمجھ سکتی تھی کہ کردم نے ایسا کیوں کیا۔

اس نے حوریہ کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں روکا ٹوکا تھا وہ کسی پر بھی اپنا حق نہیں سمجھتا تھا۔

یا شاید دھڑکن پر ضرورت سے زیادہ حق جمانے لگا تھا۔

کھانا کھا کے وہ روم میں آیا اور یہی سب سوچنے لگا۔

اس کی ماں کہا کرتی تھی اپنے سے بڑے انسان سے کبھی بدتمیزی مت کرنا یہ تمہاری تربیت کو دو کوڑی کا کردے گی۔

شاید وہ یہی بات دھڑکن کو سمجھانا چاہتا تھا ۔وہ اس کے علاوہ بھی دھڑکن کو بہت ساری باتیں سمجھانا چاہتا تھا وہ اسے اپنی مکمل بیوی کے روپ میں دیکھنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ دھڑکن ان میچیور ہے لیکن کل کو اسے یہ گاؤں سنبھالنا تھا اس گاؤں کا سرپنچ بننا تھا تو دھڑکن پر ناجانے کتنی ذمداریاں تھی جو وقت رہتے اسے سمجھنے اور سیکھنی تھی لیکن شاید وہ اس سے کچھ زیادہ ہی امید لگا بیٹھا تھا ۔

....

مقدم ہوٹل چیکنگ کروا کر واپس آیا تو حوریہ گہری نیند سو رہی تھی شاید سفر سے بہت تھک گئی تھی ۔

اسے اس طرح سے گہری نیند سوتا دیکھ کر مقدم بے اختیار مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا ۔

غیر محسوس انداز میں اس کے ماتھے کو چومتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا اس کا آرام کرنے کا بالکل بھی کوئی ارادہ نہ تھا ۔

بلکہ وہ تو اپنی حوریہ کو خوابوں کی دنیا میں لایا تھا ۔

وہ اس ہنیمون کا ہر لمحہ یادگار بنانا چاہتا تھا ۔

مقدم نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ کے لبوں سے مسکراہٹ ایک سیکنڈ کے لئے غائب ہو۔

اس وقت بھی سوتے ہوئے ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی۔

تو میرا سوہنا ماہی بی ریڈی ایک خوبصورت سا سرپرائز تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

....

کیا مطلب آج پھر کوئی شادی ہے۔دھڑکن جو ابھی اپنے کمرے میں آئی تھی احمد شاہ اس کے پیچھے آکر اسے شادی کے بارے میں بتانے لگے۔

ان کو لگ رہا تھا کہ کردم نے جو کل دھڑکن کو ڈانٹا تھا وہ مسئلہ حل ہو چکا ہے کیونکہ اس کے بعد اس بات کا بلکل بھی ذکر نہ کیا گیا

ہاں آج بھی ایک شادی ہے گاؤں ہے کوئی نہ کوئی شادی ہوتی رہتی ہے۔

آپ کے داداسائیں نے کہا ہے کہ آپ جلدی سے تیار ہو جائے ہم سب لوگ جا رہے ہیں ۔سوائے کردم سائیں کے احمد شاہ نے مسکراتے ہوئے بتایا

کردم سائیں کیوں نہیں جا رہے۔کردم کو یاد کرتے ہوئے دھڑکن کے لب مسکرائے

اسے تنگ کر کے دھڑکن کو بہت مزہ آیا تھا۔

وہ بھیر بھاڑ میں جانا زیادہ پسند نہیں کرتے کہیں جانا ضروری ہو تو بیشک چلے جاتے ہیں ۔احمد شاہ نے بتایا

ٹھیک ہے میں جلدی سے تیار ہوتی ہوں ۔اسے بول کر وہ بابا سائیں کے کمرے کی طرف چل کے آئے کچھ دنوں سے ان دونوں کے تعلقات بہت خوشگوار ہوگئے تھے ۔

دھڑکن نے سب کچھ ٹھیک کر دیا تھا ۔

احمد شاہ کو بس ایک بات کا افسوس تھا کہ گزرا ہوا وقت وہ واپس نہیں لا سکتے تھے ۔

اپنے بھائیوں کو واپس ہنستے کھیلتے دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی اپنی لاڈلی بہن اہانہ کے سر پہ ہاتھ پھیر سکتے تھے ۔

ماں کی ممتا روٹھے ہوئے تو نجانے کتنے برس بیت چکے تھے ۔

لیکن وہ باپ کا سایا کھونا نہیں چاہتے تھے ۔

جب سے دھڑکن اور کردم کا نکاح ہوا تھا دادا صاحب بہت خوش رہنے گے تھے ۔اور اب انہیں خوشیوں میں وہ احمد شاہ کو بھی مکمل شامل رکھتے

••••••••••••••

ہاں بھئی دھڑکن تیار ہو ۔تائشہ سویرا اور گھر کے باقی سب لوگ جانے کے لیے تیار تھے ۔

جب دھڑکن کو محسوس نہ کر کے دادا سائیں نے پکارا ۔

کردم ابھی ابھی گھر واپس لوٹ کے آیا تھا ۔

سب کو اس طرح سے تیار دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ سب لوگ شادی پر جا رہے ہیں ۔

دھڑکن بھی آگئی۔احمد شاہ نے اسے سیڑھیوں سے اترتے دیکھ کر کہا کردم کی نظر بے اختیار اس پر اٹھی تھی

سفید انارکلی فراک میں سر پر خوبصورتی سے دوپٹہ سجائے وہ کسی اور ہی دنیا کی خوبصورت ترین پری لگ رہی تھی ۔کردم کی نظر اس پر رک سی گئی ۔

ماشاءاللہ میری شہزادی تو بہت خوبصورت لگ رہی ہیں دادا سائیں سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار شرما دی۔

دھڑکن ایک کپ چائے بنا کر میرے کمرے میں لے آؤ ۔کردم اس پر سے نظریں ہٹاتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا ۔

میں شادی پہ جا رہی ہوں ۔دھڑکن جانتی تھی کہ کردم جانتا ہے کہ وہ شادی پر جانے کے لیے تیار ہوئی ہے پھر بھی اس طرح سے آرڈر جھاڑ رہا ہے وہ بھی جب کہ وہ جا رہی ہے ۔

اسی لیے دھڑکن نے اسے بتانا ضروری سمجھا کہ فی الحال وہ اس کے لئے چائے تو ہرگز نہیں بنا سکتی اور ویسے بھی اس دن کی عزت افزائی کے بعد دھڑکن نے قسم کھالی تھی کہ اب اُس کا کوئی کام نہیں کرے گی ۔

دھڑکن شاید تم نے سنا نہیں کہ میں نے کیا کہا میں نے کہا چائے بنا کر میرے کمرے میں لاؤ ۔ اس بار کردم ذرا سختی سے بولا ۔

دھڑکن نے دادا سائیں کی طرف دیکھا

دادا سائیں نے ایک نظر دھڑکن کی طرف اور پھر کردم کی طرف دیکھا پھر دھڑکن کو دیکھتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے

بیٹا جاو اپنے شوہر کو چائے بنا کر دو ۔

تم کل ولیمے پر چلی جانا ۔اب تم لوگ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو چلو گاڑی میں بیٹھو وہ دھڑکن کو بات کرنے کا موقع دیے بغیر آگے بڑھ گئے ۔

جبکہ کردم اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا ۔

دھڑکن کا موڈ بری طرح سے آف ہوچکا تھا

....

بہت شوق ہے نہ میرے ہاتھ کی چائے پینے کا آج ایسی چائے پلاؤں گی ساری زندگی یاد رکھیں گے ۔

وہ غصے سے کچن کی طرف آئی ۔

اور غصے سے چیزیں پٹکتی برتن ادھراُدھر کر رہی تھی ۔

چینی اور نمک کے ڈبے سامنے رکھتے ہوئے اس کے شرارتی دماغ میں کچھ کلک ہوا ۔

آئی ایم سوری کردم سائیں مجھے پتہ نہیں چلا نمک کون سا تھا اور چینی کونسی تھی ۔اس کو تو لونگ بولتے ہیں نا وہ شرارت سے کہتی ایک ڈبا اٹھانے لگی چائے کی پتی بھی تو کچھ اسی کی طرح دیکھتی ہے اس نے لانگ کا چمچا بھرتے ہوئے چائے کے پانی میں انڈیل دیا ۔

اور پھر نمک کے تین بڑے سائز کے چمچے اپنی شاندار چائے کا حصہ بنانے لگی ۔

نمک کے نام پر چینی کی بس ایک چٹکی ہی ڈالی تھی ۔کیونکہ دونوں ایک جیسی ہونے کی وجہ سے وہ دونوں میں فرق نہیں کر پائی غلطی سے نمک کی جگہ چینی اور پتی کی جگہ لونگ ڈال دیئے ۔

کردم سائیں آپ کی شاندار جائے تیار ہے ۔

چائے کو کپ میں ڈالتی وہ اس کے کمرے کی طرف جانے لگی بے شک آج اس کے ہاتھوں جو ڈش تیار ہوئی تھی وہ چائے کے علاوہ کچھ بھی کھلا سکتی تھی

....

.

....

تمہیں ٹھیک سے پتا ہے نہ کہ وہ لوگ کون سے ہوٹل میں ٹھہرے ہیں ۔

احسن ملک نے اپنے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے اسے مکمل انفارمیشن دی ۔

ان لوگوں پر نظر رکھو لیکن دیہان رکھنا کے مقدم شاہ بہت تیز انسان ہے اسے یہ سب کچھ پتہ نہ چلے ۔

اس کا دماغ چیتے کی رفتار کو مار دے سکتا ہے اور اس کی نظر چیل کی نظر کو بھی اگر اسے شک ہوا اور میری بیٹی پر آنچ آئی تو تم لوگوں میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچے گا

سر بے فکر ہو جائیں کسی کو کچھ بھی پتا نہیں چلے گا ہم آپ کی بیٹی اور مقدم شاہ پر نظر رکھیں گے ۔

اور جب آپ کی بیٹی اکیلی ہوگی تب آپ کو خبر دے دیں گے آپ اس سے مل کر سب کچھ بتا دیجیے گا فحال بھی آپ کی بیٹی کمرے میں تنہا ہے لیکن مقدم شاہ اس کا بہت خیال رکھ رہا ہے اورہر تھوڑی دیر کے بعد وہ کمرے میں جا رہا ہے یہ نہ ہو کے آپ پکڑے جائے ۔

اس کے آدمی نے بتایا ۔

ٹھیک ہے لیکن مقدم شاہ کے ہر قدم پر نظر رکھو اور حوریہ کو تنہا پاتے ہی مجھے بتاؤ ۔ملک نے فون رکھتے ہوئے کہا

وہ وقت دور نہیں قاسم شاہ سائیں جب میری بیٹی میرے پاس ہوگی وہ خیالوں میں شاہ سائیں سے مخاطب تھا

....

آپ بہت اداس لگ رہی ہیں بڑی اماں آپ کی پریشانی سمجھ سکتی ہوں ۔

حوریہ نے کس طرح سے مقدم سائیں کو اپنی طرف لگا کر آپ کو خود معافی مانگنے پر مجبور کیا ۔سب سمجھ رہی ہوں ۔

پہلے اس کے باپ کی وجہ سے ہمارا سارا خاندان تباہ ہوا اور اب اس کی وجہ سے مقدم سائیں آپ سے الگ ہو رہے ہیں ۔

کاش میں آپ کے لئے کچھ کر پاتی ۔

میں نے جو کچھ بھی اس دن کہا تھا سب جھوٹ تھا ۔اصل میں بات یہ ہے کہ میں فی الحال شادی نہیں کرنا چاہتی تھی ۔اسی لئے اس دن میں نے بدتمیزی سے مقدم سائیں سے شادی کرنے سے انکار کر دیا لیکن میرا یقین ماں سائیں کاش میں انہیں پہلے دیکھ لیتی ۔

سویرا کب سے ان کے قریب بیٹھی باتیں کئے جا رہی تھی جبکہ نازیہ نے اس کے کسی سوال کا کسی بات کا کوئی جواب نہ دیا ۔

کافی دیر وہ ان کے جواب کا انتظار کرتی رہی پھر مایوس ہوکر ان کے قریب سے اٹھ گئی ۔

ماں بالکل بیٹے جیسی ہے مغرور اکڑو سویرا بڑبڑاتے ہوئے باہر آ گئی

••••••••••••••

وہ چائے لے کر کمرے میں آئی تو کردم نہا رہا تھا ۔

کردم سائیں چائے میں نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی ہے نہ کہ سٹڈی ٹیبل پہ پہلے بتا رہی ہوں بعد میں الزام لگانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

وہ اونچی آواز میں بولی جبکہ اس کی آواز سن کر کردم بے اختیار مسکرا یا ۔

یہی رکوآ رہا ہوں میں اس سے پہلے کے وہ باہر نکلتی کردم کا ایک اور آرڈر آگیا ۔

اور پھر اگلے دو منٹ میں کردم باہر تھا ۔

اپنے کرتے کے بٹن بند کرتے ہوئے وہ اس کے قریب آ روکا ۔وہاں کبرڈ سے ٹاؤل نکال کے لاؤ وہ الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیڈ پر آ بیٹھا ۔

اور دوسرے ہاتھ سے قریب سے چائے کا کپ اٹھایا ۔

چائے کا پہلا گھونٹ بھرتے ہی الماری سے تولیہ نکالتی دھڑکن کو ہنسی آگئی لیکن وہ بامشکل اسے ظبط کرتی تو اس کے قریب آئیں

کردم کے چہرے پر کسی بھی قسم کا کوئی تاثر نہ تھا ۔

کھڑی کیا ہو سر پہنچو میرا اور دوسرا حکم دیتا چائے پینے لگا ۔

دھڑکن نے اس کے آرڈر پر منہ بنایا اور پھر حیران اور پریشان نظروں سے اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ دیکھ رہی تھی جو آدھا خالی ہو چکا تھا ۔

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے اتنی گندی چائے کس طرح پی رہے ہیں وہ سوچتے ہوئے اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی کردم نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا پھر اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو اس نے فوراً ہی تولیہ اس کے سر پر رکھا۔

اس افراتفری میں وہ اس کے بہت نزدیک آ چکی تھی ۔ایک نظر کردم نے اسے اپنے بالکل قریب دیکھا دھڑکن فی الحال صرف چائے کا سوچ رہی تھی جو کردم کے اندر جا کر نہ جانے اس کے گردے پھیپھڑے ہلا رہی تھی کہ نہیں۔

جبکہ کردم اس کے فل سپیڈ میں چلتے ہاتھ کو محسوس کر کے مسکرایا

چائے ختم کر کے کردم نے کپ ایک طرف رکھا اور اپنے سر پر چلتے ہوئے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا دھڑکن ایک دم گھبرا گئی ۔اور جلدی سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی لیکن یہ اس کے بس کی بات نہ تھی

بہت اچھی چائے بنائی ہے ۔لیکن اگلی بار نمک ذرا تیز رکھنا ویسے ایک بات تو بتاؤ تمہیں کس نے بتایا کہ میں نمک والی چائے پیتا ہوں۔وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا جب کہ دھڑکن کی نگاہوں کے سامنے وہ چائے کے تین بڑے چمچ جس میں اس نے نمک بھر بھر کر چائے میں ڈالا تھا وہ منظر یاد آیا

ہمارے گھر میں تو اور کوئی نمک والی چائے نہیں پیتا کردم نے اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پوچھا ۔

پچھلی دفعہ ملازمہ نے بتایا تھا ۔وہ معصومیت سے بولتی اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ رہی تھی ۔جبکہ اس کے بلکل قریب بیٹھی وہ نروس بھی ہو چکی تھی ۔

آپ کو واقع ہی چائے پسند آئی دھڑکن کنفیوز سی پوچھنے لگی ہاں اچھی تھی پھر کوشش کروگی تو اس سے بھی زیادہ اچھی بن جائے گی کردم مسکرایا

اس وقت صرف اس کے ساتھ وقت گزارتا اس کے لئے مسکراتا کردم دھڑکن کو بہت پیارا لگ رہا تھا ۔

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتیں مسکراتے ہوئے وہ اسے باتیں کر رہا تھا نہ جانے کیوں دھڑکن کا دل چاہاکہ یہ وقت کبھی ختم نہ ہو اور کردم اسی طرح اس کا ہاتھ تھام کر اس سے باتیں کرتا رہے

دھڑکن میں تم سے تائشہ کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کردم مسکرا کر بات کا آغاز کرنے لگا ۔

جب دھڑکن نے اچانک ہی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا بیشک وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی ۔ لیکن تائشہ کے لئے اس کے پاس بات کرنے کے لئے کوئی بات نہ تھی ۔

مجھے لگا شاید آپ میرے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے قریب سے اٹھتی ہوئی بولی موڈ اف ہو چکا تھا ۔

دیکھو دھڑکن میں تم سے -----

آپ دیکھیں کردم سائیں اگر آپ مجھے اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ سب کچھ میری غلط فہمی تھی تو میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ وہ کوئی غلط فہمی نہیں تھی تائشہ دیدہ نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا ہے اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے تو پلیز مجھ سے کوئی بات نہ کریں ۔

اس کا نام سن کر وہ بیزار ہو چکی تھی وہ اس کے قریب سے اٹھ کر کمرے سے باہر جانے لگی پھر اچانک مڑی

میں اس سے کبھی بات نہیں کرتی جو زبردستی مجھے غلط ثابت کرنے کی کوشش کرے لیکن آپ سے بات کرنا میری مجبوری ہے ۔کیوں کہ میں دادو سائیں کو دکھ نہیں دینا چاہتی اگر میں چاہتی تو

Classic Urdu Material

آپ کی اور آپ کی اس لاڈلی پلس چہیتی تانشہ دیدہ کی ساری باتیں میں دادو سائیں کو بتا سکتی تھی

۔

لیکن میں نے ایسا کچھ نہیں کیا کیونکہ میں انہیں کسی قسم کا کوئی دکھ نہیں دینا چاہتی ۔

اسی لیے بہتر ہوگا کہ آپ میری بات کو سمجھیں

میں نہیں چاہتی کہ کل جو کچھ بھی ہوا وہ بات ہم تینوں کے علاوہ کسی اور کو پتہ چلے اسی لئے بہتر ہوگا کہ گھر میں کسی بھی قسم کی کوئی بد مزگی نہ پھیلائی جائے ۔

اور مجھے مخاطب کرنے کی کوشش بھی نہ کی جائے ۔کیونکہ میں ناراض ہوں ۔

اور جب تک کوئی سرپرائز پلان کر کے مجھے نہیں مناتا میں تب تک نہیں مانتی دھڑکن نے اسے منانے کا آئیڈیا بھی دیا تھا

لیکن فکر نہ کریں میں آپ سے خود کو منانے کی کوئی امید نہیں رکھتی ۔کیونکہ میں جانتی ہوں آپ دنیا کے سب سے بورنگ ترین انسان ہے

اسی لئے اب اگر کوئی بھی کام ہو تو ملازمہ سے کہیے گا مجھے نہیں ۔اگر الزام لگاتے ہوئے اور ڈانٹتے ہوئے آپ کو یاد نہیں آیا تھا کہ میں آپ کی منکوحہ ہوں تو کام کرتے ہوئے بھی یاد نہیں آنا چاہیے ۔وہ اپنی طرف سے اسے بہت بڑی بڑی باتیں سنا رہی تھی ۔

جبکہ کردم کو ایک پل کے لئے وہ بہت سمجھدار اور دوسرے ہی پل میں کوئی ننھی سی بچی لگ رہی تھی ۔

وہ اسے بہت بھاری باتیں سنا کر کمرے سے باہر جا چکی تھی

تو اب میڈم کو منانا پڑے گا ظاہری سی بات ہے اسی لئے تو بتا کے گئی ہے کہ ناراض ہوں ۔

لیکن کیسے مناؤں گا میں نے کبھی کسی کو نہیں منایا اور نہ ہی کسی نے مجھے اس طرح سے منایا ہے خیر میں تو کبھی کسی سے اس طرح سے خفا بھی نہیں ہوا ۔

کیا مطلب کیا اب میں اس کی طرح بچے جیسی حرکتیں کرونگا

مقدم سائیں اب تم ہی کوئی آئیڈیا دو وہ فون اٹھاتے ہوئے مقدم کا نمبر ملانے لگا ۔

کیونکہ دھڑکن کی نظر میں مقدم بہت ہی رومانٹک ہسبنڈ تھا ۔اب ایک رومینٹک انسان دھڑکن کے شوہر کو اپنی بیوی کو منانے کا کوئی طریقہ تو بتا ہی سکتا تھا •

••••••••••••

اس کا فون کب سے بج رہا تھا ایک بار اس نے فون کی طرف دیکھا کردم کا نمبر آتا دیکھ کر اسے فون اٹھانا پڑا جب کہ اس وقت وہ بہت مصروف تھا اس کا کسی سے بھی بات کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا ۔

ہاں کردم سائیں جلدی بولیں میں بہت مصروف ہوں مقدم نے فون اٹھاتے ہوئے جلدی سے کہا ۔

ایسی بھی کیا مصروفیت ہیں جناب ابھی تو آپ کو گئے ہوئے بمشکل ایک دن گزرا ہے کردم نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا ۔

یار میں حور کے لیے سرپرائز پلان کر رہا ہوں تم بتاؤ کیا کام ہے مقدم نے وجہ بتاتے ہوئے کہا تو کردم مسکرا دیا

وہ کتنا پیار کرتا تھا حوریہ سے وہ اپنے ہرانداز میں میں حوریہ کے لیے چھپی ہوئی محبت کو ظاہر کر رہا تھا ۔

مجھے آپ کی تھوڑی سی مدد چاہیے لوگرو دراصل میری بیوی مجھ سے خفا ہے کردم کی بات ابھی ادھوری تھی کہ مقدم کا قہقہ بلند ہوا ۔

مطلب تم نے اپنی ننھی سی بیوی کو خفا کردیا جو ابھی تک رخصت ہو کے بھی نہیں آئی تھی ۔

مقدم سائیں خدا کا واسطہ بار بار اسے ننھی نہ بلایا کرو دادا سائیں نے بھی نہ جانے کیا سوچ کر یہ پٹاخہ میرے ساتھ باندھ دیا ہے ۔ایک دن اس کی باتیں سن لو کھڑے کھڑے فوت ہو جاؤ گے

۔

ایسی باتیں کرتی ہے جن کا نہ تو سر ہوتا ہے اور نہ ہی پیر اتنا فضول بولتی ہے کہ حد نہیں اور اب روٹھ کر بیٹھ گئی ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ کوئی سرپرائز پلان کرو مجھے منانے کے لیے ۔اور ساتھ میں یہ بھی کہا ہے کہ مجھ سے کسی پلان کی امید بھی نہیں رکھتی کیونکہ میں بونگ ترین انسان ہوں ۔کردم نے اپنی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا

کردم سائیں کتنے بورنگ انسان ہو تم ۔چلو اب تم نے مجھے لو گرو بول ہی دیا ہے تو میں تمہاری مدد ضرور کروں گا مقدم نے احسان جتاتے ہوئے کہا

جی بڑی نوازش ہوگی آپ کی کردم نے اس کا احسان قبول کیا۔

ویسے تو میں یہ پلان صرف اور صرف اپنی حور کے لیے کر رہا تھا لیکن میں تمہارے شیئر کر رہا ہوں ۔

مقدم نے اسے پلان بتاتے ہوئے کہا

تمہارا دماغ خراب ہے کیا میں ایسی بچکانا حرکتیں ہرگز نہیں کروں گا کردم کو اس کا آئیڈیا بالکل بھی پسند نہ آیا تو ٹھیک ہے خود کچھ کرلو لیکن نازک دل کی لڑکیاں نے ایسی سے خوش ہوتی ہیں

۔

میں تو اپنی بیوی کو ایلے ہی خوش کروں گا اب تمہیں اسے راضی کرنا ہے تو میرے پلان پر عمل کرو اگر نہیں کر سکتے تو اپنا اکڑو مائنڈ چیک کر کے دھڑکن کو روٹھا ہوا ہی رہنے دو ۔

کیوں کہ لڑکیوں کو منانا تمہارے بس کی بات نہیں ہے اور میں بہت بیزی ہوں اپنی بیوی کے لئے اسپیشل پلاننگ کر رہا ہوں مجھے ڈسٹرب مت کرنا مقدم نے فون بند کرتے ہوئے کہا ۔

❤️

مطلب حد ہوتی ہے بندا کوئی عقلمندی کا کام بھی تو کر سکتا ہے یہ احمقانہ حرکتیں کر کے میں دھڑکن کو مناوں گا۔ ۔ ۔ ۔ ؟۔

یہ سب کچھ میرے بس سے باہر ہے مجھے سیدھے سے دھڑکن سے بات کرنی چاہیے ۔

یہ روٹھنا منانا مجھ سے نہیں ہوگا ۔

پتا نہیں مقدم یہ سب کچھ کر کیسے لیتا ہے

بچہ سمجھ کے رکھا ہے مجھے کیا پڑی ہے میں دھڑکن کے لیے ایسی حرکتیں ہرگز نہیں کروں گا سیدھے سے اس سے بات کروں گا اگر ایسے ہی راضی ہوتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ روٹھی ہی رہے ۔

کردم فیصلہ کر کے اٹھا ۔

....

حوریہ جاگی تو کمرے میں بالکل تنہا تھی اس نے ایک نظر پورے کمرے کو دیکھا جو مقدم شاہ کے وجود سے خالی تھا وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر اسے ڈھونڈنے لگی انجان جگہ انجان کمرے میں وہ بالکل اکیلی تھی ۔

واشروم اور بلکنی چیک کر کے اسے عجیب سے خوف نے آگھیرا ۔

یہ مقدم سائیں کہاں چلے گئے ۔دروازے کے قریب ہی باہر گلی نما رہداری میں اسے ڈھونڈنے لگی ۔

لیکن اسے دور تک نہ پا کر وہیں سے پلٹ آئی ۔ اکیلے کہیں جانے کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور وہ بھی اس انجان جگہ سے ہرگز نہیں

اب سوائے کمرے میں اس کے پاس انتظار کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا ۔

....

دھڑکن کہاں ہے گھر میں کام کرتی ملازمہ کو دیکھتے ہوئے کردم نے پوچھا

چھوٹے شاہ سائیں وہ تو اپنے کمرے میں ہیں

ملازمہ نے جلدی سے بتایا تو کردم نے ہاں میں گردن ہلائی ۔

جنید ایک کام کرو ایک رسی اور ایک مضبوط لکڑی اور تازہ پھولوں کی لڑیاں لے آؤ ۔

کردم نے اس سے آرڈر دیا تو وہ اسے حیران نظروں سے دیکھنے لگا ۔

سائیں آپ ان کا کیا کریں گے ۔۔۔؟ جنید پوچھے بنا نہ رہ سکا تم اتنا کرو جتنا میں کہہ رہا ہوں بیکار میں فضول سوال پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

مجھے کچھ چیزیں چاہیے فٹافٹ لے کے آؤ ۔کردم نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

تووہ حکم سائیں کرتا باہر کی طرف دوڑگیا ۔

کردم کو اپنے آپ پر حیرانگی ہو رہی تھی وہ دھڑکن کو منانے کے لیے مقدم کے آئیڈیا پر عمل کر رہا تھا جبکہ اس نے خود ہی کہا تھا کہ وہ بچکانہ حرکت نہیں کرے گا لیکن شاید محبت چیز ہی ایسی ہے کسی کو کچھ بھی کرنے پر مجبور کردے

محبت ۔۔۔۔۔۔

محبت ہی تو تھی وہ محبت جو نکاح کے اصل بندھن میں بندھ کر پیدا ہوتی ہے ۔

ہر ناپاکی سے محفوظ محبت ۔

ہر لحاظ سے محرم محبت ۔

بنا ڈر اور خوف کے محبت ۔

خوبصورت اور پاکیزہ محبت

جائز اور اصل محبت ۔

محبت کے بھی کتنے خوبصورت نام ہوتے ہیں نا ۔لیکن آج کل کے عاشقوں نے محبت کو اس طرح سے بد نام کیا ہے کہ اس کا نام لینے سے بھی خوف آنے لگتا ہے ۔

جبکہ سچ تو یہ ہے کہ دنیا میں بنایا گیا پہلا رشتہ آدم اور حوا کا تھا ایک خوبصورتی جائز رشتہ تھا ان کے درمیان جذبات پیدا کیے گئے وہ محبت تھے ۔

وہ محبت جو نکاح کے بعد ہوئی تھی نکاح ہی تو محبت ہے محبت کا دوسرا نام ہی نکاح ہے ۔

اگر تمہیں کسی سے محبت ہو تو اسے اپنے نکاح میں لے لو

اپنا وہ رشتہ جائز کرلو اپنی محبت کا ثبوت دے دو ۔

وہ ہوتی ہے اصل محبت ۔

جنید بھاگتا ہوا آیا اور رسی اور لکڑی اس کے ہاتھوں میں تھی۔

یہ لے سائیں پھولوں کی لڑیاں میں نے آرڈر دیا ہے وہ آدھے گھنٹے میں دے جائے گا۔

ہاں ٹھیک ہے جب پھولوں کی لڑیاں آجائے مجھے بتا دینا کردم نے اسے بھیجتے ہوئے کہا

میں کچھ مدد کروں آپ کی

تم کچھ مدد نہیں کر سکتے میرا یہ کام مجھے اکیلے کرنا ہوگا کردم نے اسے آنکھ کے اشارے سے جانے کا کہا ۔

وہ فورا ہی پلٹ گیا جبکہ اندر تجسس ضرور موجود تھا کہ آخر کردم سائیں کرنے کیا والے ہیں۔

....

مقدم کمرے میں آیا تو حور بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی اس کے آتے ہی وہ اس کے قریب آکر رکی ۔

کہاں تھے آپ مقدم سائیں میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی کیوں چھوڑ کر اکیلے چلے گئے تھے مجھے پتہ ہے مجھے ڈر لگ رہا تھا ۔

وہ اس کے قریب کھڑی اسے بتانے لگی ۔

اتنے دور سے کیسے پتہ چلے گا مجھے تمہیں کتنا ڈر لگ رہا تھا یہاں آکر بتاؤ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا ۔

بس کریں مقدم سائیں دیکھیں میرا دل کس طرح سے دھڑک رہا ہے اور آپ ہیں کہ آپ کو مستیاں سوج رہی ہیں حور نے ناراضگی سے کہا

کیا کہاں بتاؤ مجھے تمہارا دل کس طرح سے دھڑک رہا ہے مقدم نے شرارت سے کہا تو حور نے گھور کر فاصلہ قائم کیا ۔

آپ بہت بے شرم ہیں مقدم سائیں میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی ۔

وہ کہتے ہوئے اس سے الگ ہوئی ۔

اچھا بابا میں کچھ نہیں کہتا فلحال چلو میرے ساتھ تمہارے لئے ایک بہت خوبصورت سا بالکل تمہارے جیسا سرپرائز پلان کیا ہے ۔

مقدم اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتا اپنے ساتھ باہر آیا ۔

ہم کہاں جا رہے ہیں مقدم سائیں

او ہو میری جان تم چلو تو سہی وہ محبت سے کہتا ہوا اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگا جب اسے محسوس ہوا کہ ان کے پیچھے کوئی آ رہا ہے اس نے پیچھے دیکھا لیکن پیچھے دور دور تک کوئی نہ تھا ۔

کیا ہوا آپ رک کیوں گئے حوریہ نے اسے روکتے دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں چلو مقدم نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر پھر سے ہاتھ رکھا۔

جبکہ اس کا دھیان ابھی بھی پیچھے کی طرف تھا

•••••••••••••

السلام علیکم دوستو رمضان کے مہینے میں مجھ سے جتنا بھی لکھا جا رہا ہے میں لکھنے کی کوشش کرنی ہے لیکن آپ کی شکایت ہی ختم نہیں ہو رہی کبھی ایپی شارٹ ہے کبھی سیلو چل رہا ہے ۔آپ خود بھی جانتے ہیں کہ رمضان میں لکھنا اتنا مشکل ہے بہت سارا رائٹرز تو لکھنا بھی چھوڑ چکی ہیں ۔لیکن میں اسے اس لیے لکھ رہی ہوں تاکہ آپ لوگوں کو کوئی ناول تو ملتا رہے ناول چھوڑ کر دوبارہ پڑھتے ہوئے بالکل بتا نہیں آتا۔جب کہ افطاری کے بعد لکھنا مزید مشکل ہو جاتا ہے ۔دیکھیں میں اتنا ہی لکھ سکتی ہوں جتنا مجھ سے لکھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اگر آپ کی شکایتیں دور نہیں ہو رہی تو ٹھیک ہے میں بھی رمضان کے بعد ہی ناول اپنا لکھوں گی•

••••••••••••

کردم نے پہلے سوچا کہ وہ ملازمہ کو بھیج کر دھڑکن کو بلا لے گا پھر دھڑکن کی ناراضگی کا سوچتے ہوئے وہ خود ہی اسے لینے کے لیے آگیا۔

اس لگا تھا کہ شاید دھڑکن اس کے بلانے پر نہ آئے اور اس کا پلان دھرا کا دھرا رہ جائے۔

کمرے میں داخل ہوا تو دھڑکن زمین پر بیٹھی زمین پر ہی سکیچ بک رکھے اس میں کچھ بنانے میں مصروف تھی

قریب آکر دیکھا تو وہ دادا سائیں کی تصویر بنا رہی تھی۔

وہ واقع ہی بہت ٹیلنٹڈ تھی۔

وہ کسی ماہر پینٹر کی طرح نہیں بلکہ کسی معصوم بچے کی طرح سکیچ بک زمین پر رکھے اس پر جھکی ہوئی تھی۔

اور ساتھ ہی دادا سائیں کی ایک تصویر پڑی تھی اور بالکل سیم ٹو سیم سکیچنگ دھڑکن نے کی تھی۔

کردم نے دل ہی دل میں اسے داد دی جبکہ سے دیکھ کر دھڑکن کا موڈ آف ہو چکا تھا۔

یہ دروازہ یہاں اس لیے لگایا گیا ہے تاکہ اسے کھٹکھٹا کر اجازت مانگ کر اندر آیا جائے وہ اسے یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ مینرز نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے شوہر تھا عزت تو کرنی ہی تھی۔

ہاں بالکل یہ دروازہ اسی لیے لگایا گیا ہے تاکہ اجازت مانگ کر اندر آیا جا سکے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اپنی بیوی کے کمرے میں نے کے لئے مجھے اجازت کی ضرورت ہے ۔

چلو اٹھو میں تمہیں لینے آیا ہوں چلو باہر چلتے ہیں کردم اپنی طبیعت کے برخلاف مسکرا کر بولا تھا ۔

اپنی چہیتی تائشہ کو لے کے جائیں بلکہ تائشہ نہیں آپ تو پیار سے انہیں تاشی کہتے ہوں گے ۔ویسے بھی تو انکی غلطیاں آپ کو کہیں سے نظر نہیں آتی بلکہ ان کی غلطیوں پر آپ دوسروں کو ڈانٹتے ہیں ۔

دھڑکن کے لہجے میں جلن ہی جلن تھی ۔

اس کے خالص بیویوں والے انداز پر وہ بے اختیار مسکرایا تھا ۔

ارے یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا میں بیکار میں یہاں آگیا مجھے تو تائشہ نہیں بلکہ تاشی کے کمرے میں جانا چاہیے تھا وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے بولا جبکہ اس کی بات سن کر دھڑکن کا منہ کھل چکا تھا

ایسے کیسے اس کے کمرے میں جانا چاہیے تھا ۔باہر بیویوں کے ساتھ جایا جاتا ہے اور وہ آپ کی بیوی نہیں ہے دھڑکن نے یاد دلانے والے انداز میں کہا ۔

اسے لگا تھا کہ وہ اس اسے راضی کرنے کے لیے محبت سے سمجھائے گا لیکن یہ تو الٹا اس کے کمرے میں جا رہا تھا ۔

ہاں تو تم نے ہی تو کہا کہ تاشہ کے کمرے میں جاؤ ویسے بھی اگر بیوی اجازت دے رہی ہو تو رکنا نہیں چاہیے یہ موقعے کم ہی زندگی میں نصیب ہوتے ہیں کردم نے قدم آگے کی طرف بڑھائے جب دھڑکن اس کے سامنے آکر رکی

بس بہت ہوگیا ۔

بہت شوق ہے نہ آپ کو ان کے ساتھ جانے کا ابھی دادو سائیں کو بتاتی ہوں ۔

وہ خود ہی آپ کا فیصلہ کریں گے بلکہ آج فیصلہ ہو کر رہے گا ۔

جب ان کو پتہ چلے گا نا کہ آپ نے بغیر کسی غلطی کے مجھے اتنا زیادہ ڈانٹا پھر پتہ چلے گا آپ کو ۔

بائی دا وے میں آپ کو بتا دوں کہ اب آپ کا پتا کٹ چکا ہے اور دادو سائیں کی لاڈلی میں ہوں دھڑکن نے اتراتے ہوئے بتایا ۔

گڈ لیکن اس وقت تم دادا سائیں کو کچھ نہیں بتا سکتی کیونکہ وہ سب لوگ شادی پر گئے ہیں لیکن فی الحال تم میرے ساتھ باہر چل سکتی ہو

میں نے تمہیں منانے کے لیے ایک اسپیشل سرپرائز پلان کیا ہے کردم نے مسکراتے ہوئے کہا

۔اس وقت وہ اسے مزید تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے پیار سے بولا

آپ نے پلان کیا ہے اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا

ہاں بالکل کردم مسکرایا تھا

لائک سیریسلی آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کی اس بات پر یقین کروں گی مقدم لالہ کا آئیڈیا ہوگا

دھڑکن نے اس کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا ۔

اسے یہ تو پتہ تھا کہ وہ اسے ان رومانٹک سمجھتی ہے بلکہ تھی ۔

مگر یہ نہیں پتا تھا کہ وہ اسے اس حد تک بورنگ بھی سمجھتی ہے کہ اس سے اس طرح کی کوئی امید بھی نہیں تھی۔

تمہارا لالہ کوئی توپ نہیں ہے جو اس کی ہر بات مانوں گا یہ میری اپنی بھی پلاننگ ہے نہ جانے کیوں کردم اسے صفائیاں پیش کر رہا تھا۔شاید وہ اس کی ساری امیدوں پر کھڑا اترنا چاہتا تھا

چلو اب بہت ہوگیا چلو میرے ساتھ اس بار کردم نے حکم دیا تھا وہ اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

کوئی زبردستی ہے کیا نہیں چلوں گی کیا کر لیں گے ۔

اگر نہیں چلوگی تو اٹھا کے لے جاؤں گا ۔کردم سختی سے بولا تھا ۔

بڑے آئے اٹھا کر لے جانے والے دھڑکن اسے اگنور کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہوئی بولی

جب اچانک کردم نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال دیا ۔

دھڑکن میری برداشت کی ایک انتہا ہے ۔ مجھ سے تمہارے بچوں والے نخرے نہیں اٹھائے جاتے وہ تیزی سے سیڑیاں اترتا اسے بول رہا تھا جبکہ دھڑکن اپنے آپ کو چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

❤️

مقدم اسے بالکل تنہائی میں لے کے آیا تھا یہاں پر ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا ایک بہت ہی خوبصورت سے جھولے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا

حوریہ بے اختیار مسکراتے ہوئے اس کی طرف آئی تھی۔

مقدم سائیں یہ کتنا پیارا ہے یہ آپ نے کیا ہے ۔وہ اسے دیکھ کر خوشی سے چہکتے ہوئے پوچھنے لگی تو مقدم نے ہاں میں سر ہلایا

میرے لیے ----؟اس نے بے یقینی سے پوچھا تھا

نہیں ہوٹل کی روم سروسز کے یلے ۔

افکورس تمہارے لئے تمہارے علاوہ ہے کوئی جس کے یلے میں یہ کروں گا ۔

مقدم اس کے قریب آکر بیٹھا ۔

تھینک یو مقدم سائیں آپ کو پتہ ہے مجھے بچپن سے اس طرح کے جھولے پر بیٹھے کا شوق تھا ۔

مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ پتہ ہے حور مقدم شاہ کو تمہارے لفظوں کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے وہ تمہاری آنکھوں میں تمہاری خواہش پڑھ سکتا ہے ۔مقدم نے محبت سے اس کی دونوں آنکھوں کو چُوما تھا

مقدم نے آہستہ سے جھولے کو موو کیا تو وہ بے اختیار اس کے قریب آئی۔

تائشہ تو بچپن سے سہلیوں کے ساتھ باغ میں جایا کرتی تھی اسے بھی بہت شوق تھا باغ میں جاکر جھولے پر بیٹھنے کا لیکن ملک کی وجہ سے دادا سائیں اسے کبھی حویلی سے باہر جانے کی اجازت نہ دیتے اگر وہ کسی کے ساتھ جا بھی سکتی تھی تو صرف اور صرف کردم کے ساتھ ۔

اور کردم کے سامنے اس طرح کی ننھی ننھی خواہشوں کا اظہار اس نے کبھی کیا ہی نہ تھا اگر کرتی تو شاید وہ اسے منع بھی نہ کرتا ۔وہ تو ہمیشہ سے اس کا بہت خیال رکھتا تھا

لیکن وہ اپنی وجہ سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں دیتی تھی ۔

اسے بالکل اندازہ نہ تھا کہ مقدم شاہ اس کے لئے کچھ ایسا کرنے والا ہے ۔

جھولے کو خوبصورت پھولوں کی تازہ لڑیوں کے ساتھ سجایا گیا تھا ۔ حور ان تازہ پھولوں پے ہاتھ پھیرتی مقدم کے سینے میں سر رکھ گئی ۔

آپ مجھ سے ہمیشہ اسی طرح سے پیار کریں گے مقدم سائیں ۔ ۔ ۔ ۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھے آہستہ سے بولی

نہیں ۔ مقدم نے ایک لفظی جواب دیا تو حوریہ اس کے سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی ۔

وقت کے ساتھ میری محبت بڑھتی چلی جائے گی ۔کہتے ہیں محبتوں کا سلسلہ کبھی رکتا نہیں ۔لوگ کہتے ہیں کہ جس چیز کو ہم چاہنے لگے اور وہ ہمیں حاصل ہوجائے تو ہماری شدت میں کمی آجاتی ہے لیکن تمہارے معاملے میں لوگوں کی یہ بات غلط ثابت ہو رہی ہے حور

تمہیں دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر دن تم میں میں ایک نئی حوریہ کو دیکھتا ہوں جس سے ہر روز مجھے محبت ہو جاتی ہے ۔

میں گرنٹی دے سکتا ہوں محبت بھر جائے گی حوریہ لیکن کم کبھی نہیں ہوگی ۔

اللہ کے سوائے دنیا کی اور کوئی طاقت ہمیں الگ نہیں کر پائے گی تم میری پہلی اور آخری چاہت ہو تمہارے بعد تو زندگی کی خواہش بھی نہیں رہی ۔

Classic Urdu Material

مقدم سائیں پلیز اس طرح کی باتیں نہ کریں ۔

کیوں مرنا تو ہے ایک دن سبھی مریں گے بات کرنے میں کیا حرج ہے مقدم اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے بولا

ابھی تو زندگی شروع ہوئی ہے میں نہیں چاہتی کہ ہم مرنے مرانے کی باتیں کرکے اس کی ناشکری کریں۔

ابھی مجھے آپ کے ساتھ بہت ساری خوشیاں دیکھنی ہے ۔

جیسے کے۔۔۔۔۔؟ مقدم اس کے گرد باہیں پھیلائے آہستہ سے جھولے کو ہلانے لگا ۔

وہ تو ہمیشہ سے فرصت سے بیٹھ کر اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا اس کی خواہش جاننا چاہتا تھا اس کی پسند ناپسند کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا لیکن وہ کم گو سی لڑکی کچھ بولتی نہیں تھی آج وہ بولنے پر آئی تو مقدم نے اسے روکا نہیں ۔وہ اس کی ہر بات میں ایک نئی بات نکال رہا تھا

جیسے کے ہم یہاں سے جائیں گے تو کردم لالہ کی شادی کی خوشی ۔پھر تائشہ دیدہ کی شادی بھی تو ہوگی ۔

ویسے مجھے تائشہ دیدہ کے لیے بہت برا لگا کہ ان کی شادی کردم لالا سے نہیں ہوگی اور وہ ہمیشہ کے لئے یہاں نہیں رہ سکیں گی لیکن دھڑکن کے لیے اچھا بھی لگ رہا ہے اب وہ ہمیشہ ہمارے پاس رہے گی حوریہ نے خوشی سے کہا۔

اور پھر کردم لالا کے بچے میں ان سے بہت پیار کروں گی ---وہ ایکسائٹڈ سی بتانے لگی

اور ہمارے بچے -----؟مقدم نے آہستہ سے ان کے کان میں سرگوشی کی ۔

جبکہ حوریہ اس بار نظر اٹھا کر بھی اسے نہ دیکھ پائی

یہ چیٹنگ ہے حوریہ اپنے بھائی کے بچوں کو کس طرح سے محبت سے یاد کر رہی ہو اور میرے بچے ۔خبردار جو تم نے میرے بچوں میں محبت کی کمی کی تو۔

ویسے تو تم بہت پیاری ہو مجھے نہیں لگتا بھی تم ظلم ٹائپ ماں ثابت ہو گی ۔

لیکن پھر بھی میں تمہیں وارن کر رہا ہوں ۔مجھے اپنے بچوں کے لئے ایک پیاری سی ماں چاہیے ۔

اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا

حوریہ کو بالکل بھی امید نہ تھی کہ وہ اس سے اس طرح سے بات کرے گا ۔

وہ تو بس اپنی خوشیوں گنے جا رہی تھی اپنے بچوں کے بارے میں تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا ۔

اچھا بتاؤ نہ کہ کب تک خوشخبری لےگی ۔اس کا شرمایا ہوا روپ دیکھ کر مقدم نے پھر سے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی ۔

مجھے کیسے پتہ ہوگا وہ شرما کے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی ۔

تو پھر کسے پتہ ہوگا بتاؤ میں اسی سے پوچھ آتا ہوں ۔

مقدم نے مسکراتے ہوئے اس کی تھوڑی کو اونچا کیا ۔

آپ بہت بے شرم ہیں ۔وہ اس کا ہاتھ ہٹاتی اس کے سینے میں منہ چھپا گئی جب مقدم مسکرایا ۔

شادی کے تیرویں دن بھی وہ پہلی رات کی طرح شرما رہی تھی ۔

شاید یہی چیزمقدم کو اس کا مزید دیوانہ کرتی تھی ۔

ہاں یار کیا کروں مجھے اپنے بچوں کی بہت جلدی ہے اب ان کا باپ اتنا ذمہ دار ہو گیا ہے ۔تو بچوں کو جلدی آنا چاہیے نا ویلے بھی میں نے سنا ہے کہ بچوں کے بعد پیار بڑھ جاتا ہے میں تو دن رات اپنا پیار بڑھنا چاہتا ہوں ۔

اسے اپنے سینے سے لگائے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے مقدم کو ایک بار پھر سے اپنے پیچھے کسی کا سایہ محسوس ہوا ۔

نجانے سے کیوں لگ رہا تھا کہ کوئی اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے ہے ۔

مقدم نے غیر محسوس انداز میں ہر طرف دیکھا تھا وہ حوریہ کو خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

مقدم سائیں موسم خراب ہورہا ہے چلے اندر چلتے ہیں ۔حوریہ اسے دیکھتے ہوئے بولی ۔

ہاں چلو اندر چلتے ہیں تھوڑی دیر میں بارش ہونے والی ہے کمرے میں چل کر اس بھیگی بارش کا فائدہ اٹھاتے ہیں ۔

مطلب ہم بارش میں بھیگے گے حوریہ نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا

اس کے بچکانہ انداز میں مقدم بے اختیار مسکرایا ۔

ہاں بالکل اس موسمی بارش کے ساتھ ساتھ اپنے پیار کی بارش میں بھی ۔

مقدم ذو معنی انداز میں کہتا اسے ایک بار پھر سے شرمانے پر مجبور کر گیا تھا

❤️

وہ اس سے حویلی کے پیچھے لے آیا تھا ۔یہ تو شکر ہے کہ اس کو آتے ہوئے گھر کے ملازموں نے نہیں دیکھا تھا ۔ورنہ کردم شاہ کا یہ روپ دے کر یقینا بے ہوش ہو جاتے ۔لیکن یہاں سے دھڑکن کے کمرے میں جاتے ہوئے کردم میں سب نوکروں چھٹی دیتی تھی سوائے جنید کے

چھوڑیں مجھے یہ کیا طریقہ ہے ہر بات میں زبردستی اور دھونس نہیں چلے گی وہ اسے دھکا دے کر اس سے دور ہوئی تھی

اس کی یہ حرکت دھڑکن کو ہرگز پسند نہ آئی تھی ۔

دیکھو دھڑکن میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا تمہارے نخرے ایک حد تک برداشت کروں گا میں

۔

سو حد سے زیادہ میرے بس میں نہیں ہے دیکھو یہ سب کچھ دو گھنٹے کی محنت سے کیا ہے اس نے بڑے سے درخت کے ایک سرے سے جھولے کو دکھاتے ہوئے کہا جیسے پھولوں کی لڑیوں سے سجایا گیا تھا۔

لکڑی کے بڑے سے ٹکڑے کو نرم گدوں سے خوبصورت کرسی کا روپ دیا گیا تھا ۔

دھڑکن جھولا دیکھ کر کردم کو دیکھنے لگی ۔

جو مسکرا کر اس ایکسپریشنز دیکھ رہا تھا شاید نہیں یقینا سے یہ سرپرائز بہت پسند آیا تھا ۔

آپ نے مجھے بے وقوف سمجھا ہوا ہے ۔کیا لگتا ہے آپ کو کہ اگر آپ یہ کہیں گے کہ یہ سب کچھ آپ نے کہا ہے میں یقین کرلوں گی ۔

کردم سائیں میں چھوٹی ضرور ہوں بے وقوف نہیں ۔

ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھ کر سوچیں کیا آپ یہ کر سکتے ہیں ۔وہ اسے گھورتے ہوئے یقین سے کہہ رہی تھی کہ یہ سب کچھ اس نے نہیں کیا ۔

تبھی دوڑتا ہوا جنید آیا اور کردم کا موبائل اس کے ہاتھ میں دیا

شاہ سائیں آپ کا فون ۔۔۔جنید اس طرح سے کبھی نہ آتا اگر اس کے فون پر چودھری کا فون نہ آرہا ہوتا ۔

کردم نے اس کے ہاتھ سے فون لیا اور ایک طرف ہو گیا جبکہ جنید دھڑکن کے قریب سر جھکائیں ہاتھ باندھے کھڑا تھا ۔

سنو یہ سب کچھ کردم سائیں نے کیا ہے کیا ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جبکہ کردم کے تیز کانوں نے اس کی آواز سن لی تھی ۔

مطلب اس لڑکی کو اپنے شوہر پر یقین نہیں تھا لیکن نوکر پر یقین تھا ۔

جی بی بی جی یہ کردم سائیں ہی دو گھنٹے سے کر رہے تھے ۔

تھوڑی دیر چوہدری سے بات کر کے کردم دوبارہ اس کے قریب آگیا ۔

اب اگر کوئی بھی ڈسٹرب کرے تو خود ہی ہنیڈل کر لینا مجھے مت دینا اس نے جنید کو وارن کرنے والے انداز میں کہا اور وہ اس کے ہاتھ سے فون لے کر وہاں سے چلا گیا ۔

کرلی تشویش آگیا یقین کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے --

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جھولے پر بیٹھا رہا تھا ۔

ہاں آگیا یقین کا یہ سب کچھ آپ نے کیا ہے لیکن یہ کس کا آئیڈیا ہے یہ بتائیں کیونکہ یہ آپ خود نہیں کر سکتے ۔

آپ دنیا کے بورنگ ترین انسان ہیں پتا ہے مجھے یہ آپ نے نہیں کیا بتائیں کس نے کیا ہے وہ جھولا ہلاتے ہوئے بولی ۔

کردم نے ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا پھر بے اختیار مسکرا دیا ۔

ہاں یہ میرا آئیڈیا نہیں ہے تمہارے لالہ کا ہے لیکن وعدہ کرتا ہوں کے آگے زندگی میں اپنے آئیڈیاسے مناؤں گا تمہیں کردم نے ہار مانتے ہوئے اس کے جھولے کو ہلایا ۔

دھڑکن کھلکھلاتے ہوئے جھولا جھولنے لگی ۔

دیکھا میں نے بتایا تھا نہیں آپ نے نہیں کیا ۔دھڑکن مسکراتے ہوئے بولی۔

اچھا لگا مجھے کہ تمہیں پتا چل گیا کہ یہ میں نہیں کر سکتا لیکن میں یہی چاہتا ہوں کہ تم آگے زندگی میں بھی مجھے اسی طرح سے سمجھو تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ میں کیا کرسکتا ہوں اور کیا نہیں ۔ تمہیں میرے بارے میں سب کچھ جاننا ہوگا ۔

میں جانتا ہوں تمھیں اس بات کا بہت دکھ ہے کہ میں نے تائشہ کی وجہ سے تمہیں ڈانٹا ۔

لیکن اس کے پیچھے بھی ایک وجہ تھی دھڑکن میں حویلی میں کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

تمہیں ڈانٹ پھٹکار کے میں تمہیں منع تو کر سکتا تھا لیکن اگر تائشہ کو ڈانٹتا تو یہ بات بڑوں جاتی ۔

اور فی الحال دادا سائیں لڑکیوں کے سکول کی وجہ سے پہلے ہی بہت پریشان ہیں میں انہیں اس طرح سے پریشان نہیں دیکھنا چاہتا وہ ہماری شادی سے بہت زیادہ خوش ہیں

میں نہیں چاہتا کہ ان ذرا ذرا سے باتوں کی وجہ سے ان کے چہرے پر اداسی آئیں اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی ایسا نہیں چاتی ۔

بس پانچ چھ دن کی بات ہے پھر تم ہمیشہ کے لئے میرے پاس آ جاؤگی ۔

وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ بھی تمہیں غلط بات پر نہیں ڈانٹوں گا دھڑکن میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی غلطیوں کو قبول کرنے سے ڈرتے ہیں لیکن تم بھی اپنی غلطیوں پر ڈانٹ کھانے کے لیے ہمیشہ تیار رہنا ۔

کردم نے اس بار اس کے جھولے کو روکتے ہوئے کہا تھا ۔

کردی نہ ہٹلر والی بات دکھا دیا نا اپنا آپ

یہ میری غلطی ہے جو میں نے سوچ لیا کہ قاسم شاہ سائیں کا پوتا رومینٹک ہوگیا ہے ۔

ہائے کہاں قسمت پھوٹی ہے میری ۔چلے اب شروع ہو جائے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

کیا شروع ہو جاؤں کردم کنفیوز ہوا ۔اس کی یہ بے فضول سی دہائیاں اسے بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی

وہی سب جو جو آج کل کے مرد اپنی بیویوں سے کہتے ہیں میرے کھانے کا خیال رکھنا میرے جوتوں کا خیال رکھنا میرے موزوں کا خیال رکھنا مجھے کسی چیز کی شکایت نہیں ملنی چاہیے اگر میں تمہیں کوئی ڈانٹے تو سکون سے اس کی ڈانٹ سننا ۔

اگر کوئی مارے تو ڈنڈا خود اس کو اٹھا کر دینا ۔

اگر ساس باتیں سنئں اف سوری ساس ہی نہیں ساس کا رول تو آپ پلے کر رہے ہیں

۔طنے آپ ماریں گے ۔اور رہی بات میری نند کی تو وہ اللہ کا شکر ہے کہ ہے ہی اچھی ۔ویلے اگر دیکھا جائے تو سویرا دیدہ بھی میری نند ہوئی نا اور تائشہ دیدہ بھی تائشہ کا نام لیتے ہوئے اس کی آواز کم ہوگئی تھی لیکن قہقہ بہت زور کا بلند ہوا تھا ۔

اس کے اس طرح سے ہنسنے پر وہ بھی مسکرایا ۔

اب اسے یہ کہہ کہ تم ہنستے ہوئے پیاری لگتی وہ مزید اسے سر پر نہیں چڑا سکتا تھا پہلے ہی اس کے بہت نخرے اٹھا چکا تھا ۔

تم بہت فضول بولتی ہو دھڑکن تمہاری باتوں کا نہ سر ہے نہ پیر اس نے تعریف کرنا ضروری سمجھا جو دھڑکن نے سر کو خم دے کر قبول کی

آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں جھولا جھولائے مجھے اگر رومینٹک ہونے کی تھوڑی کوشش کر ہی لئے تو مکمل طریقے سے کریں دھڑکن نے اس کے دونوں ہاتھ رسیوں پر رکھتے ہوئے کہا ۔

توکردم نے مسکراتے ہوئے اس کے جھولے کو دھکا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کھلکھلائی تھی

۔

❤️

مقدم سائیں بارش کا موسم تو بنا ہوا ہے لیکن بارش ہونے کا نام نہیں لے رہی حور بالکنی میں کبھی ادھر تو کبھی ادھر ٹہل رہی تھی ۔

لیکن بارش تھی جو ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ۔

لگتا ہے یہ بارش نہیں ہوگی پھر ہم اپنی بارش برساتے ہیں مقدم نے کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا

۔

بالکل نہیں جب تک بارش نہیں ہوتی تب تک آپ میرے پاس نہیں آ سکتے ۔

حوریہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے دور کیا جبکہ وہ اس کی ننھی سی فرمائش پر عمل کرتے ہوئے ذرا دور ہوا پانچ نہیں تو دس منٹ میں بارش ویلسے بھی سٹارٹ ہونے ہی والی تھی ۔اتنا صبر تو وہ کر ہی سکتا تھا ۔

وہ اپنا لمباسا دوپٹہ ہوا میں لہراتی ادھر سے ادھر کہ رہی تھی جب اچانک بارش کا ایک ننھا سا قطرہ اس کے چہرے پہ آگیا ۔

اس سے پہلے کہ حوریہ اسے محسوس کرتی مقدم اسے کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا ۔

ہوگئی شروع بارش اب پابندی ختم وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے محبت سے بولا

ابھی ٹھیک سے شروع نہیں ہوئی وہ بے بسی سے بولی لیکن اس کے کہنے کی دیر تھی کے بارش نے زور پکڑتے ہوئے ان دونوں کو بھیگو ڈالا ۔

اب تو کوئی اعتراض نہیں ۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا جبکہ حوریہ اس کی باہوں میں سمٹتی برستی بارش کے ساتھ اس کی محبت کی بارش میں بھیگتی چلی جا رہی تھی

مبارک ہو کردم سائیں ہو گیا ستیانہ آپ کے آئیڈیا کا اگر کچھ کرنا ہی تھا تو اس موسم میں کرنا ضروری تھا ابھی دھڑکن کے ساتھ مشکل سے تھوڑا سا وقت ہوا تھا کہ بارش شروع ہو گئی

مقدم سائیں کا کوئی آئیڈیا میرے کام آ جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں وہ بدمزہ ہو کر بولا تھا۔

دھڑکن جھولے سے اترتی حویلی کے اندر جانے لگی کہ کردم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

دھڑکن میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں

وہ اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے بولا اسے اپنی اس قدر قریب سنجیدہ دیکھ کر دھڑکن ایک پل کے لئے کنفیوز ہو گئی۔

کیا-- ---؟

اس کی بدلتی نظروں کو دیکھ کر دھڑکن فوراً ہی وہاں سے جانا چاہتی تھی۔

جھولے کا آئیڈیا ضرور مقدم شاہ کا تھا اور بارش اللہ میاں نے دی ہے۔ لیکن اس بارش میں بھیگنے کا آئیڈیا میرا ہو سکتا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

ہم آپ کے آئیڈیا دینے سے پہلے ہی بھیگ چکے ہیں ۔اس نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا جب کردم نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر وہی ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر اسے مزید اپنے قریب کیا ۔

مزید بھیگتے ہیں ۔میں نہیں چاہتا کہ اسی سال بعد تم مجھ سے یہ کہو کہ نکاح کے بعد پہلی بارش میں آپ نے مجھے بھیگنے نہیں دیا ۔

کردم نے نرمی سے اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوا دھڑکن خود میں سمیٹتی اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی ۔

تو بولو نا اسی سال کے بعد بھی تم میرے ساتھ اسی طرح بارش میں بھیگو گی ۔

آپ میرے ساتھ زندگی کے اسی سال گزارنا چاہتے ہیں دھڑکن کو جب سب راہ فرار بند دکھی تو وہ اسی کی سینے میں منہ چھپا گئی ۔

ہاں اسی سال گزارنا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ بس یہ پانچ دن گزر جائے گا۔کردم نے اسے اپنے سینے میں چھپاتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ کھلکھلائی ۔

مجھے نہیں پتا تھا آپ اتنے بے صبرے ہیں۔

اپنے بالوں میں اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے دھڑکن آہستہ سے بولی ۔

کرلیتا میں صبر یار اگر اس رات میرے اتنے قریب آکر تم مجھ سے دور نہ جاتی ۔

اب ایک بار میرے قریب آؤ پھر تمہیں بتاؤں گا کہ میں کتنا رومینٹک ہوں اس دن بھی ٹھیک سے نہیں بتا پایا۔

کردم شرارتی انداز میں بولا۔

ویلے آج کے اس سرپرائز کے بعد تم یہ تو کہہ ہی سکتی ہو کہ میں بورنگ نہیں ہوں۔

ہاں اور آپ کے بارش میں بھیگنے والے آئیڈیا کے بعد یہ بھی نہیں کہہ سکتی ہوں کہ آپ رومنٹک نہیں ہیں۔وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی جب کردم نے اسے مزید اپنے قریب کیا۔

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے کردم نے نرمی سے اس کی آنکھوں کو چھوا تھا۔

دھڑکن تم بہت عزیز ہوتی جارہی ہو یار اس طرح سے تو میرا گزارہ اور بھی مشکل ہو جائے گا وہ اس کے نرم گالوں کو اپنے لبوں سے چومتا اس کے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے چھو رہا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے برستی بارش میں اس حسین وقت کو انجوائے کر رہے تھے۔

جب اس خوبصورت ماحول میں ایک آواز گونجی۔

• اور لگلے یہ ملحے کردم سائیں نے اسے خود سے دور کیا

....

دادا سائیں کی غضب ناک آواز سن کر کردم نے فورا دھڑکن کو اپنے پیچھے کیا تھا

جبکہ انہیں کردم کو اس طرح سے دیکھتا پا کر دھڑکن کردم کے پیچھے چھپ گئی ۔

ان دونوں کو غصیلی نگاہوں سے دیکھتے دادا سائیں وہیں سے پلٹ گئے ۔

تم کمرے میں جاؤ میں دادا سائیں سے مل کے آتا ہوں ۔کردم نے اسے جانے کا اشارہ کیا ۔

کردم سائیں دادا سائیں آپ کو کچھ کہیں گے تو نہیں دھڑکن معصومیت سے بولی تو وہ مسکرایا ۔

ابھی یہ تو ان کے پاس جانے سے ہی پتہ چلے گا آخر اتنا بڑا رول توڑا ہے ہم نے ۔

ہم نے نہیں صرف آپ نے میرا نام بھی نہیں لینا دھڑکن نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا ۔

واہ تمہارا نام نا لوں اور میں جاؤں بھاڑ میں کردم نے گھورا تھا ۔

ہاں تو میں ے تھوڑی نہ کچھ کیا ہے یہ آپ ہی کا آئیڈیا تھا جولا لگانا پھر بارش میں بھیگنا اس سب میں میری تو کوئی غلطی نہیں ہے میں تو ہوں ہی معصوم سی آپ کی غلطی ہے آپ ہی ڈانٹ کھائیں اکیلے خبردار جو میرا نام لیا

وہ فورا ہی اس کے قریب سے نکل کر حویلی کے اندر آئی جہاں دروازے کے پیچھے ہی تائشہ کھڑی ذہ معنی انداز میں مسکرا رہی تھی مطلب صاف داداسائیں کو یہاں تک پہنچانے والی وہی ہے ۔

تھوڑا سا صبر ہی کر لیتی دھڑکن تم تو پیچھے ہی پڑ گئی ہو کردم سائیں کے ۔ابھی تمہاری رخصتی کو وقت باقی ہے ۔

اور ویسے بھی کردم سائیں کو زیادہ چپکنے والی لڑکیاں پسند نہیں ہیں ۔

تائشہ نے اس کے قریب کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے اس کی معلومات میں اضافہ کیا

مجھے پتا ہے تائشہ دیدہ کہ کردم سائیں کو چپکنے والی لڑکیاں پسند نہیں ہیں

لیکن وہ خود بہت رومینٹک ہیں ۔

کل مجھے ڈانٹ دیا نہ اسی لیے معافی مانگنے کے لیے انہوں نے میرے لیے سرپرائز پلان کیا تھا ۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ کردم سائیں اتنے رومنٹک ہو سکتے ہیں ۔آپ کو بھی نہیں پتا تھا نا خیر چھوڑیں آپ کو کیسے پتا ہوگا آپ ان کی بیوی تھوڑی ہیں۔دھڑکن نے شرماتے ہوئے اسے جلایا تھا

اور ویسے بھی وہ آپ سے تو زیادہ بات نہیں کرتے وہ کیا ہے کہ انہیں چپکنے والی لڑکیاں پسند نہیں ہیں ۔

دھڑکن اس پر طنز کے تیر چلاتے مسکراتے ہوئے اندر چلی گئی جبکہ اس کی باتوں انداز اور چہرے پہ کھلی مسکراہٹ نے تائشہ کو اندر تک راگ کر دیا تھا

حوریہ یار اٹھ جاؤ ہمیں باہر جانا ہے کب تک یوں ہی سوتی رہوگی کتنا انتظار کروں ۔

مقدم کافی دیر سے جگا ہوا تھا اور ایک بار تو پورے ہوٹل کا راؤنڈ بھی لگا کے آیا تھا ۔

اور اب بے چینی سے اس کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا ۔

کل رات مقدم نے اپنے ہرانداز میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا ۔

جبکہ وہ اس کی باہوں میں بکھرتی اسکی محبت کے ہر رنگ میں رینگتی چلی جا رہی تھی ۔

حور اگر تم اب نہیں جاگی نہ تو پھر میں تمہیں اپنے طریقے سے جگاوں گا اور یقینا پھر تم مجھ سے ناراض ہو جاؤ گی ۔اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا

مقدم سائیں آپ بہت خراب ہے نہ مجھے رات میں سونے دیتے ہیں اور نہ ہی دن میں ۔حور کروٹ بدلتے دوسری طرف سونے کی کوشش کرنے لگی۔

جبکہ اس کی بڑبڑاہٹ سن کر مقدم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی ۔

کیا کروں میری نازک سی گڑیا تمہیں سونے دے کر خود پر جبر نہیں کر سکتا ۔

وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے محبت سے بولا ۔

اور مجھے نہ سونے دے کر مجھ پر جبر کر سکتے ہیں وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔

نہیں بالکل بھی نہیں لیکن تمہیں ہی تو گھومنے جانا تھا نا اب اس طرح سے سارا وقت سوتے گزار کر تم خود ہی اس حسین جگہ کی بے قدری کر رہی ہو میرے دل کا قرار مقدم نرمی سے اس کے گالوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے بولا

آپ کے دل کا قرار اس وقت سونا چاہتا ہے مقدم سائیں۔

حور معصومیت سے بھرپور آواز میں لاڈ سے بولی شاید نیند کے خمار میں وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا بول رہی ہے ۔

مقدم کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا ۔

ٹھیک ہے میرے دل کا قرار تم سو جاؤ ہم شام کو باہر جائیں گے ۔وہ نرمی سے اس کا ماتھا چومتا اس پر کمبل برابر کرنے لگا ۔

جبکہ اسے اپنے قریب سے اٹھتا محسوس کر کے حوریہ فورا اس کی طرف کروٹ بدلتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی ۔

جس پر مقدم کو یقین آگیا تھا کہ وہ

آدھی جاگی سوئی کیفیت میں ہے کیونکہ اگر وہ پوری جاگ رہی ہوتی تو اس طرح سے اس کے قریب آنے کی غلطی کبھی نہ کرتی۔

جبکہ اس کی نیند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مقدم نے اپنی باہوں کا گھیرا تنگ کر لیا۔

اس کے تنگ گھیرے میں ایک بار وہ کسمسائی پھر بے خبر سو گئی

❤

ملک صاحب مقدم شاہ ایک لمحے کے لئے بھی آپ کی بیٹی کو تنہا نہیں چھوڑتا۔

وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے ہم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہے۔

اور مجھے تو لگتا ہے کہ مقدم شاہ کو ہم پر شک بھی ہوگیا ہے۔ملک کے آدمی نے اپنا ڈر بیان کرتے ہوئے کہا

مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے مجھے بس یہ جاننا ہے کہ میری بیٹی تنہا کب ہوتی ہے اسی دوران میں اسے مقدم کی حقیقت کے ساتھ ساتھ شاہ سائیں کے بارے میں بھی بتا دوں گا۔

پھر یقیناً میری بیٹی مقدم شاہ کے ساتھ نہیں رہنا چاہیے گی۔

Classic Urdu Material

اور ویسے بھی کچھ دنوں کے لیے میں گاوں واپس جا رہا ہوں اماں سائیں کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے ۔

ملک نے پریشانی سے کہا ۔

ٹھیک ہے ملک صاحب آپ گھر ہو آئیں تب تک ہم مقدم شاہ پر نظر رکھتے ہیں ۔ملک کے آدمی نے فون بند کرتے ہوئے کہا ۔

جبکہ ملک کا ارادہ اس وقت واپس گاؤں کی طرف جانے کا تھا وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنی بیٹی سے بات نہیں کر پایا تھا

❤️

ہم مقدم سے اس طرح کی امید کر سکتے ہیں کردم لیکن تم تو سمجھدار ہو ۔

تمہاری اس بچکانہ حرکت کا کیا مطلب نکالوں میں ۔مجھے لگا تھا کہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے جو ہماری شرمندگی کا باعث بنتے لیکن آج جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہی گھر کا کوئی نوکر یا کوئی گاوں والا دیکھ لیتا تو ہماری کتنی بدنامی ہوتی ۔

وہ دادا سائیں کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا شاید اسے اپنی غلطی کا اندازہ تھا

میں نے سب کچھ دیکھ کر کیا تھا دادا سائیں

میں نے سب ملازموں کو چھٹی دی تھی اور جنید کو کہا تھا کہ باہر کا کوئی بھی آدمی حویلی کے اندر یا پچھلے کی سائیڈ نہ آئے ۔کردم کی بات پر دادا سائیں نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

مطلب کے اب تم بھی مقدم کی طرح پلاننگ کر کے یہ سب کچھ کرنے لگے ہو وہ صدمے سے بولے

کیونکہ ان کی نظر میں کردم ایک سنجیدہ اور سمجھدار انسان تھا

دھڑکن ناراض تھی مجھ سے دادا سائیں دھیمی آواز میں کہا ۔

دادا سائیں بے ساختہ مسکرائے

تمہارا باپ بھی اسی طرح سے کرتا تھا تمہاری ماں کے لیے اور تمہاری ماں زیادہ تر اس سے ناراض ہی رہتی تھی ۔بہت لاڈ اٹھاتا تھا وہ اس کے ۔

لیکن ہمارے خاندان کو ملک کی نظر لگ گئی ۔

دادا سائیں مسکراتے ہوئے سنجیدہ ہوگئے وہ ان کے قریب ان کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا ۔

دادا سائیں اب تو سب کچھ ٹھیک ہے نا پلیز ان سب چیزوں کے بارے میں مت سوچیں ۔

کردم نے ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو مسکرا دیے

دھڑکن خوش تو ہے نہ تمہارے ساتھ ۔انھوں نے محبت سے پوچھا تھا ۔

خوش ضرورت سے زیادہ ہی آسمان میں اڑ رہی ہے اتنے نخرے دکھاتی اور آج تو حد کر دی ایک بار شادی ہونے دیں خبردار جو تم نے میری پوتی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا کردم ورنہ ہم سے بڑا کوئی نہیں ہوگا

اس کے ناز اس کے نخرے سب اٹھاؤ گے تم اور اگر اس نے تمہارے خلاف ہم سے شکایت کی تو ہم بہت برے طریقے سے پیش آئیں گے تمہارے ساتھ دادا سائیں نے اسے دھمکی دی تو بے اختیار مسکرا دیا

دادا سائیں اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی

لیکن مہربانی کریں تھوڑا سا پیار اپنے پوتے کے لیے بھی بچا کے رکھیں جب سے وہ آئی ہے ساری محبت اسی پر نچھاور کیے جارہے ہیں تھوڑا سا پیار میرے لیے بھی رکھنا چاہیے نا

جلنے لگے ہو ہماری پوتی سے دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

ہاں تو اتنا دھڑلے سے کہتی ہے کہ اب آپ کا پتہ کٹ چکا ہے اور میرا پتہ لگ چکا ہے۔

بہت شرارتی ہے لیکن سچ کہیں تو ہماری جان ہے دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے کہا

میری بھی ۔کردم نے دل میں کہا تھا

•❤

....

وہ اسے ایک بہت ہی خوبصورت جگہ پر لایا تھا۔

یہ چھوٹا ریسٹورانٹ تھا۔

جس کے اندر دو بڑے بڑے کمرے تھے۔جبکہ راہداری پھولوں سے بھری ہوئی تھی گلاب کے پھولوں کو اس طرح سے سجایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کو وہ کوئی خوبصورت باغ نظر آتا تھا یا شاید پرستان کا کوئی حصہ۔

بارش اب بھی ہو رہی تھی ماحول کافی سرد تھا۔

ریسٹورنٹ کے اندر سب کچھ لکڑی کا تھا۔

یہاں تک کہ میزوں پر رکھے ہوئے گملے بھی۔

وہ اسے سب سے پہلے آزاد کشمیر میں لایا تھا یہ کوئی آزاد کشمیر کا چھوٹا سا ہوٹل سا آبادی سے ذرا الگ تھا۔

باہر بنی ہوئی سڑک پر ہر تھوڑی دیر کے بعد گاڑیاں نکلتی یہ ہوٹل ضرور آبادی سے ذرا الگ تھا لیکن باہر سڑک پر ہر تھوڑی دیر کے بعد گاڑیاں تیزی سے نکل رہی تھی یعنی کہ یہ آبادی کی طرف نکلتی واحد سڑک تھی ۔

اس سے تھوڑا سا آگے شہر کا بازار شروع ہو جاتا تھا ۔

جبکہ جس ہوٹل میں وہ رہ رہے تھے یہ جگہ اس ہوٹل سے کافی زیادہ فاصلے پر تھی ۔

چائے پینے کے بعد مقدم نے اسے واپس چلنے کے لیے کہا تو اس نے صاف انکار کر دیا ۔

مقدم سائیں تھوڑی دیر اور یہاں بیٹھتے ہیں نا کتنی پیاری جگہ ہے ۔حوریہ نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے کہا تو مقدم نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چوما

ٹھیک ہے میری جان تم ذرا یہاں بیٹھو میں دادا سائیں کو فون کر کے آتا ہوں ۔

وہ محبت سے اس کے گال کو چھوتا ہوا اٹھا اور۔ذرا فاصلے پہ ہوکر فون کرنے لگا تبھی شیشے کی دیوار کے سامنے ایک گاڑی آکررکی جس میں سے دو لڑکیاں نکلی اور ہوٹل کے اندر چلی گئی آئی ۔

اور اس سے سامنے والے ٹیبل پر بیٹھی تھیں جبکہ ان دونوں لڑکیوں کا سارا دھیان باہر فون پر گے مقدم پر تھا ۔

حوریہ ان کے تنگ و چست کپڑے غور سے دیکھ کر شرمندہ ہو رہی تھی جبکہ انہیں اس طرح سے مقدم کو دیکھتے ہوئے اچھا خاصہ غصہ آگیا

ان دونوں لڑکیوں کو گھوتے ہوئے اٹھی اور مقدم کا ہاتھ تھاما ۔

چلیں یہاں سے وہ اسے گھسیٹتے ہوئے بولی تو مقدم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنا چاہا

کیا ہو حور تم تو تھوڑی دیر اور رکھنا چاہتی تھی مقدم نے پوچھا ۔

کچھ نہیں ہوا بس ابھی کے ابھی چلیں میرے ساتھ وہ اس سے کہتی ان دونوں لڑکیوں کو گھورتے ہوئے اسے جواب دینے لگی جبکہ مقدم نے اس کی نظروں کا پیچھا کرتے ہوئے لڑکیوں کی طرف دیکھا تھا ۔

اپنی بیوی کے اس انداز پر سے ٹوٹ کر پیار آیا تھا ۔

اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا ۔

بیوی دیکھا تم نے وہ دونوں لڑکیاں کتنی پیاری تھی اور کیسے مجھے گھور رہی تھی گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے مقدم نے سے چھیڑتے ہوئے کہا تو حوریہ نے اسے گھور کر دیکھا

ایسی ہوتی ہیں پیاری لڑکیاں کپڑے دیکھے تھے آپ نے ان کے کوئی انہیں دیکھ لیں تو نظریں اٹھا کر دوبارہ نہ دیکھ پائے ۔

وہ کھا جانے والے انداز میں بولی تو مقدم نے ڈرتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کردی ۔

یار بہت خطرناک ہوتی جا رہی ہو تم اتنا کیوں منہ بنا رہی ہو میں تو بس تعریف کر رہا تھا اور حسن کی تعریف کرنا ہر انسان پر فرض ہے ۔

اور ویلے بھی یہ لڑکیاں ہمیں دکھانے کے لئے ہی تو یہ سب کچھ پہنتی ہیں ۔

اور جب وہ ہمارے لیے اتنی محنت کرتی ہیں اپنا آدھا جسم دکھاتی ہیں تو ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم انہیں دل کھول کر سراہیں ۔

مقدم سائیں وہ اپنی عزتوں کا سودا کرتی ہیں جس پر صرف ان کے محرم کا حق ہوتا ہے اس طرح سے انہیں دیکھنے کا حق صرف ان کا شوہر رکھتا ہے یہ اس کی امانت ہوتی ہے ۔ حوریہ نے سمجھانا چاہا ۔

ہاں میری جان اور اگر وہ خود ہی اپنی امانت میں خیانت کر رہی ہے تو کسی مرد کی کوئی غلطی نہیں ۔اگر وہ اپنے شوہر کا حق اس طرح سے لوگوں میں تقسیم کر رہی ہے تو لوگوں کی غلطی نہیں اگر وہ اپنی عزتوں کا سودا کر رہی ہے تو غلطی عورت کی اپنی ہے

اسے دیکھنے والے مرد کی نہیں ۔

اگر عورت کو پردہ کرنے کا حکم ہے تو مرد کو بھی نظریں نیچی رکھ کر چلنے کا حکم ہے ۔ حوریہ جل کر بولی

اس دنیا میں عورت سے زیادہ مضبوط اور کچھ نہیں ہوتا ہی ہے ۔مرد تو فطرت کے ہاتھوں مجبور ہوکر بھی اسے دیکھ لے گا ۔لیکن ہمارا معاشرہ عورت کی ذات پر قائم ہے یہ معاشرہ عورت کی وفا پر قائم ہے مرد صدیوں سے بھٹکا ہوا ہے ۔

مقدم کی بات نے حوریہ کو شرمندہ کر دیا تھا

ویسے بھی کیا کروں ایسے نظارے مجھے میری بیوی نہیں کراتی تو کہیں تو کرنے ---مقدم کی بات ابھی ادھوری تھی جب حوریہ نے مکہ بناکر اس کے سینے پر دے مارا ۔

اس کے حق جتلاتے انداز پر مقدم قہقہ لگا کر ہنسا تھا اور اس کا وہی ہاتھ تھام کر چوم ڈالا ۔

آئی لو یو میرے دل کا قرار وہ شدت سے بولا تو حوریہ اپنا ہاتھ چھڑاتی باہر دیکھ کر شرمانے لگی ۔

دادا سائیں نے کردم کو اپنے کمرے میں بلایا تھا ۔وہ جیسے ہی گھر واپس آیا سب سے پہلے ان کے کمرے میں گیا تھا ملازم نے کہا تھا کہ آج انہیں ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے جبکہ ملازم اسے یہ بھی بتا چکا تھا کہ آج دوپہر ڈیرے میں ایک عورت ان سے ملنے آئی تھی ۔

تمہاری نانی آخری بار تم سے ملنا چاہتی ہیں وہ تمہاری دلہن کو دیکھنا چاہتی ہے ۔

دادا سائیں آپ جانتے ہیں کہ ممکن نہیں ہے کردم فورا ان کے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

کردم جو کچھ بھی ہوا اس میں عورتوں کی کوئی غلطی نہیں تھی وہ تمہاری نانی ہیں تم سے ملنا چاہتی ہیں وہ اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہی ہیں آج ان کی ملازمہ ملنےآئی تھی ہم سے ۔

اور ہمارے آگے گڑگڑا رہی تھی کہ ہم اس کی آخری خواہش پوری کریں ۔اور ہم وعدہ کرکے آئے ہیں کردم دادا سائیں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے یقین سے اپنے وعدے کے بارے میں بتایا تو وہ نظر جھکا گیا ۔

میں اس خاندان کے کسی شخص سے نہیں ملنا چاہتا دادا سائیں ۔اور جہاں تک ان کی عورتوں کی بات ہے تو حوریہ کی کوئی غلطی نہیں اگر آپ یہ بات نہیں سمجھ سکتے تو پلیز اس خاندان کی عورتوں کو بھی اتنی ہی سزا ملنی چاہیے جتنی حوریہ کو ملتی ہے

حوریہ کو اس گھر میں کوئی تکلیف نہیں ہے ۔

کیا اس کے لیے یہ تکلیف کم ہے کہ اس کا باپ اس کی ماں کا قاتل ہے کیا اس کے لئے یہ تکلیف کم ہے اس کے اپنے سگے نانا اسے اپنی نواسی نہیں مانتے

یا اس کے لئے یہ تکلیف کم ہے کہ اس کی خالہ اسے دن رات طعنے دیتی ہے ۔

یا پھر چھوٹی امی سائیں کی بات کر لیتے ہیں کس طرح سے انھوں نے حوریہ کی ذات کو اس کے کردار کو اپنے سخت لفظوں سے گھائل کیا ۔

اس لیے کہ وہ اس گھر کی بیٹی نہیں ہے

یا اس لیے کہ وہ ملک کے بیٹی ہے یاد رکھیں دادا سائیں اگر وہ ملک کی بیٹی ہے تو میں بھی ملک کا بھانجہ ہوں ۔

اگر ملک کی بیٹی کو خاندان سے محبت کرنے کی اجازت نہیں تو مجھے کیوں ۔

اگر ملک کے بیٹی کو خاندان سے ملنے کی اجازت نہیں تو مجھے کیوں --؟

معاف کیجیے گا دادا سائیں میں اس گھر میں تب تک قدم نہیں رکھوں گا جب تک حوریہ کو اس گھر میں وہ مقام نہیں ملتا جو کہ بیٹی کا ہوتا ہے مقدم نے اسے اپنی بیوی کا مقام دلوایا ہے لیکن میں اسے اس گھر میں اپنی بہن کا مقام دلواؤں گا اور یاد رکھیں دادا سائیں جس طرح سے آپ

مجھ سے مقدم سے محبت کرتے ہیں یا پھر دھڑکن سے محبت کرتے ہیں اتنی ہی محبت آپ کو حوریہ کو بھی دینی ہوگی ۔

کیونکہ وہ اپنے اپنوں کو چھوڑ کر یہاں آرہی ہے ہمارے ساتھ اس کے لئے اس کے اپنے ہم ہیں اور اپنے محبت کرتے ہیں دادا سائیں نفرت نہیں ۔

جو محبت آپ ہمیں سکھاتے ہیں وہی محبتیں آپ اس معصوم سے کیوں نہیں کرتے جسے صرف چند دن کا اٹھا کر اس حویلی میں لے کے آئے تھے ۔اس معصوم کو دیکھ کر بتائیں مجھے کہ کیا وہ نفرت کے قابل ہے ۔

نہیں دادا سائیں وہ محبت کے قابل ہے اس گھر میں وہ ملک کی بیٹی بن کر نہیں آپ کی نواسی بن کر آئی تھی ۔پھر وہ کیوں آپ کی نفرتوں کے لائق ہے محبتوں کے نہیں ۔

آج پہلی بار ان کے سامنے کردم نے آواز اٹھائی تھی وہ تو کبھی ان سے کچھ نہیں کہتا تھا لیکن کب تک حوریہ کو یوں ہی تڑپتے ہوئے نفرتوں کی بارش میں بھیگتا دیکھتا رہے ۔

وہ نا جانے کیا کیا بول کر چلا گیا جبکہ دادا سائیں صرف یہ سوچ رہے تھے کہ کیا حوریہ ان کی نفرت کے قابل ہے ۔ صحیح کہا تھا کردم نے جب وہ اس گھر میں آئی تھی تب شاہ سائیں کی نواسی بن کے آئی تھی نہ کہ ملک کی بیٹی

مقدم نے کمرے میں قدم رکھا تو حوریہ کہیں نہیں تھی۔ واشروم سے پانی گرنے کی آواز سن کر وہ بیڈ پر بیٹھا اس کا انتظار کرنے لگا ۔

آج دوپہر میں حوریہ کی جلن دیکھ کر نہ جانے کیوں اسے بہت مزہ آیا تھا صرف وہی اس کے لئے پاگل نہ تھا عشق کے کچھ جراثیم حورہہ میں بھی موجود تھے جو اسے جلن میں مبتلا کر رہے تھے اس کی حالت سوچ کر وہ ایک بار پھر سے مسکرایا ۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد میں حوریہ باہر نہ آئی تو اسے پکارنا پڑا ۔

میرا سوہنا ماہی میرے دل کا قرار باہر آنے کا ارادہ ہے یا میں اندر آجاؤں وہ اونچی آواز میں دلکشی سے بولا تھا ۔

جبکہ اندر سے کوئی آواز نہ آئی ۔

مقدم آنکھیں بند کر کے وہیں بیڈ پر اس کا انتظار کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد واشروم کے دروازے کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی ۔

مقدم ویلے ہی لیٹا رہا ۔

لیکن کافی دیر بعد بھی نہ اسے قدموں کے چلنے کی آواز سنائی دی اور نہ ہی حوریہ کو اپنے قریب محسوس کر پایا تھا وہ اٹھ کر واشروم کے دروازے کی طرف دیکھنے لگا ۔

جہاں حوریہ نظر جھکائے کھڑی تھی ۔_۔ اس کے کپڑوں کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا تھا ۔

ٹائٹ جینز پر چھوٹی سی شرٹ پہنے وہ اس کے چودہ طبق روشن کرگئی ۔

وہ خاموشی سے آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آیا ۔

اس کا جھکا ہوا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اوپر اٹھایا

میرا بے بی اتنا جل گیا ان لڑکیوں سے ----؟ وہ جذبات سے بھرپور لہجے میں بولا ۔

جب اس کے لفظوں کا مطلب سمجھ کر حوریہ نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور لگلے ہی ملحے مقدم کے قہقے سے پورا کمرہ گونج اٹھا حوریہ اسے دیکھ کر رہ گئی ۔

اسی طرح سے زور زور سے ہنستا پا کر حوریہ نے اسے دھکا دیا اور واپس لوٹ کے جانے لگی لیکن اس سے پہلے ہی مقدم نے اس کا ہاتھ تھام کر اس سے اپنے قریب کھینچ لیا ۔

ابھی اتنی محنت کر ہی لی ہے میرے دل کے قرارنے توداد تو وصول کر لو ۔

وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا ۔اس کے ہوش رُبا سراپے کو اپنی باہوں میں بھرے بیڈ لے آیا

حور تم بہت خوبصورت ہو ۔میرے لیے دنیا کی سب سے خوبصورت عورت ۔مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

تم سادگی میں بھی مجھے چاروں شانے چت کرنے کی اصلاحیت رکھتی ہو ۔

وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا ۔

اس دنیا میں کوئی اور تمہاری جگہ نہیں رہ سکتا ۔اس دل کی سلطنت نے تمہیں ملکہ کا کا مقام دیا ہے ۔

اب اس دل کی سلطنت پر اور کوئی قبضہ نہیں کر سکتا ۔مقدم شاہ کی محبت کے "م "پر بس تمہاری "ملکیت "ہے ۔

اس کے "ح "پر بس تمہارا "حق "ہے

۔اس کی "ب "میں بس تم ہی تم "بسی "ہو

اس کے "ت "میں بس تمہیں پانے کی "تڑپ "ہے ۔وہ اس کے چہرے کو نرمی سے اپنے ہاتھ میں بھرے اسے اپنی محبت کے حرف حرف کا مطلب سمجھا رہا تھا

جبکہ اس کے لفظ کو اپنے دل میں اترتا محسوس کرتی حوریہ اس کی باہوں میں پگھلنے لگی تھی

•

اب ان سب باتوں کا کوئی مطلب نہیں ہے چوہدری یہ زمین ہمارے نام ہو چکی ہے سب کچھ ہمارے پاس ہے ۔

اب بیکار میں یہ باتیں کر کے تم اپنا اور ہمارا وقت ضائع کر رہے ہو ۔

اس لیے میں نہیں چاہتا کہ یہاں کوئی بھی بد مزگی ہو میں اس زمین پر کام شروع کروانا چاہتا ہوں بہتر ہوگا کہ تم اپنا بوریا بستر یہاں سے اٹھاؤ اور یہاں سے نکل جاؤ چوہدری تین دن سے اس زمین پر قبضہ جمائے بیٹھا تھا

اس نے اپنے سبھی آدمیوں کو اس میں زمین پر لگایا ہوا تھا کسی بھی باہر والے کو زمینوں کی طرف آنے نہیں دے رہا تھا لیکن آج کردم کے غصے کی انتہا ہو گئی

دو دن میں یہاں پر کام شروع ہونے والا تھا ۔ کل تک اسے لگ رہا تھا کہ چودھری خود ہی باز آجائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا اس زمین پر بچیوں کا سکول بنانا داداسائیں کی خواہش تھی جسے پورا کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا ۔

میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کردم شاہ یہ زمین میری ہے اس پر میرا حق ہے مقدم شاہ کی مار کھانے کے بعد وہ دس دن تک ہسپتال میں رہا ۔اور اب ہسپتال سے واپس آکر پھر سے ان زمینوں پر قبضہ کرلیا آیا تھا ۔

اس وقت وہ بالکل بے فکر تھا اسے پتہ تھا کہ مقدم شاہ اس وقت یہاں نہیں ہے اور وہ جانتا تھا شاہ سائیں کے دونوں پوتوں میں سے باغی صرف مقدم ہے وہی اپنا غصے پر کنٹرول نہیں کرتا اور مارپیٹ پر آ جاتا ہے

جب کے کردم ایسے معاملات سمجھداری سے حل کرتا تھا ۔

مقدم شاہ کو یہاں نہ پاکر چودھری بالکل بے فکر تھا ۔

میں تمہیں دو دن کا وقت دے رہا ہوں چودھری ان دو دنوں میں مجھے تمہاری شکل اس زمین پہ تو کیا اس گاؤں میں بھی نظر نہیں آنی چاہیے ورنہ بہت پچھتاؤ گے ۔

وہ اسے وارن کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا ۔

میں کسی سے نہیں ڈرتا کردم شاہ یہ زمین میری ہے اس پر میرا حق ہے اور یہ زمین میں تمہیں نہیں دوں گا ۔پیچھے سے دور دور تک چودھری کے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں ۔

جبکہ کردم یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اب دادا سائیں کو کیا جواب دے گا ۔

کہ اب تک زمینوں پر کام شروع کیوں نہیں کیا گیا

❤️ -

ہمیں سمجھ نہیں آرہا کہ ہم تمہارے لیے کیا گفٹ لیں ۔ہم تو ٹھیک سے تمہاری پسند ناپسند کے بارے میں بھی نہیں جانتے

دادا سائیں نے بہت سوچا کہ وہ دھڑکن کو اس کی سالگرہ پر کیا تحفہ دیں لیکن پھر کنفیوز ہو گئے دھڑکن کی پسند آج اورتوکل کچھ اور تھی اسی لیے انہوں نے دھڑکن سے ہی پوچھنا بہتر سمجھا

او ہو دادا سائیں گفٹ پوچھ کر نہیں دیا جاتا آپ کو جو پسند ہے آپ دے دیں لیکن اچھا سا ہونا چاہئے جو مجھے بہت پسند ہو اس نے ایک شرط بھی رکھی

لیکن دھڑکن تمہیں کیا پسند آئے گا یہ بھی تو بتاؤ داداسائیں کے اس انداز پر احمد صاحب آہستہ سے مسکرائے تھے آہانہ کے بعد دھڑکن وہ پہلی لڑکی تھی جس سے دادا سائیں اس طرح سے بات کرتے تھے ۔

ویسے تو ہم تمہیں کچھ دن پہلے ہی ایک بہت خوبصورت تفہ دے چکے ہیں دادا سائیں نے سوچتے ہوئے کہا

کون سا تحفہ ---؟ دھڑکن حیرت اور صدمے سے دیکھنے لگی وہ کونسے تحفے کے بات کر رہے تھے اور یہ نہ ہو کہ اس تحفے کی وجہ سے اسے نیا تحفہ نہ ملے۔

کردم نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے ان کی آخری بات سنی تھی

ارے ہم نے تمہیں اپنا پوتا دیا ہے داداسائیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

واپس لے لیں مجھے نہیں چاہیے کردم کے قدم دروازے پر یہ رک گئے

کیا کہا تمہیں ہمارا پوتا نہیں چاہیے دادا سائیں نے کہا۔

اور نہیں تو کیا آپ سوچیں ہوسکتا ہے آپ مجھے ان سے بھی بہتر کوئی تحفہ دے سکیں دھڑکن کے انداز سے لگ رہا تھا کہ دادا سائیں کا یہ تحفہ اسے کچھ خاص پسند نہیں۔

میری چھوٹی سی پٹاخہ سائیں گفٹ تو تمہیں میں دونگا۔

کردم نے کمرے میں قدم رکھ کر اندر آتے ہوئے سوچا تھا۔

دادا سائیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے اٹھو تم چائے بناؤ میرے لیے اس نے دادا سائیں کے قریب بیٹھتے ہوئے اسے آرڈر دیا جس پر دھڑکن کا منہ بن گیا۔

حد ہے چائے پی پی کر کالے ہو جائے دادا سائیں میں نے آج آپ کو دوپہر میں چائے کے نقصانات بتائے تھے نہ بتائیں ذرا دھڑکن نے آج سارا دن انٹرنیٹ پے چائے کے نقصانات نکالے تھے کیونکہ تین چار دن سے وہ مسلسل اس کے لئے چائے بنا بنا کر تھک چکی تھی ۔

ویلے تو اس نے ہر اسٹائل میں چائے بنا کر کردم کے سامنے پیش کی تھی لیکن نہ جانے کردم کون سی مٹی کا بنا تھا کہ وہ جیسی بھی چائے بناتی خاموشی سے پی جاتا ۔

دادا سائیں آپ مجھے بتائیں چائے کے نقصانات اور آپ جائیں اور چائے بنائیں کردم نے اسے بھیجتے ہوئے کہا تو دادا سائیں اور احمد شاہ دونوں ہی مسکرا دیے

میں بھی چلتا ہوں دادا سائیں مجھے ذرا واک کرنی ہے ۔

احمدشاہ اٹھتے ہوئے دھڑکن کے ساتھ ہی باہر آگئے جبکہ دھڑکن نے جاتے ہوئے منہ کے اتنے ڈیزائن بنائے تھے کردم کے علاوہ سب ہی اس پر ہنستے رہے

❤

تم کیا تحفہ دینے والے ہو ہماری پوتی کو دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے کہا

میں خود تحفہ ہوں دادا سائیں کردم شاہ شرارت سے بولا ۔

ہم سیریس ہیں کردم

میں بھی سیریس ہوں دادا سائیں ۔

کل آپ اپنی پوتی کی آزادی ختم کردیں کل ہی رخصت کردم نے انہیں آئیڈیا دیا تھا

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا کل اس کی سالگرہ ہے جو ہم بہت اچھے سے منانا چاہتے ہیں اور ویسے بھی ہمارا تحفہ اسے کچھ خاص پسند نہیں ہے داداسائیں نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

وقت کے ساتھ گفٹ پسند آ جائے گا آپ فکر نہ کریں

مقدم کو تو آنے دو دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے کہا

انہوں نے ہنی مون پر جانے سے پہلے میرا انتظار کیا تھا نہیں نہ تو میں رخصتی کے لیے ان کا انتظار کیوں کروں ۔

کردم کے پاس آج ہر بات کا جواب موجود تھا ۔

ہماری پوتی اتنی اچھی لگنے لگی ہے دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

آپ کی پوتی نے تو نیندیں حرام کر رکھی ہیں ایسی چائے بنا کے دیتی ہے کہ ساری رات نیند نہیں آتی ۔

رخصت کریں اسے ٹھیک سے چائے بنانا سکھاؤں گا ۔

وہ ان کے قریب سے اٹھتے ہوئے بولا تو داداسائیں کا قہقہ بلند ہوا ۔

ہماری پوتی کے ساتھ رہ کر تم بھی بہت شرارتی ہوتے جا رہے ہو داداسائیں نے مسکراتے ہوئے کہا

بس آپ کی پوتی کی صحبت کا نتیجہ ہے وہ کمرے سے باہر نکل چکا تھا ۔

وہ ابھی کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ سامنے سے تائشہ کو آتے دیکھا

میں آپ کے لئے چائے بناؤں کردم سائیں اس نے محبت سے پوچھا

نہیں دھڑکن بنا رہی ہے کردم نے کہا

لیکن وہ تو کمرے میں ہے وہ تو کچن میں آئی ہی نہیں تائشہ نے فورا اسے بتایا تھا ۔

آپ کو تو گھر آتے ہی چائے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے میں ابھی بنا لاتی ہوں تائشہ نے کہا

اس کی ضرورت نہیں ہے اسے کمرے میں کوئی کام پر گیا ہوگا ۔ فکر مت کرو مجھے چائے مل جائے گی ۔

اور ویلے بھی اب دھڑکن آہستہ آہستہ اپنے ساری ذمہ داریوں سمجھنے لگی ہے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ۔

میں دادا سائیں سے بات کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کچھ دن پہلے جو رشتہ آیا ہے اس کی بات آگے چلائیں ۔

کافی اچھے لوگ ہیں دادا سائیں کو بھی بہت پسند ہے دیکھو تائشہ زندگی ایک جگہ روکنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا تمہیں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے میں سمجھ سکتا ہوں تمہیں فلحال وقت کی ضرورت ہے لیکن وقت صرف سوچیں اور مشکلیں بڑاتا ہے ۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے آگے بڑھ چکا تھا جبکہ اس کی باتوں نے تائشہ کے زخموں پر نمک کا کام کیا تھا

❤️

مقدم سائیں کل دھڑکن کی سالگرہ ہے کیا ہم واپس نہیں جا رہے ابھی۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے پوچھنے لگی ۔

نہیں میری جان ابھی کچھ دن مزید ہم یہاں روکیں گے مقدم اسے لے کر سوات آیا ہوا تھا ۔

جبکہ اپنے پیچھے کسی کی نظریں وہ اب بھی محسوس کر رہا تھا اسے شک نہیں یقین ہو چکا تھا کہ کوئی ہے جو اس پر نظر رکھے ہوئے ہے ۔

لیکن حور کو یہ ساری باتیں بتا کر وہاں سے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا وہ خود بھی اس معاملے میں بے فکر تھا اس کا ماننا تھا کہ کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔

اور حور کو وہ ایک لمحے کے لئے بھی اکیلا نہیں چھوڑتا تھا

کردم نے جب پوچھا کہ سب کچھ ٹھیک ہے تو اس نے کہا سب کچھ بالکل ٹھیک ہے ۔

اور اگر ہمارے پیچھے دھڑکن کی شادی ہوگئی تو حور نے معصومیت سے پوچھا ۔

ہو جائے تو اچھا ہے نہ وہ دونوں بھی ہمیں جوائن کرلیں گے ۔مقدم نے مسکراتے ہوئے کہا

نہیں مقدم سائیں اگر انھوں نے شادی کرلی تو میری ڈریس کا کیا ہوگا

آپ کو یاد ہے آپ نے ریڈ ڈریس مجھے لے کر دیا تھا وہ میں کردم لالا کی شادی پر پہننے والی تھی ۔

حوریہ نے اس کے ساتھ اپنا سنگین ترین مسئلہ شیئر کیا تھا ۔

یہ تو سوچنے والی بات ہے تم ایسا کرنا کہ وہ ڈریس پھر کبھی پہن لینا مقدم نے آئیڈیا دیا

بالکل نہیں میں نے وہ لالا کی شادی پر ہی پہننا ہے میں۔لالہ کی شادی مس نہیں کرنا چاہتی

وہ معصومیت سے بولی

تم کچھ بھی مس نہیں کروگی بے فکرر ہو وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا۔

اب جلدی سے سونے کی تیاری پکڑو کیوں کے اگر اب تم نے میری نیند خراب کی تم نے تمہیں ساری رات نہیں سونے دونگا اس نے دھمکی دی۔

جیسے سنتے ہی حوریہ نے اپنا سر کے سینے پر رکھ دیا۔نیند کی وادیوں میں گم ہوتے ہوئے اس نے مقدم کی انگلیوں کو اپنے بالوں میں نرمی سے چلتے ہوئے محسوس کیا تھا

❤️•

احمد شاہ تھوڑی دیر پہلے سویرا کے کمرے میں آئے تھے تاکہ وہ اسے یہ بتا سکے کہ وہ کچھ ہی دن میں واپس جانے والے ہیں

اور سویرا جانے کی تیاری مکمل کر لے

کیا مطلب ہے آپ کا کہ ہم واپس جانے والے ہیں میں ابھی نہیں جانا چاہتی بابا سائیں سویرا نے پریشانی سے کہا

لیکن بیٹا اب ہمارا یہاں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے انشاءاللہ اگلے کچھ دن میں دھڑکن کی رخصتی ہو جائے گی پھر ہم نے واپس چلنا ہے اور ویسے بھی تمہیں تو پتا ہے میرا وہاں سارا کام رکا ہوا ہے

لیکن بابا سائیں میں واپس نہیں جانا چاہتی ۔سویرا نے پریشانی سے کہا

لیکن بیٹا پہلے تو آپ یہاں آنا نہیں چاہتی تھی اور اب جب سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے ہمیں واپس چلنا چاہیے ۔

اب ہم یہاں رہ کر کیا کریں گے آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ میرا کتنا نقصان ہو چکا ہے ۔

ٹھیک ہے بابا سائیں آپ چلے جائیں مجھے اپنے ساتھ نہ لے کے جائیں میں تھوڑا وقت یہیں پر رہنا چاہتی ہوں ابھی تو ٹھیک سے میں لوگوں کو جانتی تک نہیں ہوں میں اپنے دادا سائیں کے ساتھ تھوڑا وقت گزارنا چاہتی ہوں

بابا سائیں پلیز مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں کچھ وقت دادا سائیں کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں سویرا نے منت کرتے ہوئے کہا ۔

احمد شاہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ کل تک سویرا یہاں آنا تک نہیں چاہتی تھی اور اب یہاں سے جانا نہیں چاہتی ۔

ٹھیک ہے بیٹا ہم اس بارے میں کچھ سوچتے ہیں احمد شاہ نے کمرے سے جاتے ہوئے کہا ۔

نہیں بابا سائیں میں آپ کے ساتھ ابھی نہیں چل سکتی ابھی تو میرا مقصد کامیاب بھی نہیں ہوا اور مقدم شاہ کو حاصل کئے بغیر تو میں ویلے بھی یہاں سے نہیں جاؤں گی سویرا سوچتے ہوئے بیڈ پر آ بیٹھی ۔

مقدم سائیں آپ کو اب واپس آ جانا چاہیے کیوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ صرف میرے ہو جائیں

❤️

روز کی بانسبت دھڑکن نے آج چائے اچھی بنائی تھی ۔اور اب وہ اس کے سامنے بیٹھی اپنی تعریفیں سننے کے لیے منتظر تھی۔

اچھی بنی ہے نا اس نے خود ہی بتایا ۔

ہاں اچھی بنی ہے کردم مسکرایا تھا ۔

کتنی اچھی ------؟دوسرا سوال آیا ۔

بہت ۔کردم پھر سے مسکرایا

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں اب آگے آگے دیکھتے جائے میں اس سے بھی زیادہ اچھی چائے بناؤں گی دھڑکن خوش ہو کر بولی ۔

میں منتظر ہوں ۔ کردم اس کے معصوم انداز پر مسکراتے ہوئے بولا ۔

میری بکس آگئی ہیں دھڑکن نے خوشی سے بتایا تھا اس کے اس انداز سے کردم کو خوشی ہوئی تھی ۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے تو آگے کیا پڑھ رہی ہو تم کردم نے دلچسپی سے پوچھا ۔

میں تو آرٹ ہی پڑھونگی ۔ بابا سائیں بتایا کرتے تھے کہ بڑے تایا ابو بہت اچھے پینٹر تھے میں بھی ان کی طرح پینٹر بنوں گی دھڑکن نے اپنا منصوبہ بتایا ۔

جب کہ اپنے باپ کے ذکر پر کردم کو بہت خوشی ہوئی تھی ۔

اچھا تو تم اپنے بڑے تایا کی طرح پینٹر بننا چاہتی ہو ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ تمہارے بڑے تایا ابو اپنے بیٹے کی بہت ساری تصویریں بناتے تھے ۔

لیکن میں آپ کی کوئی تصویر نہیں بناؤں گی دھڑکن نے اس کی بات ختم ہونے سے پہلے کہا تھا ۔

تمہارے بس کی بات بھی نہیں ہے کردم نے چیلنج کیا ۔

او ہیلو کسی خوش فہمی میں مت رہیے گا آپ کی شکل میں ایسا کچھ یونیک نہیں ہے جو میں نہ بنا پاوں لیکن میری سالگرہ کے ٹھیک دس دن کے بعد داداسائیں کی سالگرہ ہے اور فی الحال میں ان کی پینٹنگ پر کام کر رہی ہوں دھڑکن نے تفصیل سے بتایا ۔

بالکل صحیح فرمایا آپ نے لیکن میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے آپ کو بتا رہا ہوں کے آپ کے دادا سائیں کی سالگرہ کے ایک دن کے بعد آپ کے شوہر کی سالگرہ ہے اور آپ کے شوہر کو بھی ایسا ہی ایک نایاب تحفہ چاہیے کردم اسی کے انداز میں بولا تھا ۔

پہلے تو کل آپ مجھے تحفہ دیں گے دھڑکن نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

ہمارے ہاں رواج نہیں ہے شوہر کا بیوی کو تحفہ دینے کا کردم شرارتی انداز میں بولا وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اتنا کیوں بولنے لگا ہے وہ تو ہمیشہ سے چپ چاپ رہتا تھا وہ جب بھی اداس یاضرورت سے زیادہ خوش ہوتا تو ڈیرے پے جاتا تھا لیکن اب وہ جب بھی اداس ہوتا یا خوش ہوتا تو دھڑکن کے پاس آتا تھا

کیا مطلب ہے آپ مجھے تحفہ نہیں دیں گے جائیں میں آپ سے بات ہی نہیں کرتی

--وہ اس کے قریب سے اٹھ کر باہر چلی گئی جب دروازے پر تائشہ کو کھڑے دیکھا

آپ کو عادت ہے کیا جاسوسیاں کرنے کی وہ اسے دیکھ کر آہستہ آواز میں بولی کہ کردم اس کو پھر سے بدتمیز نہ کہہ دے۔

وہ میں تو بس تائشہ نے بہانہ سوچنا چاہا

رہنے دیں وہ اس کے قریب سے فورا ہی نکل گئی اس وقت اس کے لئے یہی صدمہ کافی تھا کہ کردم اسے تحفہ نہیں دے رہا تائشہ کے منہ تو وہ ہرگز نہیں لگنا چاہتی تھی

❤

یہ کیا بات ہو دادا سائیں کے رواج نہیں ہے کیا آپ لوگ اپنی بیویوں کو تحفے نہیں دیتے۔

آپ بتائیں کیا آپ نے کبھی بھی دادی سائیں کو کوئی تحفہ نہیں دیا وہ ان کے قریب بیٹھی کب سے ان کا دماغ کھانے میں مصروف تھی۔

نہیں دھڑکن ہمارے گھر میں واقع ہی اپنی بیویوں کو تحفہ دینے کا رواج نہیں ہے دادا سائیں نے ہنسی دباتے ہوئے کہا انہیں کردم سے ہرگز ایسی امید نہ تھی آجکل کردم جو کچھ بھی کر رہا تھا اس سب کی ہی کردم سے انہیں کوئی امید نہ تھی۔

مطلب آپ نے دادی سائیں کو کبھی کوئی تحفہ نہیں دیا دھڑکن خیرت اور صدمے سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی جبکہ اس کی بات پر انہوں نے نفی میں گردن ہلائی۔

اتنی بری ناانصافی وہ بھی میری دادی سائیں کے ساتھ ۔

اللہ اب تک میری دادی سائیں کے رخ پر سکون نہیں ہوگی ان کے شوہر نے کبھی انہیں کوئی تحفہ نہیں دیا لیکن آپ فکر نہ کریں دادی آپ کی پوتی آپ کا بدلہ لے گی میں دلاوں گی آپ کو انصاف ۔

دادا سائیں نے دل کی دل میں اس کی اوور ایکٹنگ کو داد دی تھی

سن لیجئے دادا سائیں کل میرے تحفے کے ساتھ ایک دادی سائیں کا تحفہ بھی آپ مجھے دیں گے کیونکہ دادی سائیں ایک عورت تھی اور ان کی ساری جائیداد پر ان کی پوتی کا حق ہے ۔

اور اگر کل آپ میری دادی سائیں کے لیے تحفہ نہ لائے تو ہر رات آپ کو ان کی روح ڈرائیں گی ۔

دادی سائیں میں کہہ رہی ہوں بغیر تحفے کے مت ماننا آپ کے ساتھ بہت زیادتی کی گئی ہے اس حویلی میں لیکن اب آپ کی پوتی آپ کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دے گی وہ انہیں سناتی اٹھ کر باہر چلی گئی جب کہ اس کے جاتے ہی دادا سائیں قہقہ لگا کر ہنسے تھے ۔

اوف یہ لڑکی

چودھری غصے سے چڑا بڑا ہوا زمینوں پر پہنچا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں یہ سامان رکھنے کی ۔

وہ عمارتی ضروریات کے لئے سامان رکھتے آدمیوں سے پوچھنے لگا

ہمیں کردم سائیں کا حکم ہے ۔

آدمی نے بنااس کی طرف دیکھے اپنا کام جاری رکھتے ہوئے بتایا ۔

یہ ساری میری زمین ہیں میں یہاں پر کردم شاہ کو کچھ نہیں بنانے دوں گا ۔

میں کہتا ہوں اٹھاؤ ان سب چیزوں کو اور ابھی کے ابھی لے کے جاؤ واپس وہ غصے سے دہارتے ہوئے بولا لیکن سامنے کھڑے آدمیوں کو نہ تو اس کے غصے کی پروا تھی اور نہ ہی اس کی دہاڑکی ۔

سنو میاں یہ ڈرامے ہمارے سامنے مت کرو کردم سائیں نے کہا ہے کہ یہ زمین ان کی ہے اور یہاں بچیوں کے لیے سکول کا تعمیری کام شروع کروایا جا رہا ۔

اس نے اپنے پیچھے کردم کے خاص آدمی جنید کی بات سنی تھی ۔

کردم سائیں کا آرڈر ہے کہ جو بھی کام میں مخالفت ڈالنے کی کوشش کریں اسے اٹھا کر زمین سے باہر پھینک دو ۔

اب یا تو تم ایک سائیڈ پر ہو کر تماشہ دیکھو یا میرے آدمی تمہیں یہاں سے اٹھا کر باہر پھینک دیں گے ۔

اب یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کہ پولیس اور کچہریوں میں جانے سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا کیونکہ آفیشل کاغذات ہی شاہ سائیں کے نام ہیں۔

اسی لیے بند کرو اپنے ڈرامے اور نکل جاؤ یہاں سے ۔میں تو صرف زبان سے کہہ رہا ہوں اگر سائیں آگئے تو اس گاؤں میں سر اٹھا کر چلنے کے قابل نہیں رہو گے تم ۔

جنید بنا ڈر اور خوف کے اس کے سامنے کھڑا تھا ۔

یہ اچھا نہیں کر رہے تم لوگ کردم سائیں کو تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا ان زمینوں پر صرف میرا حق ہے اور میں یہ زمینیں کسی کو نہیں دوں گا چاہے میں مر ہی کیوں نہ جاؤں ۔

ارے تم لوگوں نے کام روک کیوں دیا چلو جاری رکھو کام یہ پاگل آدمی ہے اسی طرح سے ڈرامے کرتا رہتا ہے جنید نے کام والوں کو واپس کام پر لگاتے ہوئے ایک نظر اس کی طرف دیکھا ۔

جو غصے سے گھور رہا تھا

نہیں چھوڑوں گا میں کر دم سائیں میرے ہاتھ سے مرے گا یاد رکھنا اس کی موت میرے ہاتھوں لکھی ہے بہت جلد اس کا وقت پورا ہونے والا ہے بتا دینا اسے

چودھری جس طرح اس سے غصے سے آیا تھا اسی طرح سے واپس چلا گیا۔

اور اس کے جاتے ہی جنید نے کردم کو فون کر کے یہاں پر ہونے والے ساری کاروائی بتائی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ اسے جان سے مارنے کی دھمکی دے رہا ہے۔

لیکن کردم کو اس کی کھوکھلی دھمکیوں سے کوئی اثر نہ ہوا اور کام جاری رکھنے کو بولتا دھڑکن کی سالگرہ کی تیاری کرنے لگا

اس نے دھڑکن کے ساتھ مزاق کیا تھا کہ اس خاندان میں بیویوں کو تحفہ دینے کا رواج نہیں ہے۔

جسے وہ سیریس لیے ہوئے تھی وہ دھڑکن کے لیے پہلی بار خود سے کچھ پلان کر رہا تھا۔اور یقینا یہ سب کچھ دھڑکن کو بہت پسند آنا تھا

❤️.

چودھری کے بارے میں کردم نے داداسائیں کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا نہ تو اس کے ہنگامے کے بارے میں اور نہ ہی اس کی دھمکیوں کے بارے میں کیوں کہ کردم کو ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور نہ ہی اسے چودھری کا کوئی ڈر تھا

جبکہ اب داداسائیں اس سے کہہ رہے تھے کہ صرف ایک بار ہی سہی اپنی نانی سے مل لاؤ ۔

لیکن وہ کبھی اس گھر نہیں جانا چاہتا تھا احسن ملک اس اکلوتا ماموں تھا اس کے باپ چچا پھوپو سب کا قاتل تھا اس نے اس کا سارا خاندان مٹا دیا تھا وہ کس طرح اس سے ملنے جاتا لیکن دادا سائیں کی ضد اسے مجبور کر رہی تھی ۔

دادا سائیں کے سامنے تو وہ انکار کر آیا تھا لیکن اپنے کمرے میں آکر یہی سوچ رہا تھا پھر ایک دفعہ کہ جتنی بار بھی اس کے سامنے سے اس خاندان کی عورتیں گزری یں ان کی نظروں میں اس نے اپنے لیے بے تحاشہ محبت دیکھی تھی ۔

اور احسن ملک بھی تو اس کو کچھ بھی نہ کہتا تھا ۔

جتنی نفرت وہ اس باقی خاندان سے کرتا تھا اس کی نئی جذباتوں کردم اس کے لئے رہتا تھا ۔

اور اس وقت وہ ملک کے بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا فی الحال ہو صرف دھڑکن کو سرپرائز دینے کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ اس کی برتھ ڈے اسپیشل بنایا جاتا تھا ۔

❤️

داداسائیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ابھی مجھے یہاں ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا اور آپ مجھے واپس بلا رہے ہیں میں تو پندرہ دن کے یہاں آیا تھا نہ وہ مقدم نے احتجاج کیا ۔

دیکھو مقدم سائیں میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ جب بھی کردم سائیں رخصتی کا فیصلہ کرے گا تمہیں واپس آنا ہوگا اور کردم نے کہا ہے کہ وہ دھڑکن کی سالگرہ کے دوسرے ہی دن وہ اسے رخصت کروائے گا

۔ دادا سائیں نے سمجھاتے ہوئے کہا

او ہو کردم سائیں کو اتنی جلدی کیا ہے -----؟

تمہیں اتنی جلدی کیا تھی جانے کی ----؟دادا سائیں اس کی بات کو کاٹتے ہوئے بولے ۔

فی الحال تم واپس آجاؤ اور بعد میں تم چاروں ساتھ چلے جانا

دادا سائیں نے آئیڈیا دیا جو اسے برا نہ لگا

ٹھیک ہے میں حوریہ کو کہتا ہوں مقدم نے فون رکھتے ہوئے کہا۔

اور ایک نظر سامنے باغ کی طرف اکیلے بیٹھے اپنے دل کے قرار کو دیکھا۔

مبارک ہو میرا سوہنا ماہی تمہارا سوٹ ضائع نہیں ہوگا۔ہم آج شام کو ہی واپسی کے لئے نکل رہے ہیں کردم سائیں نے رخصتی کے آرڈر جاری کر دیے ہیں مقدم اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا تو وہ بے ساختہ مسکرائی۔

سچی کتنا مزا آئے گا نا کردم لالہ کی شادی میں وہ ایکسائٹڈ ہوکر اسے بتانے لگی۔

جبکہ مقدم نے اس کے چہرے کا پورا جائزہ لیا جہاں ہنیمون ادھورا چھوڑنے کا کوئی افسوس نہ تھا

۔

❤️

دادا سائیں میں آپ سے ایک سوال پوچھنے آئی ہوں وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ان کے قریب سے اٹھ کر گئی تھیں اب واپس آئیں تو دادا سائیں سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگے دادا سائیں میں نے پوچھنا تھا کہ مقدم لالا نے حوریہ دیدہ کو کوئی تحفہ دیا ہے اگر نہیں تو ان کے ساتھ بھی نا انصافی ہوئی ہے دھڑکن کے ہوتے ہوئے یہاں کوئی ناانصافی نہیں ہوگی

وہ ان کے سامنے بیٹھی بالکل سیریس انداز میں بولی تھی

داداسائیں جو یہ سوچ رہے تھے کہ وہ نجانے کون سی بات کرنے کے لیے آئی ہے اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئے ۔

بلکہ یہ سوال میں آپ سے کیوں پوچھ رہی ہوں یہ سوال تو مجھے مقدم لالہ سے پوچھنا چاہیے تھا ۔

حوردیدہ کے ساتھ میں کوئی ناانصافی ہونے ہی نہیں دوں گی وہ اپنے موبائل پر مقدم کا نمبر ملاتے ہوئے تیز تیز بول رہی تھی ۔

تم باہر جاکر یہ انصاف کی جنگ شروع کرو ہم کتاب پڑھ لیں دادا سائیں نے اپنے ہاتھ میں موجود کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے باہر جانے کے لیے کہا ۔

جب وہ مصروف انداز میں کان سے فون لگائے ہاں میں گردن ہلاتے اٹھ کر باہر چلی گئی

دھڑکن کے جانے کے بعد دادا سائیں سوچنے لگے کیا واقع ہی حوریہ کے ساتھ ناانصافی کی گئی تھی کیا صرف گفٹ نہ دینے سے حوریہ کے ساتھ ناانصافی ہوگی اور وہ کیا جوانیس سال سے اس گھر میں اس کے ساتھ ہو رہا تھااسے تو ہمیشہ سے اس خاندان کی بیٹی بنا کر رکھا گیا ہے تو اس کے ساتھ کیسی ناانصافی ۔

وہ تو اس خاندان کی عزت ہے تو کیا عزت کو محبت دینا ضروری نہیں ہوتا ۔وہ خود سے سوال کرنے لگے

وہ معصوم بچی تو اس گھر میں انکی بیٹی کی بیٹی بن کے آئی تھی اس کی آخری نشانی بن کے آئی تھی نہ کہ دشمن کی بیٹی لیکن انھوں نے اسے ہمیشہ سے دشمن کی بیٹی سمجھا

کتنا کُرب تھا اس دن اس کی آواز میں جب اس نے یہ کہا تھا کہ آہانہ شاہ اس کی بھی کچھ لگتی ہے ۔

اور شاہ سائیں نے کیا کیا اسے غصے سے کمرے سے چلے جانے کا کہا ۔

یہاں تک کے اس کے ہاتھ سے اس کے ماں کی فوٹو تک چھین لی ۔

کیا وہ اس قابل ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جائے وہ معصوم سی لڑکی پچھلے سال سے دن رات اب لوگوں نفرت برداشت کر رہی تھی اس جرم کی سزا کاٹ رہی تھی 19 جس میں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی اس نے پیدا ہوتے ہیں اپنی ماں کو کھو دیا ۔

باپ کی شکل تو اس نے آج تک دیکھی ہی نہیں تھی ۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اپنے آپ کو حوریہ کی نظروں میں گرا ہوا محسوس کر رہے تھے کیا سوچتی ہوگی کہ وہ ان کے بارے میں ۔کیا ہوں گے دادا سائیں اس کی نظروں میں ایک ظالم جابر سختگیر شخص ۔

نہیں اب ہم حوریہ کے ساتھ مزید کوئی ناانصافی نہیں ہونے دینگے ہم نے اس کے ساتھ بہت زیادتیوں کی ہیں ٹھیک کہتا ہے کردم وہ نفرت کے قابل نہیں ہے وہ تو میری اہانہ کی آخری نشانی ہے ۔

اتنی سے بات کو سمجھنے میں میں نے انیس سال سا لگا دیے ۔

وہ بھی اگر کردم مجھے یہ سب کچھ نہ کہتا تو کیا میں ہمیشہ اس سے نفرت کرتا رہتا

یا خدایا مجھے معاف کردے میں نے اس معصوم بچی کے ساتھ بہت زیادہ کی ہے ۔

لیکن اب مزید نہیں اب حوریہ کو اس حویلی میں اس کا اصل حق دیا جائے گا داداسائیں سوچتے ہوئے اٹھ کر باہر آ گئے

❤

ہاں گڑیا بولو کیوں فون کیا ہے مقدم واپسی کا سامان پیک کرنے میں حور کی مدد کر رہا تھا کہ دھڑکن کا فون آتا دیکھ کر پوچھنے لگا ۔

آپ میری دیدہ کو تحفے دیتے ہیں کہ نہیں وہ سیریس انداز پوچھ رہی تھی

کیوں مقدم نے خیریت سے اس کے سوال پر سوال کیا تھا کیوں کیا ۔ ۔ مجھ سے کچھ مت بولیں بس بتائیں آپ انہیں گفٹ دیتے ہیں یا نہیں دیتے ۔

کیونکہ اگر آپ نہیں دیتے تو اب میں آپ کے ساتھ بہت برا سلوک کرنے والی ہوں کان کھول کر سن لیں صرف آپ ہی نہیں اس خاندان کے ہر فرد کو دھڑکن احمد شاہ اُپس دھڑکن کردم شاہ کہہ رہی ہے ۔

کہ وہ اب خاندان کی کسی عورت کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دے گی ۔

مجھے پتا چل چکا ہے کہ آپ آج رات کو واپس آجائیں گے اسی لئے میری ایک بات کان کھول کر سن لیں جب آپ واپس آئے تو حوری دیدہ کے لئے کوئی گفٹ کے لے کر آئے گا اور میرے لیے بھی کیونکہ میرا برتھ ڈے ہے

دھڑکن نے یاد کرایا تو مقدم بے ساختہ مسکرا دیا ۔

ٹھیک ہے گڑیا میں تمہارے لئے گفٹ لے آؤں گا اور کچھ مقدم نے مسکراتے ہوئے پوچھا

اور کچھ نہیں میرے لیے بھی ضرور لانا لیکن میری دیدہ کو ضرور دیجئے گا میں یہ بے تکا راوج ہمارے خاندان سے ختم کر کے رہوں گی وہ عزم سے کہتے فون بند کر چکی تھی جبکہ مقدم صرف فون کو گھور رہا تھا ۔

بے چارا کردم سائیں وہ بڑبڑاتے ہوئے فون جیب میں ڈالنے لگا

❤

وہ اسے اپنے ساتھ جیولری شاپ پر لے کے گیا تھا تاکہ دھڑکن کے لیے کوئی گفٹ لے سکے لیکن اسے دھڑکن کی بات بھی بہت اچھے سے یاد تھی کہ وہ حوریہ کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہونے دے گی ۔

مقدم اپنے دل کے قرار کے ساتھ کوئی ناانصافی کرے ایسا تو ممکن ہی نہ تھا ۔

اس نے پہلے دھڑکن کے لیے اسپیشل برتھ ڈے گفٹ لیا اور پھر اپنے نام کے پہلا حرف سے بنا ایک خوبصورت سا لاکٹ اس نے اپنی حور کے لیے خریدا تھا ۔

اپنی نند کو کہنا کہ میں تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کرتا ۔کسی کی پرواہ کئے بغیر حور کا رخ آئینے کی طرف کرتا وہی شاپ پر ہی اسے وہ لاکٹ پہنانے لگا ۔

وہ میری نند نہیں میری بہن ہے حوریہ نے بتانا ضروری سمجھا

اور ویلے بھی آپ میرے ساتھ کبھی کوئی ناانصافی نہیں کرسکتے مقدم سائیں مجھے خود سے زیادہ یقین ہے آپ پر ۔

شاید یہ دنیا مجھ سے میرا حق چھین لے لیکن آپ مجھ سے میرا حق بھی نہیں چھنیں گے --وہ آہستہ سی آواز میں بولی یار ایسی باتیں تم پبلک پلیس میں کیوں بتاتی ہواکیلے میں بتایا کرو نہ ۔

ماشاءاللہ سے اتنی خوبیاں ہیں مجھ میں لیکن ساری خوبیاں تمہیں پبلک پلیس میں ہی آکر یاد آتی ہیں بندہ داد بھی نہیں دے سکتا مقدم نے شرارت سے کہا تھا ۔

آپ کی داد نہ لیے اسی لئے تو پبلک پلیس میں بتاتی ہوں اور ویلے بھی آپ کو کون سا پبلک پلیس کی پرواہ ہوتی ہے آپ تو کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں حوریہ شرماتے ہوئے بولی جس پر مقدم قہقہ بلند ہوا ۔

اچھا یار میں کچھ نہیں کہوں گا چلو واپس ہوٹل چلتے ہیں ہمیں ابھی نکلا ہے واپسی کے لیے مقدم اس کا ہاتھ تھا میں باہر لے جانے لگا ۔

جبکہ واپسی کا سن کروہ بہت خوش تھی

....

سویرا دیدہ یہ آپ کیا کر رہی ہیں سویرا کو کچن میں دیکھ کر تائشہ اس کے پاس آگئی ۔

دھڑکن کی سالگرہ ہے نااس کے لئے کیک بنا رہی ہوں اس کی ہر سالگرہ پر میں خود اپنے ہاتھوں سے کیک بناتی ہوں یہ دن ہم سارا دن ۔ایک ساتھ گزارتے ہیں بابا سائیں میں دھڑکن گھومنے جاتے ہیں ۔

بہت سارے گیمز کھیلتے ہیں بہت مزے کرتے ہیں ۔سویرا مصروف انداز میں بولی ۔

یہاں میں دن رات خوار ہو رہی ہوں ان دونوں کی طلاق کے لئے اور آپ ہیں جو دھڑکن کے لئے کیک بنا رہی ہیں میرا بس چلے تو میں اس کی جان لے لوں تائشہ نے غصے سے کہا۔

ایک منٹ تائشہ میری بات غور سے سنو دھڑکن میری بہن ہے۔کل اسپیشل ڈے ہے اس کا اور ہر سال میں اس کے کیک میں اپنے ہاتھوں سے بناتی ہوں۔

اور اپنا سارا وقت بھی اس کے ساتھ ہی گزارتی ہوں۔

اور ایک بات اپنے کان کھول کر سن لو میں دھڑکن اور کردم کے طلاق کے لیے تمہاری مدد ضرور کر رہی تھی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دھڑکن میری بہن نہیں ہے۔

یامیں اس کی خوشیوں میں خوش نہیں ہو سکتی وہ میری بہن ہے۔اور اگر مجھے میری بہن اور تم میں سے کسی ایک کو چننا پڑا نہ تو میں صرف اور صرف اپنی بہن کو چنوں گی اور آج کے بعد اس لہجے میں مجھ سے بات مت کرنا۔

آج تم مجھ سے میری بہن کو مارنے کی بات کر رہی ہو یہ بھی صرف اس لیے کہ میں نے تمہیں یہ کہنے کا موقع دیا

پتا نہیں مجھے کیا ہوگیا تھا۔

میں کیوں مقدم سائیں کے پیچھے پڑی تھی۔ یہ سب کچھ نصیبوں کا لکھا تھا اور اب مجھے خود پتہ ہے کہ ان کی شادی ہو چکی ہے اور میں انہیں کبھی حاصل نہیں کر سکتی ۔

اسی لئے اب میں نے یہ کوشش بھی نہیں کروں گی تائشہ تم بھی سنبھل جاؤ ۔

ہماری زندگی میں وہی ہوتا ہے جو ہمارے نصیبوں میں لکھا ہوتا ہے نہ تو تمہارے نصیب میں کردم شاہ ہیں اور نہ ہی میرے نصیب میں مقدم شاہ ۔

اسی لئے لیسٹ موو آن۔

وہ اس کے قریب سے گزرتی باہر جا چکی تھی۔

جب کہ تائشہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی وہ ایسے گرگٹ کی طرح رنگ بدل جائے گی یہ تائشہ نے کبھی نہیں سوچا تھا

۔............

حور یار جاگو ایک تورات کا سفر ہے اوپر سے تم سو رہی ہو میں قسم کھا کے کہتا ہوں تمہارے ہوتے ہوئے میں سفر میں بور ہوا تو میں یہ گاڑی کہیں درخت کے ساتھ ٹھوک دوں گا ۔

وہ سوات سے واپسی کے لیے نکلے ہوئے تھے ۔

اس وقت سوا گیارہ رات کے آٹھ بج رہے تھے ۔اس نے راستے میں ایک ہوٹل سے حور کو کھانا بھی کھلایا ۔

کافی دیر سے سفر میں ہونے کی وجہ سے حور اب کافی تھک چکی تھی اسے نیند آ رہی تھی جب اس نے آنکھیں بند کر کے سیٹ کے ساتھ سر رکھا ۔

تو مقدم اسے دیکھ کر بولا ۔

مقدم سائیں مجھے نیند آرہی ہے حوریہ نے بے بسی سے کہا ۔

تمہاری یہ نیند میں ایک سیکنڈ میں دور کر سکتا ہوں بس تم اجازت دو مقدم نے شوخی سے اس کی طرف رخ پھیرا ۔

مقدم سائیں آپ آگے دیکھ کر گاڑی چلائیں ابھی میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میں آپ کے ساتھ بہت لمبی زندگی گزارنا چاہتی ہوں

حوریہ نے اس کا رخ واپس سڑک پر کیا ۔

جینا تو میں بھی تمہارے ساتھ بہت لمبی زندگی چاہتا ہوں لیکن تمہیں نیند آ رہی ہے اسی لئے میں نے سوچا کیوں نہ تمہاری نیند بھگا دوں مقدم نے مسکراتے ہوئے شرارت سے کہا ۔

کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو میری نیند بھگانے کی۔جاگ رہی ہوں میں جب تک حویلی نہیں آ جاتی تب تک نہیں سونگی ۔حوریہ نے اس کے سامنے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا تو مقدم قہقہ کر ہنسا

جب تک حویلی نہیں آتی تم خود سے مت سونا اور جب حویلی جائےگی میں تمہیں نہیں سونے دونگا مقدم آنکھ دبا کر شرارت سے کہا ۔

مقدم سائیں آپ بہت خراب ہیں ۔

تو تم ٹھیک کر دو نا ۔مقدم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ۔

خدا کے لئے مقدم سائیں مجھے صحیح سلامت حویلی پہنچا دیں آپ کے ارادے بہت خطرناک لگ رہے ہیں ۔حوریہ نے منت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا ۔

چلو پھر حویلی پہنچ کر ہی تمہاری خبر لیتا ہوں مقدم نے فی الحال اسے بخشنے کے ارادے سے کہا ۔

اچھا ٹھیک ہے تھوڑی دیر سو جاؤ وہ اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے ہوئے بولا

نہیں اب نہیں سووں گی تب تک نہیں سووں گی جب تک حویلی نہ پہنچ جاؤں حور نے انکار کرتے ہوئے کہا ۔

دیکھو بیوی تم اپنی مرضی سے جاگ رہی ہو بعد میں مت کہنا کہ میں نے تمہیں سونے نہیں دیا

۔مقدم شرارتی انداز میں بولا تو حوریہ مسکرائی۔

اوراندھیری سڑک کو دیکھنے لگی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے پیچھے سے کوئی گاڑی کافی دیر سے ان کا پیچھا کر رہی ہے

مقدم سائیں آپ کو نہیں لگتا کہ جب سے ہم ہوٹل سے نکلے ہیں یہ گاڑی ہمارے پیچھے آرہی ہے حوریہ نے اپنا شک اس کے سامنے بیان کیا۔

ارے نہیں یار ایسے ہی تمہیں شک ہو رہا ہے مقدم نے اگنور کرتے ہوئے کہا

جبکہ ہوٹل سے اپنی گاڑی نکالتے ہی یہ گاڑی اس نے اپنے گاڑی کے پیچھے آتے دیکھی تھی

••••••••••••••••••

کردم اپنا کام کر رہا تھا کہ دروازہ بجا۔

اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا پھر مسکرا دیا وہ دروازے کے ساتھ کھڑی تھی۔

کیا ہوا دھڑکن تم پریشان لگ رہی ہو وہ اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

کردم سائیں یہاں اتنا سنگین مسئلہ چل رہا ہے اور آپ سونے کی تیاریاں کر رہے گے

آپ کو چاہیے جو خاندان میں کبھی کسی نے نہیں کیا وہ آپ کر کے ریکارڈ قائم کردیں تاکہ آنے والی نسلوں میں آپ کا ایک نام بن جائے ۔۔۔ بالکل سیریس انداز میں کہتی وہ کمرے کے اندر قدم رکھ چکی تھی ۔

کیا مطلب ہے تمہارا کردم سچ میں اس کی بات کو نہیں سمجھا تھا وہ اس کے پیچھے ہی کمرے میں آتا اس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا ۔

اوہو کردم سائیں آپ بھی بہت معصوم ہیں میں سمجھاتی ہوں آپ کو دیکھیں آپ نے کہا تھا اس خاندان میں بیویوں کو تحفہ دینے کا رواج نہیں ہے ۔

دادا سائیں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے بھی دادی سائیں کو کبھی کوئی تحفہ نہیں دیا اسی لئے میں نے سوچا کہ میں آپ سے گفٹ لے کر آپ کے لئے ایک ریکارڈ قائم کر دیتی ہوں تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ہمیں اچھے الفاظ میں یاد رکھیں ۔

دھڑکن اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے اسے اپنی بات بلکہ اپنے مطلب کی بات سمجھاتے ہوئے بولی ۔

جب کہ اس کے اس حد تک سیریس انداز پر کردم کا دل چاہا کہ وہ قہقہ لگا کر ہنسے پھر خود کو سنبھالتے ہوئے بولا دیکھو دھڑکن جو کام کبھی میرے آباواجداد نے نہیں کیا وہ کام میں کر کے ان کی توہین نہیں کرنا چاہتا ۔

دیکھو ہمیں اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنا چاہیے اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ میں تمہیں کوئی تحفہ نہیں دوں گا کردم نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

مطلب کے آپ یہ بے تکا سا رواج ہمیشہ چلائیں گے دھڑکن نے صدمہ سے پوچھا

جس پر کردم نے ہاں میں گردن ہلائی

مطلب آپ مجھے کبھی گفٹ نہیں دیں گے

دھڑکن نے مزید صدمے سے پوچھا

اس بار بھی کردم نے نہ میں گردن ہلائی تھی ۔

لیکن آپ کو مجھے گفٹ دینا چاہیے یہ نکاح کے بعد میری پہلی سالگرہ ہے اور میں پہلی بار حویلی میں سالگرہ منا رہی ہوں تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ مجھے گفٹ دیں دھڑکن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

ہاں دھڑکن کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو تحفہ تو مجھے تمہیں دینا چاہیے لیکن میں رواج کا کیا کروں کردم ہنسی چھپاتے ہوئے بولا

توہم کزن بھی ہیں نہ آپ مجھے کزن کے طور پر گفٹ دے دیں ہسبنڈ کے طور پر مت دیں اس سے آپ کا صدیوں کا رواج بھی قائم رہے گا اور آپ کی طرف سے مجھے گفٹ بھی مل جائے گا

۔دھڑکن نے مسئلہ کا حل نکالتے ہوئے کہا لیکن کزن کہنے سے ہم کیا نکاح میں نہیں ہوں گے ہوں گے نہ میں اپنے رواج خراب نہیں کروں گا دھڑکن کردم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

۔

بس دکھا دیا نہ پھر سے کہ دنیا کے بورنگ ترین انسان ہیں آپ اتنا اچھا آئیڈیا دیا آپ کو کہ کزن کے طور پر گفٹ دے دیں لیکن بورنگ تو بورنگ ہوتا ہے دوسروں کے آئیڈیا پر بیوی کو امپریس کرنے والے ۔اپنی بیوی کو گفٹ نہ دینے والوں کو اللہ کبھی معاف نہیں کرتا وہ غصے سے ڈراتی کمرے سے باہر جا چکی تھی۔

جب کہ اس کے جاتے ہی کردم نے دروازہ بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے کیک کو دیکھا بیچاری دھڑکن اپنے غم اور غصے میں اس کے کو دیکھ ہی نہیں پائی ۔

ساری تیاری مکمل ہوچکی تھی وہ سب کچھ کمپلیٹ کر چکا تھا اب صرف اور صرف دھڑکن کا گفٹ باقی تھا وہ اسے کیا گفٹ دے وہ خود کنفیوز تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ دھڑکن کو کونسی چیز پسند آئے گی

جیولری وہ بہت زیادہ پہنتی نہیں تھی اس سے یہی لگ رہا تھا کہ اسے جویلری زیادہ پسند نہیں ہے ۔

کردم کا ارادہ اس کے لیے برسیلٹ خریدنے کا تھا جو بعد میں بدل گیا ۔

اب وہ آخری بار بازار جاکر اس کے لئے گفٹ خریدنے والا تھا ۔

اس نے احمد شاہ سے پوچھا تھا کہ وہ دھڑکن کے لیے ایسا کون سا گفٹ لائے جو سے بہت پسند آئے ۔

احمد شاہ نے اسے بہت سارے آئیڈیا دیے تھے اور یہ آئیڈیا دیا تھا کہ اسے جھولے پر بیٹھنا بہت پسند ہے ۔

احمد شاہ نے کہا تھا کہ وہ اسے ایک جھولہ لے دے ۔لیکن کردم خودکو کوپی کیٹ نہیں کہلوا سکتا تھا ۔

اب وہ یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ والا آئیڈیا وہ پہلے ہی کر چکا ہے ۔

اس نے کبھی کسی لڑکی کو گفٹ نہیں دیا تھا سوائے حوریہ کے لیکن پھر حوریہ اس کے بہن تھی اور دھڑکن اس کی بیوی اب بہنوں والے گفٹ وہ بیوی کو نہیں دے سکتا تھا ۔

میں تھوڑی سی ہیلپ کروں وہ بے چینی سے سوچتے ہوئے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا

جب اسے سویرا کی آواز سنائی دی ۔

اس نے سویرا سے کبھی خود سے بات نہیں کی تھی یہاں تک کہ ان دونوں کا سامنا بھی صرف کھانے کی میز پر ہی ہوتا تھا ۔

کردم لالہ میں آپ کو بتا سکتی ہوں کے آپ دھڑکن کو کیا گفٹ دیں تو وہ بہت خوش ہو جائے گی ۔

سویرا نے مسکراتے ہوئے رازدار انداز میں کہا تھا ۔

اسے سویرا سے کا کوئی لینا دینا نہ تھا بس مقدم کے لیے اس دن سنیں اس کے منہ سے الفاظ اسے برے گے تھے ۔

مگر اب مقدم حوریہ سے شادی کر چکا تھا اور اس شادی سے بہت خوش بھی تھا اسی لیے سویرا سے ناراض رہنے کا کوئی فائدہ نہ تھا ۔

اسی لیے اس نے سویرا کی مدد لینے کے بارے میں سوچا تھا

اور سویرا اس کی کافی زیادہ مدد کی تھی ۔

اس نے سویرہ کے کہیے پر عمل کرتے ہوئے وہ سب کچھ کیا جو دھڑکن کو پسند آئے

اور سویرہ کے ہیں کہنے پر وہ دھڑکن کے لئے گفٹ بھی لایا تھا

❤️

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے ۔کیوں سب لوگ میرا گفٹ کھا جاتے ہیں ۔

کردم سائیں میرے ساتھ اس طرح سے کیسے کر سکتے ہیں یہ میری پہلی سالگرہ ہے جو میں ان کے ساتھ مناؤں گی وہ بھی نکاح کے بعد ۔

کردم سائیں کو چاہیے کہ وہ میرا برتھ ڈے اسپیشل بنائے اور وہ ہیں جو گھوڑے بیچ کر اپنے کمرے میں سو رہے ہیں ۔

میں آپ کو اس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی کردم سائیں ساری زندگی مجھ سے تانے کھائیں گے گفٹ نہ دینے کے لئے کے ۔

بہت ہی ظالم ٹائپ بیوی بن کے دکھاؤں گی آپ کو ۔

لوگوں نے ظالم شوہر کے بارے میں تو بہت سنا ہوگا لیکن میں ظالم بیوی بن کے دکھاؤں گی ۔

دن رات ظلم کرونگی آپ پر ۔ساری زندگی پچھتائیں گے مجھے گفٹ نہ دینے کے لئے ۔

بہت برا کیا ہے آپ نے میرے ساتھ اس کا انجام تو آپ کو بھگتنا ہی پڑے گا ۔

دھڑکن یہاں سے وہاں ٹہلتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی ۔

یہ اس کی شادی کے بعد پہلی سالگرہ تھی اور کردم کا فرض بنتا تھا کہ وہ اسے گفٹ دے)دھڑکن کے مطابق (۔

لیکن کردم کو تو اس بات کا ہوش ہی نہ تھا اسے تو بس اپنے رواج کی پڑی تھی ۔

کوئی کیسے کر سکتا ہے اپنی معصوم سی بیوی کے ساتھ ایسا ۔وہ بیڈ پر بیٹھی مسکین سی شکل بنا کر بولی ۔

دھڑکن تو کیوں پریشان ہو رہی ہے باقی سب تو گفٹ دیں گے نا اس نے اپنے معصوم دل کو سمجھانا چاہا

لیکن کردم سائیں تو نہیں دیں گے ۔اس نے اپنے معصوم دل کی معصوم سی خواہش کو دل میں ہی دفناتے ہوئے معصومیت سے کہا ۔

آپ بہت گندے ہیں کردم سائیں میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی اگر آپ نے کل مجھے گفٹ نہ دیا تو وہ خود کو کمبل میں لپیٹتے ہوئے بولی ۔

اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی ۔

نیند تھی جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے ۔

وہ اس کے روٹھنے پر اسے منانے کی کوشش تو کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے ایک چھوٹا سا گفٹ نہیں لا سکتا ۔

کونسی صدی کے ہیں یہ رواج کہاں ملتے ہیں اس طرح کے رواج ۔

اس رواج کو تو میں ختم کر کے رہوں گی

تائشہ صبح سے سویرا کی حرکتیں دیکھ رہی تھی کبھی وہ کردم کے پاس مل رہی تھی تو کبھی احمد شاہ کے کمرے میں دھڑکن کی برتھ ڈے کی پلاننگ کر رہی تھی

تائشہ کو اسے دیکھ کر غصہ آرہا تھا وہ اس کے ساتھ اس طرح سے کیسے کر سکتی ہے یہاں اس کی جان پہ بنی ہوئی ہے اور وہاں وہ دھڑکن کی سالگرہ کی تیاری کر رہی ہے ۔

اب بات اس کی برداشت کی حد سے اوپر جا چکی تھی

اسی لیے بہت غصے سے سویرہ کے کمرے میں آکر رکی

جبکہ سویرا کو اس طرح سے اس کا اپنے کمرے میں بنا اجازت آنا ناگوار گزرا تھا

کیا لگتا ہے آپ کو سویرا دیدہ یہ جو سب کچھ آپ کر رہی ہیں وہ صحیح ہے ۔

کل تک آپ کو مقدم لالا بہت پسند تھے آپ ان کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی اور اب اچانک ہی ان سے آپ کا دل بھر گیا۔

لیکن ایک بات کان کھول کر سن لیں اگر آپ نے اس طرح سے راستے میں مجھے چھوڑا تو میں آکو نہیں چھوڑوں گی میں سب کو بتا دوں گی کہ وہ پیپرز آپ نے چودھری تک پہنچائے تھے۔

تم نہیں تائشہ یہ بات میں خود سب کو بتانے والی ہوں اور مجھے دھمکیاں دینے سے بہتر ہے کہ تم سدھر جاو ۔اور آئندہ اس طرح سے منہ اٹھا کر میرے روم میں مت آنا ۔

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی ۔

جبکہ اتنی توہین کے بعد تائشہ بھی اس کے کمرے میں نہ روکی

بارہ ہونے میں بیس منٹ باقی تھے ۔وہ آہستہ سے اپنے کمرے سے نکلا اور اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹانے کے زحمت نا محسوس کی ۔

وہ اپنے آپ کو کمبل میں قید کئے مکمل طور پر نیند کی وادیوں میں گم تھی

کردم نے ایک نظر نیچے راہداری کی طرف دیکھا جو بالکل سنسان پڑی تھی ۔

اور پھر واپس آ کے آہستہ سے اس کے نازک سے وجود کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اس راہداری کی طرف چلایا ۔

اس دوران اس نے مکمل احتیاط کی تھی کہ وہ اپنی نیند سے نہ جاگے کیونکہ اس طرح سے کردم کو دیکھ کر وہ چیخ چیخ کے پوری حویلی کو جگا دیتی ۔

اور فی الحال کردم یہ نہیں چاہتا تھا ۔اس کا ارادہ بیس منٹ کے اندر ہی دھڑکن کو واپس اس کے کمرے میں چھوڑنے کا تھا ۔

کیونکہ دادا سائیں اور احمد شاہ نے اسے سرپرائز دینے کے لیے بارہ بجے کی پوری پلاننگ کی ہوئی تھی

❤️

مقدم سائیں دھڑکن کی سالگرہ شروع ہونے والی ہے ہم کب تک پہنچیں گے حویلی حوریہ نے پوچھا ۔

بس تھوڑی دیر اور میری جان دھڑکن کی سالگرہ کے عین وقت تو نہیں لیکن 30 منٹ تک پہنچ جائیں گے ۔

مقدم نے مسکرا کر کہا ۔

دھڑکن کی حویلی میں پہلی سالگرہ ہے اور مجھے لگتا ہے کہ وہ بہت مستیاں کرنے والی ہے ۔

باہر کے لوگ تو ہوں گے ہی نہیں لیکن پھر بھی حویلی میں بہت کام ہوگا بہت کچھ سنبھالنا ہوگا ۔

صبر صبر صبر میری بیگم کام کرنے اور کام سنبھالنے کے لئے گھر میں اور لوگ بھی موجود ہیں تم ان باتوں کی ٹینشن مت لیا کرو تمہیں بس ایک ہی بات کی ٹینشن ہونی چاہیے

کے اپنے شوہر کا خیال کیسے رکھو اسے کیسے سنبھالو ۔

اور تم ہو کہ جسے ہر کسی کے پڑی رہتی ہیں سوائے اپنے شوہر کے ۔اسی لئے تو تمہیں حویلی سے دور لے کر گیا تھا لیکن دادا سائیں اور کردم سائیں کا گزارا نہیں ہے میرے بغیر بلا لیا ۔

یار حد ہے بندہ سکون سے ہنیمون تو انجوائے کرنے دیتا ہے لیکن خیر کوئی بات نہیں دادا سائیں نے مجھے آفر دی ہے کہ دھڑکن اور کردم سائیں کی شادی کے بعد ہم چاروں گھومنے جائیں گے ۔

اس بار قسم لے لو بیشک کردم سائیں پہلے آجائیں لیکن میں تو دو مہینے لگا کے ہی آؤں گا ۔

ہم سارا وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزاریں گے جس میں میں کسی تیسرے کی مخالفت برداشت نہیں کروں گا ۔

مقدم نے اسے اپنے ارادے بتائے ۔

جبکہ اس کی باتوں پر وہ سوائے مسکرانے کے اور کچھ نہیں کر رہی تھی ۔

اس شخص کو سمجھنا ویسے بھی اس کے بس سے باہر تھا ۔

اور اس سے بحث کرنا یا باتوں میں جیتنا ناممکن اسی لئے تو وہ اس کی ہر بات خاموشی سے مان لیتی تھی ۔

اسے آہستہ سے اٹھا کر باہر لایا یہ وہی جگہ تھی جہاں اس نے دھڑکن کے لئے جھولا لگایا تھا۔

دھڑکن کے جاگنے کا سوچ کر اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی اس کا ارادہ دھڑکن کو جگا کر پہلے خود یہاں سے غائب ہو جانے کا تھا لیکن بعد میں سوچا کہ اس طرح سے یہ بہادر شیرنی ڈر جائیں گی۔

کیونکہ اس کی بہادری کا نظارہ اس نے آج صبح ہی دیکھا تھا۔

جب اس نے دادا سائیں کو بازو سے پکڑتے ہوئے ان کے کمرے میں دیوار سے چپکی ہوئی چھپکلی کی طرف اشارہ کیا تھا۔یہ شرارتیں یہ مستیاں دھڑکن کی طبیعت کا حصہ تھی۔

جبکہ کردم ان سب چیزوں سے بہت الگ تھا لیکن دھڑکن کے اس کی زندگی میں آنے کے بعد وہ بہت بدل چکا تھا

وہ اتنا کیسے بدلا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

اسے کچھ پتہ تھا تو بس اتنا اب وہ پہلے جیسا نہیں رہا وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس نہیں کرتا اب اسے یقین ہے کہ کوئی ہے جو اس کے دکھ میں دکھی ہوگا اور اس کی مسکراہٹ پر مسکرائے گا۔

اس نے مسکراتے ہوئے دھڑکن کو زمین پر کھڑا کیا اور کندھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکا دے کر جگایا۔

اپنے آپ کو اس سنسان ویران جگہ پر دیکھ کر اس سے پہلے کہ وہ چیختی کردم نے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیا ۔

دھڑکن سائیں اتنی بھی کیا چیخنے کی جلدی ہے ۔ابھی تو تم نے میرا سرپرائز دیکھ کر بے ہوش ہونا ہے ۔

اس کے منہ پر ہاتھ رکھے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو دھڑکن نے نظریں گھما کر اس کی طرف دیکھا ۔

ہیپی برتھ ڈے میرا پٹاکا سائیں ۔وہ بھی تمہارے برتھڈے سے 20 منٹ پہلے ۔وہ مسکراتے ہوئے بولا

حویلی کی بس تھوڑی سی روشنی اس طرف آرہی تھی شاید ہی وہ اسے اس طرح سے مسکراتے ہوئے دیکھ پائی تھی

پھر اس نے دبی دبی آواز میں اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے کے لئے کہا ۔

جو کردم نے فورا ہی ہٹا دیا ۔

یہ کیا طریقہ ہے اور میں یہاں کیسے آئی اس طرح سے کوئی ڈراتا ہے کیا ۔کون سا سرپرائز پلان کیا ہے آپ نے میرا لیے اس اندھیرے میں جیسے دیکھ کر میں بہت خوش ہو جاؤں گی ۔

حد ہوتی ہے کردم سائیں آپ کے آئیڈیاز بھی آپ کی طرح بورنگ ہی ہوتے ہیں ۔اب اس اندھیرے میں آپ کو کچھ نظر آرہا ہے جسے دیکھ کر میں خوش ---- ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ اچانک لائٹس جل اٹھی ۔

چھوٹی چھوٹی رنگ برنگی لائٹوں سے پورا جھولا سجایا گیا تھا

صرف جھولا ہی نہیں بلکہ آم کا یہ بڑا درخت بھی مکمل سجا ہوا تھا۔

ہر طرف روشنیوں کی لڑیاں لہرا رہی تھی

وہ جھولا جو اس دن کردم نے اسے دکھایا تھا یہ جھولا اس جھولے سے بالکل ہی الگ تھا ۔

بلکہ اس بار اس جھولے میں ایک جالے نما جھولہ لگایا تھا ۔اس بار زمین پر بھی مٹی کا نہیں بلکہ پھولوں کا فرش تھا ۔اس خوبصورت نظارے کو دیکھتے ہوئے دھڑکن کی زبان اچانک ہی رک چکی تھی وہ کیا بولے جا رہی تھی اسے خود بھی یاد نہ تھا

تمہارا گفٹ وہاں ہے اس نے جھولے پہ پڑی ہوئی ٹوکری کی طرف اشارہ کیا ۔

دھڑکن کو اندازہ تھا کہ شاید اگر کردم نے اسے تحفہ دیا بھی کوئی بریسلیٹ کوئی لاکٹ دے گا لیکن وہ اسے ٹوکری دے رہا تھا کہ اس میں آخر کیا ہو گا فروٹس۔

دھڑکن نے اس رومانٹک ماحول میں ایک نظر کردم کو دیکھا جو پھر سے بورنگ ہونے کا ثبوت دے رہا تھا ۔

پہلے میں نے سوچا میں تمہارے لئے بہت خوبصورت سا بریسلیٹ خریدتا ہوں ۔

پھر سوچا تم اس کا کیا کروگی تم میں تو لڑکیوں والی عادتیں کم ہی ہیں کام تو تمہارے کاکیوں والے ہیں ۔اسی لیے یہ تمہاری طبیعت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے تمہارے لیے یہ گفٹ لیا ہے۔

کردم وہ ٹوکری اٹھا کر اس کے قریب لایا جبکہ دھڑکن ابھی بھی اسے گھور رہی تھی ۔

دھڑکن میں تمہارا ہی ہوں مجھے جتنا مرضی دیکھ لینا لیکن ایک نظر کرم اس معصوم کی طرح بھی اس نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے جھولے پر بٹھایا اور ٹوکری کی گود میں رکھی ۔

دھڑکن کو محسوس ہوا کہ اس ٹوکری میں کچھ ہل رہا ہے ۔

کردم سائیں اس میں کیا ہے اس نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا تھا

جب کردم نے مسکراتے ہوئے خود ہی وہ ٹوکری کھول کر اس کے سامنے کردی ۔

بے حد کیوٹ سفید نرم ملائم بالوں والی ایک چھوٹی سی بلی کو دیکھتے ہی دھڑکن کی سچ مچ میں چیخ نکل گئی

یہ کتنی پیاری ہے کردم سائیں تھینک یو تھینک یو تھینک یو سو مچ ۔

اگلے ہی مٹے وہ جھولے سے اٹھ کر اس کے سینے سے لگ چکی تھی ۔

آپ کو پتا ہے میں نے بابا کو بہت بار بولا کہ مجھے کیٹی چاہیے وہ کبھی بھی میری بات نہیں مانتے تھے ایک بار صدیق انکل کو بول کر میں نے کیوٹ سی کیٹی منگوائی ۔

لیکن وہ بابا کو پسند نہیں تھی ۔ پھر وہ کہیں غائب ہو گئی اور مجھے کبھی واپس نہیں ملی ۔

مجھے لگا تھا کہ اسے بابا نے کہیں چھپا دیا ہے لیکن بابا نے میری قسم کھائی کہ وہ ان کے پاس نہیں ہیں ۔

پھر میں نے بابا کو بولا کہ وہ دوبارہ مجھے کیٹی لا کر دیں تو انہوں نے کہا کہ اب تم ہی کیٹی وہ لا کر دیے گا جو تم سے سب سے زیادہ پیار کرے گا

اس کے سینے سے لگی اپنی باتیں بتاتی نہ جانے کیوں رونے لگی ۔

دھڑکن تم رو کیوں رہی ہو اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر محبت سے پوچھنے لگا ۔

تھینکیو کردم سائیں مجھے اتنا سارا پیار کرنے کے لیے وہ معصومیت سے کہتی ایک بار پھر سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی ۔

جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اس کی باتیں سے انداز لگا رہا تھا کہ یہ گفٹ تو اسے بہت پسند آیا ہے ۔

تھنک سویرا ۔اس نے دل ہی دل میں سویرہ کا شکریہ ادا کیا تھا جس نے اسے یہ بتایا تھا کہ دھڑکن کو سب سے زیادہ بلی پسند ہے

❤

کردم کا گفٹ لے کر وہ بہت زیادہ خوش تھی کردم اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کی محنت بے کار نہیں گئی ۔

سویرہ نے اس کے لئے اس کی بہت مدد کی تھی اس کے لیے وہ اسے بعد میں تھینک یو بولنے کا ارادہ بھی رکھتا تھا ۔

دھڑکن نے اس سے نہیں پوچھا کہ اسے کیسے پتہ چلا کہ دھڑکن کو بلی پسند آئے گی ۔

وہ تو بس اسے پاکر کردم کو بھی تقریباً بھلا چکی تھی ۔

جبکہ وہ اس کے چہرے کی معصومیت اور بلی کے ساتھ اسے کھیلتا پاکر کافی پرسکون انداز میں اسے دیکھ رہا تھا ۔

جب اس نے ایک غیر اداری طور نظر اپنے ہاتھ میں باندھی گھڑی کی طرف دیکھا جس میں بارہ ہونے میں صرف ایک منٹ باقی تھا ۔

دھڑکن جلدی سے اٹھو یہاں سے اور فوراً اپنے کمرے میں جاؤ اور اس سرپرائز کا ذکر کسی کے سامنے مت کرنا دادا سائیں اور احمد چاچو سائیں تمہارے کمرے کی طرف تمہیں تمہیں برتھ ڈے وش کرنے آ رہے ہوں گے جلدی سے جاؤ ۔

اور دیکھو تم کسی کو مت بتانا کہ میں نے آدھی رات کو تمہیں یہاں پر کوئی سرپرائز دیا ہے ۔ تم میری بات سمجھ رہی ہو نہ

وہ اسے بھاگانے والے انداز میں بولا ۔

جبکہ اس کی تیز افراتفری کی وجہ سے دھڑکن کو جتنی بھی اس کی بات سمجھ آئی وہ بلی اٹھا کر اندر کی طرف بھاگ گئی ۔

جبکہ کردم نے جنید کو فون کرکے یہاں سے یہ ساری چیزیں اتارنے کے لئے کہا تھا ۔

وہ دھڑکن اور اپنا یہ مومنٹ اسپیشل بنانا چاہتا تھا اور یہی چاہتا تھا کہ اس بارے میں کسی کو بھی پتہ چلے اور نہ ہی وہ یہ کسی کو کہنا چاہتا تھا کہ وہ اپنے بیوی کی بچوں جیسی خواہشیں پوری کرکے سکون محسوس کرتا ہے ۔

دھڑکن سب سے نظر چھپا کر بھاگ کر کمرے میں آئی لیکن اس کے باوجود بھی تائشہ کی تیز نظریں سے دیکھ چکی ہیں ۔

گھر میں سب کا ارادہ اسے سرپرائز کرنے کا تھا جبکہ تائشہ کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا اس لئے وہ سر جھکتی اپنے کمرے میں جاکر سو گئی

کردم کی بات مانتے ہوئے اس نے فورا سے اپنی کیٹی کو چھپایا اور سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی ۔

اور ایک ہی منٹ کے بعد اچانک اس کے کمرے میں شور ہوا ۔

دادا سائیں بابا سائیں سویرا یہاں تک کہ تائی امی بھی اسے برتھڈے وش کرنے آئی تھی ۔

وہ ہمیشہ سے اپنا برتھڈے اپنے اپنوں کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا چاہتی تھی ۔بابا تو وہاں ہمیشہ کام میں بیزی ہوتے اورسویرہ کو اپنے فرینڈ سے فرصت نہیں تھی

لیکن پھر بھی اس کے برتھ ڈے والے دن وہ دونوں اسے برتھ ڈے وش کرتے تھے ۔اور سارا دن اس کے ساتھ گزارتے اور سویرا اپنے ہاتھوں اس کے لیے کیک بناتی

وہ بہت خوش تھی۔

سویرا نے خود اس کے لئے اپنے ہاتھوں سے ہمیشہ کی طرح کے کیک بنایا تھا ۔

جسے کاٹتے ہوئے اس نے ایک نظر کردم کو تلاش کیا ۔لیکن وہ اسے یہاں نہیں نظر آیا تھا

جب سویرا نے اس کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی ۔

کردم لالا تمہیں گفٹ دیں چکے ہیں اور جس کو تم بھی دیکھ چکی ہو اب اپنی نظروں کو ذرا ہم سب پر فوکس کرو ۔

اور ہمارے گفٹ پر بھی نظرثانی کرو ۔

سویرا نے سے اپنی طرف متوجہ کیا ۔

آپ کو کیسے پتا ۔ ۔ ۔ ؟ دھڑکن نے سرگوشانہ انداز میں پوچھا ۔

یہ میرا اور کردم لالا کا سیکرٹ ہے تمہیں کیوں بتاؤں ۔ سویرا نے شرارت سے کہا ۔

مطلب کے آپ نے انہیں بتایا ہے کیٹی کے بارے میں دھڑکن نے حیرانگی سے پوچھا تو وہ مسکرا دی

جبکہ اگلے ہی لمحے دھڑکن اٹھ کر آئی لو یو کہتے اس سے چپک چکی تھی ۔

ارے سرپرائز ہم نے پلان کیا اور میڈم ان کے گلے لگ رہی ہے ہماری تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے دادا سائیں نے ناراضگی کہا۔

اوہو دادو سائیں آپ تو میرے فیورٹ ہیں وہ ان کا گال چوم کر بولی تو دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا ۔ جب انہیں باہر گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی

حوریہ دیدہ مقدم لالہ آگئے دھڑکن نیچے کی طرف بھاگ گئی تھی ۔

جبکہ حوریہ کا نام سن کر دادا سائیں کے دل میں ٹھنڈک سی اتری تھی ۔

وہ بھی جلد سے جلد اپنی نواسی کو اپنے سینے سے لگانا چاہتے تھے

❤️

❤️

حوریہ کا ارادہ سب سے پہلے دھڑکن سے ملنے اس کے کمرے میں جانے کا تھا لیکن وہ جیسے ہی گھاڑی سے نکلی دھڑکن بھاگتی ہوئی اس کے پاس آگئی۔

دھڑکن کے اس طرح سے دوڑ کر حوریہ کے پاس آنے پر مقدم بے ساختہ مسکرایا تھا ۔

جبکہ اب دونوں ایک دوسرے کے گلے لگی ہوئی تھی اور حوریہ اسے وش کر رہی تھی۔

یہ لو گڑیا تمہارا گفٹ مقدم نے اس کا گفٹ اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا جیسے دھڑکن لیتے ہی فورا کھولنے لگی ۔

او یہ کتنا پیارا ہے ہاتھ میں پکڑا بریسلیٹ وہ اپنے ہاتھ میں پہنتے ہوئے بولی ۔

تب ہی دادا سائیں وہاں پہنچ آئیں۔

دادا سائیں کو دیکھتے ہی مقدم مسکراتے ہوئے ان کی طرف آیا اور ان سے ملنے لگا ۔

جبکہ حوریہ وہی پیچھے کھڑی دیکھ رہی تھی ۔

دادا سائیں نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر باہیں پھیلا کر اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا ۔

اس نے بے یقینی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا پھر مقدم کو سوالیہ انداز میں ۔

جبکہ مقدم نے مسکراتے ہوئے اسے آگے آنے کا اشارہ کیا ۔

حوریہ آہستہ آہستہ چلتی ان کے قریب آئی۔

وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی ۔

دادا سائیں نے اسے اپنے سینے سے لگایا اس کے ماتھے پر پیار کیا ۔

ان کا لمس محسوس کرتے ہیں حوریہ کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی ۔

کتنے سالوں سے وہ ان کی شفقت کے لیے تڑپ رہی تھی کے آج خدا نے اس پر بھی رحم کر دیا

تم دونوں بہت تھک گئے ہوں گے جاؤ آرام کرو پھر حوریہ کو اپنے بھائی کی شادی کی بھی تیاری کرنی ہوگی ۔

دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے دھڑکن کی رخصتی کی سب سے پہلی خبر حوریہ کو دی تھی ۔

حوریہ نے ایک نظر دھڑکن کو دیکھا جو خود حیرانگی اور پریشانی سے انہیں دیکھ رہی تھی ۔

اتنی جلدی دادا سائیں میرا تو خیال تھا کہ بارہ دن کے بعد آپ کوکردم سائیں کو یہ گفٹ دینا چاہیے تھا مقدم نے مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا

اس نے پندرہ دن بڑی مشکل سے گزارے ہیں اب وہ ایک دن بھی انتظار کرنے کو تیار نہیں ۔

دادا سائیں نے بتایا تو مقدم مسکرا دیا

کہیں یہاں میرے والا معاملہ تو نہیں شروع ہوگیا ۔۔؟مقدم نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا دادا سائیں نے ہاں میں گردن ہلائی ۔

مطلب کردم سائیں تو گئے کام سے مقدم مسکراتے ہوئے حوریہ کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لے جانے لگا

چلو بیگم کل سے تمہارے بھائی کی شادی کی تیاریاں کرنی ہے آرام کر لو ۔

ان دونوں کے جانے کے بعد دادا سائیں نے دھڑکن کا پھولا ہوا چہرا دیکھا

آپ نے کچھ کہنا ہے ۔انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

میرے کمرے میں آجائے ۔داداسائیں بس اتنا کہہ کر اپنے کمرے میں چلے گئے

❤️

دھڑکن داداسائیں کے کمرے میں آئی تو کردم پہلے ہی وہاں موجود تھا ۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں کردم سائیں دادا سائیں نے پوچھا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی دادا سائیں اس نے دھڑکن کو پیچھے آتے نہیں دیکھا تھا لیکن جیسے ہی نظر اس کے چہرے پر پڑی وہ خاموش ہوگیا ۔

ہاں بولیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

اکیلے میں بات کرنی ہے اس نے دھڑکن کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے گھور کر اسے دیکھا ۔

پہلے بتائیں کہ آپ نے میری پوتی کو کیا تحفہ دیا ہے دادا سائیں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا ۔

جب تک دادا سائیں کی بات پر دھڑکن اچانک ہی کیٹی کی یاد ستانے لگی ۔ہائے بے چاری وہ اکیلی کمرے میں ہوگی دھڑکن نے سوچا

گفٹ تو اس کو پرسوں مل جائے گا نہ دادا سائیں مجھے آپ سے کچھ اور بات کرنی ہے وہ سیریس سے انداز میں بولا تھا دادا سائیں کو کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی شاید وہ کسی اور چیز کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن دادا سائیں کا موڈ وقت بہت خوشگوار تھا اور حوریہ کو دیکھ کر وہ اور خوش ہو چکے تھے ۔

ہماری پوتی رخصتی کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہے میرے خیال میں اسے کوئی اعتراض ہے دادا سائیں نے کردم کا دھیان دھڑکن کی طرف لگانا چاہا ۔

اسے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ بے فکر ہو جائیں زمین کو گھورتی دھڑکن نے اچانک آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا اس نے کب پوچھا تھا دھڑکن سے کے اسے اعتراض ہے یا نہیں خود سے ہی دادا سائیں کو مطمئن کر رہا تھا ۔

ویسے بھی دھڑکن کو کون سا کوئی اعتراض تھا ۔وہ تو بس دادا سائیں کو ستانے کے لیے ان کے کمرے میں منہ پھولا کر آئی تھی

کیا بات ہے تم اتنے پریشان کیوں ہو ۔دادا سائیں نے اس کا سیریس انداز دیکھ کر پوچھا ۔

دھڑکن تم جاؤ یہاں سے مجھے دادا سائیں سے کوئی اور اہم بات کرنی ہے ۔کردم نے اسے بھیجتے ہوئے کہا جبکہ اس کے سیریس انداز نے دھڑکن کو باہر جانے پر مجبور کر دیا ۔

تم اتنے یقین سے کہہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ لوگ حوریہ کے پیچھے وہاں گئے تھے ۔

دادا سائیں جب مقدم اور حوریہ یہاں آ رہے تھے تب مقدم کی گاڑی کا کوئی پیچھا کر رہا تھا ۔میرے کچھ آدمی شہر گئے ہوئے تھے وہ مقدم کی گاڑی کو آتا دیکھ کر ان کے پیچھے ہی واپس آئے ۔

لیکن انہوں نے دیکھا کہ مقدم کی پیچھے ملک کے لوگ گے ہیں ۔

اور مجھے یقین ہے کہ ملک کے لوگ حوریہ کے لیے ہیں وہاں گئے تھے ۔

دادا سائیں مجھے ڈر ہے یہ نہ ہو کہ حوریہ کو ہم سے دور کرنے کے لیے وہ لوگ مقدم سائیں کو کچھ ۔۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہوگا ہم اپنے پوتے کو کچھ نہیں ہونے دیں گے اور نہ ہی ہم اپنی نواسی کو نقصان پہنچنے دیں گے ۔

اللہ نہ کرے کہ مقدم سارے کو کچھ ہو لیکن آپ ملک کی فطرت سے اچھی طرح سے واقف ہیں ۔

وہ اس شکست کو ہضم نہیں کر پا رہا کہ حوریہ کی شادی ہو چکی ہے اس لیے اب مقدم سائیں کو نقصان پہنچانے کے لیے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

اپنی بیٹی کو حاصل کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد سے گزر جائے گا

بے فکر ہو جاؤ ہم صبح اٹھتے ہی مقدم سے اس بارے میں بات کریں گے دادا سائیں نے اسے مطمئن کرتے ہوئے کہا۔

دادا سائیں ویسے تو حوریہ کہیں باہر نہیں جاتی اور اگر جاتی بھی ہے تو مقدم سائیں کے ساتھ لیکن میں پھر بھی چاہتا ہوں اب وہ کہیں باہر نہ جائے اور اگر جائے تو گارڈز کا انتظام کر دیں۔

کردم نے فکر مندی سے کہا۔

کردم کے ان کے کمرے سے جانے کے بعد وہ کافی پریشان تھے اتنے برسوں کے بعد انہوں نے اپنی نواسی کو جی بھر کر دیکھا تھا اور اب ملک پھر سے اپنا اصل دکھانے لگا تھا۔

اپنی بیٹی کو حاصل کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا ہاں وہ مقدم شاہ کو بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔

اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ مقدم حوریہ کا شوہر ہے اس کا سائبان ہے اسے بس اپنی بیٹی سے مطلب تھا اگر بات کردم کی ہوتی تو شاید وہ بھانجے کو کچھ بھی نہ کہتا لیکن یہاں بات مقدم شاہ کی تھی

❤️

اماں سائیں آپ کیوں ضد لگا کے بیٹھی ہیں قاسم شاہ سائیں اپنے پوتے کو کبھی یہاں نہیں آنے دے گا یہ بات یاد رکھیے آپ ۔

اٹھ کر کچھ کھا لیجیے آپ کی حالت دن بدن بگڑتی جارہی ہے ۔احسن نے ماں کو زبردستی کچھ کھلانا چاہا ۔

جبکہ وہ عورت اپنے نڈھال وجود کے ساتھ بار بار کھانے کی نفی کر رہی تھی ۔

بس ایک بار میرے نواسے سے ملا دو بے بس ایک بار اپنی پوتی کو دیکھنا چاہتی ہوں ۔

ختم کرو یہ دشمنیاں سب کچھ لوٹ چکی ہیں یہ دشمنیاں کچھ بھی باقی نہیں بچا ۔

تمہاری بہن نے پنچایت میں جا کر نکاح کرلیا تو تم نے بدلہ لینے کے لئے شاہ سائیں کی بیٹی کو زبردستی اپنے نکاح میں لے لیا ۔لیکن کیا ملا تمہیں اس مظلوم پر ظلم کرکے دن رات اسے

اذیتیں دے دے کروہ معصوم تو ایک بچی کو پیدا کرتے ہی دنیا سے چل بسی اور تمہاری بہن اسے تم نے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا ۔

میں میری بچی کا ہنستا کھیلتا گھر برباد کر دیا دشمنی کی آڑمیں تم نے اس کا سارہ خاندان برباد کر دیا ۔

اماں سائیں رورو کر احسن ملک کو اس اس کی غلطی کا احساس دلارہی تھی جو گناہ اس نے کیا تھا اس کو بتا رہی تھی ۔

ہاں کیا حاصل ہوا تھا اسے اس خاندان کو ختم کر اس کے وہ اہانہ کے پاس ایک نئی زندگی گزارنے کے عزم سے آیا تھا ۔

وہ اپنی بہن کے کیے کی سزا دیتا رات اہانہ کو دیتا رہا اور جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تب وہ اس سے دور چلی گئی اتنی دور کے کبھی واپس نہ آئی۔

آہانہ کے ساتھ کئے گئے ظلموں میں اسے ساری زندگی کے لیے تنہا کر دیا کوئی عورت اس کے دل میں وہ مقام نہ بنا سکیں جو اہانہ کا تھا ۔

وہ خود بھی اہانہ کی جگہ کسی کو نہ دے پایا جو جگہ وہ اہانہ کو بھی نہ دے پایا تھا

صبح ہوتے ہی دھڑکن کی پارٹی کی تیاریاں شروع ہوگئیں ۔

اس پارٹی میں گھر کے علاوہ اور کوئی باہر کا انسان نہ تھا ۔

کہنے کو یہ صرف گھر میں ایک چھوٹی سی ہی پارٹی تھی لیکن اس کی تیاری کسی بہت بڑی محفل کی طرح کی گئی تھی ۔

رضوانہ پھوپھو نے بھی اسے وش کیا تھا ۔

لیکن ان سے گفٹ مانگنے کی غلطی دھڑکن نے نہیں گئی تھی

جب سے اس کا نکاح کر دم سے ہوا تھا وہ خود ہی ان کا کھچا کھچا رویہ نوٹ کر چکی تھی ۔

پہلے تو اسے بہت برا لگا لیکن اب اسے اس بات کا برا نہیں لگتا اس کی شادی دادا سائیں کی مرضی سے ہوئی تھی اس لئے اگر گھر میں اس وجہ سے اس سے کسی کا موڈ آف ہے تو اس میں دھڑکن اس کی کوئی غلطی نہیں ہے

لیکن وہ چاہ کر بھی لاپروا نہیں ہوسکتی تھی ۔

کیونکہ جب وہ یہاں آئی تھی پھوپو اس سے اتنے پیار سے ملی تھی کہ وہ خود ہی انہیں چاہنے لگی تھی ۔

اب انکا رویہ اسے ہرٹ کرتا تھا ۔

وہ بنا کسی غلطی کے ان کی ناپسندگی کا شکار ہوئی تھی

❤️

ملک سائیں مجھے لگتا ہے کہ اماں سائیں کو شہر بڑے ہسپتال میں شفٹ کر دینا چاہیے ان کی طبیعت دن بدن بڑھتی جارہی ہے ۔اس کے خاندانی ملازم نے آکر کہا تھا

اماں سائیں بار بار ایک ہی بات کر رہی ہیں جبکہ میں ان کو سمجھا چکا ہوں کہ قاسم شاہ اپنے پوتے اور اپنی نواسی کو ہم سے نہیں ملنے دے گا۔

وہ مجھ سے میری بیٹی کو دور رکھ کر اپنی بیٹی کا بدلہ نکال رہا ہے ۔

میری وجہ سے اہانہ نہیں رہی میں نے اس پر بہت ستم ڈھائے ہیں بہت ظلم کیا ہے اور اب وہی وہ میری بیٹی کے ساتھ کر رہا ہے

میری معصوم بچی کی شادی اس نے اپنے پوتے سے کرتی لیکن وہ مجھے نہیں جانتا میں اتنی آسانی سے اپنی بیٹی کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا میں جان سے مار ڈالوں گا اس کے پوتے کو ۔

میں اپنی بیٹی کو خود آزادی دلواؤں گا میں اپنی بیٹی پر دن رات ستم نہیں ہونے دوں گا

مجھے پتا ہے مقدم شاہ نے میری بیٹی سے شادی صرف اپنا بدلا پورا کرنے کے لئے کی ہے ۔

اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے کے لئے اس نے میری بیٹی کو استعمال کیا ہے لیکن میں ایسا نہیں ہونے دوں گا ۔

اگر میری بیٹی کی آزادی کی قیمت مقدم شاہ کی موت ہے تو مجھے اسے جان سے مارنے پر بھی کوئی افسوس نہیں ہوگا

❤

حوریہ میرے کپڑے نہیں مل رہے ۔

یہ تیسری بار ہوا تھا جب حوریہ نے کچن میں قدم رکھا اور مقدم نے پھر آواز دے کر اسے کمرے میں بلا لیا ۔

مقدم سائیں سامنے تو رکھے ہوئے ہیں اس نے دروازے سے ہی بیڈ پر پڑے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا اور پلٹ گئی

ابھی اس نے کچن کے دروازے پر قدم رکھا ہی تھا ۔

حوریہ میرا وولٹ نہیں مل رہا ایک اور آواز نے اسے پلٹنے پر مجبور کردیا ۔

یہ چوتھی دفعہ تھا جب وہ کمرے میں آئی ۔

اس نے کمرے میں آکر دیکھا کپڑے ویسے ہی بیڈ پر پڑے تھے جبکہ وہ آرام سے بیڈپر لیٹا فون پر کچھ کر رہا تھا ۔

حوریہ کو کام کرتے دیکھ کر فون ایک طرف رکھ کر وہ حوریہ کو نظروں کے حصار میں لے کر مسکرانے لگا

حوریہ آگے بھری ڈریسنگ ٹیبل سے اس کا وولٹ اور گھڑی اٹھا کر بیڈ پر اس کے کپڑوں کے ساتھ رکھیں۔

اور پھر اندر جاکر اس کے لئے جوتے نکال کر لائی

وہ لاکر اس کے کپڑوں کے ساتھ زمین پر رکھ دیے ۔

آپ کی پرفیوم بوڈی سپرے ۔اور سگرٹ اور باقی سب کچھ یہاں سامنے ہے

اب میں جا رہی ہوں خبردار جو مجھے آواز آئی ۔

آج دھڑکن کی برتھ ڈے ہے اور مجھے بہت کام ہے اچھے بچوں کی طرح جلدی سے تیار ہو کہ باہر آ جائے ۔

حوریہ نے سے وارن کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے سر کو خم دیتا اسے جانے کی اجازت دے چکا تھا ۔

جبکہ اس کا یہ حکم چلاتا انداز اس کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا ۔

حوریہ مسکراتے ہوئے باہر جا چکی تھی

ہائے میرے دل کا قرار وہ زیرلب بڑبڑاتا اٹھ کر تیار ہونے لگا

❤️

دھڑکن یہ بلی کس نے دی حوریہ نے پوچھا ۔

وہی جو مجھے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں دھڑکن نے شرماتے ہوئے کہا ۔

نانا سائیں نے حوریہ نے گیس کیا ۔

رونگ دھڑکن نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

احمد ماموں نے ۔ حوریہ جلدی سے بولی ۔

پھر رونگ ۔دھڑکن نے پھر سے نفی میں سر ہلایا ۔

جو تمہیں سب سے زیادہ پیار کرتی ہیں سویرہ دیدہ --؟ حوریہ نے ایک اور گیس کیا

او ہو دیدہ اپنی سوچ کو تھوڑا آگے بڑھائیں ایک ہی جگہ اپنی سوچ کو رکھ کر بیٹھ جاتی ہیں کچھ بڑا سوچیں کچھ نیا سوچیں دھڑکن نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے گیس کرنے کا ایک اور موقع دیا ۔

جو تمہیں سب سے زیادہ پیاع کرتے ہیں -----؟ حوریہ نہیں سمجھ پائی تھی کہ یہ کیوٹ سی کیٹی اسے کس نے دی ہے ۔

کردم لالہ سویرہ نے دھڑکن کے کمرے کے دروازے پر رک کر کہا ۔

اور مسکراتے ہوئے اندر چلی آئی ۔

کیا تمہیں یہ کیٹی کردم لالہ نے دی ہے مجھے یقین نہیں آرہا ۔

حوریہ نے بے یقینی سے کہا تھا ۔

وہی تو یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا تھا ۔لیکن جب میں نے اسے ٹچ کیا ۔اور اس نے آگے سے میاؤں کر کے مجھے ہائے بولا تو مجھے یقین کرنا پڑا ۔دھڑکن نے اپنی کیٹی کے نرم نازک سفید روئی جیسے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا ۔

ماشاء اللہ اب تو کردم لالہ تمہاری پسند بھی جان گئے ہیں حوریہ نے خوشی سے کہا ۔

جان نہیں گئے زبردستی مجبور کر کے لیا ہے یہ گفٹ ورنہ وہ تو نہ جانے کون کون سے رسم و رواج نبھانے کے چکر میں تھے ۔

اور تو اور میں نے مقدم لالہ کو بھی فون کر کے کہا تھا کہ میری دیدہ کو گفٹ دیں ۔

دیکھا آپ کی بہن پپلس نند پلس بھابھی نے کیسے کتنا پرانا رواج ختم کر دیا دھڑکن نے اتراتے ہوئے کہا ۔

جس پر حوریہ اور سویرا نے باقاعدہ اس کے لیے تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کی تھی

❤

کردم تم نے کیا تحفہ دیا دھڑکن کو دادا سائیں سب کے ساتھ باہر لانچ میں بیٹھے تھے جب اچانک انہوں نے کردم سے پوچھا

دادا سائیں اس وقت میں بہت بیزی ہوں پہلے ہی زمینوں کے بہت بڑے مسائل چل رہے ہیں میرے پاس ان فضولیات کے لئے بالکل ٹائم نہیں ہے ۔اور فکر نہ کریں دے دیا ہے میں نے اسے تحفہ ۔کردم لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا

وہ ابھی ابھی چوہدری سے مل کر واپس آیا تھا

ویلے دادا سائیں آپ لوگ دھڑکن کو بچی بچی کر کر بالکل ہی بچہ بناتے جا رہے ہیں اسے تھوڑا میچیور کیجیے بچوں کی طرح اس کی ساری باتیں مان کر آپ لوگ اس میں بچپنا زیادہ لا رہے ہیں ۔

کردم نے اپنے فون پر مصروف انداز میں کہا ۔

ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کردم سائیں ۔مقدم نے بات میں حصہ لیا ۔

لیکن ماشاءاللہ سے آپ نے جو اسے گفٹ دیا ہے اس سے وہ جلدی میچیور ہوجائے گی ۔ہوپ سو اس سے اسے عقل آجائے اور وہ زیادہ سمجھداری والے کام کرے مقدم نے اپنی ہنسی دبی تھی جبکہ کردم پچھتا رہا تھا کہ آخر اس نے اسے بتایا ہی کیوں کے کردم نے دھڑکن کو ایک بلی کا بچہ گفٹ میں دیا ہے ۔

خیر چھوڑو ان سب باتوں کو کردم گاؤں میں سبھی گھروں میں شادی کے کارڈ بھجوا دیے گئے ہیں ۔

رخصتی کل ہی ہوگی اور کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے اس سے ۔

احمد شاہ نے انہیں موضوع سے ہٹاتے ہوئے بتایا ۔

ان کے بات سن کر کردم کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی۔

تو انتظار ختم ہوا ۔تو کل میں تمہیں بتاؤں گا دھڑکن سائیں کہ تم کردم شاہ کے لیے کیا ہو ۔

❤️

❤️

حویلی میں ہر کوئی مصروف تھا ہر کسی کو اپنی اپنی تیاری کی پڑی تھی ۔

جبکہ دھڑکن نے تو اپنی کیٹی کے لیے بھی نئے کپڑے بنوائے تھے ۔

بابا نے پوچھا کہ یہ کیٹی اسے کس نے لا کر دی ہیں تو دھڑکن نے کہا اسی نے جو اسے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے ۔

لیکن پھر بابا سائیں کو یہ بھی جانتا تھا کہ آخر وہ شخص کون ہے جس نے اسے یہ کیٹی لا کردی ہے ۔

دھڑکن نے پہلے تو بہت نخرے دیکھائے لیکن پھر اسنے بتا ہی دیا کہ یہ کیٹی اسے کردم نے لا کر دی ہے ۔

دوپہر میں وہ ان سب چیزوں کو فضول کہہ رہا تھا ۔ ہاں شاید یہ سب فضول ہو چکا ہوگا دھڑکن کو دینے کے بعد ۔کیوں کہ کردم سائیں کوئی فضول کام نہیں کرتے ۔

پھر احمد شاہ نے بھی اس کا ذکر کسی کے سامنے نہیں کیا ۔

دادا سائیں کو یہی لگا کہ یہ کیٹی دھڑکن نے خود منگوائی ہے کیونکہ کردم سے انہیں اس طرح کی کوئی امید نہ تھی ۔

گھر کے سب ہی ملازم حویلی کو سجانے میں مصروف تھے

تائشہ تو اپنے کمرے سے نہیں نکل رہی تھی جبکہ رضوانہ پھوپو سب کو دکھانے کے لئے کردم کی خوشی میں خوش ہونے کی کوشش کر رہی تھی ۔

سویرا ہر کام میں حصہ لے رہی تھی اور تو اور دھڑکن کو چھڑنے میں سب سے زیادہ اہم کردار ادا کر رہی تھی ۔

سویرہ میں آنے والے بدلاؤ کو گھر میں سب نے نوٹ کیا تھا ۔

لیکن اس سب کے باوجود دادا سائیں اس سے بالکل بات نہیں کرتے تھے ۔

سویرا نے ان کے پاس جا کر ان سے بات کرنے کی کوشش کی

لیکن دادا سائیں اسے اگنور کر گئے ۔

دادا سائیں کا کھچا کھچا انداز سویرا نے نوٹ کرلیا تھا اسی لیے انہیں دوبارہ مخاطب کرنے کی غلطی اس نے نہیں کی ۔

جب کہ سویرہ اب حوریہ سے بھی بہت پیار سے بات کر رہی تھی اس سے پہلے اس نے حوریہ سے کبھی اس طرح سے بات نہیں کی تھی اب تو وہ حوریہ سے دوستی بھی کر چکی تھی۔

جو بھی تھا اب وہ سب گھر والوں کی فکر کرنے لگی تھی سب سے زیادہ نازیہ کی ۔ وہ ان کا بہت خیال رکھتی نازیہ کو بھی سویرا بہت اچھی لگنے لگی تھی ۔

وہ زیادہ وقت اسی کے ساتھ گزارتی۔ جب کہ حوریہ کے ساتھ نازیہ چاہ کر بھی نارمل رویہ نہیں رکھ سکتی تھی ۔

وہ جب بھی اسے قبول کرنے کی کوشش کرتی کہیں نہ کہیں اس کے دماغ میں یہی بات آجاتی کہ اس کا باپ اس کے شوہر کا قاتل ہے ۔

لیکن پھر بھی مقدم کے لیے وہ حوریہ کو قبول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔یہ اس کی مجبوری تھی کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو کھو نہیں سکتی تھی ۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مقدم کی حوریہ کے لئے برتی محبت کو وہ نوٹ کر چکی تھی ۔

نازیہ کی ہر ممکن کوشش ہوتی کے مقدم کے سامنے جب بھی حوریہ کو مخاطب کرے تب اس کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی تلخی نہ ہو

اور مقدم کی غیرموجودگی میں وہ اسے مخاطب نہیں کرتی تھی۔

حوریہ نے بھی یہ بات بہت نوٹ کی تھی کہ وہ اسے صرف اور صرف مقدم کے سامنے ہی بلاتی ہیں ۔لیکن یہ بات اس نے مقدم کو نہیں بتائی تھی وہ خود بھی جانتی تھی کہ حوریہ کو قبول کرنا ان کے لیے اتنا آسان نہیں ہے ۔

اسی لیے وہ خود کوشش کر رہی تھی کہ وہ نازیہ کے سامنے زیادہ نہ جائے ۔اور نا ہی انہیں مجبور کرے کہ وہ اس سے بات کریں یا خود سے اسے مخاطب کریں وہ جانتی تھی کہ یہ چیز انہیں تکلیف دیتی ہے

❤️

دادا سائیں کی تو ہر بات حوریہ سے شروع ہوکر حوریہ پہ ختم ہو رہی تھی

اس کے یہاں آنے سے پہلے ہی دادا سائیں نے رضوانہ پھوپھو اور نازیہ کو اپنے کمرے میں بلایا تھا

اور ان دونوں سے کہا تھا کہ خبردار جو انہوں نے حوریہ کے ساتھ کوئی بھی غلط رویہ رکھنے کی کوشش کی

Classic Urdu Material

دادا سائیں نہیں چاہتے تھے کہ اب حوریہ کے ساتھ کسی بھی قسم کی کوئی زیادتی کی جائے جس سے وہ ہرٹ ہو رضوانہ پھوپھو نے تو واپس آکر اسے طعنہ مارنا تو دور کی بات۔ بات تک نہ کی تھی
۔

اور نازیہ اپنے بیٹے کی محبت میں مجبور ہو کر اس کے سامنے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔

جبکہ دادا سائیں اپنی ہر پرانے زیادتی اپنے ہر بُرے رویے کو بھول کر حوریہ کو محبت سے ویلکم کر چکے تھے ۔

اورحوریہ جو ساری زندگی اپنے نانا کی محبت کے لیے ترسی ہوئی تھی ان کی ہر پرانی بات بھلا کر ان کے ساتھ خوش خوش رہنے لگی

اسے نہ رضوانہ کے رویے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور نہ ہی نازیہ کے وہ تو نانا سائیں کے کو دیکھ کر حیران تھی جو اس سے بہت محبت سے پیش آرہے تھے ۔

اس وقت حوریہ کو کہیں بھی ایسا محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ مقدم کی وجہ سے ہوا ہے

ایسا محسوس ہورہا تھا کہ نانا سائیں کے دل میں اپنے آپ ہی اللہ نے اس کے لئے محبت ڈال دی ہے ۔

آج سالگرہ تو دھڑکن کی تھی مگر کھانے کی ساری ڈش نانا سائیں کے حکم پر حوریہ کی پسند کی بنائی گئی تھی ۔

جبکہ دھڑکن بھی دادا سائیں کو حوریہ سے اس طرح پیار سے بات کرتے دیکھ کر بہت خوش تھی

۔وہ جب سے آئی تھی دادا سائیں کو حوریہ سے کھچا کھچا نوٹ کر چکی تھی اس نے کئی بار حوریہ سے وجہ بھی جاننا چاہی لیکن وہ اسے باتوں میں لگا کر کبھی اصل بات نہ بتاتی تھی پھر ایک دن اسے خود ہی سب کچھ پتہ چل گیا جس دن دادا سائیں نے اسے کمرے سے باتیں سنا کر نکالا تھا ۔

اس دن اس نے احمد شاہ کے کمرے میں جا کر ان سے سب کچھ پتہ کر لیا تھا

حوریہ تو جب سے مقدم گھر سے گیا تھا تب سے ہی اس کے انتظار میں بیٹھی تھی کہ کب وہ واپس آئے اور کب وہ اسے دادا سائیں کے بارے میں سب کچھ بتائیں کہ کس طرح سے دادا سائیں نے اس سے محبت سے بات کی ۔

ہر بات میں اس سے رائے مانگی

اور یہ تک کہہ دیا کہ اب حوریہ جب چاہے اہانہ کے کمرے میں جا سکتی ہے وہاں بیٹھ سکتی ہے حتیٰ کہ وہاں رہ بھی سکتی ہے ۔

حوریہ کی خوشی کی تو مانو کوئی انتہا ہی نہ تھی ۔دادا سائیں کی اجازت کے بعد وہ تھوڑی دیر اہانہ کے کمرے میں بھی گئی تھی ۔

اس کی پرانی چیزیں دیکھتی اسے محسوس کرتی نہ جانے کتنی دیر وہ اس کے کمرے میں روتی رہی جب نانا سائیں وہاں آئے ۔

اور اسے اپنے سینے سے لگایا ۔

یہ وہ واحد غم تھا جو نانا سائیں اور حوریہ کا ایک سا تھا اس غم پر دونوں کا برابر کا حصہ تھا برابر کا حق تھا ۔

اور آج یہ حق 19 سال کے بعد حوریہ کو نانا سائیں نے دیا تھا ۔

مقدم تو صبح ہوتے ہی اسے تنگ کرتے ہوئے اپنے کام پر جا چکا تھا اتنے دنوں سے کردم سب کچھ اکیلے سنبھال رہا تھا لیکن اب کردم کی شادی ہو رہی تھی تو مقدم نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالے گا ۔

بلکہ دادا سائیں کے کہنے پر سب کچھ خود ہی سنبھالنے کی کوشش کرے گا

اور اس وقت اسے صبح کے گئے ہوئے رات کے آٹھ بج چکے تھے ۔وہ ابھی تک واپس نہ آیا تھا ۔

جبکہ پارٹی کے نام پر دھڑکن اور سویرا نے ملازماوں کے ساتھ مل کر تھوڑی بہت مستی کی تھی جس میں حوریہ بھی شامل تھی ۔

دھڑکن کی پارٹی بھی بالکل دھڑکن جیسی تھی اس میں گھر کا کوئی بڑا شامل نہ تھا بس رنگ برنگی کھانے بنائے گئے گھر کی ہی ملازمہ کے ساتھ گیمز کھیلیں گئی اور اینڈ پر شاہی کھانا کھا کر کیک کاٹ دیا گیا ۔

اور اس کی اس بچگانہ پارٹی میں کوئی بھی بڑا شامل نہ تھا ۔کیونکہ دھڑکن کا کیک تو سب کل رات کو ہی کاٹ چکے تھے جب کہ اس خاندان میں کبھی برتھ ڈے پارٹی نہیں منائی گئی تھی ۔ اس گھر میں یہ خوشی کا دن صرف اپنوں کے ساتھ ہی منایا جاتا تھا لیکن پھر بھی دھڑکن کو اس کی پارٹی کرنے کی اجازت دے دی گئی ۔

آج کی تاریخ میں تائشہ اپنے کمرے سے باہر نہ نکلی شاید یہ اس کی زندگی میں سایہ دن تھا جبکہ دھڑکن نے بھی اسے اپنی پارٹی میں بالکل نہیں بلایا وہ اس کی شکل دیکھ کر اپنا دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

چودھری صاحب اس دن آپ نے کہا تھا کہ آپ کردم شاہ کو جان سے مار ڈالیں گے ۔

تو کیا آپ سچ میں ایسا کچھ کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں چوہدری کا خاص آدمی اصغر اس کے پاس بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا ۔

ارے نہیں میرا دماغ خراب ہوگیا ہے میں تو اسے ڈرا رہا تھا لیکن شاہ سائیں کے ان دونوں پوتوں کا میں کیا کروں ایک ضرورت سے زیادہ عقلمند ہے ہے تو دوسرا ضرورت سے زیادہ خطرناک ۔

لیکن اپنی زمین تو میں بھی ہاتھوں سے اس طرح سے جانے نہیں دوں گا ۔

زمین پر میرا حق ہے میرے باپ سے ایک غلطی ہوگئی ہے اسنے وہ زمین شاہ سائیں کے نام کردی لیکن وہ کڑوروں کی زمین کو میں کوڑیوں کے دام میں دے دوں اتنا پاگل نہیں ہوں میں ۔

لیکن اس زمین کی پہلے تو کوئی قیمت نہ تھی اس کی قیمت بنی ہے جب لوگوں کو یہ پتا چلا ہے کہ وہ وہاں پر لڑکیوں کا اسکول تعمیر ہونے والا ہے ۔

اور وہ زمین تو آپ کے ابا نے انہیں بیچ دی ہے اور وہ رقم بھی لے چکے ہیں ۔ان کے پاس سارے ثبوت موجود ہیں ۔

Classic Urdu Material

وہ بے وقوف لڑکیاں آپ کو کاغذات دے گئی تھی لیکن پھر بھی وہ کاغذات حویلی واپس کیسے پہنچے ۔اصغر نے پوچھا ۔

اصغر کے بات سن کر چوہدری کو وہ دن یاد آیا جب اپنی شادی والے دن مقدم شاہ نے آکر اسے اتنا دھویا تھا کہ حد نہیں ۔

اس دن مقدم شاہ نے اس سے نہ صرف زمین کے کاغذات چھین لیے تھے بلکہ اسے یہ بھی کہا تھا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کرے ۔

پھر وہاں سے چلا گیا تھا اور مقدم شاہ کی مار کھانے کے بعد چوہدری کو یہی لگا تھا کہ شاید ہی وہ زندہ بچ پائے لیکن اسے وہاں پڑے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ مقدم شاہ واپس آگیا ۔

اور اس سے کہا ۔

چودھری تم سے دشمنی میں ذرا مزہ نہیں آ رہا پلیز اتنی جلدی مت مرنا میں تمہیں مزید مارنا چاہتا ہوں لیکن آدھ مرے شخص کو مارنا مقدم شاہ کا اصول نہیں ہے چلو میں تمہیں اسپتال پہنچا دیتا ہوں ۔وہاں تم جلدی سے ان زخموں کی مرہم پٹی کروا لو تاکہ ایسے ہی زخم میں تمہیں اور دے سکوں

Classic Urdu Material

عنائی لبوں پہ گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مسکرا کر مقدم شاہ نے اس کا بے جان وجود ہسپتال میں جا پھینکا تھا ۔

اور اس ساری کارروائی کے بعد ہی وہ اپنی شادی اٹینڈ کرنے گیا تھا جیسے کہ وہ کوئی دولہا نہیں بلکہ کوئی عام مہمان ہوں خیر مقدم شاہ کا تو ہر انداز ہی نرالا تھا لیکن اس کے بعد چوہدری نے مقدم سے پنگا نہ لینے کی قسم کھائی تھی ۔

جانتا تھا مقدم اگر ہر بات پر مارنے پر آجاتا ہے تو کردم ہر بات کو سمجھداری سے حل کرنے کے بارے میں سوچتا ہے ۔

لیکن آج زمینوں پر مقدم شاہ کو دیکھ کر وہ وہی سے لوٹ آیا وہ فی الحال اس کے ہاتھوں سے قیمہ نہیں بنا جاتا تھا ۔

اس کی ساری دھمکیاں صرف کردم شاہ کیلئے تھی۔

❤️

❤️

کردم سائیں جنید تو کہہ رہا تھا کہ چودھری آپ کو دھمکیاں دے رہا ہے ۔اگر آپ نے اس زمین پر کام شروع کروایا تو وہ آپ کو قتل کروا دے گا میں تو صبح سے یہاں پہ کام پر لگا ہوں یہاں پر تو کوئی نہیں آیا۔

کردم ابھی باقی کام نمٹا کر واپس آیا تھا جب اسے پتہ چلا کہ مقدم اسی زمین پر کام شروع کروا چکا ہے۔

اسی لیے وہ فوراً ہی اس زمین پر آگیا۔

ویسے اسے چودھری کا کوئی ڈر تو نہ تھا لیکن پھر بھی وہ مقدم پر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

جی مقدم سائیں وہ کہہ تو رہا تھا لیکن شاید اسے پتہ چل گیا ہے کہ یہاں آپ ہیں۔اسی لیے اس طرف نہیں آیا۔

ڈرتا ہے آپ سے کردم نے مسکراتے ہوئے کہا

ارے مجھ سے کیوں ڈرتا ہے میں تو اس کا مسیحا ہوں میں نے اس کی جان بچائی ہے اسے اسپتال چھوڑ کے آیا تھا وہ بھی اپنی زندگی کے سب سے خاص دن پر اپنی شادی کے دن پر۔

کوئی کرتا ہے کیا کسی کے لئے اس طرح لیکن میں نے کیا مقدم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

لیکن آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔کیا یہ بتانا پسند کریں گے آپ۔۔ ؟کردم اب بھی مسکرا رہا تھا۔

اس کی جان بچانے کے لیے مقدم نے یقین دلانا چاہا

جی نہیں مقدم سائیں آپ نے یہ سب کچھ اس کی جان بچانے کے لیے نہیں بلکہ اپنا ہاتھ بار بار اس پر صاف کرنے کے لیے کیا ہے ۔

آپ کو ایک پنچنگ بیگ چاہیے تھا کیوں کے اس بے جان پنچیگ بیگ سے آپ کا دل بھر چکا ہے اس لیے آپ نے اپنے لئے ایک جیتے جاگتے پنچنگ بیگ کا انتظام کیا ہے تاکہ جب بھی آپ کا کسی کو پیٹنے کا دل کرے آپ اپنے اس پنچنگ بیگ میرا مطلب ہے چودھری کا استعمال کر سکیں ۔

کردم کی مسکراہٹ ابھی بھی برقرار تھی۔

ویسے ایسا کچھ نہیں ہے لیکن اگر آپ کو ایسا لگتا ہے تو میں آپ کی سوچ کو بدل نہیں سکتا مقدم نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا جبکہ اس کے اس انداز پر کردم قہقہ لگا کر ہنس دیا

❤️

سب کچھ تیار ہے نا دیکھو کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے جس طرح سے میں نے کہا ہے بالکل اسی طرح سے ہونا چاہیے ۔

گولی اس کے سینے کے بیچوں بیچ لگنی چاہیے اگر وہ زندہ بچ گیا تو تم میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچے گا ۔

اور ایک بات کا دھیان رکھنا مقدم شاہ پر گولی کس نے چلائی ہے یہ بات کبھی کسی کو پتا نہیں چلنی چاہیے اس کے بعد میں اپنی بیٹی کو اپنے پاس لے آؤں گا ۔

میرا نہیں خیال کے شاہ خاندان اپنے پوتے کی بیوہ کو واپس اس حویلی رکھنا چاہے گا۔

اور میں اپنی بیٹی کو سمجھا کر ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے آؤں گا ۔

مقدم شاہ جو اپنے باپ کے موت کا انتقام لینے کے لیے میری بیٹی کا استعمال کر رہا ہے ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا ۔

تم بس وہ کرو جو میں کہتا ہوں ۔

ملک نے حکم دیتے ہوئے فون بند کر کے رکھا تھا جب اسے احساس ہوا کہ جیسے کوئی اس کی بات سن رہا ہو لیکن پلٹ کر دیکھنے پر وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا ۔

اگر کوئی سن بھی لیتا تو اس کا کیا اکھاڑ سکتا تھا یہ حویلی اس کی تھی کوئی اس کی باتیں سن بھی لیتا تو اس کا کیا جاتا کیونکہ ملک کے علاقے کے کسی بھی انسان کو اس طرف جانے کی اجازت نہ تھی۔

اسے یقین تھا یہ خبر کبھی اس کی حویلی سے باہر نہیں نکلے گی ۔

لیکن پھر بھی کون ہو سکتا ہے جو اس کی باتیں چھپ کر سن رہا ہو

❤️

حوریہ کا فون کب سے بج رہا تھا ۔لیکن وہ کمرے میں نہیں تھی نہ جانے کتنی بار اس کا فون بج بج کر بند ہوگیا ۔

وہ باہر صوفے پر بیٹھی مقدم کے آنے کا انتظار کر رہی تھی ۔

لیکن مقدم تھا جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ۔

ویلے تو میرے بغیر ایک پل بھی نہیں گزرتا اور اب جب میں انتظار کر کر کے ہلکان ہو رہی ہوں تب آنے کا نام ہی نہیں لے رہے ۔

حوریہ نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا تھا اس کا ارادہ مقدم کے ساتھ ڈنر کرنے کا تھا ۔

لیکن نجانے مقدم کہاں رہ گیا تھا ۔

اس کی واپسی کا انتظار کرتے وہ کبھی ادھر سے ادھر ٹہلتی تو کبھی صوفے پر تھک کر بیٹھ جاتی ۔

یہ انتظار کتنا مشکل ہوتا ہے اس بات کا احساس آج حوریہ کو پہلی بار ہوا تھا ۔

دھڑکن جو ابھی دادا سائیں کے کمرے سے لڈو کھیل کر واپس اپنے کمرے میں جا رہی تھی اسے باہر صوفے پر بیٹھا دیکھ کر پوچھنے لگی ۔

کیسی لاپرواہ بیوی ہو تم دھڑکن ابھی تک کردم لالا نہیں آئیں اور تم اپنے کمرے میں سونے کے لئے جا رہی ہو اور اس سے پہلے نانا سائیں کے ساتھ مستیاں کر رہی تھی ۔

کتنی غلط بات ہے تمہیں یہاں میرے ساتھ بیٹھ کر دم لالہ کا انتظار کرنا چاہیے ۔نہ جانے انہیں کیا کام پڑگیا ہو اور کتنی دیر سے وہ آئیں نہ جانے ان بے چاروں نے کھانا بھی کھایا ہوگا یا نہیں وہ اپنا غصہ اس پر نکالتے ہوئے اسے سمجھانے لگی ۔

میری پیاری بہن اگر آپ انتظار کر کر کے اتنی تھک چکی ہیں تو فون کس لیے بنائے گئے ہیں ابھی فون کر کر پوچھ لیں کے مقدم سائیں آپ کہاں رہ گئے ہیں اور کب تک آئیں گے دھڑکن نے اسی کے انداز میں اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا

اس طرح سے ان کا انتظار کرنے سے بہتر ہے کہ آپ آرام سے جاکر کمرے میں انہیں فون کریں اور انہیں جلدی واپس آنے کے لیے کہیں۔

اگر تو وہ کھانا کھا کے آئیں تو آپ آرام سے سو جائیں لیکن اگر وہ کھانا نہ کھا پائیں تو آپ ان کا انتظار کریں یہاں پر باہر بیٹھ کر اپنی کمر کیوں توڑیں بھئی ---؟مانا کے شوہر کا خیال رکھنا فرض

ہے ۔لیکن شوہر جناب کو بھی تو پتہ ہونا چاہیے کہ گھر میں کوئی معصوم ان کا انتظار کر رہا ہے ان کے لیے بھوکھا بیٹھا ہے ۔

چلیں اب آپ بھی فوراً یہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں جائیں اور مقدم لالہ کو فون کریں ان سے پوچھیں کہ وہ کب تک آئیں گے اور اگر جلدی آنے کا ارادہ نہیں ہے تو آپ آرام سے سو جائیں ۔

گڈ نائٹ وہ پیار سے اس کے گال پر چٹکی کاٹتی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

سہی تو کہہ رہی ہے دھڑکن یہ فون ہوتے کس لیے ہیں اپنی عقل سے ہاتھ مارتی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

❤️

یہ تم کیا کہہ رہی ہو خدیجہ ایسا نہیں ہوسکتا ہے ۔

احسن اتنا نہیں گر سکتا کہ اپنے ہی داماد کو مارنے کی کوشش کرے وہ اتنا ظالم نہیں بن سکتا کہ وہ اپنی ہی بیٹی کو بیوہ کرنا چاہے ۔

اماں سائیں کو خدیجہ کی باتوں پر یقین نہ آیا جو ابھی ملک کی فون پر ہونے والی گفتگو کو سن کر انہیں بتا رہی تھی ۔

نہیں بڑی بی بی جی میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کی گولی مقدم شاہ کو لگنی چاہیے اور یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے اس کے بعد وہ حوریہ بی بی کو ہمیشہ کے لئے یہاں لے آئیں گے ۔

اور انہیں حویلی والوں کے خلاف کر دیں گے ۔

وہ کہہ رہے تھے کہ حوریہ بی بی کا شوہر اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لیے حوریہ بی بی کو استعمال کر رہا ہے ۔

بڑی بی بی جی کیا وہ حوریہ بی بی پر بہت ستم ڈھاتا ہوگا جس طرح سے ملک صاحب اہانہ بی بی کو مارتے پیٹتے تھے خدیجہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا

مجھے نہیں پتہ مجھے بس یہ پتا ہے کہ میں اپنی نواسی کو بیوہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی ہمیں جلد زا جلد کے بات شاہ سائیں تک پہنچانی پڑے گی انہیں بتانا پڑے گا کہ ان کے پوتے کی جان خطرے میں ہے ۔

لیکن یہ کیسے ہوگا بڑی بی بی جی ملک صاحب نے تو اس علاقے کے کسی بھی بندے کو اس علاقے میں جانے سے منع کر دیا ہے ۔خدیجہ نے فکر مندی سے پوچھا ۔

نہیں خدیجہ کچھ تو کرنا پڑے گا ہمیں کوئی نہ کوئی حل نکالنا پڑے گا ہمیں یہ خبر کسی بھی طرح شاہ سائیں تک پہنچانی ہوگی اس سے پہلے کہ کوئی بہت بڑا نقصان ہو جائے اماں سائیں نے فکر مندی سے کہا

❤️

حوریہ نے کمرے میں قدم رکھا تو اس کا فون پہلے سے ہی بج رہا تھا وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی اس کے پاس پہنچی لیکن وہ پہلے ہی بند ہوگیا۔

یہ مقدم کی 35ویں مسڈ کال تھی۔

اپنے موبائل کی سکرین کو دیکھتے ہوئے وہ ایک پل کے لئے شرمندہ ہو گئی اور پھر اگلے ہی لمحے تیزی سے بٹن دباتی ہوئی کال بیک کرنے لگی

مانا کہ ہم عاشق ہیں آپ کے لیکن اس طرح سے تڑپانا عاشقی کے اصولوں میں نہیں آتا وہ ہر بار کی طرح اپنے دل موہ لینے والے انداز میں بولا۔

وہ دراصل میں نیچے بیٹھی تھی آپ کا انتظار کر رہی تھی فون اندر کمرے میں تھا پتا نہیں چلا وہ جلدی سے بولی جبکہ اس کے انداز پر وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔

اس بات کا بدلہ ہم آپ سے گھر آ کر لیں گے ۔آخر اتنا تڑپایا ہے آپ نے ہمیں وہ اب بھی دلکشی سے مسکرا رہا تھا

اوف یہ شخص ہر بار اتنی محبت سے بات کیسے کر لیتا تھا کیا اسے حوریہ کی کوئی بات بری نہیں لگتی تھی

میری کوئی غلطی نہیں ہے مقدم سائیں میں سچی میں آپ کا انتظار کر رہی تھی حوریہ نے یقین دلانے والے انداز میں کہا

مجھے پتا ہے میرے دل کا قرار میرا بیتابی سے انتظار کر رہا ہو گا لیکن میں اتنی دیر سے تمہیں یہیں بتانے کے لیے فون کر رہا تھا کہ کل کا سارا دن کردم سائیں شادی میں نکل جائے گا ۔

اور پھر پرسوں ولیمہ ہے اسی لئے کام کا بالکل ٹائم نہیں لے گا ۔کردم سائیں نے چھوٹے چھوٹے بہت سارے کام چھوڑ رکھے ہیں۔

جن کو نمٹاتے ہوئے مجھے بہت دیر ہو جائے گی اسی لیے تم آرام سے سو جاؤ میرا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور کھانا کھا لینا ۔

مقدم نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

ٹھیک کہتی تھی دھڑکن اگر وہ پہلے ہی مقدم کو فون کر کے پوچھ لیتی تو اس وقت تک وہ اپنی آدھی نیند بھی پوری کر چکی ہوتی ۔

ٹھیک ہے آپ اپنا کام ختم کر کے آرام سے آئیے گا حوریہ نے فون رکھتے ہوئے کہا ۔

اور خود کچن کا رخ کیا اسے اس وقت بہت بھوک لگ رہی تھی

❤

•

وہ دونوں تقریبا رات کے 2 بجے گھر واپس آئے ہیں ۔سارا کام ختم ہو چکا تھا اب وہ دونوں ہی بے فکر تھے ۔

کھانا ان دونوں نے راستے میں ہوٹل سے کھایا تھا اور اب کردم کو ہمیشہ کی طرح چائے کی طلب ہورہی تھی

Classic Urdu Material

گھر آتے ہی اس نے سب سے پہلے چائے پینی ہوتی تھی اس نے کیچن کی طرف دیکھا کوئی ملازم موجود نہ تھا ۔

میں نے تم کہا تھا ہوٹل سے چائے پی لو لیکن تب تم نے کہا کہ ہوٹل کی چائے تمہیں پسند نہیں اور اب گھر پہنچتے ہوئے ہمیں اتنا وقت لگ چکا ہے کہ اب کوئی بھی نہیں جاگ رہا ۔

اسی لئے آج رات آپ کو بغیر چائے کہ ہی سونا ہوگا لیکن بغیر چائے کے آپ کو نیند کیسے آئے گی اس نے متجسس انداز میں پوچھا تھا

کیوں کہ اس نے کبھی بھی کردم کو بغیر چائے پیئے سوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

اب اسے یقین تھا کردم ساری رات نہیں سوئے گا

نہ جانے وہ کون سے لوگ ہیں جو چائے پی لیں تو انہیں ساری رات نیند نہیں آتی تھی اور ایک کردم سائیں تھے جو بغیر چائے کے نہیں سو پاتے تھے ۔

کوئی بات نہیں ایک دن چائے نہیں ملی تو کیا ہوگیا ایلے بھی آج کافی تھکاوٹ ہو چکی ہے جلدی نیند آ جائے گی کردم اسے بے فکری سے کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔

جبکہ اس کے بے فکر انداز پر مقدم بھی اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ اگر کردم چائے کے لئے تھوڑی بے چینی دکھاتا تو وہ حوریہ کو جگا کر کے لئے چائے ضرور بنواتا ۔

کیونکہ ہر انسان کے اندر ایک نہ ایک نشہ ضرور ہوتا ہے مقدم کے اندر سگریٹ کا نشہ تھا اور اسی طرح سے کردم کے اندر چائے کانشہ تھا۔

مقدم نے کمرے میں قدم رکھا تو ایک خوبصورت منظر نے اس کا استقبال کیا۔

وہ اس کے تکیے کو باہوں میں بھرے اپنے سینے سے لگائے گہری نیند سو رہی تھی ۔

یہ منظر جتنا خوبصورت تھا مقدم کو اتنا ہی چھبتا ہوا لگا وہ تیزی سے آگے آیا اور تکیہ کھینچ کر اس کے باہوں سے نکال کر دور پھینکا۔

اس کو گوارا نہ تھا کہ اس کی جگہ ایک بے جان تکیہ لے حوریہ کی باہوں میں صرف مقدم شاہ کی جگہ تھی

ابھی بھی تکیہ کو اتنے غصے سے گھور رہا تھا جیسے وہ کوئی بے جان روئی کا گدا نہیں بلکہ ایک جیتا جاگتا وجود ہے ۔

وہ قدم اٹھاتا اس تکیے کے قریب آیا اور ایک زوردار لات مار کے اسے مزید خود سے دور کردیا۔

پھر ایک نظر حوریہ کے سوئے ہوئے وجود پر ڈالی جو اس کی حرکت کے بعد ذرا کسمکسا کر دوبارہ سے سوگئی تھی

تم بہت نادان ہو میرا سوہنا ماہی ۔لیکن اس نادانی کی سزا تمیں ضرور لے گی ۔

اس کے کانوں میں ہلکی سی سرگوشی کرتا اس کے لمبے گھنے بالوں کو اپنی مٹھی میں پکڑ چکا تھا لیکن اس کی گرفت اتنی بھی سخت نہ تھی کہ حوریہ کو تکلیف ہوتی لیکن اتنی نرم بھی نہ تھی کہ اس کی نیند نہ ٹوٹتی ۔

مجھے بے وفا لوگوں پر بہت غصہ آتا ہے ۔میرے ساتھ بے وفائی مت کرنا ورنہ اس کا انجام تمہاری سوچ سے بھی زیادہ برا ہوگا ۔

مقد۔ ۔ مقدم سائیں ۔اس کے انداز نے حوریہ کو اندر تک ہلا کر رکھ دیا تھا ۔اسے ہوا کیا تھا حوریہ کے لئے سمجھنا بہت مشکل تھا ۔

وہ مقدم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جب مقدم نے اس کے بال چھوڑے اور اس کے قریب سے اٹھ کر واپس اس تکیہ کے پاس آیا ۔

جیب سے سگریٹ کے ڈبی نکالی ماچس کی ایک تیلی سے پہلے اپنا سگریٹ سلگایا اور وہی جلتی ہوئی آگ کا شولا تکیے پر پھینک دیا ۔

اس کے اس جنونی انداز پر حوریہ فوراً سے اٹھ کر اس کے پاس آئی

مقدم سائیں آپ کا تکیہ جل رہا ہے یہ آپ کیوں کر رہے ہیں آخر ہوا کیا ہے کس بات کا غصہ نکال رہے ہیں اس بے جان پر ۔

حوریہ نے آگ سے جلتے اس تکیے کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

یہ میری جگہ پہ تھا مسز حوریہ مقدم شاہ ۔اورمقدم شاہ اپنی جگہ اپنے سائے کو بھی نہیں لینے دے گا ۔

تمہاری ان باہوں میں میرے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہونی چاہیے سنا تم نے وہ اس کے دونوں بازو پکڑے شدت سے بولا تھا ۔

مجھے ہر اس چیز سے نفرت ہوتی ہے جو تمہارے اور میرے بیچ میں آتی ہے ہر چیز سے وہ اس کے بالوں میں چہرے چھپاتے بے خود سا ہونے لگا جبکہ اس کے انداز نے حوریہ کو ڈرا دیا تھا ۔

میں تمہیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتا حوریہ ۔جابجا اس کے چہرے پر اپنی محبت کی مہر چھوڑتا اس سے اپنی محبت کا احساس دے رہا تھا ۔

اور اسے روکنا تو ویسے بھی حوریہ کے بس سے باہر تھا خاموشی سے اس کے سینے پر سر رکھے اس جلتے ہوئے تکیے کو دیکھ رہی تھی ۔

جبکہ بس ایک ہی سوچ اس کے ذہن پر سوار تھی۔ کیا وہ بھی مقدم کے لیے اس حد تک پاگل ہے ۔

اور دل کے ہر کونے نے کہا تھا

نہیں

۔ وہ مقدم کے لیے جنون کی اس حد تک نہیں جا سکتی ہاں لیکن مقدم کو شیئر کرنا تو حوریہ کے بس میں نہ تھا

❤️

پانچ منٹ 10 منٹ 15 منٹ آدھا گھنٹہ اور کردم شاہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا نیند کی ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود بھی نیند کی دیوی اس پر مہربان نہ ہوئی ۔

بہت بری عادت لگ گئی ہے چائے کی۔ اس وقت گھر میں کوئی بھی ملازمہ موجود نہ تھی۔

پھوپو سائیں کو جگاتا ہوں وہ سوچتے ہوئے باہر آیا ۔

نہیں پھوپو سائیں کی نیند اس وقت خراب کرنا صحیح نہیں ۔

پہلے تو حوریہ تھی جو دیر تک اس کا انتظار کرتی خود بھی چائے پیتی تھی اور اسے بھی پلاتی تھی لیکن اب اس کی ذمداریاں بدل چکی تھی اس بات کا احساس کردم کو بھی تھا ۔

اسی لئے اب وہ حوریہ کو اپنے کام کہنا چھوڑ چکا تھا ۔

تھوڑی دیر باہر چہل قدمی کرنے کے بعد بھی اس کی طلب پوری نہ ہوئی ۔

میری ہونے والی دلہن اب تم ہی میرا سہارا ہو ویلے تو تم اپنی چائے کے ایلے شکار پلاتی ہو کہ مردہ بھی قبر سے زندہ ہوکر کہے کہ یہ چائے دوبارہ نہیں پینی۔

لیکن وہ کیا ہے نہ تو تمہیں چائے بنانا تو ویلے بھی سیکھنا پڑے گا ۔اور یہاں مجھے نیند نہیں آرہی اور تم کیسے گھوڑے بیچ کے سو رہی ہو ۔

بہت غلط بات ہے دھڑکن سائیں تمہیں اپنے شوہر کا خیال کرنا چاہیے خود ہی اپنی بات پر مسکراتا وہ دھڑکن کے کمرے کی طرف چل دیا تھا ۔

اگر رات کے اس پہر کردم کو کوئی دھڑکن کے کمرے میں جاتا دیکھ لیتا تو نہ جانے کیا مطلب نکالتا اسی لئے اس نے کافی احتیاط سے دھڑکن کے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا

❤

دھڑکن دھڑکن اٹھاؤ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے کردم اس کے سر پر کھڑا اسے جگا رہا تھا جب کہ وہ گہری نیند میں ہونے کے باوجود بھی اس کو اس طرح سے اپنے کمرے میں پاکر فورا اٹھ گئی تھی ۔

کیا بات ہے کردم سائیں سب کچھ ٹھیک تو ہے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں دادا سائیں تو ٹھیک ہے وہ فکرمندی سے اٹھ کر بیٹھ چکی تھی ۔

جبکہ اس کے فکر مندانہ انداز پر وہ بے ساختہ مسکرایا تھا سب کچھ ٹھیک ہے دادا سائیں بھی بالکل ٹھیک ہیں کردم نے اسے مطمئن کرتے ہوئے کہا

تو پھر آپ رات کے اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں دھڑکن کنفیوز سی اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

مجھے چائے پینی ہے کردم نے بے بسی سے کہا تھا ۔

کیا یہ مذاق تھا ----؟ دھڑکن نے بے یقینی سے پوچھا

رات کے ڈھائی بجے وہ اسے جگا کر چائے کا بتانے آیا تھا۔

نہیں دھڑکن یہ مذاق نہیں ہے میں بہت بری حالت میں ہوں مجھے نیند نہیں آ رہی اور آج تک میں چائے کے بغیر کبھی بھی نہیں سویا مجھے بچپن سے عادت ہے چائے پینے کی ۔

ویسے تو میں خود چائے بنا لیتا لیکن میری چاہے اتنی بُری بنتی ہے کہ میں خود بھی نہیں پی پاتا۔

اس نے اس طرح سے اپنی بات کا اظہار کیا کہ دھڑکن کو ہنسی آ گئی مطلب دنیا میں کچھ تو ہے جو کردم سائیں نہیں کرسکتا تھا

کردم سائیں آپ نے مجھے اس وقت کیوں جگایا ہے یہ بتائیں دھڑکن اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے بات کے تہہ تک پہنچنا چاہتی تھی کہیں وہ رات کے ڈھائی بجے اس سے تو چائے نہیں بنوا کر پینے والا ۔

دھڑکن کیا ہے نہ کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم مجھ سے بھی بُری چائے بناتی ہو لیکن تمہارے ہاتھ کی بنی چائے میں یہ سمجھ کر پی لیتا ہوں کہ یہ میں نے نہیں بنائی ۔تو مجھے تھوڑی تسلی ہو جاتی ہے

یقین کرو یہ سوچ کر مجھے تمہارے ہاتھ کی چائے اچھی لگتی ہے چلو اب وقت ضائع مت کرو دیکھو بہت وقت ہوگیا ہے مجھے بھی سونا ہے صبح ہماری شادی ہے ۔

جاو جلدی سے چائے بنا کے لاو قسم سے بہت طلب ہو رہی ہے مجھے نیند تک نہیں آ رہی ۔

کردم نے کہا تو دھڑکن کو تو جیسے موقع ہی مل گیا

آپ کو پتہ ہے اس وقت آپ کو چائے کی اتنی طلب ہے جتنی ایک نشائی کو نشے کی ہوتی ہے میری بات ذرا غور سے سنیے گا ۔

اگر آپ کو میرے ہاتھ کی چائے پینی ہے تو آپ کو میری ایک شرط ماننی پڑے گی دھڑکن نے شرط رکھتے ہوئے کہا ۔

مجھے منظور ہے دھڑکن اب جلدی جاؤ اور چائے بناؤ کردم نے آرڈر دیا ۔

پکا منظور ہے بعد میں بدل تو نہیں جائیں گے

ہاں بابا منظور ہے اب جلدی جاؤ کردم نے سے ہنستے ہوئے کہا تو وہ شرارتی انداز میں مسکراتی اٹھ کر چلی گئی ۔

پھر دروازے سے مڑی ۔

کل ہماری شادی ہے کردم سائیں اور آج کی رات آپ میرے ہاتھ کی آخری چائے پی رہے ہیں اس کے بعد جب میرا دل چاہے گا میں آپ کے لئے چائے بناؤں گی آپ کبھی بھی مجھے آرڈر نہیں دے سکتے اور یہی میری شرط ہے دروازہ بند کر تیزی سے بول کر باہر نکل چکی تھی ۔

جبکہ کردم نے اس کی بات سننا ضروری نہ سمجھا ۔

شرط لگانا حرام ہوتا ہے دھڑکن سائیں اور میں کوئی حرام کام نہیں کرتا یہاں تک کہ نشہ بھی حرام نہیں کرتا کردم مسکراتے ہوئے اسی کے بیڈ پر لیٹ گیا تھا

دھڑکن نے جاگی سوئی کیفیت میں چائے بنائی اسے اچھے سے اندازہ تھا کہ یہ چائے کیسی بنی ہوگی لیکن اب کردم نے بھی تو تھوڑی دیر پہلے ہی اس کی اتنی تعریف کی تھی کہ وہ صرف اس کی چائے اس لیے پی جاتا ہے کیونکہ وہ چائے اس نے خود نہیں بنائی ہوتی

اللہ جی میری چائے کی اتنی بے عزتی ماشاءاللہ سے اتنے خوش قسمت انسان ہیں کہ میں انہیں چائے بنا کے دیتی ہوں ۔کتنی بُری بات ہے کردم سائیں آپ کو تو میری چائے کی قدر ہی نہیں ہے ۔

لیکن اب آپ کو میں بتاؤں گی میری چائے کی قدر نہ کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے ۔اب ساری زندگی آپ میرے ہاتھ کی چائے پینے کو ترسیں گے ۔

بہت بڑی غلطی کر دی ہے آپ نے میری شرط مان کر ۔اب جب کل سے آدھی رات کو گھر آیا کریں گے اور مجھے چائے بنانے کے لیے کہا کریں کہ میں بھی آپ کو آگے سے ٹھنگا دیکھاؤ ں گی ٹھنگا

دھڑکن چائے نامی شاہکار تیار کرتے ہوئے اپنے انگوٹھے کو ہر طرف سے موڑ کر کردم کو تصوراتی نظروں سے دیکھتی آپنی فیوچر پلاننگ کر رہی تھی ۔

خیر چاہے تو بن گئی مگر سب کچھ برابر ڈالا ہے میں نے کچھ غلطی تو نہیں کی میں نے ایک بار چائے کے لیے استعمال ہونے والی ساری چیزوں پرنظرثانی کی ویسے تو سب کچھ ٹھیک ہی تھا ۔

لیکن پھر بھی دھڑکن اس وقت کچھ زیادہ ہی نیند میں تھی اس لیے شک تھا کہ چائے ضرورت سے زیادہ اچھی بنی ہوگی ۔

ہاں تو کیاہوا ۔ویسے بھی آپ کی نظروں میں میں کونسا اچھی چائے بناتی ہوں جومیں اتنی محنت سے اس کو ٹیسٹ کروں ایسی ہی پییں وہ چائے کا کپ اٹھاتے اپنے کمرے کی طرف چل دی ۔

اف دھڑکن اتنی دیر لگا دی لاؤ کردم نے اسے کمرے کے دروازے پر کھڑا دیکھ کر جلدی سے کہا دھڑکن نے آگے بڑھتے ہوئے چائے نامی شاہکار کے حوالے کردیا

چلیں اب چائے کا کپ اٹھائیں اور جائیں یہاں سے سکون سے سونے دیں مجھے ۔اور یہ آخری چائے تھی یاد رکھیے گا شرط دھڑکن نے یاد کرواتے ہوئے کہا تو کردم نے ہاں میں گردن ہلا دی ۔جیسے صدیوں سے اس کی ہر بات مانتا آیا ہوں ۔

لیکن چاہے کا سیپ لیتے ہی اسے خوشگوار حیرت ہوئی ۔

وا دھڑکن آج تم نے واقعی ہی چائے بنائی ہے ۔بیگم ابھی تو شادی ہونے میں ایک رات باقی ہے اور ابھی سے اتنی اچھی چائے ۔تم کمال ہو ۔

اسے امید نہیں تھی کہ رات کے دو ڈھائی بجے اسے اتنی اچھی چائے نصیب ہوگی جبکہ دھڑکن اپنی تعریف سن کر حیران اور پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

کیا چائے واقع ہی اچھی بنی تھی یا صرف کردم آگے بھی اس کے ہاتھ کی چائے پینے کے لئے ایک تعریف کر رہا تھا لیکن برداشت نہیں تھی اس نے فورا سے کردم کے ہاتھ سے چائے کا کپ نکالتے ہوئے خود سیپ لیا ۔

آئی کانٹ بلیو یہ میں نے بنائی ہے دھڑکن نے بے یقینی سے کہا ۔یہ چائے میں نے بنائی ہے کردم سائیں میں کتنی اچھی چائے بنا سکتی ہوں ۔ یہ صبح تک خراب ہو جائے گی نہیں تو میں دادا سائیں کو چکاتی دھڑکن خوشی سے کہا ۔

کوئی بات نہیں پھر تم صبح دوبارہ انہیں بنا دینا کردم نے آئیڈیا دیا ۔

نہیں نہ صبح اتنی اچھی تھوڑی نہ بنے گی مجھ سے کوئی بھی کام رائٹ سے ایک ہی بار ہوتا ہے اب تو مجھے یاد میں نہیں کہ میں نے چائے کے پانی میں سب سے پہلے کیا ڈالا تھا اچھی نہیں بنے گی پھر دھڑکن کو افسوس ہوا ۔

جبکہ کردم اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے اپنی چائے ختم کرنے لگا ۔کیا تھی دھڑکن ۔۔۔۔؟

پاگل ۔شرارتی ۔ معصوم ۔بے وقوف ۔ سمجھدار ۔نادان ۔کیا تھی وہ کردم سمجھ نہیں پا رہا تھا ۔

مگر جو بھی تھی جیسی بھی تھی اب کردم کی تھی ۔کردم نے کبھی زندگی میں اپنے لیے دھڑکن جیسی لائف پارٹنر کے بارے میں نہیں سوچا تھا اس کا بچپنانہ اس کی نادانی جہاں پہلے اسے غصہ دلاتی تھی اب اس کی یہی ساری باتیں سے ایکٹ کرنے لگی تھی ۔

وہ خود اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈنے لگا تھا ۔وہ اسے اپنی پرواہ کرتے دیکھنا چاہتا تھا وہی پرواہ جو وہ اپنی ماں کے چہرے پر اپنے باپ کے لیے دیکھا کرتا تھا ۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کی فکر کرے ویسی ہی فکر جو نازیہ چاچی چاچو سائیں کے لئے دکھاتیں تھیں۔

ہر رات جاگ کر اس کا انتظار کرے جس طرح سے دادی سائیں دادا سائیں کا انتظار کرتی تھیں۔

وہ اس کے لئے سجے سنوارے جس طرح سے حوریہ اپنے آپ کو مقدم کے لیے سجاتی ہے ۔

وہ تاشہ کے لیے کبھی اس طرح محسوس نہیں کر سکا وہ اس کے بچپن کی منگیتر تھی وہ بچپن سے جانتا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ اس کی شادی ہونی ہے لیکن وہ کبھی اس کے قریب نہیں جا سکا۔

تاشہ بھی تو اس کی فکر کرتی تھی اس کی ہر چیز کا خیال رکھتی تھی ہر رات اس کا انتظار کرتی تھی لیکن اس سب کے باوجود بھی تاشہ کے لیے کبھی وہ جذبات محسوس نہیں کر سکا جو اس نے دھڑکن کے لیے کیے تھے۔

شاید وجہ بہت عام سی تھی کہ دھڑکن ہر بات میں تاشہ کی طرح جھوٹ نہیں بولتی تھی۔تاشہ اس سے بات کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتی یہاں تک کہ عام روٹین کی باتوں میں بھی وہ اس سے جھوٹ بولتی تھی۔صرف اس لئے کہ وہ زیادہ دیر کردم سے بات کر سکے۔

اور اس کے ہر جھوٹ کے ساتھ کردم کو اس پر غصہ آتا تھا لیکن اپنے غصے کا اس نے کبھی اظہار نہیں کیا ۔کیا ضروری تھا کہ تائشہ ہمیشہ جھوٹ کا سہارا لے کر اس سے بات کرتی اگر وہ دھڑکن کی طرح عام سے انداز میں بات کرتی تو کیا وہ اسے جواب نہیں دیتا ۔

وہ اس کی منگیتر تھی اس کے ساتھ اس کی شادی ہونی تھی لیکن اس کے باوجود بھی تائشہ نے کبھی اسے اپنا یقین نہیں دلایا ۔

وہ اپنی سہیلی کے گھر جانے کے بہانے کبھی شاپنگ جاتی تو کبھی کہیں بھی گھومنے چلی جاتی جبکہ کردم نے اسے کہیں دفعہ بتایا تھا اس گاؤں میں ان کے بہت دشمن ہیں جن سے وہ اپنی عزت کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے ۔

لیکن تائشہ نے کبھی ان باتوں کو اہمیت نہ دی۔ _تائشہ ہر غیرضروری بات کو اہمیت دیتی اور ہر ضروری بات کو نظر انداز کر دیتی ۔

اور دھڑکن ڈر سے ناراضگی سے کیسے بھی کردم کے ہر اصول کو فالو کرتی تھی۔

اس کے دل کی دھڑکن دھڑکن کو پہلی بار دیکھتے ہی اپنی رفتار بھول چکی تھی ۔

لیکن اس نے یہ بات کبھی دھڑکن پر ظاہر نہیں ہونے دی وہ اپنے دل کو کنٹرول کر رہا تھا وہ ایسا چاہتا ہی نہیں تھا کہ وہ دھڑکن سے محبت کرے وہ اپنے آپ پر تائشہ کا حق سمجھتا تھا

لیکن شاید کردم کا دل خود کو تائشہ کی امانت نہیں سمجھتا تھا اسی لیے چپ چاپ دھڑکن اس کے دل میں سما گئی اور اسے خبر بھی نہ ہوئی ۔

وہ ہمیشہ اپنے جذبات کی نفی کرتا رہا لیکن جب گھر آنے کے بعد دھڑکن نے اپنی تنگ جینز اور شرٹ چھوڑ کر حوریہ کے کپڑے پہنے تھے تو اس کا دل الگ انداز میں دھڑکا تھا وہ چھوٹی سی لڑکی اس کی بات کو کتنی اہمیت دے گئی تھی جبکہ کردم نے کتنے غصے سے کہا کہ یہ کپڑے اچھے نہیں

جبکہ اس کے لباس میں کسی قسم کی کوئی بے ہودگی نہ تھی ہاں لیکن اس طرح کا لباس کردم کو کبھی بھی پسند نہ تھا ۔

اس کا ڈوپٹہ سارا دن نجانے کہاں کہاں ہوتا اس کے گھر آنے کے بعد اس کے سر سے ہلتا نہ تھا ۔

وہ معصوم اس کے دل میں اترتی گئی اپنے ہرانداز اپنی ہر شرارت اپنی ہر نادانی کے ساتھ ۔ہاں کردم شاہ اس سے محبت کرنے لگا تھا لیکن ایک سوال تھا جو اسے پریشان کرتا تھا کیا وہ بھی اس سے محبت کرتی تھی ۔

شاید ہاں یا شاید نہ

کردم اپنی سوچوں سے نکل کر دھڑکن کو دیکھنے لگا جو بے سود بے حواس بڑے مزے سے اپنی نیند پوری کر رہی تھی ۔

اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے نیچے رکھیں تمام تر سوچوں سے بے فکر سی مسکراہٹ ۔جبکہ اس کے تھوڑے سے فاصلے پر اس کی کیٹی کا چھوٹا سا ٹوکری نما بیڈ تھا ۔

کردم نے مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے ۔مجھے اس دن کا شدت سے انتظار ہے جب تم مجھے کہو گی کہ میں بھی تمہاری زندگی میں اتنی ہی اہمیت رکھتا ہوں جتنی کی تم میری زندگی میں رکھتی ہو

❤

مقدم کی آنکھ کھلی تو حوریہ آئینے کے سامنے کھڑی تیار ہونے میں مصروف تھی ۔

وہ اس وقت گہرے نیلے رنگ کی خوبصورت فراک اور چوڑی دار پجامے میں اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ مقدم تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا ۔

وہ اسے تین چار بار جگانے کی ناکام کوشش کر چکی تھی لیکن رات دیر واپس آنے اور دیر سے سونے کے بعد اب وہ بہت دیر سے ہی جگا تھا اس وقت صبح کے گیارہ بج رہے تھے ۔

شیٹ وہ بڑبڑاتے ہوئے بیڈ سے اٹھا ۔

حوریہ جلدی سے میرے کپڑے نکالو مجھے جگایا کیوں نہیں باہر مہمان آ چکے ہوں گے ۔

وہ تیزی سے واشروم کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

آپ کے کپڑے اور باقی ساری چیزیں وہ تیار رکھی ہیں بس آپ جناب کے جاگنے کا انتظار تھا ۔

اور یہ آپ نے کیوں کہا کہ میں نے آپ کو جگایا نہیں میں نے آپ کو تین چار بار جگایا لیکن آپ تھے جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ۔

حوریہ نے جلدی سے اپنی صفائی پہ پیش کی ۔

تو کیا کروں میرا سوہنا ماہی تم ساری رات مجھے سونے نہیں دیتی تو پھر صبح تو یہی ہو گا نا ۔

وہ اس کا ماتھا چومتے تیزی سے واشروم کی طرف بڑھ چکا تھا جبکہ حوریہ اس الزام پر واش روم کے دروازے کو گھور کر رہ گئی

لیکن فی الحال وہ کسی بھی قسم کی بحث کے بالکل موڈ میں نہ تھی ۔

دھڑکن کو تیار کرنے کے لئے پالر والی آچکی تھی اور سویرا اس کے ساتھ تھی

جبکہ مقدم کے نہ جاگنے کی وجہ سے حوریہ اپنے کمرے میں ہی تیار ہو رہی تھی ۔

اور تائشہ کو رضوانہ پھوپھو نے زبردستی باہر لاکر مہمانوں کو سنبھالنے کا حکم دیا تھا ۔

حوریہ دھڑکن کے لیے بہت خوش تھی وہ ہمیشہ سے کردم کے لیے کہ ایسی ہی دلہن چاہتی تھی

وہ تائشہ سے بھی بہت محبت کرتی تھی لیکن دھڑکن اس کے دل کے بہت قریب آ چکی تھی ۔

تائشہ نے کبھی بھی کردم کے خالی پن کو بھرنے کی کوشش نہ کی تھی جبکہ دھڑکن نے کچھ ہی وقت میں اسے اپنا اسیر کر لیا تھا

گھر میں سب لوگ یہ بات نوٹ کرچکے تھے کہ اب کردم زیادہ وقت ڈیرے پر نہیں بلکہ گھر پر گزارتا ہے اور گھر آنے کے بعد بھی اس کا مقصد صرف اور صرف دھڑکن کو تنگ کرنا ہی ہوتا ہے ۔

گھر میں سب لوگ جانتے تھے کہ کردم اس شادی سے بہت خوش ہے جبکہ دھڑکن کا کہنا تھا کہ یہ شادی اس کے دادا سائیں اور بابا سائیں کی مرضی سے ہو رہی ہے تو وہ بھی خوش ہے ۔

بھاری کام والے خوبصورت سرخ لہنگے میں وہ کسی گڑیا کم نہیں لگ رہی تھی ۔

اس کے نقش پہلے ہی بہت معصومیت اور خوبصورتی سے سجے ہوئے تھے لیکن بیوٹیشن کی مہارت نے اسے مزید خوبصورت بنا دیا تھا

لگ تو وہ اس دن بھی بہت پیاری رہی تھی جب پہلی بار دلہن بنی تھی لیکن آج اس کا ہر انداز قیامت تھا

گاؤں والوں کی بات کا مان رکھ کردم نے انھیں مان و عزت بخشی تھی

جس کی وجہ سے پورا گاؤں ہی اس کی شادی میں شرکت کر رہا تھا کچھ لوگ اس سے شرمندہ تھے تو کچھ اس کی خوشی میں بے تحاشا خوش ۔

جبکہ مقدم تو بس اپنے دل کے کرار کا دیوانہ ہوا گھوم رہا تھا ۔

حوریہ نے اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ڈراتے ہوئے اسے کہیں بار اسے خود کو دیکھنے سے منع کیا تھا۔

لیکن مقدم کو اس کی آنکھوں کی بھی آج کوئی پروا نہ تھی ۔

وہ جب بھی اسے دیکھتی وہ اپنا دل تھام لیتا ۔جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی حوریہ شرما دیتی ۔اور مقدم کے جذبات مزید بے لگام کر دیتی۔

❤

میرا پٹاکا سائیں آج تو غضب ڈھا رہی ہو ۔کردم ابھی ابھی آکر دھڑکن کے پاس بیٹھا تھا جبکہ کردم کے جملے نے دھڑکن کو ہنسنے پر مجبور کر دیا ۔

کردم نے اس کے کان میں اتنی کم آواز میں کہا تھا کہ سویرہ اور حوریہ بالکل نہ سن پائی ۔

دھڑکن شرم کرو تم دلہن ہو شرما سکتی ہو ایسے منہ کھول کے ہنس نہیں سکتی سویرا نے اسے دلہن بننے کا اصول بتایا تھا ۔ سویرہ نے جو کچھ بھی کہنا تھا دھڑکن سے ہی کہنا تھا کردم تو اس کی نظر میں سخت اور انتہائی سنجیدہ انسان تھا

اوہو دیدہ تو ان سے کہیں کہ مجھ سے اس طرح سے بات نہ کریں ۔ میری ہنسی نکل جاتی ہے ۔

کردم اس کے جملے پر بے مزہ ہوا تھا اسے لگا تھا شاید وہ کہے گی کہ مجھے شرم آتی ہے ۔

بے شرم کہیں کی کردم زیرلب بڑبڑایا ۔

میں بے شرم نہیں ہوں آپ بہت فنی ہیں دھڑکن نے بتانا ضروری سمجھا جبکہ ان دونوں کی باتوں میں سویرا کو کوئی انٹرسٹ نہ تھا اس کو تو بس اپنے نیگ کی پڑی تھی ۔

جو کردم اسے دلیے بنا ہی بیٹھ چکا تھا ۔

پر اب سویرا اس سے اپنا نیگ مانگ رہی تھی تو وہ منع کر چکا تھا ۔

دیکھو سویرا تم نے نیگ میرے بیٹھنے سے پہلے مانگنا تھا تم نے رسم ٹھیک سے نہیں نبھائی اس کا مطلب یہ ہوا کہ نیگ کینسل کردم نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا تب ہی مقدم وہاں پہنچا ۔

ہاں بالکل رسم اس طرح سے کی جاتی ہے جس طرح تم لوگ کر رہی ہو اگر رسم ہی ٹھیک طریقے سے نہیں کی گئی تو نیگ کیسا ۔

چلو لڑکیوں تم لوگوں کی چھٹی ہوگئی اب تم لوگوں کو کچھ نہیں لے گا حوریہ بڑی امید سے مقدم کو دیکھ رہی تھی کہ شاید وہ ان کا حق دلائے گا لیکن وہ تو کردم کے ساتھ کھڑا ہوگیا ۔

یہ کیا بات ہوئی بالکل بھی نہیں کردم لالہ آپ اٹھ کر کھڑے ہوں ہمیں نیگ دیں پہلے حوریہ نے کردم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتا دھڑکن کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا ۔

سوری گرلز اٹس ٹو لیٹ

کردم نے اسے اگنور کرتے ہوئے کہا۔

جب دھڑکن نے حوریہ اور سویرہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا ۔

وہ دونوں اسے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی اب دھڑکن کیا کرنے والی تھی ۔

وہ ان کا حق دلوانے والی تھی یا شوہر کی جیب بچانے والی تھی ۔

کردم سائیں آپ کے نیچے میرا دوپٹہ پھس چکا ہے تھوڑی دیر کے بعد وہ کردم کے کان میں بولی

۔

کردم کو کچھ تو محسوس نہ ہوا لیکن وہ پھر بھی اٹھ کر اس کا دوپٹہ اپنے نیچے سے نکال چکا تھا جبکہ اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی حوریہ اور سویرا اس کی جگہ سنبھال چکیں تھیں ۔

کردم لالا اب آپ کو یہ جگہ تبھی نصیب ہوگی جب آپ ہمارا نیگ ہمارے حوالے کریں گے اس کو کہتے ہیں اصلی بہن اپنی بہنوں کی ہمدرد دلہن تو یہ بعد میں بنے گی پہلے یہ ہمیں ہمارا حق دلوائے گی سویرا اور حوریہ دونوں نے دھڑکن کے گال چومتے ہوئے کہا ۔

جبکہ کردم نے ایک نظر گھور کر مقدم کو دیکھا تھا جو اس ساری کارروائی سے باخبر ہونے کے باوجود بھی انجان ہونے کی ناکام اداکاری کر رہا تھا ۔

اوکے بابا سوری یار یہ سالیوں کا حق ہوتا ہے چلو دے دو مقدم نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا تو کردم کو مجبوراً اپنی جیب ہلکی کرنی پڑی ۔

❤️

تھوڑی دیر کے بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا ۔

جبکہ دھڑکن نے کہا تھا کہ کوئی نہ روئے وہ بالکل بھی رونے کے موڈ میں نہیں ہے اور وہ پہلے بھی ایک بار کافی زیادہ رو چکی ہے اب مزید نہیں رونا چاہتی ۔

اور اس کے بات پر تقریباً سب نے عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی ۔

لیکن پھر بھی احمدشاہ کی آنکھیں نم ہوگئی اور انہیں روتے ہوئے دیکھ کر دھڑکن رونے لگی ۔

اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے گلے لگے روتا دیکھا کر سویرہ بھی ان سے آ لپٹی۔

جب کہ سب مہمانوں سے سلام دعا کرنے کے بعد تائشہ ایک بار پھر سے اپنے کمرے کی نذر ہو چکی تھی

❤️

ملک صاحب حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی ہے ہم اندر نہیں جا سکتے ۔

اگر ہم اس طرح سے اندر گئے تو کسی کو بھی شک ہو جائے گا یہاں پر بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ ہم آپ کے گاؤں سے ہیں ۔

لگتا ہے اس وقت ہم مقدم شاہ کو ختم نہیں کر پائیں گے ۔

اس کے لیے ہمیں موقع دیکھنا ہوگا ۔

اگر اس وقت ہم نے یہ کرنے کی کوشش کی تو ہم بہت برے طریقے سے پھس سکتے ہیں اور اگر ہماری کوشش ناکام ہوگئی تو پھر ہم جس مقصد کے لئے مقدم شاہ کو ختم کر رہے ہیں ہو سکتا ہے آپ کا وہ مقصد بھی پورا نہ ہو ۔

ٹھیک ہے اس وقت تم کچھ مت کرو لیکن نظر رکھو جب بھی موقعہ لے موقعے سے فائدہ اٹھاؤ مجھے مقدم شاہ کی لاش دیکھنی ہے ۔

مجھے کسی بھی حالت میں مقدم شاہ سے اپنی بیٹی کو آزاد کروانا ہے ۔

میری بیٹی میرے پاس بس ایک ہی طریقے سے آ سکتی ہے اگر مقدم شاہ مر جائے تو ۔

اور میں اپنی بیٹی کو اپنے پاس لانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں ۔بس ایک بار تو مجھے مقدم شاہ کی موت کی خبر سنا دو میں تمہیں تمہاری مانگی قیمت ادا کروں گا ۔ملک نے آدمی کو لالچ دیتے ہوئے کہا جس پر وہ اس کی جی حضوری کرتا فون بند کر چکا تھا

ملک نے فون بند کرتے ہوئے جیسے ہی پلٹ کر دیکھا ایک زور دار تھپڑ اس کا منہ لال کر گیا ۔

❤️

❤️

اسے یقین نہیں آرہا تھا اس کی ماں جس نے کبھی اس سے اونچی آواز میں بھی بات نہ کی تھی وہ اسے اس طرح سے تھپڑ مارے گی ۔

وہ تو اپنے خاندان بھر کا لاڈلا اس خاندان کا اکلوتا چشم و چراغ تھا آج تک کسی میں اتنی ہمت نہ ہوئی تھی کہ کوئی اس پر ہاتھ اٹھاتا اور اس کی اماں سائیں ۔

جو پچھلے دو ہفتوں سے بہت بری حالت میں بستر پر پڑی تھی آج آکر اس کے نہ صرف سامنے کھڑی تھیں بلکہ اسے تھپڑ تک مارا

اماں سائیں ---- اس سے آگے وہ کچھ نہ بول پایا

مت کہو مجھے ماں نہیں ہوں میں تمہاری ماں ایسا کیسے کرسکتے ہو تم احسن اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی بیٹی کا گھر تباہ کر رہے ہو اپنے ہی دماد کو قتل کرنے کی سازش ۔

تم اتنے کیسے گر گئے ---- اہانہ پے تم نے ستم ڈھائے اور ہم سے کہا کہ یہ تمہارا اور اس کا ذاتی معاملہ ہے اور اب تم اپنی بیٹی کے شوہر کو قتل کر دینا چاہتے ہو کیا یہ بھی تمہارا ذاتی معاملہ ہے تم اہانہ کو دن رات مارتے پیٹتے خود اپنی دشمنی نبھانے کے لیے ۔

لیکن اب جب سالوں سے وہ دشمنی کی راگ ٹھنڈی پڑی ہے تو تم نکل پڑے اس ٹھنڈی راگ سے جلتے کوئے کی تلاش میں ۔

کیوں نہیں جینے دے رہے ہو انھیں سکون سے کیوں نہیں ختم کر دیتے یہ دشمنی ۔

بس کرو رحم کرو ان پر ارے ان کا پورا خاندان برباد کر چکے ہو اب کیا چاہتے ہو کہ ان کا نام و نشان مٹ جائے ۔

بد کردو خدا کے لئے بس کردو ہاتھ جوڑ رہی ہوں میں تمہارے سامنے ۔اماں سائیں نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا ۔

بس کرو سکون لینے دوآہانہ کی روح کو مت تڑپاؤ اسے مزید اماں سائیں سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے وہیں زمین پر گرنے لگیں جب ملک نے انہیں تھامتے ہوئے خدیجہ کو پکارا

❤️

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کے ساتھ زندگی یہ کھیل کھیلے گی کیا نہیں کیا تھا اس نے اس شخص کو حاصل کرنے کے لئے ۔

ہاں اگر اس دن وہ سویرا کی بات نہ مانتی بلکہ وہی کرتی جو اس نے سوچا تھا تو آج کردم کسی اور کا نہ ہوتا ۔

اس نے تو ہمیشہ سے اپنے آپ کو صرف کردم شاہ ہی کا سوچا تھا

اور کیا ہوگیا آج شادی میں اس سے ملنے کے لیے وہ لوگ بھی آئے تھے جنہوں نے اس کا رشتہ ڈالا تھا

لڑکا امریکا میں پڑھا لکھا اپنا بزنس سنبھال رہا تھا شادی کے بعد تائشہ کو وہیں پر رکھنا چاہتا تھا ۔

تائشہ نے اس لڑکے کی آنکھوں میں اپنے لیے وہی احساس محسوس کیا جو وہ آج تک کردم کے لیے کرتی آئی تھی ۔

نانا سائیں نے انہیں گھر پر بھی انوائٹ کرلیا تھا

گھر والوں کی باتوں سے یہی لگ رہا تھا کہ وہ سب اس رشتے کے لیے راضی ہیں۔

نہیں میں نے صرف کردم سائیں سے محبت کی ہے میں ان کی جگہ کبھی کسی کو نہیں دے سکتی ۔

میں نہیں کرسکتی ہوں اس سے شادی یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے ۔

میں انکار کر دوں گی میں کردم سائیں کو احساس دلاؤں گی اپنی محبت کا انہیں بتاؤں گی کہ میں نے صرف ان کو چاہا ہے وہی میرا سب کچھ ہیں اور قیامت تک وہیں رہیں گے

تائشہ بری طرح سے روتے ہوئے خود سے بول رہی تھی ۔

❤

بس کرو لڑکیوں کتنا کنگال کرو گی مجھے ۔آج کیلئے اتنا بہت ہے کردم اپنے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑا تھا ۔

اورحوریہ اور سویرا اس کے کمرے کے دروازے کے باہر اسے روکے کھڑیں تھیں ۔

دیکھیں لالا بات صرف اتنی سی ہے کہ آپ اس کمرے کے اندر تب تک قدم نہیں رکھ سکتے جب تک آپ ہماری جیب نہ بھر دیں ۔

اور پلیز ہمیں آنکھیں نہ دیکھیں آج ہم ان سے بالکل بھی ڈرنے والے نہیں حوریہ نے اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

جبکہ مقدم ان کے قریب کھڑا بس مسکرائے جا رہا تھا کردم نے اسے گھور کر دیکھا

مقدم شاہ تمہارا کتنا حصہ ہے ان کے اس نیگ گیم میں جو تم میرا ساتھ دینے کی بجائے ان کا ساتھ دے رہے ہو ۔کردم نے گھورتے ہوئے پوچھا ۔

حصہ نہیں بس ایک نظر کرم چاہیے ۔کردم نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے زو معنی انداز میں کہا ۔

جب کہ اس کے انداز پر حوریہ کی پوری آنکھیں کھل چکی تھی ۔

جب کردم نے مسکراتے ہوئے اپنی جیب سے ان دونوں کے لیے خریدے ہوئے لاکٹ نکال کر ان کے حوالے کئے ۔

اب نکلو دو دن تک مجھے اپنی شکل مت دکھانا ۔

کردم نے ان دونوں کو وارٹن کیا

لیکن لالا دھڑکن کے لیے کہاں ہے اس نے کہا تھا میرا حصہ الگ سے رکھنا ۔حوریہ نے دانت دکھاتے ہوئے کہا ۔

جبکہ حوریہ کی بات سن کر مقدم کا قہقہ نکل گیا ۔

میں اندر جا رہا ہوں ناگڑیا اسے اس کا گفٹ مل جائے گا کردم نے یقین دلاتے ہوئے کہا ۔

حوریہ اور سویرہ دونوں اپنے اپنے کمرے کی طرف جانے لگی ۔

جبکہ مقدم ابھی بھی اس کے کمرے کے دروازے پر کھڑا مسکرائے جا رہا تھا ۔

خوش ہو ------؟ مقدم نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے پوچھا

تمہیں کیا لگتا ہے ---؟کردم کا انداز بھی بالکل مقدم جیسا تھا

مجھے لگتا ہے کردم سائیں کے میں نے آج تک تمہیں اتنا خوش نہیں دیکھا ۔مقدم نے اس کے سینے سے لگتے ہوئے کہا تو کردم بے اختیار مسکرایا ۔

ہاں بہت خوش ہوں ایسا لگتا ہے جیسے زندگی کی سب سے بڑی خوشی پا لی ۔

کردم نے اعتراف کیا ۔

اب جلدی سے کمرے میں جاؤ یہ نہ ہو کہ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خوشی سو چکی ہو۔مقدم نے اسے کمرے میں بھیجتے ہوئے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اندر چلا گیا جبکہ مقدم کا ارادہ اس وقت اپنے کمرے میں جاکر حوریہ کی نیند اڑانے کا تھا۔

❤️

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ الماری میں سر دیے اپنے لئے نرمدہ کپڑے نکال رہی تھی ۔

کہاں میرا سوہنا ماہی ابھی تو میں نے تمہیں جی بھر کے دیکھا بھی نہیں ۔وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے بیڈ تک لایا اور خود بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا ۔

بڑی مغرور ہوتی جارہی ہیں جناب ہمیں تو پوچھتے ہی نہیں ۔اور جس دن غضب ڈھاتی ہیں اس دن تو بالکل منہ نہیں لگاتی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے پیار بھری شکایت کرنے لگا ۔

مجھے پتا تھا اگر آج میں آپ کو پوچھتی تو آپ مجھے کوئی کام نہیں کرنے دیتے۔اسی لیے آپ سے دور دور رہ کر کام کیے ہیں ۔حوریہ نے نخرے دکھاتے ہوئے وجہ بتائی ۔

مطلب میرے دل کا کرار اتنا ڈرتا ہے مجھ سے اس نے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے پوچھا ۔

آپ ڈراتے ہیں مقدم سائیں اس کی اگلی جسارت پر حوریہ نے اپنا آپ اس کے سینے میں چھپاتے ہوئے کہا ۔

ابھی کہاں میرا سوہنا ماہی ڈرانا تو میں ابھی شروع کروں گا ۔وہ اسے بیڈ پے لٹاتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا ۔اور حوریہ ہمیشہ کی طرح اس کی محبت کے آگے بے بس ہوگئی ۔

7

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو دھڑکن سامنے اس کے بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور اس کے بالکل قریب آ بیٹھا ۔

دھڑکن میں کوئی بہت لمبی لمبی باتیں نہیں کروں گا میں بس ایک بات جاننا چاہتا ہوں کیا تم بھی میرے لیے ویسے ہی جذبات رکھتی ہو جیسے کہ میں رکھتا ہوں ۔

یہ تو وہ جانتا تھا کہ وہ یہ شادی صرف اور صرف دادا سائیں اور احمد شاہ کے کہنے پر کر رہی ہے لیکن صرف اپنے بزرگوں کے کہنے پر اپنی زندگی اس طرح سے تو کسی کے حوالے نہیں کر سکتی تھی ۔

کیا اب بھی وہ کردم کو ویسا ہی سمجھتی ہے جیسا وہ اس کے آنے کے وقت تھا ۔

مطلب مجھے آپکی بات سمجھ نہیں آئی دھڑکن نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

اس میں نہ سمجھنے والی کونسی بات ہے دھڑکن میں تم سے جانا چاہتا ہوں کہ کیا تم اس شادی سے خوش ہو ۔کردم کو اس کے اس حد تک انجان بننے پر غصہ آنے لگا تھا ۔

آپ کو نہیں لگتا کہ یہ سوال آپ نے ضرورت سے زیادہ جلدی پوچھ لیا ہے اگر میرا جواب نہ ہو تو کیا کریں گے آپ ۔

خیر چھوڑیں ان باتوں کو اب تو آپ کے ساتھ ہی گزارا کرنا ہے ۔کونسا ٹام کروز مل جانا ہے مجھے دھڑکن نے منہ بنا کر کہا ۔

شکل ہے تمہاری ٹام کروز والی اس کے انداز نے کردم کو کافی ہلکا پھلکا کردیا تھا اس نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے

مگر جسے وہ پسند کرتی تھی اس کے ساتھ اس کی شادی ناممکن تھی ۔

شکل تو میری کردم شاہ والی بھی نہیں تھی لیکن پھر بھی آپ گلے پر گئے ہونا ---دھڑکن نے اسی کے انداز میں حساب برابر کیا ۔

یہ صرف تم ہی ہو دھڑکن شاہ جو اتنا بولنے کی ہمت کرتی ہو اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک اس کی سات نسلیں معافی مانگ رہی ہوتی ۔

اب یہ نسل کیا ہوتا ہے---دھڑکن نے کنفیوز ہو کر پوچھا یہ لفظ اس نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔

جبکہ اس کے پوچھنے پر کردم بے اختیار مسکرایا۔اب تو اسے ساری زندگی دھڑکن کو اپنی باتیں کامطلب سمجھانا تھا

نسل مطلب دادا سائیں ان کے بیٹے میرے بابا عالم شاہ انکا بیٹا میں اس کے بعد میرا بیٹا پھر اس کا بیٹا مطلب نسل در نسل۔کردم نے سمجھایا تھا۔

لیکن آپ کا تو کوئی بیٹا ہی نہیں ہے دھڑکن نے جلدی سے کہا۔

ہوجائے گا دھڑکن سائیں تمہیں تو مجھ سے بھی زیادہ جلدی ہے کردم نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔

تمہارے نصیب میں ٹام کروز تو نہیں ہے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں اتنا پیار دونگا جتنا تم نے ٹام کروز سے بھی نہیں کیا وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا۔

جب دھڑکن نے اپنا منہ پھیر لیا کردم سائیں میں اتنی پیاری لگ رہی ہوں آپ نے میری تعریف نہیں کی آج تو سارا دن ہی دھڑکن سب کی واہ واہی لوٹتی رہی اور جس کے لئے یہ سارا بناؤ سنگھار

کیا ہے وہ اس کی تعریف نہ کرے تو دھڑکن کو کھانا ہضم کیسے ہو۔۔۔جب اتنے انتظار کے بعد بھی کردم نے تعریف نہ کی تو اسے مجبورا خود ہی اسے کہنا پڑا ۔

صبح تعریف کر دوں تو چلے گا کردم اسی طرح اس پر جھکے ہوئے بولا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا ۔

دھڑکن میں تمہاری خوبصورتی سے متاثر نہیں ہوں مجھے اپنی زندگی میں بس ایک ایسی لڑکی چاہیے جو میری پرواہ کرتی ہو۔ میں جیسا بھی ہوں مجھے قبول کرے مجھ سے جھوٹ نہ بولے ۔مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے دھڑکن اور میں تم سے بس یہی ایک اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم زندگی کے کسی موڑ پر مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گی ۔

اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ہر ممکن طریقے سے تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کروں گا ۔

کردم نے اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے کہا تھا

لیکن اس سب باتوں میں آپ نے پھر بھی میری تعریف نہیں تھی دھڑکن نے صدمے سے کہا ۔

تعریف میں لفظوں سے نہیں عمل سے کرتا ہوں اگر تمہیں میری تعریف میں کوئی کمی محسوس ہو تو تم صبح بتا دینا وہ صبح پوری کرلیں گے وہ پھر سے اس کے چہرے پر جھکا تھا ۔

حوریہ کے ساتھ مشکل سے اس کے 20 منٹ گزرے تھے جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا

اس طرح سے مقدم شاہ کے کمرے کے دروازہ کھٹکھٹانے کی ہمت کسی میں نہ تھی ۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو باہر جنید کھڑا تھا ۔

شاہ سائیں چوہدری نے ساری کی ساری دیواریں توڑ دی ہیں اور پورے گاؤں والوں کے کھیتوں میں آگ لگا دی ہے ۔

سب کچھ جل کر برباد ہوگیا چودھری نے سب کچھ برباد کردیا۔

اس نے پریشانی سے بتایا ۔

او مائی گارڈ جلدی گاڑی نکالو جنید ہمیں ابھی زمین پر جانا ہوگا مقدم نے جلدی سے اپنے پیروں میں جوتے ڈالے اور اس کے ساتھ باہر آنے لگا

پہلے میں کردم شاہ سائیں کو باخبر کر دوں سائیں ۔جنید نے کہا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں سنبھال لوں گا مقدم نے اسے ٹوکا تھا

نہیں سائیں مجھے کردم شاہ کا حکم ہے کہ آپ کو زمین پر اکیلے نہ جانے دیا جائے ۔

Classic Urdu Material

چاہے جو بھی حالات ہوں جیسے بھی ہوں میں آپ کو وہاں اکیلے نہیں جانے دوں گا مجھے کردم شاہ کو باخبر کرنا ہوگا ۔

میری بات ماننے سے انکار کر رہے ہو مقدم کو غصہ آیا تھا ۔

سائیں مجھے کردم شاہ کی خدمت کے لیے رکھا گیا ہے اور ان کی اجازت کے بغیر میں کچھ نہیں کروں گا اور بنا اس کی طرف دیکھے کردم کے کمرے کی طرف چلا گیا ۔

جبکہ اس کے اس حرکت پر مقدم کو اس سے زیادہ کردم پر غصہ آیا تھا

کردم سائیں کا چمچا وہ غصے سے بربڑایا

❤️

دروازہ کھٹکنے کی آواز پر کردم نے غصے سے دروازے کی طرف دیکھا جبکہ اس کے غصے پر دھڑکن کی ہنسی نکل گئی ۔

کردم سائیں میں بہت مشکل سے اس کمرے تک پہنچی ہوں اب خبردار جو آپ نے مجھے یہاں سے نکالا میں نے بہت کچھ کیا ہے اس کمرے میں آنے کے لیے میں تو سیٹنگ چینج کرنے کے بارے میں بھی سوچ چکی ہوں ۔

اب خبردار جو کسی نے مجھے یہاں سے جانے کے لیے کہا میں نہیں جانے والی ایک تو اتنی دعائیں مانگنے کے یہ بڑا کمرا ملا ہے مجھے اور جب یہاں آتی ہوں کوئی نہ کوئی مصیبت آٹپکتی ہے میں پہلے بتا رہی ہوں اس بار رخصتی واپس لی گئی تو آپ جائیں گے میرے کمرے میں تو یہیں رہوں گی ۔

دھڑکن نے اسے اپنا ارادہ بتاتے ہوئے کہا ۔

تو کردم اس کے انداز میں مسکرایا۔

دھڑکن سائیں اب تو میں تمہیں خود سے ویسے بھی دور نہیں جانے دوں گا کردم نے کہتے ہوئے دروازہ کھلا۔

جنید نے اسے باخبر کیا ۔

اسے افسوس اپنے نقصان پر نہیں بلکہ گاؤں والوں کے نقصان پر ہو رہا تھا

اگر سارے کھیت جل گئے تو گاؤں والے کیا کریں گے ۔

کردم سوچتے ہوئے مقدم کے ساتھ اس زمین پر جانے کے لیے نکلا

کلاسک اردو میٹیریل
Classic Urdu Material

بھیگی پلکوں پر نام ہے

ازقلم ازیج شاہ

پارٹ ٹو

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو دھڑکن سامنے اس کے بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور اس کے بالکل قریب آ بیٹھا ۔

دھڑکن میں کوئی بہت لمبی لمبی باتیں نہیں کروں گا میں بس ایک بات جاننا چاہتا ہوں کیا تم بھی میرے لیے ویسے ہی جذبات رکھتی ہو جیسے کہ میں رکھتا ہوں ۔

یہ تو وہ جانتا تھا کہ وہ یہ شادی صرف اور صرف دادا سائیں اور احمد شاہ کے کہنے پر کر رہی ہے لیکن صرف اپنے بزرگوں کے کہنے پر اپنی زندگی اس طرح سے تو کسی کے حوالے نہیں کر سکتی تھی ۔

کیا اب بھی وہ کردم کو ویسا ہی سمجھتی ہے جیسا وہ اس کے آنے کے وقت تھا ۔

مطلب مجھے آپکی بات سمجھ نہیں آئی دھڑکن نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

اس میں نہ سمجھنے والی کونسی بات ہے دھڑکن میں تم سے جانا چاہتا ہوں کہ کیا تم اس شادی سے خوش ہو ۔کردم کو اس کے اس حد تک انجان بننے پر غصہ آنے لگا تھا ۔

آپ کو نہیں لگتا کہ یہ سوال آپ نے ضرورت سے زیادہ جلدی پوچھ لیا ہے اگر میرا جواب نہ ہو تو کیا کریں گے آپ ۔

خیر چھوڑیں ان باتوں کو اب تو آپ کے ساتھ ہی گزارا کرنا ہے ۔کونسا ٹام کروز مل جانا ہے مجھے دھڑکن نے منہ بنا کر کہا ۔

شکل ہے تمہاری ٹام کروز والی اس کے انداز نے کردم کو کافی ہلکا پھلکا کردیا تھا اس نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے

مگر جسے وہ پسند کرتی تھی اس کے ساتھ اس کی شادی ناممکن تھی ۔

شکل تو میری کردم شاہ والی بھی نہیں تھی لیکن پھر بھی آپ گلے پر گئے ہونا ---دھڑکن نے اسی کے انداز میں حساب برابر کیا ۔

یہ صرف تم ہی ہو دھڑکن شاہ جو اتنا بولنے کی ہمت کرتی ہو اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک اس کی سات نسلیں معافی مانگ رہی ہوتی ۔

اب یہ نسل کیا ہوتا ہے---دھڑکن نے کنفیوز ہو کر پوچھا یہ لفظ اس نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا ۔

جبکہ اس کے پوچھنے پر کردم بے اختیار مسکرا یا ۔اب تو اسے ساری زندگی دھڑکن کو اپنی باتیں کا مطلب سمجھانا تھا

نسل مطلب دادا سائیں ان کے بیٹے میرے بابا عالم شاہ انکا بیٹا میں اس کے بعد میرا بیٹا پھر اس کا بیٹا مطلب نسل در نسل ۔کردم نے سمجھایا تھا ۔

لیکن آپ کا تو کوئی بیٹا ہی نہیں ہے دھڑکن نے جلدی سے کہا ۔

ہوجائے گا دھڑکن سائیں تمہیں تو مجھ سے بھی زیادہ جلدی ہے کردم نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا تھا ۔

تمہارے نصیب میں ٹام کروز تو نہیں ہے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں اتنا پیار دونگا جتنا تم نے ٹام کروز سے بھی نہیں کیا وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا ۔

جب دھڑکن نے اپنا منہ پھیر لیا کردم سائیں میں اتنی پیاری لگ رہی ہوں آپ نے میری تعریف نہیں کی آج تو سارا دن ہی دھڑکن سب کی واہ واہی لوٹتی رہی اور جس کے لئے یہ سارا بناؤ سنگھار کیا ہے وہ اس کی تعریف نہ کرے تو دھڑکن کو کھانا ہضم کیسے ہو ---جب اتنے انتظار کے بعد بھی کردم نے تعریف نہ کی تو اسے مجبورا خود ہی اسے کہنا پڑا ۔

صبح تعریف کر دوں تو چلے گا کردم اسی طرح اس پر جھکے ہوئے بولا تھا جب اس نے نفی میں سر ہلایا ۔

دھڑکن میں تمہاری خوبصورتی سے متاثر نہیں ہوں مجھے اپنی زندگی میں بس ایک ایسی لڑکی چاہیے جو میری پرواہ کرتی ہو۔ میں جیسا بھی ہوں مجھے قبول کرے مجھ سے جھوٹ نہ بولے ۔مجھے

جھوٹ سے سخت نفرت ہے دھڑکن اور میں تم سے بس یہی ایک اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم زندگی کے کسی موڑ پر مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گی ۔

اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ہر ممکن طریقے سے تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کروں گا ۔

کردم نے اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے کہا تھا

لیکن اس سب باتوں میں آپ نے پھر بھی میری تعریف نہیں تھی دھڑکن نے صدمے سے کہا

۔

تعریف میں لفظوں سے نہیں عمل سے کرتا ہوں اگر تمہیں میری تعریف میں کوئی کمی محسوس ہو تو تم صبح بتا دینا وہ صبح پوری کرلیں گے وہ پھر سے اس کے چہرے پر جھکا تھا ۔

♡

حوریہ کے ساتھ مشکل سے اس کے 20 منٹ گزرے تھے جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا

اس طرح سے مقدم شاہ کے کمرے کے دروازہ کھٹکھٹانے کی ہمت کسی میں نہ تھی ۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو باہر جنید کھڑا تھا ۔

شاہ سائیں چوہدری نے ساری کی ساری دیواریں توڑ دی ہیں اور پورے گاؤں والوں کے کھیتوں میں آگ لگا دی ہے ۔

سب کچھ جل کر برباد ہوگیا چودھری نے سب کچھ برباد کردیا۔

اس نے پریشانی سے بتایا ۔

او مائی گارڈ جلدی گاڑی نکالو جنید ہمیں ابھی زمین پر جانا ہوگا مقدم نے جلدی سے اپنے پیروں میں جوتے ڈالے اور اس کے ساتھ باہر آنے لگا

پہلے میں کردم شاہ سائیں کو باخبر کر دوں سائیں ۔ جنید نے کہا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں سنبھال لوں گا مقدم نے اسے ٹوکا تھا

نہیں سائیں مجھے کردم شاہ کا حکم ہے کہ آپ کو زمین پر اکیلے نہ جانے دیا جائے ۔

چاہے جو بھی حالات ہوں جیسے بھی ہوں میں آپ کو وہاں اکیلے نہیں جانے دوں گا مجھے کردم شاہ کو باخبر کرنا ہوگا ۔

میری بات ماننے سے انکار کر رہے ہو مقدم کو غصہ آیا تھا ۔

سائیں مجھے کردم شاہ کی خدمت کے لیے رکھا گیا ہے اور ان کی اجازت کے بغیر میں کچھ نہیں کروں گا اور بنا اس کی طرف دیکھے کردم کے کمرے کی طرف چلا گیا ۔

جبکہ اس کے اس حرکت پر مقدم کو اس سے زیادہ کردم پر غصہ آیا تھا

کردم سائیں کا چمچا وہ غصے سے بربڑایا

♡♡

دروازہ کھٹکنے کی آواز پر کردم نے غصے سے دروازے کی طرف دیکھا جبکہ اس کے غصے پر دھڑکن کی ہنسی نکل گئی ۔

کردم سائیں میں بہت مشکل سے اس کمرے تک پہنچی ہوں اب خبردار جو آپ نے مجھے یہاں سے نکالا میں نے بہت کچھ کیا ہے اس کمرے میں آنے کے لیے میں تو سیٹنگ چینج کرنے کے بارے میں بھی سوچ چکی ہوں ۔

اب خبردار جو کسی نے مجھے یہاں سے جانے کے لیے کہا میں نہیں جانے والی ایک تو اتنی دعائیں مانگنے کے یہ بڑا کمرا ملا ہے مجھے اور جب یہاں آتی ہوں کوئی نہ کوئی مصیبت آٹپکتی ہے میں پہلے بتا رہی ہوں اس بار رخصتی واپس لی گئی تو آپ جائیں گے میرے کمرے میں تو یہیں رہوں گی ۔

دھڑکن نے اسے اپنا ارادہ بتاتے ہوئے کہا ۔

توکردم اس کے انداز میں مسکرایا۔

دھڑکن سائیں اب تو میں تمہیں خود سے ویسے بھی دور نہیں جانے دوں گا کردم نے کہتے ہوئے دروازہ کھلا۔

جنید نے اسے باخبر کیا ۔

اسے افسوس اپنے نقصان پر نہیں بلکہ گاؤں والوں کے نقصان پر ہو رہا تھا اگر سارے کھیت جل گئے تو گاؤں والے کیا کریں گے ۔

کردم سوچتے ہوئے مقدم کے ساتھ اس زمین پر جانے کے لیے نکلا

♡

کھیت سب کے سب جل چکے تھے کردم اورمقدم دونوں ہی بہت پریشان تھے گھر سے دادا سائیں کو تو وہ بے فکر کر کے نکلے تھے۔کہ وہ سب کچھ سنبھال لیں گے لیکن یہاں کا حال دیکھ کر وہ ٹھیک ٹھاک پریشان ہو چکے تھے ۔

یہ سارے کھیت گاؤں والوں کی سال بھر کی محنت تھی اس سال انہیں یہی اناج سارا سال کھانا تھا ہر کھیت میں کسان کی محنت نظر آتی تھی ۔لیکن اس وقت سارے کے سارے کھیت صرف راگ کا ڈھیر بنے ہوئے تھے ۔

کچھ لوگ تو باقاعدہ رو کر اپنی بے بسی کا اظہار کر رہے تھے کچھ تو چودھری کو جان سے مار دینا چاہتے تھے کچھ لوگ کردم اور مقدم کی طرح ہی پریشان حالات کا سامنا کر رہے تھے ۔اور کچھ لوگ وہی اپنے آنے والے وقت کا سوچ رہے تھے ۔

اس بار اناج کی رقم سے جو پیسے ملنے والے تھے میں اس سے اپنی بیٹی کی شادی کرنے والا تھا سب کچھ طے پا چکا تھا کردم سائیں میں تو اسی امید پہ بیٹھا تھا کہ جو اناج بنے گا اسے بیچ کر اپنی بیٹی کو عزت سے رخصت کروں گا اور یہاں کیا ہوگیا ایک آدمی نے روتے ہوئے کہا ۔

کردم سائیں میں نے اپنے بیٹے کو باہر ملک بھیجا ہوا ہے اس کی فیس کے لیے مجھے پیسوں کی ضرورت ہے میں یہ تیارشدہ اناج بیچ کر اسے پیسے بھیجنے والا تھا دوسرے آدمی نے اپنی پریشانی کردم کو بتائی۔

کردم سائیں میں تو کہتا ہوں ابھی چلیں چوہدری کی حویلی اسے جان سے مار ڈالیں گے اس کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے بچوں کے منہ سے نوالہ چھیننے کی ۔ایک جذباتی نوجوان نے آگے آتے ہوئے کہا

۔

چودھری اپنا آپ دکھا کر گاؤں چھوڑ کر کسی دوسرے ملک بھاگ گیا ہے ہمارے آدمیوں نے آخری بار اسے ایئرپورٹ پر دیکھا ہے ۔ویسے بھی اس کے پاس اپنی جان بچانے کا آخری طریقہ تھا اگر یہی رکتا تو ہم اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے جنید نے غصے سے کہا ۔

کردم سائیں اب کیا ہوگا ہمارا سہارا تو آپ ہی ہیں بچیوں کے سکول والی زمین پر موجود ہر چیز نقصان کردی گئی ہے وہاں پر موجود ہر چیز چوہدری کے آدمی برباد کر چکے ہیں کردم سائیں اب کیا ہوگا ۔ہمارے ساتھ ہی یہ سب کچھ کیوں ہوا ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے ۔

گاؤں کے ہر فرد کی زبان پر صرف کردم کا نام تھا مقدم تو ایسے معاملوں میں کبھی پڑھتا ہی نہ تھا لیکن آج گاؤں والوں کی امید بھری نظروں نے اسے یہ بات سمجھا دی تھی کہ کردم ان سب کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے وہ ان سب کے لئے امید کا آخری دیا ہے ۔

♡

کردم سائیں اب کیا ہوگا گاوں والے تو سبھی آپ سے امید لگا کر بیٹھے ہیں جیسے یہ سب کچھ آپ ٹھیک کر دیں گے ۔
اور اب آپ اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے آپ کو کچھ تو کرنا ہی ہوگا آخر آپ اس گاؤں کے اگلے سرپنچ ہیں مقدم نے پریشانی سے کہا جبکہ اس کی بات سن کر اتنی پریشانی میں بھی اسے ہنسی آ گئی

-

دادا سائیں گاؤں کا اگلا سرپنچ چھننے کے لیے ان کا آپس میں مقابلہ کروا رہے تھے اور یہاں مقدم صاف لفظوں میں کہہ رہا تھا کردم ہی اگلا سرپنچ بنے گا اسے اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی اور نہ ہی اس معاملے میں وہ اس سے مقابلے پر اترتا تھا ۔

اور گاؤں والوں نے کردم سے ساری امیدیں جوڑی تھی مقدم کو یقین تھا گاؤں والوں کے لیے اگلا سرپنچ کردم ہی بہتر رہے گا ۔

گھبراؤ نہیں مقدم شاہ اگر اللہ ایک راستہ بند کرتا ہے تو دوسرا کھول دیتا ہے ۔ یقین کرو اللہ نے یہ راستہ بند کرنے سے پہلے دوسرا کھولا ہوگا کردم نے بے فکری سے کہا ۔

مطلب کہ آپ کو اس بات سے کوئی ٹینشن نہیں ہے ان پریشان حالات میں بھی مقدم اس کا بے فکر انداز دیکھ کر وہ کافی متاثر ہوا تھا ۔

کردم اس وقت صرف اپنی آنے والی اگلی صبح کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اس کا دیہان مقدم کے سینے پر سرخ نشان پر پڑا ۔

جو کبھی مقدم کے سینوں کے بیچوں بیچ آتا اور کبھی
مقدم کے ہلنے پر ادھر ادھر ہو جاتا ۔

سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا تھا کردم کو اس نشان کی وجہ جاننے میں جب کردم نے ایک زور دار دھماکا مقدم کو دیا اور لڑکھڑاتے ہوئے اس کی جگہ پر آگیا ۔

اور بندوق کی گولی اس کے سینے کے آر پار ہو چکی تھی ۔

♡

کردم شاہ پر کسی نے گولی چلائی یہ بات گاؤں میں آگ کی طرح پھیلی تھی کردم شاہ گاؤں والوں کا آخری سہارا تھا وہ ابھی تک سرپنچ تو نہیں بنا تھا لیکن گاؤں والے اسے ہی اپنا اگلا سرپنچ بنانا چاہتے تھے ۔

حویلی پہنچنے سے پہلے ہی یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل چکی تھی ۔چوہدری نے اپنی دھمکی پر عمل کر دکھایا اور کردم پر گولی چلا دی ۔

گولی کردم کی سینے کے بیچوں بیچ لگی تھی مقدم نے پہلی بار ہوش سے کام لیتے ہوئے اسے پندرہ منٹ سے بھی کم وقت میں ہسپتال پہنچایا تھا ۔

جبکہ گاوں سے شہر پہنچنے کے سفر میں کردم نے غنودگی کی حالت میں مقدم سے بس اتنا ہی کہا تھا کہ اگر مجھے کچھ ہوگیا تو تم گاؤں والوں کا سہارا بننا ۔گاؤں والوں کو ہم سے بہت امید ہیں۔ نجانے کتنے ہی سالوں سے یہ گاؤں بسائے ہوئے ہیں ۔

جبکہ مقدم کو صرف اور صرف اس کی جان کی فکر تھی کوئی کچھ بھی کہیں لیکن مقدم سمجھ چکا تھا کہ گولی کردم پر نہیں بلکہ مقدم پر چلائی گئی تھی وہ جو کوئی بھی تھا کردم کا نہیں بلکہ مقدم کا دشمن تھا ۔

کردم نے اس کے لیے اپنی جان پر کھیل دیا۔ وہ اس کا بھائی تھا اس کا سہارا تھا اس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن وہ اس کے لیے اپنی جان دے سکتا تھا یہ تو مقدم نے کبھی نہیں سوچا تھا نہ ہی کبھی چاہا تھا۔

مقدم نے آندھی کی سپیڈ سے گاڑی چلاتے ہوئے اسے ہسپتال پہنچایا ۔ہسپتال کے تقریبا سبھی لوگ شاہ سائیں کو جانتے تھے جس کی وجہ سے قانون اور پولیس وغیرہ کو شامل کئے بغیر ہی کردم کو آپریشن تھیٹر میں شیفٹ کر دیا گیا تھا ۔

♡

دادا سائیں کو جیسے ہی خبر ملی تھی وہ احمد شاہ کے ساتھ فوراً شہر کے لیے روانہ ہو چکے تھے ۔

جبکہ نازیہ پریشانی سے ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی کردم کی حالت کا سوچ کر تائشہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ۔

جبکہ حوریہ جائے نماز پر بیٹھی اپنے بھائی کی زندگی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھی۔دھڑکن مسلسل مقدم کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔لیکن نہ جانے کیوں اس کا فون نہیں لگ رہا تھا

جب پھوپو سائیں وہاں آئیں ۔
دیکھ لی اپنی کالی قسمت پہلے تمہارا نکاح کیا اپنے بھتیجے کے ساتھ تو وہ بیچارا پورے گاؤں میں بد نام ہو کر رہ گیا ۔اور اب تجھے بیاہ کر اس کے کمرے میں لے کر آئے تو منحوس تو اس کی جان پر بن گئی
ان کی باتوں نے دھڑکن کی روح تک ہلا دی تھی وہ اس سے اس طرح سے بات کیسے کر سکتی تھی۔اگر کردم ان کا بھتیجا تھا تو دھڑکن کا شوہر تھا ۔ان کی باتیں سن کر دھڑکن کو رونا آنے لگا

وقت تو ایسا تھا کہ سب کو ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہیے اور پھوپھو سائیں تھیں اس کی قسمت کو کالا اور اسے منحوس کہہ رہی تھی

یہ تیری شکل کتنی معصوم ہے نا اتنا ہی کالا نصیب ہے تیرا آج تو میرے بھتیجے کے ساتھ جوڑ گئی تو تیرا یہ نصیب میرے بھتیجے کو کبھی سکون کا سانس نہیں لینے دے گا ۔

کان کھول کر سن لے دھڑکن اگر میرے بھتیجے کو کچھ بھی ہوا تو میں تیری جان لے لوں گی یہ جو کچھ بھی ہوا ہے تیری وجہ سے ہوا ہے تیرے کالی قسمت کی وجہ سے ہوا ہے

پہلے یہاں آکر میری بچی کا نصیب کھا گئی اور اب کردم تیری منحوسیت میرے کردم کی زندگی پر آ بنی ہے ۔

پھوپو سائیں یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں سویرا نے کمرے سے نکلتے ہوئے ان کی بات سنی تو غصے سے بولی ۔

کون سے زمانے کی عورت ہیں آپ کون سے زمانے کی باتیں کر رہی ہیں آپ آج کے زمانے میں یہ منحوست کالی قسمت کچھ نہیں ہوتا ہر انسان صرف اپنا نصیب جیتا ہے اسے کسی دوسرے کے نصیب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔

اور دھڑکن سے کس طرح سے بات کر رہی تھی آپ دھڑکن بیوی ہے کردم لالا کی اور میری بہن منحوس نہیں ہے اور کچھ نہیں ہوگا کردم لالہ کو دھڑکن کی وجہ سے ہاں لیکن آپ کی ان باتوں سے البتہ تکلیف ضرور ہوگی انہیں

سویرا نے روتی ہوئی دھڑکن کو اپنے ساتھ لگایا اور اسے اپنے کمرے میں لے گئی

دھڑکن جب سے کمرے میں آئی تھی بس روئے جارہی تھی کیا کردم پر یہ مصیبت اس کی وجہ سے آئی تھی کیا وہ سچ میں منحوس تھی اپنے آپ کو منحوس تصور کرتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

سویرہ اسے سمجھا سمجھا کر ہلکان ہو گئی تھی لیکن نہ تو اس نے رونا بند کیا اور نہ ہی اس کی بات سمجھنے کی کوشش کی

نہیں دیدا پھوپو سائیں بالکل ٹھیک کہتی ہیں میں ہی منحوس ہوں میں جب سے ان کی زندگی میں آئی ہوں ضرور کچھ نہ کچھ بُرا ہو رہا ہے میری ذات سے انہیں کوئی خوشی نصیب نہیں ہوئی ایک تو زبردستی ان کی زندگی میں شامل کر دی گئی آپ کو پتہ ہے اگر دادا سائیں اور بابا سائیں کی مرضی نہ ہوتی تو وہ کبھی وہ جیسی لڑکی سے شادی نہ کرتے ۔

مجھے زبردستی ان کی زندگی میں شامل کر دیا گیا کیا پتا وہ تاشہ دیدہ کے لئے جذبات رکھتے ہیں ۔وہ ان کی بچپن کی منگیتر تھی ان کی شادی ہونے والی تھی ان کے ساتھ کیا کردم سائیں نے کبھی ان کے بارے میں سوچا بھی نہ ہوگا ۔

اس نے سویرہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

دھڑکن تمہیں کیا لگتا ہے اس گھر میں کوئی بھی کردم لالہ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی کر سکتا ہے کیا انہیں کسی کام کے لئے مجبور کر سکتا ہے ۔اس حویلی میں تو کیا اس پورے گاؤں میں کردم سائیں کی حکومت چلتی ہے اور تمہیں لگتا ہے کہ انہیں اس رشتے کے لئے مجبور کیا گیا ہے آئی ایم سوری دھڑکن لیکن مجھے نہیں لگتا کہ کردم لالا کو کوئی بھی مجبور کر سکتا ہے

ہاں لیکن وہ جسے چاہے اسے مجبور بھی کرسکتے ہیں اور اپنی بات بھی منوا سکتے ہیں ۔اور ان پر یہ مصیبت تمہاری وجہ سے نہیں آئی ان کے بہت دشمن ہے کسی دشمن نے ہی دشمنی نکالتے ہوئے یہ کیا ہوگا ۔

تم ان سب باتوں کو دل سے نکال کر فی الحال صرف اور صرف ان کی زندگی کی دعائیں مانگو ڈاکٹر نے ان کی حالت بہت نازک بتائی ہے ۔ جانتی ہو دھڑکن اللہ محبت کرنے والوں کی دعائیں قبول کرتا ہے تم بھی ان کے لئے دعائیں مانگ کر اپنی محبت کو ثابت کرو اور یقین کرو اگر تمہاری دعا قبول ہوگی نہ تو تم سے زیادہ کردم لالا سے کوئی محبت نہیں کرتا ہوگا جس طرح سے انہوں نے تمہیں کیٹی دے کر یہ ثابت کیا کہ وہ تم سے محبت کرتے ہیں ۔

سویرا نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

دھڑکن کیا کردم لالہ کی باتوں سے تمہیں اس بات کا کبھی احساس نہیں ہوا کہ وہ تمہیں چاہتے ہیں وہ جس طرح سے تمہارے لیے تمہاری پسند کا گفٹ ڈھونڈ رہے تھے وہ کچھ ایسا چاہتے تھے جو تمہیں پسند آئے یقین کرو اس دن میں نے انکی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت دیکھی تھی

شاید وہ اظہار کرنے کے لئے لفظوں کا سہارا نہ لیں لیکن یقین کرو تم دونوں کے بیچ میں محبت کا رشتہ ہے

♡

ڈاکٹر کیسا ہے میرا پوتا۔ڈاکٹر جیسے ہی آپریشن تھیٹر سے باہر آیا داداد سائیں نے کھڑے ہوتے ہوئے اس راستہ روک لیا۔

دیکھیں جناب ہم کوشش کر رہے ہیں آگے اللہ کی مرضی دعائیں مانگے زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے گولی سینے کے بیچوں بیچ لگی ہے۔

ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ان کی جان بچا لیں آگے اللہ کی مرضی۔

ڈاکٹر نے کوئی امید نہ دلائی اور آگے بڑھ گیا جبکہ اس کی بات سن کر دادا سائیں ایک بار پھر سے بے بسی سے اسی چیئر پہ آبیٹھے

جب جنید بھاگ کر ان کے لئے پانی لے آیا۔

مقدم نے جنید کے ہاتھ سے پانی لیتے ہوئے ان کے لبوں سے لگایا

دادا سائیں آپ پانی پیے اللہ بہتر کرے گا آپ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے آپ گھر جائیں میں یہیں رہوں گا سب کو سنبھالوں گا

نہیں مقدم سائیں۔

جب تک کردم سائیں ٹھیک نہیں ہوجاتے میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔مجھے آرام کی نہیں اپنے دونوں پوتوں کی ضرورت ہے ۔

دادا سائیں انکار کرتے ہوئے کہا ۔

داداسائیں سمجھنے کی کوشش کریں آپ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے میں یہیں ہوں کردم کو کچھ نہیں ہوگا مقدم نے سمجھانا چاہا

ضد نہ کریں مقدم سائیں گھر جاکر بھی ان کا دھیان یہی رہے گا احمد شاہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

جبکہ احمدشاہ کی بات سن کر مقدم بھی آگے سے کچھ نہ بولا مقدم سمجھ ہی سکتا تھا کہ ان کے دونوں پوتوں میں ان کی جان بسی ہے ۔

کردم کو اس حالت میں چھوڑ کر وہ کہیں نہیں جا سکتے تھے ۔

اسی لئے مقدم نے بھی مزید ضد نہ کی

♡

یا اللہ جی پلیز میرے کردم سائیں کو بچالیں انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے اگر انہیں کچھ ہوگیا تو میرا کیا ہوگا ۔

اللہ جی میں نے ان کے خلاف آپ سے جو بھی باتیں کیں وہ سب غلط تھی ۔

وہ بالکل بھی بُرے نہیں ہیں بہت اچھے ہیں بس تھوڑا غصہ کرتے ہیں میں مانتی ہوں میں نے آپ سے ان کی شکایت لگائی تھی لیکن میں نے ان کے لئے اتنا برا تو کبھی نہیں چاہا تھا ۔

وہ مجھے ڈانتے تھے غصہ کرتے تھے لیکن اب نہیں کرتے اللہ جی پہلے کیا کرتے تھے ۔
اللہ جی اگر یہ سب کچھ میری شکایتوں کی وجہ سے ہوا ہے تو پلیز ان کو بچا لیا ان کی کوئی غلطی نہیں ہے ۔
بابا سائیں تو کہتے ہیں کہ وہ میرے سائباں ہیں اگر انہیں کچھ ہوگیا تو میرا اس دنیا میں کوئی سہارا نہیں ہوگا ۔
اللہ جی پھر میں کس کے سہارے جیوں گی ۔وہ جائے نمازپر بیٹھی مسلسل روتے ہوئے دعائیں مانگ رہی تھی ۔
اللہ جی ائی پرومیس میں تب تک ان کے سامنے نہیں آؤں گی جب تک وہ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتے پلیز آپ انہیں ٹھیک کردیں۔
میں ان کی کوئی شکایت نہیں کروں گی اورنہ کیوں نہیں کبھی تنگ کروں گی پلیز انہیں کچھ مت کیجئے گا ۔
آنسو اب سسکیوں کی آواز اختیار کر چکے تھے ۔
وہ اب بھی مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی ۔
اب نجانے اس کی یہ دعائیں قبول ہونی تھی یا نہیں لیکن وہ اپنا فرض ادا کر رہی تھی۔ اپنے محرم کو اپنے خدا سے مانگ رہی تھی۔

♡

ڈاکٹر نرم سی مسکراہٹ ہونٹوں پے جمائے آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا

مبارک ہو آپریشن کامیاب ہوگیا ہے ۔یہ کیس ہمارے لئے بہت مشکل ثابت ہوا ہے اگر گولی صرف ایک انچ کے فاصلے سے لگتی تو یقینا ان کا دل چھڑ کر دیتی ۔

وہ تو اللہ کا کرم ہے کہ ہم آپریشن میں کامیاب رہے ۔

انہیں چوبیس گھنٹے میں ہوش آجائے گا ۔

اس کے بعد 7 دن وہ یہی ہیں اسپتال میں رہیں گے ۔اور اس کے بعد ہی ہمیں انہیں کہیں شیفٹ کرنے کے بارے میں سوچیں گے اگر کنڈیشن اچھی ہوئی تو آپ 7دن کے بعد انہیں واپس کر لے آ جائے گا ۔ورنہ انہیں مزید یہیں پر روکنا ہوگا ۔

ڈاکٹر خوشخبری سناتے ہوئے آگے بڑھ چکا تھا ۔

دادا سائیں ساری رات اسی ایک چیئر پر بیٹھے رہے ۔لیکن اس خوشخبری نے ان کی ساری تھکاوٹ دور کر دی تھی ان کا پوتا ٹھیک تھا یہ خبر ان کے لیے جنت کی ہوا جیسی تھی ۔

دادا سائیں اب تو آرام کرلیں مقدم نے جیسے منت کی تھی ۔

سنا آپ نے ڈاکٹر نے کیا کہا کردم سائیں اب ٹھیک ہیں انہیں چوبیس گھنٹے میں ہوش آجائے گا ۔

اب آپ آرام کریں آپ کو بھی آرام کی ضرورت ہے اور جنید تمہیں بھی اس نے جنید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ساری رات کردم کے دروازے کے باہر کھڑا تھا ۔

وہ کہنے کو تو کردم کا صرف ایک ملازم تھا لیکن اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس نے ساری رات بیٹھنے کی زحمت بھی نہ ہے ۔

وہ ساری رات آپریشن تھیٹر کے دروازے پر بنے ایک سوراخ سے کردم کو دیکھتا رہا ۔

وہ 26 سالہ نوجوان ہر تھوڑی دیر میں کردم کی حالت دیکھ کر رونے لگتا ۔

وہ ہمیشہ سے کردم کے ساتھ تھا ہر اچھے برے وقت میں اس کا ساتھ نبھاتا تھا آج سے پہلے وہ مقدم کو کبھی اتنا کمزور نہ لگا اس واقعے کے بعد مقدم خود بھی ہمت ہار رہا تھا لیکن اسے پتہ تھا اگر وہ یہاں کمزور پڑ گیا تو آگے بہت مشکل ہوگی ۔

یہاں مقدم کو ثابت قدم رہنا تھا اسے بہت سارے لوگوں کا سہارا بننا تھا ۔

اور یہ بھی پتہ کرنا تھا کہ آخر کردم پر گولی چلانے والا ہے کون کیونکہ یہ تو وہ جان چکا تھا کہ جو کوئی بھی تھا وہ کردم کا نہیں بلکہ اس کا اپنا دشمن تھا لیکن چودھری کی نا تو اتنی ہمت تھی اور نہ ہی اتنی اوقات کے وہ مقدم پر حملہ کرواتا یہ کسی اور کا کام تھا لیکن کس کا اب یہ مقدم کو جاننے نہ تھا

♡

دادا سائیں جب سے گھر واپس آئے تھے کردم کے نام کے جانور صدقے دیئے جا رہے تھے ۔

کردم بہت برے حادثے سے بچ گیا تھا یہ بات دادا سائیں کے لئے ایک نئی زندگی جیسی تھی ۔

کردم کی حالت دیکھ کر وہ بہت پریشان ہو چکے تھے اب تو جب تک کردم گھر واپس نہیں آجاتا تب تک انہوں نے یہ صدقوں کا سلسلہ جاری رکھنا تھا یہ بات مقدم جانتا تھا مقدم اب بھی ہسپتال میں تھا وہ واپس نہیں آیا تھا ۔

تقریبا سبھی لوگ اسپتال سے گھر واپس آ چکے تھے جنید کو بھی مقدم نے زبردستی بھیجا تھا وہ واپس آنے کا نام نہیں لے رہا مقدم جانتا تھا کہ جنید جیسے وفادار لوگوں کی ضرورت انہیں آگے بھی بہت پڑے گی ۔

دادا سائیں نے تو مقدم کو بھی آرام کرنے کے لیے کہا تھا لیکن اس وہ نہیں مانا اس نے کہا تھا کہ وہ جنید کے واپس آنے کے بعد ہی جائے گا اس وقت جنید کے علاوہ اور کسی پر یقین نہیں کر سکتا تھا اور کردم کو اس حالت میں اکیلے ہسپتال چھوڑ کر جانا اس کے لئے بہت مشکل تھا ۔

جبکہ اسے یقین تھا جنید اس وقت آرام کرنے کی بجائے کردم پر حملہ کرنے والے کے بارے میں پتہ کروا رہا ہوگا ۔

♡

چٹاخ۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بھانجے پر گولی چلانے کی میں نے مقدم شاہ کا قتل کرنے کے لئے کہا تھا کردم پر گولی چلانے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری ۔

ملک پاگلوں کی طرح ایسے پیٹ رہا تھا کردم کی حالت سوچتے ہوئے اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے وہ اس کی بہن کا بیٹا تھا وہ کیسے اس پر گولی چلا سکتا تھا

اسے اپنی بہن سے ویسی محبت نہیں جیسی وہ بچپن سے کرتا رہا تھا اس کی بہن نے اسے دھوکہ دیا تھا اسے پورے گاؤں کے سامنے شرمندہ کیا تھا۔

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ خون کے ساتھ خون دھویا نہیں جا سکتا۔

کردم کودیکھتے ہوئے اس کا خون بر جاتا تھا وہ اس کا بھانجا تھا اگر اس کا کوئی بیٹا ہوتا تو کردم سائیں جتنا ہوتاوہ اس سے بالکل اپنے بیٹوں جیسی محبت کرتا تھا۔

لیکن وہ اس بات سے بھی بے خبر نہ تھا کہ کردم اس سے کس حد تک نفرت کرتا ہے۔

سائیں مقدم شاہ کو یقین ہے کہ یہ گولی ان پر چلی ہے اب وہ اس بارے میں پتا ضرور کریں گے۔

اور اگر انہیں یہ پتہ چل گیا کہ یہ سب کچھ آپ نے کروایا ہے تو آپ کی بیٹی آپ سے نفرت کرنے لگی گی اور آپ کی بات مان کرآپ کے پاس نہیں آئے گی۔

اس کے وفادار آدمی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں وسیم ایسا نہیں ہوسکتا میں یہ نہیں ہونے دے سکتا مجھے میری بیٹی واپس چاہیے۔

اپنی بیٹی کو یہاں لانا چاہتا ہوں اسے مقدم شاہ سے آزادی دلوانا چاہتا ہوں۔

یہ بات مقدم کو کبھی پتا نہیں چلنے چاہیے کہ اس پر گولی چلانے والا میں تھا ورنہ اس سے میری بیٹی مجھ سے اور زیادہ دور ہوجائے گی اور یہ بات میں برداشت نہیں کر سکتا ۔

وہ بے چینی سے ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا

♡

اس وقت رات کا تقریبا ایک بج رہا تھا مقدم وہی کردم کے کمرے میں تھا اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا ۔

مقدم کا فون کردم کے دھکا مارتے ہوئے وہیں گر گیا تھا ۔

جسے اٹھانے کا اسے بالکل وقت نا ملا اسے یقین تھا حوریہ اور دھڑکن بہت پریشان ہوں گی اور اسے بہت بار فون کر چکی ہوں گی

ڈاکٹر نے کردم کی حالت اب تسلی بخش بتائی تھی ۔

مقدم نے آنکھیں بند کیں تو دو راتوں سے جاگا ہوا تھا اسے نیند نے آلیا ابھی اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔

مقدم کی آنکھ فورا ہی کھل گئی تھی جنید کو سامنے دیکھ کر وہ مسکرایا ۔اس نے سوچ بھی کیسے لیا تھا کہ اس کا کردم سائیں ہسپتال میں ہے اور وہ آرام سے سو رہا ہوگا

آو جنید بیٹھو ۔

اس نے جنید کو کہا تھا وہ جانتا تھا کردم کو ٹھیک دیکھ کر وہ بھی مقدم جتنا ہی خوش ہے ۔

نہیں سائیں آپ جائیں آرام کریں اب میں آگیا ہوں نا میں کردم سائیں کے ساتھ رہوں گا ۔

اور سائیں میں نے پتہ کر لیا ہے چوہدری یہاں سے بھاگ کر کہاں گیا ہے ۔

کردم سائیں کی طبیعت ذرا سنبھل جائے تو اس کا علاج کرتے ہیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے چیل کاؤوں کے حوالے کردیں گے وہ غصے سے بولا تھا ۔

نہیں جنید میں بالکل ٹھیک ہوں تم جاؤ آرام کرو ابھی شام میں ہی تو گئے تھے تم اور اب واپس آگئے ہو میں نے کہا نہ آج میں رکوں گا کل تم رک جانا۔ اس نے چوہدری والی بات کو مکمل نظرانداز کر دیا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ چوہدری نے صرف کھیت میں آگ لگائی ہے باقی سب کچھ کسی اور نے کیا ہے

نہیں سائیں آج رات میں رکوں گا اگر آج کی رات میں گھر پے آرام سے سو گیا نہ تو میری وفاداری مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی کہ میرے سائیں تکلیف میں تھے اور میں سو رہا تھا ۔

اس کے بات سن کر وہ بے ساختہ مسکرایا تھا اسے دیکھ کر مقدم کو کبھی نہیں لگا تھا کہ وہ پڑھالکھا نوجوان ہے وہ اسے ہمیشہ سے کردم کا چمچہ کہہ کر بلاتا تھا ۔

ٹھیک ہے تم یہی پر رکو میں گھر جاتا ہوں ویسے بھی دودن سے کپڑے پہنے ہوئے ہیں ۔

شاید زندگی میں اتنا گندہ کبھی رہا ہوں مقدم نے مسکراتے ہوئے اپنی بے بسی بیان کی اوراس کے ہاتھ سے چابی لے کر حویلی کے رستے چلا گیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اگر مقدم گھر نہ بھی آیا تو جنید نے آرام کرنے نہیں جانا ۔

جنید وہی کردم کے ساتھ کرسی رکھ کر بیٹھ گیا ۔

سائیں آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر دیکھنا میں چوہدری کا کیا حال کرتا ہوں ۔ ٹکڑے ٹکڑے کروں گا بلکہ ٹکڑے نہیں کروں گا آگ لگا کے مار دوں گا اسے ۔وہ اس کے قریب بیٹھا جذباتی انداز میں بول رہا تھا ۔

اگر کردم ہوش میں ہوتا تو اس کے انداز پر ضرور مسکرا دیتا

♡

اس نے خاموشی سے کمرے میں قدم رکھا حویلی سنسان تھی اور بالکل حویلی کی طرح اس کا کمرہ بھی سنسان تھا حوریہ بیڈ پر لیٹی شاید گہری نیند میں تھی۔

دو دن کے بعد اپنے دل کے قرار کو دیکھ کر وہ بے ساختہ اس کے قریب آ کر اس کا ماتھا چوم چکا تھا ۔

آئی مس یو سوچ وہ اس کے کان میں گنگناتے ہوئے اس کے کان کی لوح کو چومتا اٹھ کر نہانے چلا گیا ۔

واپس آیا تو وہ ابھی بھی بالکل ویسے ہی سو رہی تھی اس کے چہرے پر آج مسکراہٹ نہیں تھی جس دن اس کا دل اداس ہوتا تھا اس دن اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں ہوتی تھی ۔

شاید کردم کی حالت کی وجہ سے وہ بھی بہت پریشان تھی۔

وہ آرام سے اس کے قریب آ کر لیٹ گیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھا ۔

یہ لڑکی اس کا سکون تھی۔ اس کے بغیر جینے کے بارے میں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا

اسے اپنے قریب محسوس کرتے ہوئے اسے نیند آنے لگی۔مقدم نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیں اسے صبح دوبارہ ہسپتال جانا تھا حوریہ اور دھڑکن کو لے کر ۔

♡

مقدم سائیں آپ میرے ساتھ اس طرح نہیں کرسکتے ۔آپ کو پتہ ہے نا میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں آپ بھی تو مجھ سے محبت کرتے تھے آپ مجھے چھوڑ کے نہ جائے میں مر جاؤں گی وہ روتے تڑپتے اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی ۔

جب مقدم نے اسے خود سے دور کر دیا

اور بنا کچھ بولے پلٹ گیا ۔

نہیں مقدم سائیں میں آپ کو نہیں جانے دوں گی میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی وہ اس کے پیر پکڑ چکی تھی ۔

مقدم سائیں آپ جو کہیں گے کروں گی لیکن خدا کے لئے مجھے چھوڑ کر نہ جائیں محبت کے اس سفر میں اکیلی نہیں جی سکتی ۔

وہ بھاگتے ہوئے اس کے پیروں سے لپٹی تھی جب مقدم نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں کسی اور کا ہاتھ تھام لیا ۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کے سامنے اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ۔

♡

مقدم سائیں آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے ۔وہ بُری طرح سے روتے ہوئے نیند میں بربڑا رہی تھی کہ مقدم کی آنکھ کھلی ۔

حوریہ کی بے چینی اور گھبراہٹ وہ صاف لفظوں میں سن چکا تھا ۔

حوریہ کیا ہوا ہے تمہیں -- ؟ اس نے فورا سے حوریہ کو اٹھاتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا تھا ۔

آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے آپ تو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔وہ اب بھی بربڑا رہی تھی

ہاں میری جان میں تم سے بے تحاشا محبت کرتا ہوں میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتا وہ اسے اٹھاتے ہوئے بول رہا تھا

۔آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ پلیز نہ جائیں ۔

نہیں میری جان میں کہاں جاؤں گا تمہیں چھوڑ کے تمہارے بغیر سانس نہیں آتی اور تم کہہ رہی ہو کہ چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور مسکراتے ہوئے اس کا آنسوؤں سے بھرا ہوا چہرہ صاف کرنے لگا ۔

نہیں آپ چلے گئے ہیں چھوڑ کے آپ نے بھی مجھے چھوڑ دیا۔جو بھی مجھ سے پیار کرتا ہے وہ مجھے چھوڑ کر چلا جاتا ہے آپ بھی چلے گئے ہیں ۔

حوریہ میری جان میں کہاں گیا ہوں دیکھو مجھے کھولو آنکھیں میں یہاں ہوں تمہارے پاس وہ اسے اپنے سینے میں بھیجے اس کے مسلسل بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولا ۔

اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس کی بے چینی شوخ انداز میں لیتا لیکن اس کے آنسو اسے بے چین کر چکے تھے ۔

آپ نہیں گئے حوریہ آنکھیں کھولے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی

میں کہاں جاؤں گا میری جان کوئی اپنی جان کے بغیر جی سکتا ہے بھلا وہ اسے کیسی بچے کی طرح بہلا رہا تھا ۔

مگر آپ چلے گئے تھے نہ اس کا ہاتھ پکڑ کے وہ روتے ہوئے بولی ۔

کس کا ہاتھ پکڑ کے ----- مقدم اس کے خواب کے تہہ جانا چاہتا تھا ۔

اس چڑیل کا ہاتھ پکڑ کے ۔ حوریہ نے روتے ہوئے اس کا بایاں ہاتھ خود سے دور کیا تھا

یہ ہاتھ پکڑ کے گئی تھی وہ چڑیل وہ اس کے ساتھ چپکی ہوئی اس کا بایاں ہاتھ خود سے دور کر رہی تھی ۔

اس ہاتھ میں تھا نہ کسی اور کا ہاتھ ----؟ وہ اپنا بایاں ہاتھ سامنے کرتے ہوئے بیڈ سے اٹھا

حوریہ نے زور سے گردن ہاں میں ہلائی ۔

اس کے معصوم انداز پہ وہ بے ساختہ مسکرایا تھا لیکن مقدم کی اگلی حرکت نے حوریہ کے رونگٹے کھڑے کر دیے تھے ۔

جب دیکھتے ہی دیکھتے اپنے بائیں ہاتھ کا مکا بنا کر شیشے پہ دے مارا ۔ خون کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا ۔

تمہارے خواب میں بھی اس ہاتھ کی ہمت کیسے ہوئی کسی اور کا ہاتھ تھامنے کی مقدم شاہ کی سانس سانس پے صرف حوریہ کا حق ہے ۔

اس نے حوریہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا جب کہ حوریہ جو ہاتھ اپنے آپ سے دور کر رہی تھی بے چینی سے وہی ہاتھ پکڑے اور زیادہ رونے لگی ۔

وہ خواب تھا مقدم سائیں وہ جلدی سے فرسٹ ایڈباکس نکال کر اسے بتانے لگی ۔

وہ اس کے جنون کا کون کون سا روپ دیکھ کر حیران ہوتی اور کون کون سے روپ سے محبت کرتی وہ آج تک سمجھ نہیں پائی تھی ۔

آج کے بعد یہ ہاتھ تمہارے خواب میں بھی ایسی غلطی نہیں کرے گا ۔

مقدم نے کہتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا جبکہ وہ بے چینی سے اس کے ہاتھ پر پٹی باندھ رہی تھی ۔

بہت برے ہیں آپ ۔۔۔ حوریہ اس کے ہاتھ پر پٹی باندھ ہوئے بولی جب کے اس کے انداز پر مقدم مسکرادیا شکر ہے وہ خواب کے زیر سے باہر نکل چکی تھی۔

اورمقدم یہی چاہتا تھا کہ وہ صرف اس کے جنون میں جئے مقدم شاہ کبھی اس کے ساتھ بے وفائی کرے گا یہ بات وہ کبھی اس کے ذہن میں ہی نہیں آنا چاہتا تھا 😍

کیا مطلب ہے تم نہیں جانا چاہتی دھڑکن تمہارا شوہر ہسپتال میں پڑا ہے ۔تمہیں اندازہ بھی ہے وہ موت کے منہ سے واپس آیا ہے ایسے حالات میں اسے اس کے اپنوں کی ضرورت ہے اور تم ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کر رہی ہو احمد شاہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

ہاں بابا سائیں میں آپ لوگوں کے ساتھ نہیں چل سکتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں۔

پھوپو سائیں کے کڑوے الفاظ اس وقت بھی اس کے دماغ اور دل پر بری طرح سے سوار تھے کیا وہ واقعی منحوس تھی کیا اس کی وجہ سے کردم کی زندگی میں یہ دن آیا تھا کہ وہ موت اور زندگی سے لڑ رہا تھا اگر ایسی بات ہے تو وہ کبھی کردم کے سامنے نہیں جائے گی ۔

تو کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیے اگر کردم نے تمہارے بارے میں پوچھا تو ہم کیا جواب دیں گے اس کا اس طرح سے بے وجہ حویلی میں اکیلا رکنا انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا ۔

اس کا شوہر ہسپتال میں پڑا تھا اتنی بری کنڈیشن میں اور دھڑکن اسے دیکھنے تک نہیں جانا چاہتی تھی ۔

بابا سائیں اللہ انہیں جلدی ٹھیک کرے گا اگر میرے بارے میں پوچھا تو آپ کچھ بھی کہہ دیجئے گا

دھڑکن یہ کیسی بچوں سی ضد ہے ۔تم جانتی ہو اس وقت تمہارا وہاں ہونا کتنا ضروری ہے تم کردم کی بیوی ہو بیٹا_بابا اسے کردم اور اس کا نازک رشتہ سمجھانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگے

وہ تو جانتے بھی نہیں تھی کہ دھڑکن اپنے دل میں کونسی بات رکھے ہوئے ہے ۔

بہت منانے کے بعد بھی جب وہ نہ مانی تو وہ اسے چھوڑ کر خود ہی ہسپتال گئے

دھڑکن کے علاوہ سب ہی اس سے ملنے جا رہے تھے جبکہ دھڑکن کے نہ چلنے کی وجہ سے تائشہ بہت خوش تھی

♡

کردم کو صبح چھ بجے کے قریب ہوش آیا تھا ۔ جنید نے اسی وقت مقدم کو فون کر کے اس کے ہوش میں آنے کے بارے میں بتایا۔

اور مقدم اسی وقت اس سے ملنے آ گیا تھا ۔

اس نے سب سے پہلے دادا سائیں اور دھڑکن کے بارے میں ہی پوچھا تھا ۔

جس پر دادا سائیں کی حالت کے بارے میں سوچ کر دونوں ہی ہنسنے لگے ۔

کتنے بکرے صدقے چڑ چکے ہیں۔۔۔کردم نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

کم از کم اتنے کہ سو سال تک تمہیں کچھ نہیں ہونے والا مقدم نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا ۔

داداسائیں کا بھی کوئی کیا کہے ایک چھینک مار تو صدقہ پہلے دیتے ہیں ۔دادا سائیں ویسے کمال ہیں اس سے پہلے کہتے تھے کہ مقدم میرا لاڈلا ہے ۔اور اب جب سے تمہاری حالت پتلی ہوئی ہیں تمہیں سوچے جا رہے ہیں تمہارے لئے ہی دعائیں مانگیں جا رہے ہیں میری تو کسی کو یاد ہی نہیں

آئی فیل جیلس ۔مقدم نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا

وہ جانتا تھا دادا سائیں کے دونوں پوتوں میں ان کی جان بسی ہے ۔

اور دھڑکن کیسی ہے کردم کو احساس تھا یہ وقت دھڑکن کے لئے بھی بہت مشکل ہوگا ۔

سوری یار اس سے تو نہیں مل پایا میں ابھی تھوڑی دیر میں وہ لوگ حویلی سے نکلنے والے ہیں ۔ خود ہی آجائے گی دیکھ لینا ۔ باقی تم دونوں کو تنہائی میں ملانے کا انتظام میں کردوں گا مقدم نے احسان کرنے والے انداز میں کہا ۔

آپ کے احسان کا بہت بہت شکریہ

ارے میری جان یہ تو کچھ بھی نہیں احسان تو میں تمہارا تم پر اس رات بھی کرنے والا تھا لیکن یہ تمہارا چمچہ ہے نہ کہتا ہے کردم سائیں کے حکم بغیر میں کچھ نہیں کروں گا ۔

اسی لیے تمہیں بلا کر اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اگر اس دن میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے کے جاتا تو تم یہاں اسپتال میں نہ پڑے ہوتے مقدم کو افسوس تھا

ہاں میری جگہ یہاں پر تم ہوتے ۔وہ جو کوئی بھی تھا تمہیں مارنا چاہتا تھا مقدم مجھے نہیں اور چودھری میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ ہم پر حملہ کروائے یہ کسی اور کا کام ہے کردم نے بھی وہی بات کہی تھی جو مقدم کے دماغ میں چل رہی تھی ۔

فی الحال تو چودھری کے علاوہ ہمارا کسی سے جھگڑا نہیں چل رہا تو پھر کون کرسکتا ہے یہ حرکت مقدم نے سوچتے ہوئے کہا جس کردم نے نفی میں ہلائی اس بارے میں وہ بھی کچھ نہیں جانتا تھا۔

♡

تقریبا سبھی لوگ اس سے ملنے آئے تھے پھوپو سائیں اور نازیہ چاچی تو باقاعدہ رو بھی رہیں تھیں تائشہ اور حوریہ کی حالت بھی ان سے الگ نہ تھی سب ہی اس سے ملنے آئے تھے ۔

لیکن نہ آئی تو صرف وہ نہ آئی جس کا اسے انتظار تھا ۔

وجہ پوچھنے پر احمد شاہ نے اسے بتایا کہ اس کی طبیعت خراب ہے

کردم نے دبی آواز میں کہا تھا اسے گولی تو نہیں لگی ہوگی ۔

جبکہ اس کے قریب بیٹھے جنید اور مقدم اس کی بات پر کھل کے ہنسے تھے ۔

سب تھوڑی دیر اس کے پاس رکے کردم کو اب ایک ہفتہ یہیں پر رکنا تھا ۔

وہ تو سب سے کہہ رہا تھا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے ابھی گھر لے چلو لیکن ڈاکٹر تھا جو ان کی بات ہی نہیں مان رہا

اس نے کردم سے کہا تھا کہ ابھی اسے آرام کی ضرورت ہے وہ چل پھر نہیں سکتا اور کردم کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صدیوں سے اس بستر پر پڑا ہو۔

کل کی طرح جنید آج بھی اس کے پاس رہنے کی ضد کر رہا تھا اور کردم نے کہا تھا اسے کسی کی ضرورت نہیں ہے وہ بالکل ٹھیک ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے کوئی بھی پریشان ہو ہاں اگر دھڑکن ہوتی تو وہ اسے ضرور اپنے پاس روک لیتا۔

لیکن دھڑکن سے حساب کتاب وہ بعد میں کرنے والا تھا۔

بہت سمجھانے کے باوجود بھی مقدم اس کے پاس رک گیا۔

♡

دیدہ کردم سائیں کیسے ہیں سویرہ جب سے یہاں آئی تھی وہ سویرا سے کردم کے بارے میں پوچھ رہی تھی لیکن سویرہ اس سے بالکل بات نہیں کر رہی تھی اس نے کردم کی آنکھوں میں دھڑکن کا انتظار دیکھا تھا۔

تم ٹھیک ہونے کے باوجود بھی ان سے ملنے نہیں گئی تھی۔

اگر اتنی ہی بے چینی تھی دھڑکن تو چل کر دیکھ لیتی کہ کیسے ہیں وہ انتظار کر رہے تھے تمہارا انہیں یقین تھا کہ تم آؤ گی لیکن تم نہیں گئی۔

تم جانتی ہو دھڑکن اگر انتظار کا صلہ نہ ملے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔

ذرا سوچو سب وہاں تھے سب کے سب تھے وہاں لیکن انہیں تمہارا انتظار تھا جس کے ساتھ ان کا سب سے خاص رشتہ ہے۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے یہ جو تم نے جھوٹا بہانہ کیا ہے طبیعت خراب ہونے کا اس پر سب یقین کر لیں گے

مجھے تو لگتا ہے کہ دادا سائیں بھی تم سے ناراض ہیں انھوں نے کسی سے کہا تو نہیں لیکن ان کے لہجے سے صاف لگ رہا تھا کہ انہیں بھی یہ بات بالکل پسند نہیں آئی کہ تم کردم لالا سے ملنے ہسپتال نہیں گئی ۔

دھڑکن تمہیں اندازہ ہے تمہارا وہاں جانا کتنا ضروری تھا تم بیوی ہو ان کی سب سے گہرا رشتہ ہے تمہارا ہے ان کے ساتھ ۔

ساری زندگی گزارنی ہے تم دونوں نے ایک ساتھ رھڑکن دوسروں کی باتوں میں آکر کیوں تو اپنا اور کردم لالا کا رشتہ خراب کر رہی ہو ۔

اندازہ بھی ہے تمہیں کہ تائشہ کو بس ایک موقع کی تلاش ہے ۔ سویرا کے بات سنتے ہوئے دھڑکن نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا تو کیا سویرا بھی جانتی تھی کہ تائشہ اس کا اور کردم کا رشتہ خراب کرنا چاہتی ہے ۔

عورت اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھولتی دھڑکن اور مت بھولو کہ کردم سائیں تائشہ کی پہلی محبت ہیں ۔

سویرا اسے سمجھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی لیکن دھڑکن اسے یہ نہیں بتا پائی تھی اس کے پھوپو سائیں کی باتیں سچ لگنے لگی ہیں وہ جب سے کردم کی زندگی میں شامل ہوئی تھی کردم کے ساتھ کچھ نہ کچھ برا ہورہا تھا ۔

اور اب جب تک کردم بالکل ٹھیک نہ ہوجائے تب تک وہ اس کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی۔

اور اسے یقین تھا سات دن کے بعد جب کردم یہاں واپس آئے گا تو وہ بالکل ٹھیک ہوگا۔

♡

کردم کو یقین تھا کہ وہ آج اس سے ملنے آئے گی نہیں تو کل آئے گی یا شاید پرسوں آئے گی یا اس کے بعد لیکن دھڑکن نہیں آئی۔

باری باری سب اس سے ملنے ہسپتال آچکے تھے۔

لیکن جس کا انتظار اسے تھا وہ نہیں آئی نجانے کیوں کردم چڑچڑا ہوتا جا رہا تھا۔

چار دن سے بستر پر پڑے اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔

جبکہ ایک دن اس کے ساتھ مقدم رکتا تو دوسرے دن جنید تائشہ اور حوریہ ہر روز سے ملنے آیا کرتیں تھیں۔

دادا سائیں بھی روز آتے تھے اور پھوپو سائیں اورچاچی سائیں بھی دوبارآ چکی تھی۔

لیکن وہ نہ آئی جس کا اسے بے صبری سے انتظار تھا وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لئے پروا دیکھنا چاہتا تھا اپنے لئے جذبات دیکھنا چاہتا تھا اس کے لبوں سے اپنے لیے محبت کے الفاظ سننا چاہتا تھا۔

لیکن کون سی محبت اسے کون سے کوئی محبت تھی اگر محبت ہوتی تو وہ ایک بار اسے دیکھنے تو آتی۔

اب وہ کسی غلط فہمی یا خوش فہمی کا شکار نہیں تھا اسے یقین ہو چکا تھا کہ یہ شادی دھڑکن صرف دادا سائیں اور احمد شاہ کے کہنے پر کی ہے ۔

وہ کردم کے لیے کسی قسم کے کوئی جذبات نہیں رکھتی

♡

مقدم لالہ آپ کردم سائیں کے پاس جا رہے ہیں اس نے مقدم کو گھر سے نکلتے دیکھ کر پوچھا

ہاں گڑیا اسے کھانا دینے جا رہا ہوں ۔مقدم نے کہا

جب کہ اس کے جواب میں دھڑکن کچھ بھی نہ بولی ایک بے چینی اس کے اندر اور باہر تھی ۔

وہ کردم کے پاس جانا چاہتی تھی اس کا درد محسوس کرنا چاہتی تھی اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی ۔

سب نے گھر آکر بتایا تھا کہ وہ پہلے سے کافی بہتر ہے ۔

دادا سائیں بھی چار دن سے اس سے کافی اکھڑے اکھڑے تھے وجہ وہ جانتی تھی لیکن وہ بے کار سی وجہ دادا سائیں کو بتا نہیں سکتی تھی ۔

تم آنا چاہو گی ساتھ مقدم نے اس کے چہرے پر سوچو کا جال دیکھتے ہوئے پوچھا

میں بس دور سے دیکھ کر واپس آجاؤں گی مقدم لالا ۔ یہ کہتے ہوئے نہ جانے کیوں اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے اسے لگاتا شاید مقدم بھی سے منحوس کہے گا ۔

دھڑکن وہ تمہارا شوہر ہے تم اسے قریب سے دیکھنے کا بھی حق رکھتی ہو تم کیوں سے دور سے دیکھ کر واپس آ جاؤ گی چلو گاڑی میں بیٹھو لے چلتا ہوں ۔

نہیں جب تک وہ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتے تب تک میں ان کے سامنے نہیں آوں گی میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا ہے دھڑکن نے نظر چڑا کر کہا جبکہ اس کے بات کا مطلب مقدم کو سمجھ نہیں آیا تھا۔

اور تم نے اپنے آپ سے ایسا وعدہ کیوں کیا ہے ۔مقدم نے اس کی نئی بات سن کر حیرت زدہ انداز میں کہا تھا

بس ایسے ہی میں نے منت مانگی ہے جب تک وہ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتے تب تک میں ان کے سامنے نہیں آؤں گی دھڑکن نے اسے اپنی عجیب اور غریب منت بتائی تھی

یہ کیسی منت ہے گڑیا مقدم نے مسکراتے ہوئے پوچھا لیکن اس کو اداس دیکھ کر مزید کچھ بھی نہ بولا۔

♡

ہسپتال پہنچے تو کردم سو رہا تھا ۔اسے سوئے ہوئے تھوڑا ہی وقت ہوا تھا ۔مقدم کمرے کے اندر آیا دھرکن وہی باہر اس کا انتظار کرنے لگی ۔

اسے سوتا دیکھ کر وہ فورا واپس پلٹا تھا اور اسے دھڑکن کو بتایا تھا کہ کردم سو رہا ہے تم سے مل سکتی ہو اندر چل کے ۔

جبکہ اسے کمرے میں بھیجنے کے بعد مقدم اورجنید دونوں ہی کمرے سے باہر نکل آئے تھے ۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی اس کے قریب آئی تھی کردم کو اس طرح سے بیڈپر لیٹے دیکھ کر اسے رونا نے لگا لیکن خود پر کنٹرول کرکے وہ اس کے بالکل قریب آکر رکی ۔

لیکن بولی کچھ نہیں اس کے بولنے سے کردم جاگ نہ جائے پھر اس کی منت ادھوری رہ جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے پھر کردم پر کوئی مصیبت آجائے ۔

اس نے نرمی سے بیڈ پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ تھاما ۔

آپ ایک بار ٹھیک ہو کے گھر آجائیں پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اس کا ہاتھ نرمی سے اپنے لبوں سے چھوتی

وہ کمرے سے باہر آگئی۔

جبکہ اس کے باہر آنے کے بعد مقدم نے کھانے ڈبہ جنید کے حوالے کیا دھڑکن کو اپنے ساتھ لے کر واپس حویلی آگیا۔

دھڑکن نے مقدم اور جنید دونوں کو منع کیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کردم کو کچھ بھی نہ بتائیں ۔

♡

میرے سوتے ہوئے یہاں کوئی آیا تھا کیا اس نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا ۔

ہاں سائیں مقدم سائیں تھے کھانا دینے کے لئے اور ان کے ساتھ ۔۔۔ جنید بتاتے بتاتے رک گیا جب کردم نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

ان کے ساتھ کون آیا تھا ۔۔۔۔۔کردم نے پوچھا

ساتھ کوئی نہیں آیا تھا وہ اکیلے آئے تھے ساتھ کھانا لائیں تھے جنید کر دھڑکن کی بات یاد آگئی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ جنید نے اس کے سامنے جھوٹ بولا تھا ۔

کردم ہاں میں سر ہلاتا اپنا کھانا کھانے میں مصروف ہو چکا تھا ۔

جب کہ سوتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں پر کسی کے ہاتھوں اور کسی کے لبوں کا لمس محسوس کیا تھا

♡

ڈاکٹر میں کہہ رہا ہوں کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور اب میں گھر جا سکتا ہوں ڈاکٹر نے اسے گھر جانے سے منع کیا تھا جبکہ وہ خود ہی ڈاکٹر کو کہہ رہا تھا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے اوراب اسے ڈاکٹر کی بے جاضد پر غصہ آرہا تھا

وہ خود اپنے آپ کو ٹھیک محسوس کر رہا تھا اور ڈاکٹر بیکار میں اسے زبردستی یہاں رکھ رہا تھا ۔

دیکھئے جناب ڈاکٹر ہم ہیں آپ نہیں آپ کی حالت ابھی ٹھیک نہیں ہے اس کے غصے سے گھبرا کر ڈاکٹر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی ۔

اور مریض میں ہوں آپ نہیں اگر مجھے میں بالکل ٹھیک لگ رہا ہوں تو آپ مجھے یہاں کیوں رکھنا چاہتے ہیں ۔

میں اب بالکل ٹھیک ہوں اور گھر جا سکتا ہوں مجھے اب یہاں رہنے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی ان دوائیوں کی سمیل سے میں اور زیادہ بیمار ہو جاؤں گا ۔

اس درد سے مجھے نجات ملے نہ ملے لیکن آپ کے اس ہسپتال سے دو چار بیماریاں تو لے کر ہی جاؤں گا ۔

دیکھیں جناب فی الحال ہم آپ کو جانے کی اجازت نہیں دے سکتے فلحال آپ کے زخم تازے ہیں ۔

اور جتنے ٹھیک سے یہاں پر آپ کا علاج ہو سکتا ہے ویسا گھر پے ممکن نہیں ہے ۔

یہاں آپ کا بہترین علاج ہورہا ہے آپ کا یہی رکنا ٹھیک رہے گا ڈاکٹر نے سمجھانے کی کوشش کی

تمہیں بڑا بننے کی ضرورت نہیں ہے ۔اپنا بھلا بُرا بہت اچھے سے سمجھ سکتا ہوں ۔اب نکلو یہاں سے جا کر میرے ڈسچارج پیپرز بناؤ اگر میں یہاں رکھنا ہی نہیں چاہتا تو کسی کے باپ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ مجھے زبردستی یہاں روک سکے کردم کا موڈ خراب ہوچکا تھا جب مقدم نے ڈاکٹر کو اشارہ کیا ۔

ٹھیک ہے سر اگر آپ جانا ہی چاہتے ہیں تو بہتر ہوگا کہ آپ اپنے لیے ایک نرس رکھ لیں جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہ کر آپ کا خیال رکھے ۔ڈاکٹر نے اس کے غصے سے گھبرا کر آپشن دیا ۔

میں شادی شدہ آدمی ہوں اور گھر میں میری بیوی ہے میرا خیال رکھنے کے لیے تم اپنی نرس اپنے پاس رکھو کردم نے بگڑے موڈ کے ساتھ کہا ۔

جیسا آپ بہتر سمجھیں ۔ڈاکٹر کہتا ہوا فورا باہر نکل گیا جبکہ مقدم اسے کب سے اشارہ کر رہا تھا

بھائی نکل یہاں سے ورنہ تیری جان مشکل میں پڑ جائے گی

♡

اے میڈم کچن میں کس خوشی میں قدم رکھا ہے فوراً سے نکلو یہاں سے تمہاری منحوسیت میں

اپنے بھتیجے پر نہیں پڑنے دوں گی ۔

یہ سارا کھانا ہم کردم کے لیے بنا رہے ہیں اسی لیے بہتر ہو گا کہ تم اپنا سایہ بھی ان چیزوں

میں نہ پڑنے دو ۔

منہوس کہیں کہ نکل یہاں سے تائشہ ایسا کر کریلے گوشت بنا لے کردم کو بہت پسند ہے ۔

پھوپو سائیں نے پلٹتے ہوئے تائشہ سے کہا جو ہنستے ہوئے اپنی ماں کی باتیں سن کر کردم کے

لیے کھانا بنانے میں مصروف ہو چکی تھی ۔

کچن پر آج پھوپو سائیں کا قبضہ تھا اور نازیہ چاچی بھی ان کا ساتھ دے رہی تھی جبکہ دھڑکن کو

وہ کیا کہتی ہیں کیا نہیں اس پے انہوں نے بالکل دھیان نہ دیا تھا

ہاں لیکن دھڑکن کے آنسو انہیں تکلیف پہنچا گئے تھے ۔

دھڑکن بیٹا تم جاؤ اپنے کمرے میں انہوں نے سے دیکھتے ہوئے کہا ۔

وہ دو دن پہلے کردم سے ملنے ہسپتال گئی تھی یہ بات مقدم اور جنید کے علاوہ اور کوئی نہیں

جانتا تھا اور نہ ہی وہ کسی کو بتانے کا ارادہ رکھتی تھی دادا سائیں کا رویہ بھی اس سے کافی روکھا

تھا وہ جب بھی ان کے کمرے میں جاتی ہوں یہ کہہ کر اسے واپس بھیج دیتے تھے کہ وہ مصروف ہیں ۔

وہ ان کی فلنگ سمجھ سکتی تھی کتنی محبت سے انہوں نے دھڑکن کی شادی کردم سے کی تھی اور دھڑکن کو اپنے رشتے کی بالکل پروا ہی نہ تھی ایسا دادا سائیں کو محسوس ہو رہا تھا

بابا سائیں دوپہر کا زیادہ وقت ہسپتال میں گزارتے تھے ۔

حوریہ تو ہر وقت کردم کیلئے دعائیں مانگتی ۔اور اس کا خیال رکھنے کی بھی بہت کوشش کرتی ۔

جبکہ سویرا کا زیادہ وقت اس کے ساتھ گزرتا تھا سویرا اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھی کہ اسے کردم سے ملنے جانا چاہیے تائشہ کس طرح سے ان دونوں کی زندگی میں دخل اندازی کر رہی ہے دھڑکن کو عقل سے کام لینا چاہیے ۔

اس نے تو ہسپتال میں تائشہ کو کردم سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ دھڑکن کو اس کی بالکل پروا ہی نہیں ہے اور وہ کوئی بیمار نہیں ہے بلکہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے اور جان بوجھ کر اس سے ملنے نہیں آئی ۔

یہ بات اس نے دھڑکن کو آکر بتائی تھی وہ تو دھڑکن کو یہ بھی کہہ رہی تھی کہ پھوپھو سائیں کی بے فضول باتیں اسے گھر میں سب کو بتا دینی چاہیے ۔لیکن دھڑکن نے ایسا نہیں یہ بات اس نے کسی سے شیئر نہ کی تھی سوائے سویرہ کے ۔

شاید اسی لیے پھوپو سائیں ابھی بھی سے باتیں سنانے سے باز نہ آئیں تھیں۔

♡

دھڑکن کمرے میں آ کر بہت روئی اسکے آنسو تھے جو روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

پھوپھو کی باتیں اسے بہت تکلیف پہنچا رہی تھی

وہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہی تھی شاید اس نے ان کی بیٹی کی جگہ لے لی تھی لیکن یہ اس نے اپنی مرضی سے تو نہیں کیا تھا یہ تو گھر والوں کا فیصلہ تھا

اور اب تو دھڑکن کو خود ہی لگنے لگا تھا کہ تانئشہ کردم کے قابل ہی نہیں ہے ۔تانئشہ جیسی مطلبی لڑکی کردم جیسے انسان کو ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس وقت کردم اس کے قریب ہو اور کوئی اس کے گلے سے لپٹ کر بہت روئے ۔

ابھی وہ بیٹھی پھوپھو سائیں کی باتیں یاد کرتے ہوئے رونے میں مصروف تھی جب سویرہ نے آکر اسے یہ بتایا کہ کردم آچکا ہے ۔

اور یہ بات سنتے ہی دھڑکن فوراً وہاں سے اٹھی اور بھاگتے ہوئے نیچے آئی ۔

کردم سب کے ساتھ کھڑا باری باری سب سے مل رہا تھا سبھی دروازے پر کھڑے سے ویلکم کر رہے تھے جب دھڑکن بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئی اور بنا کسی کی پرواہ کیے اس کے سینے سے آلگی ۔

کردم کا ارادہ اسے اگنور کرنے کا تھا وہ اتنی بری حالت میں تھا اور دھڑکن اس سے ملنے تک نہ آئی اس بات نے کردم کو بہت تکلیف پہنچائی تھی

لیکن اس طرح اسے سب کے سامنے دھڑکن کا اس کے گلے لگ کر بری طرح سے رونا کردم کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی پریشان کر چکا تھا۔

یہ وہ وقت تھا جب کردم کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی تکلیف سے نہیں گزرا۔

اس وقت کردم بھول چکا تھا کہ وہ کتنے لوگوں کے درمیان کھڑا ہے اس نے دھڑکن کو بنا کسی کی پرواہ کرتے ہوئے اپنے سینے سے لگا لیا۔

دھڑکن تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو میں ٹھیک ہوں کردم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے اسے کہ آنسو صاف کیے۔

دیکھو مجھے میں بالکل ٹھیک ہوں کیوں رو رہی ہو وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا جبکہ یہ منظر دیکھ کر تائشہ کے جسم پرچنٹیاں رینگنے لگی۔

وہ کس حد تک کردم کو اس کے خلاف کر کے آئی تھی اتنی باتیں بتا کے آئی تھی کہ دھڑکن بالکل ٹھیک ہونے کے باوجود اس سے ملنے نہیں گئی اس کی پرواہ نہیں کرتی لیکن اس کے باوجود بھی کردم اس سے اتنی محبت سے بات کر رہا تھا۔

تائشہ کو تو لگا تھا کہ اس سب کے بعد ان دونوں کے درمیان بہت دوریاں جائے گی لیکن ایسا کچھ بھی نہ ہوا۔

جبکہ دھڑکن سب کے بیچ کردم کے اس طرح سے اتنے قریب خود کو پا کر شرمندہ ہو گئی ۔
اور پھر بنا کچھ بولے پیچھے ہٹ کر اپنے کمرے میں چلی گئی ۔
کردم ہم نے دھڑکن سے بہت کہا کہ تمہیں دیکھنے کے لیے ہسپتال آئے دادا سائیں نے
دھڑکن کو واپس اندر جاتے دیکھ کر کہا ۔
اچھا کیا دھڑکن نہیں آئی داداسائیں میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ میری وہ حالت دیکھ کر پریشان ہو
کردم نے انہیں مطمئن کرتے ہوئے کہا تو وہ ذرا سا مسکرائیں
وہ اس کا دل دھڑکن کی طرف سے صاف کرنا چاہتے تھے ۔
جب کہ سب کے سامنے دھڑکن کی اس حرکت نے کردم کو اندر تک نرم کر دیا تھا ۔وہ تو سوچ
رہا تھا کہ سے بالکل بات ہی نہیں کرے گا اس سے سختی سے پیش آئے گا اس کے سارے
کے سارے ارادے دھرے کے دھرے رہ گئے ۔
یہ لڑکی واقع ہی اس کی سمجھ سے باہر تھی وہ ایک ہی لمحے میں اسے بے حد غصہ چڑھا دیتی
تھی تو دوسرے ہی لمحے میں اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیتی تھی

♡

ہائے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا سیدھے جا کر جھپی ہائے اتنا مس کر رہی تھی اپنے اُن کو سویرا نے
اس کے کندھے کے ساتھ کندھا مارتے ہوئے کہا
جس پر دھڑکن اسے گھورتے ہوئے اپنا معصوم کندھا سہلا کر رہ گئی ۔

Classic Urdu Material

ہائے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا دھڑکن اتنی رومنٹک ہے مطلب کچھ شرم ہوتی ہے تھوڑی حیا ہوتی ہے دادا سائیں کا ہی لحاظ کرتی ارے وہ تمہارے ہی ہیں کمرے میں جاکر ہگ شگ کر لیتے ہیں کس نے روکا تھا ۔

وہ جب سے کمرے میں آئی تھی حوریہ اور سویرا اس کی درگت بنانے میں مصروف تھی ۔

وہ ان سے بچنے کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرچکی تھی لیکن حوریہ اور سویرہ نے آج قسم کھا رکھی تھی اسے نہ بخشنے کے ۔

بس بہت ہوگیا اب اگر آپ لوگوں نے مجھے تنگ کرنے کی کوشش کی تو میں رونے لگوں گی دھڑکن نے ان سے تنگ آتے ہوئے دھمکی دی ۔

ہاں رو لینا بے شک رو لینا لیکن کردم لالہ کے کمرے میں جا کے رونا ہمارے پاس کندھا نہیں ہے تمھیں دینے کے لیے اور ویسے بھی اگر تم سب کے سامنے انہیں ہگ کر سکتی ہو تو کمرے میں تو کوئی دیکھ نہیں رہا ہوگا حوریہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی اوراب ان دونوں کی باتوں نے اسے سر سے پاؤں تک سرخ کر دیا تھا

وہ اپنی غلطی پر بہت پچھتا رہی تھی جب تھوڑی دیر میں ملازمہ ان کے کمرے میں آئی اور بتایا کہ کردم دھڑکن کو کمرے میں بلا رہا ہے ۔

دھڑکن میڈم آپ کے وہ آپ کو بلا رہے ہیں حوریہ نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا ۔

جبکہ دھڑکن ان دونوں کو گھورتی ہوئی اٹھ کر باہر چلی گئی ۔

میں نہیں جاؤنگی ان کے کمرے میں جب تک کہ وہ بالکل ٹھیک نہیں ہوجاتے دھڑکن کو پھر اپنی بے مطلب سے منت یاد آگئی۔

لیکن اب بلا رہے ہیں تو جانا پڑے گا--کوئی زبردستی تھوڑی ہے --میں نہیں جاؤں گی اس نے فیصلہ کرتے ہوئے نیچے سے اوپر آتے ملازمہ کو مخاطب کیا۔

سو جا کر کردم سائیں سے کہہ دو کے کی دھڑکن کچن میں مصروف ہے

لیکن بی بی جی آپ تو یہاں پہ ہیں۔

ہاں تو میں کچن میں جا رہی ہوں نہ دھڑکن نے نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے بی بی جی میں بتاتی ہوں ملازمہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اور آگے بڑھ گئی

♡

کردم جب سے گھر واپس آیا تھا سب ہی ریلیکس ہو چکے تھے کردم کی غیر موجودگی میں مقدم پر بہت کام آگیا تھا وہ اپنا سارا کام ختم کرکے ابھی گھر واپس آیا تھا رات کے دس بج رہے تھے جب اس نے حوریہ کو کچن کچھ کرتے دیکھا۔

ابھی وہ دروازے پہ ہی کھڑا تھا جب اس نے اپنی ماں کو بھی کچن کی طرف جاتے دیکھا۔

ارے واہ ساس بہو دونوں ساتھ ساتھ وہ مسکراتے ہوئے کچن کی طرف آگیا۔

مامی آپ کو کچھ چاہیے تھا اس نے نازیہ کو کام کرتے دیکھ کر پوچھا وہ اپنے لئے چائے بنا رہی تھی۔

دیکھو حوریہ تم کوئی چھوٹی یا نہ سمجھ بچی تو نہیں ہو جو اس بات کا اندازہ لگا سکو کہ مجھے تم سے بات نہیں کرنی ۔

دیکھو حوریہ مقدم میرے لیے بہت اہم ہے اس کے سامنے میں تم سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ اسے کبھی بھی اس طرح سے محسوس ہو کہ مجھے اس کی محبت یا بیوی سے کوئی مسئلہ ہے لیکن میں یہ بات نہیں بھلا سکتی کہ تمہاری ماں کی وجہ سے میں نے اپنے شوہر کو کھو دیا اور میرے شوہر کا قتل تمہارے باپ نے کیا ہے میرا بچہ ساری زندگی یتیم رہا تمہاری وجہ سے اور اب تم ساری زندگی کے لیے اس کی زندگی میں شامل ہو چکی ہو مامی کا انداز جتنا نرم تھا ان کے لفظ اتنے ہی حوریہ کو تکلیف دے تھے

حوریہ پلیز رونا بند کرو دیکھو مقدم کے آنے کا وقت ہو گیا ہے اس طرح سے تمہیں روتا دیکھ کر اسے تکلیف پہنچے گی ۔

دیکھو مجھے تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے تم صرف میرے بیٹے کی پسند ہو ۔

لیکن میرے لیے تم کچھ نہیں ہو۔اس لیے کوشش کرو کہ تم مجھے مخاطب نہ کرو کیونکہ پھر تمہیں میرے لفظوں سے تکلیف ہو گی اور کیا پتا کہ تم میرے بیٹے کو ہی مجھ سے چھین لو چائے کیلئے اٹھائے برتنوں کو واپس وہیں پر رکھ کر باہر نکل گئی

جبکہ مقدم نے بے یقینی سے جاتی ہوئی اپنی ماں کو دیکھا تھا ۔

ایک سائیڈ پے ہونے کی وجہ سے وہ اسے نہیں دیکھ پائی تھی اور نہ ہی حوریہ نے اسے دیکھا تھا

۔

وہ زبردستی اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے آگے بھرا میرا سوہنا ماہی یہاں کیا کر رہا ہے

یقیناًمیرا انتظار کر رہا ہوگا مقدم نے آگے بھر کے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تو حوریہ نے فورا اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے مسکرا کر اسے ویلکم کیا ۔

جی میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی آپ جلدی سے فریش ہو کے آئیں میں کھانا تیار کرتی ہوں حوریہ نے تھوڑی دیر پہلے ہوئی ساری کاروائی چھپانے کی کوشش کی اور اسے فریش ہونے کے لیے بھیجا ۔

ہاں تم لگاؤ کھانا میں بس اماں سائیں کو سلام بول کے آتا ہوں وہ مسکراتے ہوئے اماں کے کمرے کی طرف چلا گیا

♡

آگیا میرا چاند نازیہ نے اسے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا لیکن انہیں دیکھ کر وہ آج مسکرا بھی نہ پایا ۔

جی آگیا نازیہ نے نرمی سے اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوا تھا ۔

کتنے کمزور ہوتے جارہے ہیں آپ مقدم سائیں لگتا ہے میری بہو آپ کو ٹھیک سے کھانے کا نہیں پوچھتی۔

ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ اب آپ کی طرح کھانا تو نہیں بنا سکتی نہ لیکن کوئی بات نہیں آپ سکھا دیں گی نا اسے۔۔۔

مقدم نے اس کے چہرے کو جانچتے ہوئے کہا وہ اپنی ماں سے شکایت نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی اس کا دل بدل سکتا تھا۔

ہاں کیوں نہیں میں تو کل سے ہی اس کی کلاسیں شروع کر دونگی میرے بیٹے کو اچھا کھانا کھلائے اب تو اسی کے حوالے کردیا ہے اپنا چاند نازیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اماں سائیں اب آپ کے دل میں حوریہ کے لیے کوئی بات تو نہیں ہے نا میرا مطلب ہے آپ پرانی ساری باتیں بھلا چکی ہیں نہ اس نے ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے مسکرا کر ہاں میں گردن ہلائی

ہاں بالکل ٹھیک کہا ہے کسی نے اگر شادی شدہ بیٹے کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنانا ہو تو پہلے بہو کو خوشدلی سے اپنا لو۔جس طرح سے آپ نے کرلیا۔

ورنہ آج کل کی دنیا میں بہو اور ساس کے بیچ میں جاری چپقلش کبھی کبھی اتنی خطرناک ہو جاتی ہے کہ مائیں اپنے بیٹے کو کھو دیتی ہیں یا بیویاں اپنے شوہروں کے دلوں سے اتر جاتی ہیں ۔اللہ سائیں نے اس دنیا میں کچھ رشتے ایسے بنائیں ہیں جو کبھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے اور جب جینا مرنا ایک ہو تو کیوں نہ دکھ سے مرنے کی جگہ خوشی سے جی لیا جائے مقدم نے ان کی گود میں سر رکھ رکھتے ہوئے کہا۔

ہاں بالکل میرا بھی یہی ماننا ہے

تو پلیز حوریہ سے نفرت نہ کریں میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں مقدم نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا ۔

اس کی نظروں میں کوئی سوال نہیں تھا کوئی شکایت نہیں تھی ۔بس ایک کل التجا تھی وہ خاموشی سے ان کے قریب سے اٹھ کر باہر چلا گیا

♡

اس وقت کردم کو بہت غصہ آرہا تھا اس نے اپنی ساری ناراضگی ختم کرکے خود دھڑکن کو اپنے کمرے میں آنے کے لیے بلایا تھا

لیکن وہ نہ آئی دو دن ہوچکے تھے اسے واپس آئے ہوئے لیکن دھڑکن نے تو اس کے کمرے میں آنا دور جھانک کر دیکھا بھی نہیں ۔

تائشہ ہر تھوڑی دیر میں اسے کبھی چائے تو کبھی کھانے کو کچھ دینے آپہنچتی ۔

اور جس کو یہ سب کچھ کرنا چاہیے جس کی یہ ساری ذمہ داری ہے وہ تو اس کے کمرے میں بھی نہ آئی ۔

دھڑکن اب تم جب چاہو گی تب ہی یہاں ہوگی میں تمہیں نہیں بلاؤں گا ۔

اسے اس پر بہت غصہ تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس سے ناراض نہ تھا تائشہ نے اسے بہت کچھ آکر بتایا کہ دھڑکن کو اس کی اتنی پرواہ نہیں ہے کے کمرے میں آکر کا حال بھی پوچھ لے بلکہ اسے اسی کمرے میں رہنا چاہیے لیے ۔

دھڑکن کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کے رخصتی ہو چکی ہے اور اب سے ساری زندگی اس کے ساتھ اسے کمرے میں رہنا ہے لیکن دھڑکن کو تو اس بات کی پرواہ ہی نہ تھی تائشہ کے مطابق ۔

جبکہ تائشہ سے اسے دھڑکن کی ساری خبریں مل رہی تھی کیونکہ اس کا کمرے سے باہر نکلنا بھی بند کر دیا گیا تھا دھڑکن کی لاپرواہی دیکھتے ہوئے دادا سائیں اس کے لیے ایک نرس کا انتظام کرنا چاہا ۔

جس پر اس نے صاف کہہ دیا کہ وہ ایک غیر لڑکی کو اپنے گھر میں یا کمرے میں کبھی نہیں گھسنے دے گا ۔

اسی لئے دادا سائیں نے دھڑکن سے بات کرنی چاہیے تو اس کے لیے بھی انہیں منع کر دیا اس نے ان سے بس اتنا کہا تھا کہ دھڑکن کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے ۔اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ کردم کی وجہ سے دادا سائیں دھڑکن سے ناراضگی نہ بنائیں

وہ جو کچھ کر رہی ہے اس کے پیچھے ایک وجہ ہے اور جلد ہی وہ خود ہی آکر کردم کو بتائے گی

♡

کردم کو واپس آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا لیکن دھڑکن اب بھی اس سے ملنے نہ گئی وہ اس کے غصے کو ٹھیک سے سمجھ میں رہی تھی

اب مقدم اورجنید روز اسے باہر واک بھی کروانے لے کے جا رہے تھے لیکن دھڑکن اس کے سامنے بھی نہیں آرہی تھی

دھڑکن کو نیند نہیں آرہی تھی جب وہ اٹھ کر باہر آ گئی وہ سیڑھیوں پر یہ کھڑی تھی جب اسے نیچے ٹی وی کے سامنے دادا سائیں بیٹھے نظر آئیں ۔

اس نے وہیں سے واپس جانا چاہا جب داداسائیں نے اسے دیکھ لیا

سنو لڑکی یہاں نیچے آؤ وہ غصے اور روعب سے بولے تھے

دھڑکن کسی مجرم کی طرح نظریں جھکا ان کے سامنے آگئی ۔

رخصتی ہوچکی ہے تمہاری اور یہ بات ہمیں بار بار تمہیں بتانے کی ضرورت نہ پڑے آج سے بلکہ ابھی سے تم اپنے شوہر والے کمرے میں جاکر رہوگی ۔

کیونکہ میرا نہیں خیال کہ تم اپنے شوہر کی اجازت سے دوسرے کمرے میں رہ رہی ہوآئی بات سمجھ میں ان کے روعب دالہجے کے سامنے آج دھڑکن بھی سہم کر رہ گئی ۔

جی دادا سائیں وہ کہتی فور سیرھیوں کی طرف جانے لگی ۔

اور سیڑھیوں کے اوپر کھڑی اب دادا سائیں کو پلٹ کر دیکھا ۔

اس کا رخ بائیں جانب تھا جب دادا سائیں نے سے دوبارہ پکارا ۔

کردم سائیں کا کمرا اس طرف ہے دادا سائیں کے غصے سے گھورنے پر وہ فورا نہیں اپنا رستہ بدلتی کردم کے کمرے کی طرف چل دی

♡

یا اللہ کردم سائیں سوگئے ہوں وہ دل سے دعا مانگتی کمرے میں داخل ہوئی

جب دیکھا وہ آئینے کے سامنے کھڑا شرٹ اتار رہا تھا ۔

ایک ہفتہ پہلے جو کچھ ہوا اس کے بعد اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کا سامنا کر پاتی

وہ آہستہ سے قدم واپس کمرے سے باہر کی طرف اٹھانے لگی ۔

اگر آہی گئی ہو تو آؤ یہ شرٹ اتارنے میں مدد کرو اس کی قسمت میں ہی اس شخص سے دور جانا نہیں لکھا تھا ۔

وہ۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کی پیچھے آ گئی اسے پھر سے رونا آنے لگا ۔

کردم شاہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر تھوڑا سا جھکا تاکہ دھڑکن آسانی سے اس کی شرٹ کے بٹن کھول سکے ۔

وہ اپنی آنکھوں کی نمی چھپائے سر جھکا کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی ۔

ایک ہفتے سے شوہر کمرے میں پڑا ہے اسے گولی لگی ہے اور محترمہ کمرے میں ہی تشریف نہیں لا رہی تھی وہ باقاعدہ اسے سناتے ہوئے بڑبڑایا۔

اس کے لفظوں سے دھڑکن کے آنسو روکنا مشکل ہوگیا ۔

لیکن وہ کچھ نہ بول پائی۔

وہ جس دن سے اس کے نکاح میں شامل ہوئی تھی اس کے لئے بہت عزیز ہو گئی تھی وہ اس کی محبت تھی لیکن ایک ہفتہ پہلے جو حرکت سب کے سامنے اس نے کی تھی اس کے بعد کردم شاہ اس سے محبت نہیں بلکہ عشق کرنے لگا تھا۔

کردم شاہ نے اس کے سست پڑتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا۔

میں کر رہی ہوں نہ آپ کا زخم دکھ جائے گا وہ تیزی سے بولی پھر نظر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں آج سختی ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔

وہ کردم سائیں آپ کو تکلیف ہوگی نا تو۔۔۔۔تو اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہے۔

تو تمہیں رونا آئے گا کردم نے اپنی طبیعت کے برخلاف جاکر بے فضول بات کی تھی۔ دھڑکن اسے دیکھنے لگی۔

تم رو کیوں رہی تھی دھڑکن وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نرم احساس تلاش کرنے لگا۔

تب رونا آگیا تھا دھڑکن نے سر جھکا کر آخری بٹن کھولا۔

کیوں رونا آگیا تھا۔۔۔؟ کردم نے دھڑکن کا چہرہ پر ہاتھ کی انگلی کی مدد سے اوپر کیا۔

آپ کو گولی لگی تھی نہ کردم سائیں پھر معصومیت سے بھرپور جواب آیا

ہاں تو گولی مجھے لگی تھی تم کیوں رو رہی تھی۔۔۔؟ کردم شاہ اس کی معصومیت پر دل و جان سے نثار ہوتے ہوئے بولا۔

اگر آپ کو کچھ۔۔۔۔۔اس سے زیادہ دھڑکن سے بولا نہ گیا اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو گرنے لگے ۔

تو تمہیں کیا مرتا تو میں مرتانہ نجانے وہ اس کے لبوں سے کیا سننا چاہتا تھا ۔

میرے بابا سائیں کہتے ہیں اس دنیا میں عورت کا اس کے سر کے سائیں سے زیادہ اور کوئی اپنا نہیں ہوتا اگر سر کا سائیں ساتھ نہ ہو تو عورت کی کوئی پہچان نہیں اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرا سب کچھ ختم ہو جاتا وہ اس کی شرٹ اتراتی اپنی بات مکمل کر چکی تھی ۔

جب کردم نے ایک ہاتھ سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کر لیا شاید اسے اس کا جواب مل گیا شاید وہ یہی سننا چاہتا تھا

♡

کلاسک اردو میٹیریل Classic Urdu Material

ناجانے کتنی دیر ہو اس کے گلے سے لگ کر روتے رہی کردم نے بھی اس کے دل کا غبار نکلنے دیا وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر وہ اس سے ملنے ہسپتال کیوں نہیں آئی اور جانتا تھا اگر دھڑکن اس کے لئے اتنی بے چین تھی ضرور وہ کسی کے منع کرنے کی وجہ سے ہسپتال نہیں آئی اسے منع کون کرسکتا ہے یہ تو وہ جانتا ہی تھا لیکن پھر بھی وہ اس کی زبان سے سننا چاہتا تھا ۔

بہت سارا دھونے کے بعد جب وہ چپ ہوئی تو کردم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب بیڈ کر بٹھایا ۔

اب بتاؤ کردم نے اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا کیا بتاؤں----؟ دھڑکن نے بھی اسی کے انداز میں سوال کیا

یہیں کہ جب تمہیں میری اتنی پرواہ ہے تو تم ہسپتال میں مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی کردم نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا

ایسے ہی دھڑکن نے چھپانے کی کوشش کی

مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا دھڑکن مجھے سخت نفرت ہے جھوٹے لوگوں سے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ تم جھوٹ نہیں بولتی اور یقین کرو کہ اگر تم نے تو یہی کام کیا تو تم میں اور دوسرے لوگوں میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا اس کے سامنے وہ تائشہ کا نام نہیں لے پایا

دادا سائیں بات ہی نہیں کر رہے تھے انہوں نے اتنے سارے دن سے میرے ساتھ لڈو بھی نہیں کھیلی۔

دھڑکن نے سچ بولا تھا لیکن سچ چھپایا بھی تھا

یہ ہسپتال نہ آنے کی وجہ تو نہیں ----

میں نے منت مانگی تھی کہ جب تک آپ ٹھیک نہیں ہو جاتے تب تک میں آپ کے سامنے نہیں آوں گی

میں نے اللہ تعالی سے دعا کی تھی ۔آپ بالکل ٹھیک ہوجائیں گے تبھی میں آپ کے سامنے آوں گی ۔

کیونکہ میں جب سے آپ کی زندگی میں آئی ہوں آپ کی زندگی میں کچھ بھی اچھا نہیں ہوا

دھڑکن تم اتنی چھوٹی سوچ کی مالک ہو۔۔۔،مجھے یقین نہیں آرہا ۔کس نے تم سے کہا کہ تم جب سے میری زندگی میں آئی ہومیرے ساتھ کچھ اچھا نہیں ہوا ۔

دھڑکن تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو مجھے سکون مل گیا ہے وہ سکون میں جو میں ڈیروں کی تنہائی میں جاکے ڈھونڈتا تھا وہ مجھے گھر کے شور میں ملا ۔

میں جب بھی بے چین ہوتا تھاتب ڈیرے پر چلا جاتا تھا کیونکہ وہ جگہ میرے ماں باپ کی تھی ۔

مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ وہ جگہ پسند ہے کیونکہ مجھے بہت سکون ملتا ہے وہاں لیکن دھڑکن جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو تم میرا سکون بن گئی ہو ۔

وہ اس کا ہاتھ کا میں آہستہ آہستہ بول رہا تھا جیسے اسے اس کی اپنی زندگی میں اہمیت بتا رہا ہوں ۔

اب مجھے جلدی سے بتاؤ تمہیں کس نے کیا کہا ہے کیوں کہ یہ منت بھی تم نے بے وجہ نہیں مانگی ہوگی اتنا تو میں تمہیں جان ہی چکا ہوں ۔

ذرا سوچا ہے تم نے کہ ایک دن کی دلہن کیا آپ اپنے شوہر سے ملنے نہ آئے تو کتنا برا لگتا ہے ۔لیکن اگر مجھے اپنے نہ آنے کی صحیح وجہ بتاؤ گی

تو مجھے بہت خوشی ہوگی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

جب دھڑکن نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سر پے رکھا ۔

آپ میری قسم کھائیں کہ آپ کسی کو کچھ نہیں کہیں گے ۔

یعنی میرا شک ٹھیک ہے پھوپو سائیں نے کچھ کہا وہ اس کے بولنے سے پہلے بولا تھا

پہلے آپ قسم کھائیں پھر بتاؤں گی ۔

مجھے قسم کھانے سے نفرت ہے دھڑکن بتاؤ مجھے کیا کہا ہے پھوپو سائیں نے وہ اس کے سر سے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا ۔

نہیں بتاؤں گی پہلے آپ مجھے وعدہ کریں کے آپ کسی سے کچھ نہیں کہیں گے اس بارے میں بلکہ اس بات کو یہیں پر بھلا دیں گے ورنہ میں آپ کو بتاؤں گی ہی نہیں ۔

وہ ضدی انداز میں بولی ۔

ٹھیک ہے بتاؤ یہ بات تمہارے اور میرے درمیان رہے گی ۔

وہ بس جاننا چاہتا تھا کہ پھوپو سائیں نے اس سے ایسا بھی کیا کہا ہے کہ وہ اس سے ملنے تک نہیں آئی ۔

کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ تائشہ کی کسی بات کو وہ کوئی اہمیت نہیں دیتی اور نازیہ تو کبھی ایسے معاملات میں پڑتی ہی نہیں تھی تو پھوپو سائیں کے علاوہ اور کوئی ایسا نہیں ہوسکتا جو دھڑکن سے اس طرح کی کوئی بات کرے

دھڑکن نے اسے ایک ایک بات بتا دی۔جسے سن کر کردم کاری ایکشن بالکل دھڑکن کی بالکل سوچ کے مطابق تھا

اب اس بارے میں آپ بالکل بھول جائیں گے جیسے آپ نے وعدہ کیا ہے دھڑکن نے اس کو اس کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے کہا ۔

چائے پیئں گے دھڑکن نے اس کا غصہ کم کرنے کی کوشش کی ۔

جبکہ اس کے شرارتی انداز پر وہ بے ساختہ مسکرایا تھا ۔

ابھی بنا کے لاتی ہوں لڈو بھی لے کےآتی ہوں اتنے دن ہو گئے دادا سائیں تو بالکل مجھے پوچھتے ہی نہیں ۔لڈو کھیلنا تو دور کی بات

ہم دونوں کھیلیں گے ۔کھیلیں گے نا اس نے امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا ۔

جاؤ جلدی سے آؤ کردم نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

نہ جانے کتنے دنوں سے وہ ذہنی ٹینشن لے رہی تھی اور اپنی ٹینشن کسی کے ساتھ شئیر تک نہیں کر پا رہی تھی۔

اب اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دیکھ کر وہ اندر تک پرسکون ہو گیا تھا ۔

جبکہ پھوپو سائیں سے اسے اسی طرح کے رویے کی امید تھے پچھلے 19 سالوں سے انہوں نے حوریہ کو یہ طعنے دیے تھے اور اب دھڑکن اس چیز کا شکار ہورہی تھی جو کردم نے تو کم از کم نہیں ہونے دینا تھا ۔

حوریہ کی بات الگ ہے پھوپو سائیں لیکن میری دھڑکن کسی ملک کی بیٹی نہیں ہے اور آپ کو یہ بات سمجھنی ہوگی کردم نے سوچتے ہوئے کہا

♡

وہ اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی ۔

جب اچانک کھڑکی پر ذرا سی آواز پیدا ہوئی

حوریہ کی آنکھ اچانک ہی کھل گئی تھی آج کل اسے عجیب بےچینی نے گھرا ہوا تھا ۔

اکثر اس کی آنکھ کھل جاتی اسے عجیب عجیب سے خواب آنے لگے تھے وہ خوابوں میں اکثر مقدم کو خود سے دور جاتا دیکھتی ۔

لیکن اب وہ اپنے خواب مقدم کے ساتھ شیئر نہیں کرتی تھی کیونکہ اس کے خواب سننے کے بعد مقدم کا ری ایکشن اسے خواب سے زیادہ ڈرا دیتا ۔

اس کھڑکی کی جانب دیکھا پردے ہوا سے اڑ رہے تھے ۔

اس نے آہستہ سے مقدم کے حصار سے نکلنا چاہا جب مقدم کی آنکھ کھل گئی ۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو وہ اسے اس طرح سے اٹھتے دیکھ کر فوراً اس کے ساتھ اٹھا تھا ۔

مقدم سائیں کھڑکی کھلی ہے بند کرنے جا رہی ہوں ۔وہ اس کے انداز پر بے ساختہ مسکراتے ہوئے اٹھنے لگی ۔

دیکھو کتنی تیز ہوا چل رہی ہے ایسی ہواؤں میں اگر میری خوبصورت سی بیوی کا کوئی جن عاشق ہوگیا تو خبردار تم کھڑکی کے پاس گئی میں خود بند کر کے آتا ہوں ۔

وہ جارحانہ انداز میں اس کا گال چومتا اس کے قریب سے اٹھا تھا جب کہ جن والی بات سن کر حوریہ کی ہنسی نکل گئی ۔

میں اتنی خوبصورت نہیں ہوں مقدم سائیں لیکن آپ پر کوئی چڑیل عاشق ہو سکتی ہے ۔

وہ اس کے دلکش چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی ۔

مقدم سائیں اب چڑیلوں کا کیا کرے گا ایسے تو ایک خوبصورت پری مل گئی ہے کھڑکی بند کرتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے واپس اس کے قریب آگیا ۔

خوبصورت پریاں میرے جیسے ہوتی ہیں ۔حوریہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا کیونکہ وہ کبھی بھی اپنےآپ کو خوبصورت لوگوں میں شمار نہیں کرتی تھی ۔

یہ تو مقدم کی چاہت تھی کہ اسے دن بدن خوبصورت ترین کرتی جا رہی تھی ۔

محبت خوبصورت لوگوں سے نہیں ہوتی حوریہ جس سے محبت ہو وہ خوبصورت ہوتا ہے لیکن یہ بات صرف دل سمجھ سکتا ہے نظریں تو ہمیشہ سے بھٹکتی آئی ہیں

قابو صرف دل رکھنا پڑتا ہے جس طرح سے تم نے میرے دل کو قابو کیا ہوا ہے ۔

مجال ہے جو ٹس سے مس ہو جائے ۔وہ اس کا سر ایک بار پھر سے اپنے سینے پر رکھتے ہوئے بولا ۔

ایک بات بتائیں مجھے کیا رومینٹک باتوں کا کوئی کورس کیا ہوا ہے آپ نے وہ شرارتی انداز میں بولی ۔

جی نہیں یہ نیچرل ہیں جو تمہیں دیکھ کر نکلتی ہیں مقدم نے اپنا گھیرا تنگ کرتے ہوئے کہا ۔

حوریہ مسکراتے ہوئے اس کی باہوں میں سماتی آنکھیں موند گئی شاید ہی اس نے زندگی میں مقدم کی محبت سے زیادہ کچھ خوبصورت محسوس کیا تھا

♡

کردم کی حویلی واپسی سے ملک حویلی میں بھی عید کا سماں تھا ۔

اماں سائیں نے تو اس دن سے ہی ملک سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا جب انہیں یہ پتہ چلا تھا کہ مقدم کے نام کی گولی کردم کے سینے میں لگی ہے ۔

لیکن اس کے ٹھیک ہونے کی خوشی ملک حویلی میں بہت دھوم دھام سے منائی گئی تھی ۔

لیکن ملک کو اس وقت سب سے زیادہ غصہ تائشہ پہ آ رہا تھا جو اسے جھوٹے لارے لگا رہی تھی جبکہ دوسری طرف سویرا نے بھی اس کی کوئی مدد نہیں تھی ۔

سویرا سے رابطہ ختم ہونے کے بعد تائشہ نے خود اس سے رابطہ کیا تھا اس سے مدد مانگی تھی ۔

اور وعدہ کیا تھا کہ وہ حوریہ کو مقدم کے اس حد تک خلاف کردے گی کہ وہ اس کا نام بھی لینا پسند نہیں کرے گی لیکن اس سے پہلے اسے تائشہ کے لیے کچھ کرنا ہوگا ۔

تاشہ کو کردم چاہیے تھا کہ کسی بھی قیمت پر ۔

اس لیے نہیں کہ وہ کردم سے محبت کرتی تھی بلکہ اس لئے کہ وہ دھڑکن کو ہرانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی وہ دھڑکن کا غرور توڑنا چاہتی تھی ۔کردم کی محبت سے اس کا دل تو اسی دن خالی ہو گیا تھا جب اس نے تائشہ کی جگہ دھڑکن کو دی تھی ۔

وہ تو بچپن سے اس گاؤں پر حکومت کرنے کے خواب دیکھتی تھی اس کی ماں نے مقدم کو ہمیشہ ہی گاؤں کے مسائل سے دور رہنے کے لیے کہا مقدم پر یہ ظاہر کیا گیا یہ سب کچھ بورنگ ہے اور وہ یہ سب کچھ نہیں کرسکتا اور کردم کے لیے گاؤں سے بڑھ کر اور کچھ نہ تھا ۔

کہنے کو جائیداد میں مقدم اور کردم کا حصہ بالکل برابر تھا لیکن جس زمینوں پرگاؤں کے لوگوں کا قبضہ تھا وہ ساری زمین شاہ سائیں کے تھی اور وہی اس گاؤں کے مالک بھی تھے ۔اور ان کے بعد ان ساری زمینوں کا مالک اگلے سرپنچ یعنی کے کردم سائیں کو بننا تھا ۔

اس حساب سے گاؤں کے اگلے سرپنچ کا حصہ ان کی جائیداد سے چار گنا زیادہ تھا ۔تائشہ کو حکومت چاہیے تھی جس کے خواب بھی سے اس کی ماں بچپن سے دکھاتے آئی تھی اور سب ہی جانتے تھے کہ اگلا سرپنچ کردم نے ہی بننا ہے کیونکہ مقدم نے اس چیز میں کوئی دلچسپی اب تک ظاہر نہ کی تھی ۔

یہ سچ تھا کہ تائشہ کردم کے لیے دلی جذبات رکھتی تھی لیکن کردم سے کہیں زیادہ اس کی نظر گاؤں کی مالکن بننے پر تھی

اسی لیے ملک نے اسے آئیڈیا دیا جس سے کردم اس کی زندگی میں شامل ہو سکتا ہے ۔

ملک نے اس سے گرنٹی دی تھی کہ اس کے بعد وہ تاتشہ سے نکاح کرلے گا

اس کے بعد وہ تائشہ کا کیا حال کرتا ہے ملک کی کوئی ذمہ داری نہ تھی ۔

اس نے تائشہ کو بتایا تھا اس کے بعد کردم اور تائشہ کی بدنامی ہوگی۔

لیکن اس نے ایک بات نوٹ کی تھی کہ تائشہ اپنے پاگل پن میں اس حد تک آگے جاچکی تھی

کہ نہ تو اسے بدنامی کا ڈر تھا اور نہ کردم کا۔

ملک نے اسے گرنٹی دی تھی کہ جو کھیل وہ کھیلے گا اس کے بعد دھڑکن خود کردم کو چھوڑ کر چلی جائے گی اور کردم کی شادی اس کے ساتھ ہو جائے گی ۔

تائشہ نے اس کا بھرپور ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس سے پہلے اسے کردم کی شادی تائشہ کے ساتھ کروانی تھی

♡

جنید ابھی کردم کے کمرے سے باہر نکلا تھا کہ تائشہ جو چائے لے کر اس کے کمرے کی طرف آرہی تھی اس سے بُری طرح سے ٹکرائی

دو ٹکے کے آدمی اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے ۔

وہ اس پر برسی تھی۔

دیکھ کر آپ نہیں چل رہی تھی تائشہ بی بی ۔اگر آپ کمرے کے اندر آ ہی رہی تھی تو سامنے سے آتی اس طرح سے چھپ کر کیوں آرہی تھی ۔

یا آپ اندر ہونے والی گفتگو کو ملاحظہ فرما رہی تھی لیکن آپ کی معلومات کے لئے میں بتادوں کہ اندر میں تھا کردم سائیں کے ساتھ دھڑکن بی بی نہیں جنید بھی اس کے انداز پر تپ کر بولا تھا ۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم اور تمہاری ہمت کیسے ہو مجھ سے اس طرح سے بات کرنے کی ہمارا کھاتے ہو اور ہم پر ہی زبان چلاتے ہو تائشہ غصے سے پھلکاری تھی جبکہ کردم بھی اس کی آواز سن چکا تھا

معاف کیجیے گا بی بی لیکن حرام نہیں کھاتا جو کھاتا ہوں کمائی کرتا ہوں ۔ دو نوالوں کے لیے دن رات محنت کرتا ہوں ۔آپ کوئی پکی پکائی آکر میرے ہاتھ میں نہیں رکھتی ۔کردم کے خاص ملازم کے سامنے تو ویسے بھی کسی کی نہیں چلتی تھی ۔

وہ صرف کردم کے لئے کام کرتا تھا اور کسی کی سننا یا ماننا اس کا کام نہیں تھا ۔

وہ تو کردم کے حکم کے بغیر دادا سائیں کی بھی نہیں سنتا تھا یہ تو پھر کردم کی کزن تھی ۔

ہاں اگر اس کی شادی کردم کے ساتھ ہو جاتی تو پھر شاید وہ اس کے لیے بھی اہم ہوتی

دو ٹکے کے آدمی تمہیں تو میں ابھی نوکری سے فارغ کرتی ہوں ۔مجھے باتیں سنا رہے ہو وہ ابھی تک ایسے سنانے میں مصروف تھی کہ کردم کمرے سے باہر آگیا ۔

بکواس بند کرو تائشہ ایک تو تم غلطی کرتی ہو اور اوپر سے تم جنید کو بیکار میں سنا رہی ہو

کرنا تو تمہیں یہ چاہیے کہ ابھی کے ابھی تم جنید سے معافی مانگو ۔کردم نے غصے سے کہا جبکہ اس ہنگامے کے بعد گھر کے سب افراد وہاں جمع ہو رہے تھے ۔

کردم تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا تائشہ کیوں ایک ملازم سے معافی مانگے گی ۔ پھوپھو سائیں سے اپنی بیٹی کی بے عزتی برداشت نہ ہوئی ۔

کیونکہ اس نے بدتمیزی کی ہے پھوپو سائیں اور جنید آپ سب کا ملازم نہیں ہے میرا ساتھی ہے اس پر حکم چلانے کا حق صرف مجھے ہے کسی اور کو نہیں جو اس سے بدتمیزی کرے گا کردم سائیں سے بدتمیزی کرے گا یہ بات یاد رکھیے گا ۔

تائشہ بہتر ہوگا کہ تم اس سے معافی مانگ لو ۔اس لیے نہیں کیونکہ وہ ملازم ہے بلکہ اس لئے کہ وہ تم سے بڑا ہے اور تم نے اس کے ساتھ بدتمیزی کی ہے ۔کردم نے غصے سے کہا تھا جبکہ تائشہ نفرت سے جنید کو گھور رہی تھی ۔

رہنے دیجئے سائیں یقیناًانہیں ان کی غلطی کا احساس ہو چکا ہوگا جنید نے اس کی گھوری کی پرواہ کیے بغیر کہا ۔

جب کہ اس کے الفاظ تائشہ کو ایک بار پھر سے سلگا گئے تھے ۔

دو ٹکے کا ملازم گھٹیا آدمی اسے تو میں دیکھ لوں گی تائشہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی ۔

آہستہ آہستہ سب لوگ اپنے اپنے کمرے کی طرف جا چکے تھے جبکہ دھڑکن اور کردم ابھی تک وہیں کھڑے تھے

کتنی بدتمیز ہیں نہ تائشہ دیدہ ----

دھڑکن نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے معصومیت سے شرارت بھری آواز میں کردم کا کچھ یاد دلایا تھا۔

میں اتنی بدتمیزی کروں تو مجھے معافی مانگنی پڑتی ہے پر جنید لالا کو ایسے معافیوں کی ضرورت نہیں وہ خاصی اونچی آواز میں اسے کچھ یاد کرواتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا مسکراتا ہوا اس کے پیچھے آیا تھا

♡

دادا سائیں نے تائشہ کو اپنے کمرے میں بلایا تھا وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن پھر بھی ان کے سامنے انجان بننے لگی

ملک نے جو کہا تھا اس نے اب وہی کرنا تھا۔

اب وہ دن دور نہیں تھا جب کردم ہمیشہ کے لئے اس کا ہونے والا تھا اور کردم کے ساتھ ساتھ یہ پورا گاوں بھی اس نے جو فیصلہ کیا تھا اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ کردم اس سے نفرت کرنے لگے لیکن اس کا تو ہو سکتا تھا۔

وہ چاہے ساری زندگی اس سے نفرت کرتا رہے کبھی اس سے بات نہ کرے لیکن وہ اس کے نکاح میں شامل تو ہو سکتی تھی نہ وہ اس گاؤں کی مالکن تو بن سکتی تھی

اب اس کا مقصد صرف کردم کو حاصل کرنا نہیں بلکہ دھڑکن کو ہارانہ تھا وہ دھڑکن کا غرور ختم کرنا چاہتی تھی ۔

وہ غرور جس میں دھڑکن کہتی تھی کہ کردم اس کا شوہر ہے اور وہ دھڑکن کو اس گاؤں کی مالکن بنتے نہیں دیکھ سکتی تھی

اس نے ناناسائیں کے کمرے میں قدم رکھا تو انھوں نے مسکراتے ہوئے اپنے قریب بلایا ۔

بیٹا کل صبح تمہارے سامنے ہم نے کچھ مہمانوں کا ذکر کیا تھا آج وہ لوگ یہاں آنے والے ہیں میں جانتا ہوں تمہارے لیے فی الحال یہ سب کچھ بہت مشکل ہے تم کردم کے لیے جذبات رکھتی تھی لیکن بیٹا زندگی ایک ہی جگہ کھڑے رہنے کا نام تو نہیں ہے تمہیں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا ہوگا اور ارحم بہت اچھا انسان ہے

اور تمہیں پسند بھی کرتا ہے اگر تمہاری اجازت ہو تو ہم یہ بات آگے بڑھائے انہوں نے اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے بہت مان سے پوچھا تھا

جب تائشہ جیسی آپ کی مرضی نانا سائیں کہتے ہوئے ذرا سا مسکرائی

اس کی مسکراہٹ نے دادا سائیں کو پرسکون کر دیا تھا ۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے پھر ہم اپنے اس پیاری سی نواسی کو رخصت کرنے کی تیاریاں کرتے ہیں انھوں نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا ۔تائشہ شرمیلی سی مسکراہٹ اپنے لبوں پہ سجائے ان کے کمرے سے باہر نکل آئی

♡

سارے گھر میں خوشبو پھیلی ہوئی تھی نئے نئے پکوان بنائے جارہے تھے امریکہ سے جو رشتہ تائشہ کے لیے آیا تھا وہ لوگ آج تائشہ کو انگھوٹھی پہنانے والے تھے ۔

جبکہ تائشہ نے بھی اپنی پوری پلاننگ کر رکھی تھی اور ملک کے کہنے میں آکر آج تائشہ وہ کرنے جارہی تھی جس سے کردم شاہ ساری زندگی کے لئے صرف اس کا ہو سکتا تھا ۔

شام کے سائے گہرے ہوتے ہیں گھر کے سب افراد گھر آچکے تھے ۔

مہمانوں کی آمد نے خوشگوار سا ماحول پیدا کر دیا تھا ۔

تائشہ ہر تھوڑی دیر کے بعد نظر اٹھا کر مسکرا کر سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھتی وہ اس کی نظروں اور مسکراہٹ سے ہی اپنے لیے پسند کی کا اندازہ لگا سکتا تھا ۔

ٹھیک ہے پھر اس جمعہ کو نکاح رکھتے ہیں تائشہ کو انگوٹھی پہناتے ہوئے عورت نے خوشگوار انداز میں کہا

جبکہ تائشہ مسکرا کر شرماتے ہوئے نانا سائیں کی طرف دیکھنے لگی ۔

اس کی مسکراہٹ نے نانا سائیں کو اندر تک سرشار کر دیا تھا ۔

اتنا تھوڑا وقت ہمیں تھوڑا اور وقت دیں ہم دھوم دھام سے اپنی بچی کو رخصت کرنا چاہتے ہیں ۔

دادا سائیں نے کہا تو عورت اپنے بیٹے کی طرف دیکھنے لگی

نہیں شاہ سائیں ہمیں کچھ نہیں چاہیے ہمیں بس آپ کی بیٹی چاہیے اور پھر ارحم بھی کچھ ہی دنوں کے بعد امریکا لوٹ جائے گا اسی لئے ہم معذرت خواہ ہیں آپ کو زیادہ وقت نہیں دے سکتے

انہوں نے بہت طریقے سے دادا سائیں سے التجا کی تھی ۔

ٹھیک ہے پھر جمعہ کو سادگی سے نکاح کر دیتے ہیں لیکن باقی رسمی ہم دھوم دھام سے کریں گے دادا سائیں نے ان کی بات کا مان رکھتے ہوئے کہا ۔

♡

تھوڑی دیر میں سب بڑے الگ سے بیٹھ گئے جبکہ ارحم تائشہ سویرا دھڑکن اور حوریہ وغیرہ کے ساتھ بیٹھا تھا

میرے موبائل میں سروس نہیں آ رہی شاید یہاں پر سروس نہیں ہے ۔آپ پلیز مجھے کسی سروس والی جگہ پر لے چلیں گی اس نے تائشہ کو دیکھتے ہوئے اپنے موبائل کو ٹٹولا

تائشہ آرام سے بیٹھی ارحم کا انٹرویو سن رہی تھی

سروس تو ہے دھڑکن نے فوراً اپنا موبائل چیک کیا تھا ۔

شاید اس موبائل کی نہیں ہوگی دھڑکن سویرہ نے سے گھورتے ہوئے کہا تھا ۔

او اچھا اس طرف سروس ہے جائیں تائشہ دیدہ لے جائیں انہیں اپنے ساتھ سروس والی جگہ پے دھڑکن نے تائشہ کی طرف اشارہ کیا جبکہ وہ مسکراتے ہوئے ارحم کے پیچھے چل دی دھڑکن کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر تائشہ کے دماغ میں چل رہا ہے وہ تو اس رشتے سے کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہی تھی ۔

خیر جو بھی تھا دھڑکن کی تو جان چھوٹ رہی تھی اس لیے وہ بہت خوش تھی

سویرہ دیدہ یہ آپ نے کیا کیا مقدم سائیں کو پتہ چل گیا کی تائشہ دیدہ اور ارحم اکیلے ہیں تو بہت غصہ ہوں گے حوریہ نے سویرا کو سمجھاتے ہوئے کہا ۔

کم اون حوریہ مقدم سائیں کو کون بتائے گا اور ویسے بھی وہ باہر بڑوں کے ساتھ ہیں تائشہ کو ایک بار ارحم سے مل کر دیکھ تو لینا چاہیے کہ وہ کیسا ہے اس طرح سے اجنبی انجان بن کر زندگی کیسے کٹے گی سویرا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ مقدم کا تھوڑا سا ڈر اسے بھی تھا

♡

ارحم جی صحن میں شاید سروس نہ ہو اوپر ہوگی اس نے چھت کی طرف اشارہ کیا جبکہ باہر کردم کے ساتھ اپنے بابا کو کھڑے دیکھ کر وہ اس کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگا ۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تائشہ نے پہلے سے ٹائپ کیا ہوا میسج کردم کے نمبر پر سینڈ کر دیا

ویسے کیا کرتی ہیں آپ اس نے تائشہ کے ساتھ چلتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

کچھ خاص نہیں بس گھر پے ہی ہوتی ہوں وہ اس کے ساتھ چھت پے آئی۔

اس نے اس کے ساتھ چھت پر رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

ابھی وہ اس کا دھیان آگے پیچھے کرنے کے لیے کوئی بہانہ ڈھونڈ ہی رہی تھی کہ ارحم کا فون سچ میں بول اٹھا ۔

آپ فون اٹینڈ کرلیں کوئی ضروری کال ہوگی اسے فون کاٹتے دیکھ کر وہ فوراً بولی تھی ۔

میں وہاں ہوں اس نے چھت پہ بنے تین چار کمروں میں سے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے آہستہ آہستہ اندھیرہ چھا رہا تھا تائشہ اس کے قریب سے اٹھ کر اس کمرے کی طرف آگئی ۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی اس نے دیکھا کردم پہلے ہی وہاں موجود تھا ۔

کمرے کی لائٹ بند تھی ۔اوپر والے کمرے کی لائٹ کم ہی کوئی جلاتا تھا صرف ملازم جب صفائی کرنے اس طرف آتے تب بھی یہ کمرے روشن ہوتے تھے ورنہ یہ کمرے حویلی کا فالتو حصہ تھے

تائشہ ملک کے کہنے پر عمل کرتے ہوئے فورا ہی بھاگتی ہوئی کردم کے پاس آئی اور اس کے سینے سے جالگی ۔

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی پلیز بچالیں مجھے آپ جو دعوے کرتے تھے مجھ سے محبت کے کہ آپ میرے بغیر نہیں رہ سکتے تو پھر میرے بغیر پرسکون زندگی کیسے رہے ہیں آپ ۔

سمجھ سکتی ہوں کہ اب ہماری شادی گھر والوں کی رضامندی سے نہیں ہو سکتی لیکن کیا آپ کو میری تڑپ نظر نہیں آتی میں مر جاوں گی آپ کے بغیر میں مر جاؤں گی ۔وہ اس کے سینے سے لگی بلک بلک کر روتے ہوئے بولی جب کہ دروازے پر کھڑے ارحم کے پیروں سے جیسے زمین نکل چکی تھی ۔

جبکہ تانشہ اپنا پلان کامیاب ہوتے اندر ہی اندر بہت خوش تھی جب کسی نے اچانک ہی کمرے کی لائٹ آن کر دیں ۔

وہ فورا کردم سے الگ ہوئی تھی ۔

لیکن کردم کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے پیروں سے زمین نکل گئی

مقدم کو جیسے ہی یہ پتہ چلا تھا کہ تانشہ اور ارحم ایک ساتھ اکیلے چھت پے ہیں اس کی برداشت سے باہر ہوگیا وہ اس کے نکاح میں نہیں تھی جو وہ اسے اکیلے چھت پر جانے دیتا اور اس بات کا اظہار کرتے ہوئے مقدم نے ارحم کے ماں باپ کا بھی لحاظ نہ کیا تھا ۔

لیکن چھت پر جو نظارہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اس کے بعد اس کی انا کو گہری چوٹ لگی تھی ۔

وہ اس کی شادی کسی شہزادے کے ساتھ کرانا چاہتا تھا اور وہ ایک نوکر کے ساتھ ---غصے سے مقدم کا پارہ ہائی ہو اور اس نے کھینچ کا جنید کو وہاں سے باہر نکالتے ہوئے بری طرح پیٹنا شروع کر دیا ۔

♡

دو ٹکے کے آدمی تجھے ہم نے عزت دی تجھے اپنی بہنوں کے ساتھ بٹھایا اور تو نے ہمارے ساتھ اس طرح سے کیا۔

اپنی پینٹ سے بلٹ نکالتے ہوئے اس نے جنید کو بری طرح سے پیٹا تھا۔

تائشہ نے کہا کے بھرتے ہوئے ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہیے تھی

لیکن جنید کے اگلے الفاظ سن کر تائشہ بیہوش ہونے کے قریب تھی

مجھے معاف کر دیجیے سائیں میں اپنی اوقات بھول گیا تھا میں اپنی اوقات سے بڑے خواب دیکھنے لگا تھا تائشہ بی بی سے محبت کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میں بھول گیا تھا کہ میں کون ہوں۔

مجھے معاف کر دیجئے لیکن خدا کے لئے مجھے میری محبت دے دیں میں ان کے بغیر مر جاؤنگا وہ مقدم کے پیر پکڑتے ہوئے بولا تھا جبکہ حویلی والے سناٹے میں آچکے تھے۔

لالا یہ جھوٹ بول رہا ہے آپ نے جو کچھ دیکھا وہ سچ نہیں ہے میں اس سے پیار نہیں کرتی تائشہ نے روتے ہوئے اپنی سچائی بیان کرنے کی کوشش کی جب مقدم نے ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر جھاڑ دیا۔

مولوی کو بلائیں دادا سائیں ابھی کے ابھی سے فارغ کریں یہاں سے اور اس کے بعد یہ گھٹیا آدمی اپنی شکل نہیں دکھائے گا۔مقدم نے جذبات سے بھرپور فیصلہ سنایا۔

اور اس وقت یہ فیصلہ دادا سائیں کو بالکل ٹھیک لگ رہا تھا۔

♡

تائشہ روتی رہی تڑپتی رہی لیکن کسی نے اس کی بات نہیں سنی۔

کیونکہ سب نے اپنی کانوں سے محبت بھری داستان اس کے لبوں سے سنی تھی جب وہ جنید کے سینے سے لگی بلک بلک رو رہی تھی

دادا سائیں نے کہا تھا کہ اگر تائشہ نکاح کیلئے اپنی منظوری نہیں دیتی تو اسے گولی مار دی جائے۔

دھڑکن تو خیرانگی اور پریشانی سے یہ سارا تماشہ دیکھ رہی تھی آخر اچانک ہوا کیا تھا کردم کو چھوڑ کر وہ جنید کے پیچھے کیسے لگ گئی۔

جب کہ اس سارے معاملے میں اگر کوئی خاموش تھا تو صرف کردم۔

وہ گہری نظروں سے جنید کو دیکھ رہا تھا جبکہ جنید نظر جھکائے وہیں بیٹھا تھا نہ تو اس نے جنید پر ہاتھ اٹھایا اور نہ ہی کوئی سوال پوچھا تھا وہ تو شاید اس کی مرضی سے سانس بھی نہ لے اور اسی کے گھر کی عزت پر اس طرح کی نگاہ کردم کے لیے اس بات پر یقین کرنا ناممکن تھا۔

روتی دھوتی تائشہ کا نکاح جنید سے ہوگیا۔

تائشہ کی اس حرکت کی وجہ سے نانا سائیں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر دعا تک نہ دی تھی۔

جبکہ پھوپھو سائیں تو بس تائشہ کو آخری لمحے تک پیٹتی ہی رہیں۔

اور پھر وہ رخصت ہو کر حویلی سے گاؤں کے ایک مکان میں آگئی۔

راستے میں جنید نے ایک لفظ تک نہ کہا تھا بلکہ جو کچھ بھی ہوا اس کی وجہ سے کافی غصے میں لگ رہا تھا جبکہ تائشہ اس کے گھر جاکر اسے اس کی نہ صرف اوقات بتانے والی تھی بلکہ اس سے طلاق لے کر کردم شاہ کی زندگی میں شامل ہونا چاہتی تھی

ملک کے کہنے پر عمل کر کے اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی ۔

اس سے اچھا تو ارحم تھا تائشہ سوچ کررہ گئی کیا وہ ایک ملازم کی بیوی بن کے ساری زندگی رہے گی ۔

ہرگز نہیں کبھی زندگی میں نہیں ۔اس دو ٹکے آدمی کو تو میں اس کی اوقات بتاؤں گی ۔

تائشہ سوچتے ہوئے اس کے ساتھ چلتی رہی اور اس کے چھوٹے سے مکان کے اندر آگئی ۔

حویلی سے نکلتے ہوئے جنید نے کردم کا موبائل اس کے ہاتھ میں پکڑایا تھا ۔

اور اس سے کہا تھا کہ وہ کبھی کردم کی عزت پرآنچ نہیں آنے دے گا ۔یقیناً اب تک وہ تائشہ کا میسج پڑھ چکا ہوگا ۔

جس میں لکھا تھا کردم سائیں چھت پہ آئیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے اگر آج آپ چھت پہ نہ آئے تو میں اپنی جان دے دوں گی ۔

اور میری موت کے ذمہ دار آپ ہوں گے ۔

کردم کا موبائل اس وقت جنید کے ہاتھ میں تھا اور یہ میسج پڑھتے ہی وہ فورا اوپر چلا گیا کیونکہ کردم اس وقت مصروف تھا اسے ڈر تھا کہ تائشہ کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کر دے ۔

لیکن جو تائشہ نے کیا تھا اس کے بعد اس پورے گاؤں میں کردم کی کتنی بدنامی ہونی تھی یہ وہ جانتا تھا ۔

اسی لیے کردم کو بدنامی سے بچانے کے لیے اس نے تائشہ کو اپنے نکاح میں لے لیا تھا

اور اب اس جلیبی جیسی لڑکی کو بالکل سیدھا کرنے کا خود سے عہد کرتا ہوا وہ گھر کے اندر چلا آیا

۔

جب اس کا موبائل بجا موبائل پر کردم کا میسج تھا جو ایسے ڈیرے پر بلا رہا تھا ۔

اپنے گھر کو باہر سے لاک کرتا ہوں ڈیرے کی طرف چلا گیا

♡

♡

سائیں آپ کا یہ ملازم تو آپ کے لیے جان بھی دے سکتا ہے یہ تو کچھ بھی نہ تھا تائشہ کو سارے گاؤں میں بد نام کرنا چاہتی تھی اس کا مقصد آپ کو پورے گاؤں میں ذلیل کرنے کا تھا اور میرے ہوتے اگر میں اسے کامیاب ہونے دیتا تو میرے ہونے کا کوئی مطلب ہی نہ تھا

بس اسی وجہ سے جیسے ہی آپ کے موبائل پر تائشہ کا میسج آیا میں فورا ہی اوپر چلا گیا ۔

مجھے ڈر تھا یہ نہ ہو کہ وہ جذباتی لڑکی کوئی الٹا سیدھا قدم اٹھاتے لیکن اگر مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ وہ اتنی غلیظ حرکت کرنے والی ہے۔

سائیں وہ ایک بیمار ذہانت کی لڑکی ہے نہ تو اس سے اپنی عزت کی پرواہ ہے اور نہ ہی حویلی والوں کی نہ تو اس نے اپنے نانا سائیں کی عزت کی پرواہ کی اور نہ ہی اپنے ماں کی پرورش کی ۔

اتنی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے اسے ذرا شرم نہ آئے اور دماغ دل اور دماغ میں کوئی ڈر نہ تھا۔
جنید کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی اس کی اس حرکت نے نہ صرف جنید کو ی بلکہ پورے خاندان کو حیران کر دیا تھا وہ ایک سلجھی ہوئی بچی تھی سب کی آنکھوں کا تارا اس کی ایسی حرکت نے سب کو شاکڈ کردیا۔

مقدم نے یہاں آنے سے پہلے مقدم اور دادا سائیں کو ساری بات بتا دی تھی۔
اور دادا سائیں نے صبح ہوتے ہی حویلی پہنچنے کا حکم دیا تھا
لیکن اس سب کے باوجود اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہوئی تو تھی تو جنید کے ساتھ جنید نے یقیناً اپنے لئے اس طرح کی مطلبی لڑکی نہیں سوچی ہو گی وہ بھی اپنے ہم سفر کے لیے کوئی سوچ رکھتا ہوگا یقینا اس کے دل میں تائشہ جیسی لڑکی کبھی نہ ہوگی ۔
دیکھو جنید میں نہیں چاہتا کہ تم تائشہ کے ساتھ یہ رشتہ زبردستی نبھاؤ ۔اگر تم اسے چھوڑ کر اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتے ہو تو کبھی یہ مت سوچنا کہ ہم اس بات کا برا لگے گا۔
تمہیں تمہاری زندگی کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے کا حق ہے ۔کردم نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا ۔

کردمت آیات ہمیشہ سے جانتے ہیں میں نے اپنے سارے جذبات اپنی بیوی کے لئے رکھے ہیں ۔اور آپ کی فکر نہ کریں آپ کو میری طرف سے شکایت کا موقع نہیں ملے گا

میرے سارے جذبات میری بیوی کے لئے ہے اب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کوئی اور ہو یا تائشہ ۔میک اچھے شوہر کی طرح اس کا پورا خیال رکھنے کی کوشش کروں گا ۔

لیکن اس سب سے پہلے مجھے لگتا ہے اسے ایک اچھی بیوی بنانا پڑے گا ۔اور آپ کو تو پتا ہی ہے کہ ٹیڑی چیزوں کو سیدھا کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے ۔

جنید نے مسکراتے ہوئے کہا کردم کو یقین نہیں تھا کہ جنید تائشہ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے کے بارے میں سوچے گا وہ نہیں چاہتا تھا کہ جنید کے ساتھ تائشہ کی اس حرکت کی وجہ سے کوئی بھی زبردستی کی جائے ۔

لیکن جنید پھر بھی یہ رشتہ نبھانا چاہتا تھا یہ بات کردم کے لیے بہت خوشی کی تھی کیونکہ تائشہ چاہے جتنا بھی اس کے ساتھ غلط کرنے کے بارے میں سوچ لے وہ تائشہ کے لئے کبھی برا نہیں سوچ سکتا تھا اور وہ اس کی پھوپو سائیں کی بیٹی تھی

♡

تائشہ نہ جانے کتنی دیر دروازہ کھٹکھٹاتی رہی لیکن کسی نے دروازہ نہ کھولا جنید سے باہر لاک کر کے گیا تھا ۔

جنید کی اس حرکت نے اسے بہت غصہ دلایا تھا ایک بار وہ واپس آجائے وہ اسے ٹھیک سے اس کے اوقات یاد دلانا چاہتی تھی۔

وہ مسلسل اپنے فون پر ملک کو کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی ایک یہی فون تھا جو وہ اپنے ساتھ لائی تھی رات کے اندھیرے گہرے ہوتے جا رہے تھے ۔

وہ مسلسل ملک کا کال کرتی رہی لیکن شاید ملک کو پتہ چل چکا تھا کہ حویلی میں کیا ہنگامہ ہوا ہے ۔

لیکن اسے یہ بات کون بتا سکتا ہے ۔اور اگر اسے ابھی تک کچھ پتہ نہیں تو وہ اس کا فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔

کال کرکر کے اب وہ اٹھ کر سامنے بنے کمروں کی طرف آگئی

کمرے تقریبا سب ہی کھلے تھے بس باہر سے کڑی لگی تھی تائشہ نے پہلا کمرہ کھولا تو اس کمرے میں ایک طرف صوفہ اور دوسری طرف کرسیاں لگی تھی بیچ میں دو بڑے بڑے شیشے کے ٹیبل تھے ۔

اور ان پر رکھے ایش ٹرے بتا رہے تھے کہ یہاں پر ضرور کردم سائیں اور اس کی میٹنگ ہوتی ہے ۔وہ جانتی تھی کہ جنید بہت سگریٹ پیتا ہے ۔اور اسی کی ایک نشانی سامنے ٹیبل پر رکھے ایش ٹرے میں لاتعداد سگریٹ کے ٹکڑے تھے ۔

وہ سر جھٹکتی دوسرے کمرے کی طرف آئی جہاں ایک جہازی سائز بیڈ تھا جس کے ساتھ کچھ فاصلے پر ایک سٹڈی ٹیبل تھا جس پر بہت ساری کتابوں کا انبار تھا جنید نے اپنی پڑھائی شہر سے مکمل کی تھی ۔

وہ ایک پڑھا لکھا نوجوان تھا اور گاؤں کے سارے حساب کتاب بھی وہی دیکھتا ۔

لیکن تائشہ کو اس میں کوئی انٹرسٹ نہ تھا تو اس کی کتابوں میں کیا ہوتا وہ اپنا بھاری کام والا دوپٹہ اٹھا کے ایک طرف رکھتے بیڈ پر لیٹ گئی ۔

جبکہ اس نے سوچ لیا تھا کہ جنید کو وہ اس کی اوقات ضرور یاد دلائے گی

♡

ہائے میں تو اپنی بچی کے لیے شہزادوں کے خواب دیکھتی تھی اور وہ ایک ملازم کے ساتھ ہائے ہائے میں لٹ گئی میں برباد ہوگئی پھوپو سائیں اپنے سر کو پیٹتی مسلسل روئے جا رہیں تھیں ۔

حوریہ انہیں سنبھالنے کے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی جبکہ دھڑکن بھی اداسی سے ان کے قریب کھڑی تھی ایک سویرا ہی تھی جس سے اس کی ہنسی کنٹرول نہیں ہورہی تھی وہ نیچے زمین میں نظریں گاڑے اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب دھڑکن نے اسے گھور کر دیکھا

یار میں کیا کروں پھوپو سائیں اتنا فنی فیس بنا رہی ہیں کہ میری ہنسی کنٹرول نہیں ہورہی سویرا نے اپنی مجبوری بتائی۔

سویرہ بیٹا تم یہیں رک جاؤ آج کی رات مجھے رضوانہ آپا کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی احمد شاہ نے سویرا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ نے دیکھ کر رہ گئ مطلب کے وہ ساری رات روئیں گی پیٹیں گی اور وہ ان کی بین سنتی رہے گی ہرگز نہیں

بابا سائیں آپ کو تو پتا ہی ہے مجھے اکیلے سونے کی عادت ہے سویرا نے فوراً انکار کرتے ہوئے کہا

میں رک جاتی ہوں خالا سائیں کے پاس حور نے فورا اپنی حدمات پیش کی اور یہ کرتے ہوئے اس نے مقدم کے چہرے کو نہیں دیکھا تھا۔

لیکن خود کو اس کی نظروں کے حصار میں محسوس کر وہ اس بات کا اندازہ لگا چکی تھی کہ مقدم کو اس کا یہ فیصلہ ہرگز پسند نہیں آیا

سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ مقدم آخری لمحے تک اسے غصے سے گھورتا رہا مقدم کی اجازت کے بغیر یہ فیصلہ حور یہ کو بہت بھاری پڑنے والا تھا یہ وہ سمجھ چکی تھی

دھڑکن تھوڑی دیر کے لئے سویرا کے کمرے میں اس کے ساتھ رکی اور پھر اپنے کمرے میں آکرکردم کا انتظار کرنے لگی وہ جانتی تھی کہ کردم بہت پریشان ہوگا۔

پریشان تو گھر کے سب ہی لوگ تھے تائشہ کے اس قدم نے سب کو حیران کر دیا تھا اور سب سے زیادہ دھڑکن کو دھڑکن تو یہ سمجھ رہی تھی کہ تائشہ کردم سے محبت کرتی ہے لیکن یہاں تو کچھ اور ہی ہو رہا تھا ۔

♡

کردم کمرے میں داخل ہوا تو دھڑکن کو بیڈ پر بیٹھے اپنے انتظار میں پایا ۔

وہ جانتا تھا کہ گھر میں سب کی طرح دھڑکن بھی اس سارے ہنگامے میں بہت ڈسٹرب ہوئی ہے

اس وقت کردم کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا ۔

وہ اپنے سر کو انگلیوں سے مسلتا ہوا اس کے پاس آیا ۔

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کے سر میں درد ہے میں چائے بناؤں آپ کے لیے انتہائی معصومیت سے مدھم سے لہجے میں پوچھا ۔

اس کے انداز پر اتنی پریشانی میں بھی وہ مسکرا دیا

میں بنا کے لاتی ہوں اس کی مسکراہٹ دیکھ کر دھڑکن فورا ہی کمرے سے نکل کر اس کے لئے چائے بنانے چلی گئی جبکہ وہ اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر لیٹ گیا ۔

ذہن میں بس ایک ہی سوال چل رہا تھا کیا ہوا کیا تائشہ جنید کے قابل تھی جنید کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی وہ کیسے تائشہ جیسی مطلبی لڑکی کے ساتھ ساری زندگی کاٹے گا جسے نہ اپنی عزت کی پرواہ ہے اور نہ ہی اپنوں کی

وہ بیڈ پر لیٹا مسلسل اپنا سر دبا رہا تھا جب دھڑکن چائے بنا کے لائی

آپ چائے پیئیں میں آپ کے کپڑے نکالتی ہوں پھر فریش ہو جائیے گا ۔وہ چائے اس کی سائیڈ ٹیبل پر رکھتی اس کے لیے کپڑے نکالنے لگی ۔ جب کہ کردم چائے پیتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

یہ لڑکی کتنی جلدی اس کے مزاج کو سمجھ چکی تھی اس معاملے میں وہ جتنا خدا کا شکر ادا کرتا کم تھا اسے ایک سمجھنے والی بیوی ملی تھی شکر تھا کہ تائشہ اس کا نصیب نہیں تھی لیکن تائشہ جس کا نصیب بنی تھی اس کے لئے کردم بہت پریشان تھا

چائے پینے کے بعد بھی وہ مسلسک اپنے سر کو دبا رہا تھا

ایسا پہلی بار ہوا تھا جب کردم بنا فریش ہوئے دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا ۔

دھڑکن نے اس کے سرہانے کے قریب اپنی جگہ بنائی اور اس کا اپنا سر دباتے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ۔

سرہہاں رکھیں میں دباتی ہوں اس نے اپنی گود کی طرف اشارہ کیا کردم نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا ۔پھر خاموشی سے اس کی گود میں اپنا سر رکھ لیا وہ آہستہ آہستہ اسکا سر دباتی قریب رکھے تیل کی بوتل سے اس کے سر کی مساج کرنے لگی ۔

کیا کر رہی ہو تم دھڑکن تم ہی تم ہوتی جا رہی ہو مجھ میں اگر یہی سب کچھ چلتا رہا تو مجھ میں تو میرا کچھ بچے گا ہی نہیں ۔تھوڑا سا تو رحم کرو یار صرف تمہارا ہی ہوتا جا رہا ہوں اپنے بالوں میں چلتے اس کے ہاتھ تھام کر کردم نے اپنے لبوں سے لگایا تو دھڑکن شرما کے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے لگی ۔

آپ اس طرح کی باتیں کریں گے تو میں آپ کا سر نہیں دباؤں گی وہ اپنے گالوں کی سرخی چھپانے کی ناکام سی کوشش کرتے ہوئے بولی ۔

کیا بات ہے مسزکردم شاہ شرما رہی ہے اگر ایسا ہی چلتا رہا تو بہت پروبلم ہوجائے گی دھڑکن سائیں میں تو یہ شرم و حیا کے سارے پردہ ہٹانے کا ارادہ رکھتا ہوں ۔وہ اس کے بالوں کی ایک لٹ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا

مجھے آپ کے سر میں ضرورت سے زیادہ درد محسوس ہو رہا ہے میں حوری دیدہ سے گولی لے کے آتی ہوں وہ اپنا دامن بچاتے فورا اس کے قریب سے اٹھ گئی

گولی تو یہاں سے بھی مل جائے گی دھڑکن سائیں اس کے لیے تمہیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا تھوڑی دیر پہلے کی ٹینشن کو وہ بھلا چکا تھا ۔

جی نہیں یہاں ختم ہوگئی ہے حوریہ دیدہ کے پاس ہے وہاں سے لے کے آتی ہوں وہ فورا کمرے سے باہر بھاگتے ہوئے بولی جبکہ اس کے اس طرح سے بھاگنے پر کردم کا قہقہ بے ساختہ تھا

♡

جنید گھر واپس آیا تو کافی تھکا ہوا تھا وہ سارے رات زمینوں پر آیا نیا سامان ٹرکوں سے اترا رہا تھا جو کہ سکول کے کام کے لیے اس نے دوبارہ سے منگوایا تھا کردم کی غیر حاضری میں اس نے سکول کا کام دوبارہ سے شروع کروا دیا تھا

کیونکہ کردم نے اسے ایک بار بتایا تھا کہ یہ صرف دادا سائیں کا نہیں بلکہ کردم کا اپنا خواب بھی ہے کہ یہاں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے سکول بنے ۔

اور تب سے ہی جنید نے اسے اپنا بھی خواب بنا لیا تھا ۔

اس وقت وہ تائشہ کے بالکل منہ نہیں لگنا چاہتا تھا اور نہ ہی اس کی شکل دیکھنا چاہتا تھا لیکن مجبوری تھی کہ اسے بتانا تھا کہ گھر میں ہر چیز موجود ہے اسی لیے اسے بھوکا مرنے کے ہرگز ضرورت ہے ۔

اور اس کے کپڑے بھی کافی گندے ہو چکے تھے سامان وجہ سے جو اسے چینج کرنے تھے ۔

وہ اپنے کمرے میں آیا تو تائشہ اس کے بیڈ پر بڑے شان بے نیازی سے سو رہی تھی ۔

وہ خاموشی سے اپنے کپڑے نکال کر نہانے چلا گیا اور اس سے بنا جگائے ہی واپس جانے کے لئے پلٹا جب تائشہ کی آنکھ کھل گئی ۔

دو ٹکے کے ملازم تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لاک کر کے جانے کی ۔اپنی اوقات بھول گئے کیا ایک ہی رات میں لیکن کوئی بات نہیں میں ہوں تمہیں سب کچھ یاد دلانے کے لیے ۔جنید نے بہت غور سے اس کے انداز کو دیکھا تھا مطلب رسی جل گئی لیکن بل ابھی تک نہیں گیا ۔

میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے گھر میں ہر چیز موجود ہیں کچھ بنا کے کھا لینا ۔وہ اس کے انداز کو اگنور کرتے ہوئے باہر جانے لگا

کیا کہا تم نے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے شاید تم بھول گئے ہو کہ میں کون ہوں تائشہ غصے سے بولی۔

تم میری بیوی ہو میں تمہارا شوہر ہوں اس کے علاوہ ہم دونوں میں اور کوئی رشتہ نہیں اور بہتر ہوگا کہ اپنے لہجے پر غور کرو مجھے زبان دراز اور بے مطلب بولنے والی عورتیں بالکل پسند نہیں ۔ وہ غصے سے کہتا ایک بار پھر سے پلٹ گیا ۔

جبکہ تائشہ کے لگلے الفاظ جنید کو سر سے پاؤں تک آگ لگا گئے

ہمارے ٹکڑوں پر پلنے والے حرام خور دو ٹکے کے آدمی تائشہ غصے سے بولتی اس سے پہلے کے مزید کوئی بدتمیزی کرتی جنید نے اٹھا کر ایک طمانچہ اس کے منہ پر دے مارا ۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے گالی دینے کی میں خرام خور ہوں میں تمہارے ٹکڑوں پہ پلا ہوں

۔ارے بے غیرت لڑکی ٹکروں پر تم اور تمہاری ماں پلتی آئی ہے۔ مفت کی روٹیاں تم اور تمہاری

ماں توڑتی آئی ہے ارے جس تھالی میں کھایا اسی میں چھید کر دیا

تم نے میرے کردم سائیں کی عزت پر داغ لگانے کی کوشش کی ایک اور زور دار تھپڑ نے

تائشہ کو زمین پر گرنے پر مجبور کر دیا

بے غیرت عورت ایک بار سوچ تو لیتی کہ تمہاری عزت کے ساتھ صرف تمہاری ہی نہیں بلکہ

اور بھی لوگوں کی عزت جوڑی ہے ایک بار تمہیں اپنے نانا سائیں کا خیال نہیں آیا جنہوں نے

تمہیں اتنی لاڈوں سے پالا ان کی عزت کو دو کوری کا کرتے ہوئے تمہارے دماغ میں ایک پل

کے لئے بھی یہ بات نہیں آئی کہ تمہاری ماں پہ کیا گزرے گی

۔اور تم مجھے گالی دیتی ہو جنید نے بے رحمانہ انداز میں اس کے سر کے بالوں کو جھٹکا دیا۔

جبکہ تائشہ اس کا یہ انداز دیکھ کر حیران اور پریشان رہ گئی وہ تو اسے انگلیوں پر نچانے کا ارادہ

رکھتی تھی وہ تو اسے اس کی اوقات میں رکھنا چاہتی تھی ۔لیکن یہاں جنید نے اس کی اوقات یاد

دلادی ۔

اب اٹھو یہاں سے اس گھر کی صفائی کرو جب تک میں آتا ہوں یہاں دلھن بنی میرے بستر پر

بیٹھی ہو ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر کونے میں کھڑے رہنے والے مردوں میں سے نہیں ہوں اپنا

حق سود سمیت وصول کرنا جانتا ہوں میں اور تم میری بیوی ہو اور میری بیوی ہونے کے سارے فرائض ادا کرو گی ۔

اور ہاں جب تک میں واپس آوں اس گھر کا کونہ کونہ صاف ہونا چاہیے تمہارے نانا سائیں کے ملازم نہیں آئیں گے اس گھر کو صاف کرنے کے لئے اور اپنی آواز کو قابو میں رکھنا یہ محلہ ہے اور یہاں پر آواز باہر تک جاتی ہے یہ حویلی کے درودیوار نہیں ۔

وہ غصے سے اسے گھورتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ تائشہ اس کے انداز پر سہم کر رہ گئی

♡

کردم کی آنکھ کھلی تو بیساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی ۔دھڑکن اس کے سینے پر سر رکھے بالکل اس کے قریب سو رہی تھی ۔

اس کے بال اس کے چہرے کو پوری طرح سے کور کیے ہوئے تھے ۔کردم نے آہستہ سے ہاتھ اٹھا کر اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے پیچھے کیا ۔

اور خاموشی سے اس کا حسین چہرہ دیکھنے لگا ۔

جب سے دھڑکن اس کی زندگی میں آئی تھی وہ اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کہنے لگا تھا ۔

یہ تو اللہ پاک کا کرم تھا کہ اللہ نے اس کا نصیب دھڑکن کے ساتھ جوڑا تھا نہ کہ تائشہ کے ساتھ ۔

لیکن جس کا تائشہ کے ساتھ جورا تھا کردم سوچ کر رہ گیا ----

اس نے کل جنید کو صبح صبح حویلی آنے کے لیے کہا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جنید ساری رات زمینوں پر لگا رہا ہے ۔

اس نے بس ایک بار جنید کو کہا تھا کہ کے دادا سائیں کا یہ خواب صرف دادا سائیں کا ہی نہیں بلکہ اس کا بھی ہے اور اسی دن سے جنید نے یہ ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھالی تھی

۔

اور وہ جو بھی ذمہ داری اٹھاتا تھا اسے پوری ایمانداری کے ساتھ نبھاتا تھا ۔

اسے پتہ تھا دادا سائیں بہت پریشان ہوں گے کل جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد پورے گھر میں ایک ناخوشگوار سی فضا پھیلی ہوئی تھی ۔

گھر کے سب لوگوں کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ اپنے لب بھیج گیا پھر اس کی نظر دھڑکن کے چہرے پر پڑی ۔پرسکون بے فکرسا چہرا جہاں کوئی فکرمندی کوئی پریشانی نہیں تھی ۔

کردم کو یقین تھا کہ تائشہ کی شادی کی خوشی سب سے زیادہ دھڑکن کو ہوئی تھی ۔اب جو بھی تھا اس کے اندر بیویوں والی جیلیسی تو تھی

لیکن وہ جانتا تھا دھرکن مطلبی نہیں ہے وہ تب تک اپنی خوشی کا اظہار نہیں کرے گی جب تک گھر کا ماحول بالکل نارمل نہیں ہو جاتا ۔

ابھی وہ دھڑکن کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جب اسے اچانک یاد آیا کہ چاچوسائیں نے ٹکٹ منگوانے کے لیے کہا تھا وہ اور سویرہ واپس جانا چاہتے تھے

وہاں ان کے بزنس میں کافی لوز ہو چکا ہے ان کے ورکرز اس کے کام کو ٹھیک سے سنبھال نہیں پا رہے اسی لئے انہوں نے واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس نے نرمی سے دھڑکن کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔

اور آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا

جب کے دھڑکن میڈم نے اپنی نیند پوری کر کے ہی جاگنا تھا

♡

اس نے آہستہ آہستہ سہمے ہوئے انداز میں کمرے میں قدم رکھا کل رات مقدم کی نگاہوں میں غصہ دیکھ کر وہ کافی ڈر چکی تھی۔

اس نے کمرے میں دیکھا جہاں مکمل اندھیرا چھا چکا تھا اور کافی حد تک کمرے میں دھواں بھی پھیلا ہوا تھا۔

سگریٹ کی سمیل نے اس کی گھبراہٹ میں اضافہ کیا تھا اس نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے لائٹ ان کی اور بیڈ کے جانب دیکھا۔

بنا شکنوں کے سلیقے سے بچھی بیڈ شیٹ کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی

اس نے گھبرا کر نظریں اٹھا کر سٹڈی ٹیبل کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی کو دیکھا۔جہاں وہ کرسی کے ساتھ ٹیک لگائیں آنکھیں موندھے لیٹا ہوا تھا۔

یقیناً وہ ساری رات سے یہی بیٹھا تھا اور نہ ہی وہ ساری رات سویا تھا۔

حوریہ نے بے چینی سے آگے بڑھتے ہوئے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا۔

اور اگلے ہی لمحے مقدم نے اس کا ہاتھ اتنی زور سے جھٹکا تھا کہ وہ گرتے گرتے بچی۔کیونکہ اس سے پہلے کہ وہ گرتی مقدم اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس سیدھا کر چکا تھا

کیوں آئی ہو میرے پاس اب بھی جاؤ اپنی رشتہ داریاں نبھانے جس طرح سے رات کو نبھا رہی تھی ۔وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولا آنکھیں سرخ انگارا اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھی ۔

مقدم سائیں رات کو پھوپو سائیں کو کسی کی ضرورت تھی وہ ساری رات روتی رہیں ہیں اس وقت بھی وہ بخار میں تپ رہی ہیں ۔حوریہ نے بے چینی سے اسے پھوپو سائیں کی کیفیت بتانی چاہی۔

حوریہ مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے ساری زندگی وہ تمہیں تانے مارتی رہیں تمہیں باتیں سنتی رہیں اور اب جب ان کی اپنی بیٹی ان کا منہ کالا کر چکی ہے تو انہیں تمہاری ضرورت ہے ۔

اور ایک بار تم نے مجھ سے پوچھنے کی زحمت نہیں کی ایک بار تم نے نہیں سوچا کہ جب تک میں تمہیں اپنی باہوں میں نہ لے لوں مجھے نیند نہیں آتی ۔

یہ بستر اب مجھے اکیلے قبول نہیں کرتا ۔ایک سیکنڈ کو بھی نہیں سو سکا میں ایک بار تم نے مجھ سے پوچھا نہیں کیوں کیا یہ اہمیت رکھتا ہوں میں تمہاری زندگی میں ۔

کیا اسی طرح سے ساری زندگی میرے سینے میں دل بن کر دھڑکتی رہو گی اور مجھے تڑپاتی رہو گی کیوں میرے جذبات کی شدت کو تم سمجھ نہیں پاتی ۔

کیوں تمہیں سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بھی نہیں ہو تم صرف میری ہو صرف اور صرف مقدم شاہ کی۔ وہ اسے اس کی گردن سے کھینچ کر اپنے قریب کرتا بے ساختہ اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔

اس کے شدت سے بھرپور انداز پر حوریہ کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا لیکن اسے روکنے کی گستاخی کر کے وہ مزید اسے غصہ نہیں دلا سکتی تھی۔

جبکہ اس کے ہونٹوں سے گردن کا سفر طے کرتے ہوئے وہ مزید حدود پار کرنے لگا۔

حوریہ نے اسے روکنے کے لئے ہلکی سی مزاحمت کی جو اس کی گھوری کے آگے ناکام ٹھہرائی۔

وہ شخص ایک رات کی دوری برداشت نہیں کر پایا تھا اور حوریہ خوابوں میں اسے خود سے دور جاتا دیکھتی تھی کتنی نادان تھی وہ شاید دائمی جدائی کے علاوہ کبھی الگ ہوسکتے تھے یا مقدم شاہ اسے خود سے الگ کر سکتا تھا

♡

کیا ہوا سویرا بیٹا تمہاری طبیعت بہت خراب لگ رہی ہے آو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔ احمد شاہ نے سویرا کی بگڑتی حالت دیکھ کر کہا اس کا چہرا بالکل سرخ ہو چکا تھا جیسے ابھی وہاں سے خون ٹپکنے لگے گا۔

حالت بھی کافی بگڑی ہوئی لگ رہی تھی اس نے ابھی تک کل والے کپڑے چینج نہیں کیے تھے۔ عجیب سی تھکاوٹ سے اس کے جسم کا ایک ایک حصہ دکھ رہا تھا۔

نہیں بابا سائیں میں بالکل ٹھیک ہوں بس ہلکا سا بخار ہے تھوڑی دیر میں اتر جائے گا آپ پھو پوسائیں کو ہسپتال لے جائیں ان کی طبیعت کل رات سے بہت خراب ہے ۔

سویرہ نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا ۔

جبکہ اس کے مطمئن کرنے کے بعد بھی وہ مطمئن نہ ہوئے تھے ۔ وہ ان سے باتوں سے ہٹ کر اپنا سامان پیک کرنے لگی۔تین دن کے بعد ان کی فلائٹ تھی۔

کردم نے صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے ان کے لئے یہ کام کیا تھا جبکہ دھڑکن کو تو جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ لوگ واپس جارہے ہیں وہ ان دونوں سے روٹھ کر اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔

لیکن احمد شاہ اسے سمجھانا چاہتے تھے کہ وہ بیٹی کے گھر میں زیادہ دن نہیں رک سکتے مانا کہ یہ ان کا اپنا گھر بھی ہے لیکن وہ چاہتے تھے کہ اب دھڑکن خود اپنی ذمہ داریاں سنبھالے ۔اور ان کے بزنس میں بھی لندن میں کافی لوز ہو رہا تھا

اسی لئے انہوں نے جلدی واپس جانے کا فیصلہ کیا تھا جو دھڑکن کو بالکل پسند نہیں آیا تھا

♡

دیکھو جنید جو کچھ بھی ہوا ہم تم سے اس سب کے لئے معذرت کرتے ہیں ہم نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے ۔

ہم نے دیکھا ہی نہیں کہ ہمارا ہی خون سفید ہو چکا ہے

مقدم سائیں نے صرف تم پر ہی نہیں بلکہ تمہاری وفاداری پہ ہاتھ اٹھایا ہے ۔

لیکن پھر بھی تم نے ہمارے خاندان کی عزت رکھتے ہوئے ہماری مطلبی بیٹی کو اپنے نکاح میں لیا ہم تمہارا یہ احسان مرتے دم نہیں تک نہیں بولیں گے دادا سائیں نے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

لیکن ان کے ہاتھ جوڑنے سے پہلے ہی جنید ان کے ہاتھ تھام چکا تھا

میں نے آپ لوگوں پر کوئی احسان نہیں کیا شاہ سائیں یہ میرا فرض ہے ۔

یہ تو کچھ بھی نہیں اگر کردم سائیں کے لیے مجھے جان دینے کا موقع ملے تو مجھے خوشی ہوگی ۔

جنید نے مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ کھلے تو دادا سائیں نے بے اختیار سے اپنے سینے سے لگا لیا ۔

کاش تم بھی ہمارے پوتے ہوتے ۔آج ہمیں یہ کہتے ہوئے فخر ہو رہا ہے کہ ہمارے گاؤں کا کل تم تینوں ہو دادا سائیں نے مسکراتے ہوئے کردم اورمقدم کو اپنے قریب بلاکر ان تینوں کو اپنے سینے سے میں بھیجا تھا ۔مقدم جنید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا مسکرایا ۔

زیادہ زور سے تو نہیں لگی تھی وہ اس کی پیٹھ کو سہلاتے ہوئے مسکرا کر بولا ۔

آپ بتائیں آپ نے زور سے مارا تھا یا ہلکے ہاتھ سے اس حساب سے بتاؤں گا جنید نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

ویسے مجھے لگ رہا ہے کہ آپ نے صرف اس وجہ سے نہیں مارا شاید آپ نے مجھ سے اس دن کا بھی بدلہ لیا ہے جب کردم سائیں کی شادی والے دن میں نے آپ کی بات نہ مانتے ہوئے کردم سائیں کو سب کچھ بتا دیا تھا جنید نے شرارت سے کہا

زیادہ کردم سائیں کا چمچا بننے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام پہ دھیان دو مقدم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہا۔

چلتے ہیں آپ کردم سائیں سے آپ کے پاس ایسا چمچا نہیں ہے نا اس لیے ۔اس کے بات پر پیچھے آتے کردم نے بے ساختہ قہقہ لگایا تھا۔

کردم سائیں مجھے سمجھ نہیں آرہا یہ چمچا ہے یا کانٹہ کب سے میرے ساتھ پنگے بازی کیے جا رہا ہے مقدم نے تنگ آکر اس کی شکایت کردم سے کی

جب کہ وہ ان دونوں کی باتوں پر مسکراتا نفی میں سر ہلاتا سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا

♡

پلیز احسن انکل سمجھنے کی کوشش کریں وہ جنید بہت ہی کمینہ ہے اس نے مجھے تھپڑ مارے ہیں آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کردم سائیں کے سامنے بھیگی بلی بن کے رہنے والا کس طرح سے شیر بن کر مجھ دھاڑرہا تھا۔

میں اس شخص کے ساتھ ایک گھر میں ایک کمرے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی خدا کے لئے میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

یہ آپ کا پلان تھا جو بُری طرح سے فیل ہو چکا ہے اور میں یہاں اس شخص کے ساتھ ایک لمحہ نہیں کاٹ سکتی زہر لگتا ہے انتہائی نفرت ہے مجھے اس سے بس مجھے یہاں سے باہر نکلا نکالیں۔

اور اگر آپ نے میری مدد نہیں کی نہ تو میں آپ کو بتا رہی ہوں میں حویلی کے ایک ایک انسان کو بتا دوں گی کہ کردم سائیں پر جان لیوا حملہ کروانے والے آپ تھے جو کہ کردم سائیں پر نہیں بلکہ مقدم لالا پر کروایا گیا تھا

تاکہ مقدم لالہ مرجائیں اور حوریہ ہمیشہ کے لئے آپ کے پاس آجائے آپ چاہتے ہیں کہ حوریہ اورمقدم لالا الگ ہوجائیں لیکن اگر آپ نے میری مدد نہیں کی تو میں حوریہ کو بھی میں آپ کے اتنے خلاف کر دوں گی کہ وہ کبھی آپ کی۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ نہ جانے وہ ابھی کیا کیا کہنے والی تھی جب کسی نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر لگایا۔

♡

تائشہ خوفزدہ انداز میں اپنے سامنے کھڑے مقدم شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

جس کے تھپڑ نے اس سے ایک ہی لمحے میں زمین بوس کر دیا تھا

میں تمہیں مطلبی سمجھاتا تھاتائشہ لیکن تم بے حس اور گھٹیا نکلی ۔

تم ملک کے ساتھ مل کر میری حوریہ کو مجھ سے چھینا چاہتی تھی تم میری حوریہ کو مجھ سے دور کر دینا چاہتی تھی اسے میرے خلاف کرنا چاہتی تھی۔

مقدم غصے سے اس کے سر پے کھڑا دھاڑ رہا تھا ۔

نہیں ۔۔۔۔۔۔لالا میں نہیں۔۔۔۔۔میں اس۔ ۔۔۔۔س بارے میں کچھ نہیں جانتی ۔۔۔۔۔۔ی۔ ۔ تھی یہ ۔ سسس۔ ۔سب کچھ تو۔۔۔ مجھے بعد ۔۔۔میں پتہ چلا ۔تائشہ نے گھبراتے ہوئے کہا اسے یقین نہ تھا کہ مقدم یہاں آئے گا ۔

اور اس کی ساری باتیں سن لے گا وہ کیسے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی حویلی واپسی کے سارے راستے بند کر سکتی تھی ۔

سائیں آپ چھوڑیں اسے تو میں بعد میں دیکھ لوں گا فی الحال چلیں میں آپ کو وہ پیپرز دیتا ہوں ۔

جنید نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا جبکہ اس کی سرخ انگارہ آنکھیں دیکھ کر جنید سمجھ چکا تھا اگر اسے مزید ایک سیکنڈ بھی یہاں رہنے دیا تو یقیناً تائشہ کو جان سے مار دے گا ۔

مقدم شاہ حوریہ کے لیے کس حد تک پاگل تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

جنید نے بہت مشکل سے اس کا دھیان باہر کی طرف دلایا ۔

جبکہ تائشہ وہیں زمین پر بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہوگا

یا تو مقدم شاہ اسے ماردے گا یا شاید ملک کو

♡

وہ صبح بہت خوشگوار موڈ میں گھر سے نکلا تھا۔لیکن اس وقت اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا

یہ سوچ ٹھیک تھی حملہ اس پر ہوا تھا

لیکن وہ حملہ اس پر ملک کروائے گا یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

اور اس میں تائشہ بھی شامل تھی ہاں وہی تائشہ جیسے وہ بچپن سے اپنی چھوٹی بہن مانتا ہے جیسے وہ بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔

وہ تائشہ ایسے جان سے مروانا چاہتی تھی

اس کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی وہ اس سے اس کی حوریہ کو دور کرنا چاہتی تھی وہ اس سے اس کے جینے کی وجہ چھیننا چاہتی تھی۔

مجھے گھر جانا ہے مقدم نے پیپرز اس کی طرف پھنکتے ہوئے کہا وہ جنید کے ساتھ زمینوں کے کاغذات لے کر شہر جانے والا تھا۔

کچھ کاغذی کاموں کیلئے یہ کاغذات جنید کے گھر پے رکھے ہوئے تھے۔

مقدم کا غصہ دیکھتے ہوئے جنید نے بھی اسے کسی کام کے لیے فورس نہ کیا۔شاید ہی اس وقت اس کا غصہ کوئی کنٹرول کر سکتا تھا

♡

بابا سائیں کیا ہوگیا ہے آپ کو میں بالکل ٹھیک ہوں۔تھوڑی دیر آرام کروں گی تو بالکل ٹھیک ہو جاؤں گی آپ پلیز پریشان نہ ہوں

کیسے پریشان نہ ہوں بیٹا تمہاری طبیعت صبح سے خراب ہو رہی ہے ایک تو تمہیں اتنا تیز بخار ہے اوپر سے تمہیں چکر بھی آرہے ہیں میرے خیال سے تمہیں ہوسپیٹل چلے جانا چاہیے ۔

اور میرے خیال میں اس وقت آپ کو دھڑکن کے پاس ہونا چاہیے کتنی اداس ہے وہ صبح سے ہم سے ناراض ہو کے کمرے میں بیٹھی ہے میرے خیال میں فی الحال ہمیں اس کے پاس جا کے اسے منانا چاہیے

سویرہ نے ان کا دھیان دھڑکن کی طرف لے جانے کی کوشش کی

نہیں بیٹا میں دھڑکن کو جتنا سمجھا سکتا تھا سمجھا چکا ہوں اب وہ چھوٹی بچی نہیں بلکہ ایک شادی شدہ لڑکی ہے اب اسے اپنا صحیح غلط خود سمجھنا ہوگا اور باقی اسے گائیڈ کرنے کے لئے میں نے ایک بہترین انسان کا اانتخاب کیا ہے میں نے تمہارے لئے بھی ایک بہترین انسان انتخاب کیا تھا سویرا وہ بولتے بولتے اچانک رک گئے

لیکن وہ میرا نہیں حوریہ کا نصیب تھا باباسائیں سویرا نے مسکرا کر کہا

خدا کا شکر ہے کہ میں نے کسی کا نصیب نہیں چھینا

اللہ حوریہ اور مقدم سائیں کو ہمیشہ ایک ساتھ خوش اور آباد رکھے دنیا کی کوئی بد نظر ان کی خوشیوں کو ان سے دور نہ کرے

آمین ثم آمین احمد شاہ نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا جبکہ سویرا نے نرمی سے اپنا آپ ان کے سینے میں چھپایا

♡

مقدم اس کے گھر سے جا چکا تھا جبکہ شہر جانے کا ارادہ وہ ملتوی کر چکے تھے

جنید کمرے میں واپس آیا تو تائشہ وہی زمین پر بیٹھی رو رہی تھی

میں نے تمہیں گھر سے جانے سے پہلے کچھ کہا تھا وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

جاؤ کھانا لے کے آؤ۔

میں نے کھانا نہیں بنایا وہ سرخ آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی یقیناً اس وقت وہ بہت اداس تھی اور جنید اس کی اداسی کو سمجھنے کے بجائے اسے حکم دے رہا تھا

یہ رونا دھونا مچانے سے پہلے اپنے کرتوتوں پر غور کرو نکمی لڑکی کس کی باتوں میں آ رہی تھی تم ملک کی ارے وہ تو کتے کی دم ہے اپنے ہی داماد کو مارنا چاہتا تھا

لیکن تمہیں کس پاگل کتے نے کاٹا تھا جو اس کا ساتھ دینے لگی مانا کہ تمہیں مقدم سائیں سے کوئی لینا دینا نہیں تھا لیکن جیسے گولی لگی اس سے تم --------

وہ اس کے پاس زمین پر بیٹھ کر نرمی سے بولتے ہوئے اچانک رک گیا

اٹھو جلدی سے کھانا تیار کرو مجھے بھوک لگی ہے وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے اس بار سختی سے بولا ۔

میں تمہاری ملازمہ نہیں ہوں وہ غصے سے کاٹ کھانے کو دوڑی

بیوی تو ہو۔۔وہ مسکراتے ہوئے اس کا دل جلانے لگا

میں نہیں مانتی تائشہ نے جوابی کارروائی کی

آج رات کے بعد خود ہی ماننے لگو گی۔ کیونکہ آج رات میں تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے جا رہا ہوں بالکل ویسے ہی جیسے ایک نیا شادی شدہ جوڑا اپنی زندگی کی شروعات کرتا ہے

اس سے پہلے تمہاری ہر غلطی کو میں نظر انداز کرتے ہوئے معاف کرتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ اس کے بعد تمہاری ہر غلطی کی تمہیں سخت سے سخت سزا ملے گی

ہاں لیکن اگر تم بیویوں والی ادائیں اپناوتو ہو سکتا ہے کہ میں تھوڑانرم پر جاؤں ۔

وہ تائشہ کا ہاتھ کھینچتے ہوئےاسے ایک لمحے میں کھڑا کر چکا تھا اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہی وہ اس کی باہوں میں تھی

چھوڑو مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی تائشہ نے اپنا آپ اس کے شکنجے سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کی ۔

تمہاری یہ مزاحمتیں مجھے رات کا انتظار نہ کرنے پر اکسا رہی ہیں وہ اسے کھینچتے ہوئے انچ بھر کا فاصلہ بھی مٹانے لگا

تو پھر کیا خیال ہے سارے پردے گرا نہ دیں۔

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بالکل اپنے قریب لے آیا۔

تم بہت پچھتاؤگے جنید اگر تم نے میرے ساتھ ایسی کوئی بھی ----------

تائشہ کے الفاظ جنید کے لبوں کی قید میں آ گئے اس کی اس حرکت پر وہ پھڑپھڑا کر رہ گئی۔

جبکہ اس کے ہاتھوں کے نازک مکے جنید کے سینے پر دھرا دھڑ بج رہے تھے جنید نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کر کے اس کی کمر کے پیچھے لے گیا

تائشہ کی سانسیں رکنے لگی۔جبکہ جنید اس کے لبوں پہ جھکتا بے خود سا ہوگیا۔

تائشہ کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی اور اسی احساس نے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر دیے۔ شاید اس کی حالت کا اندازہ جنید بھی لگا چکا تھا اسی لیے سے نرمی سے اسے خود سے دور کیا لیکن اسے اپنی باہوں سے اب تک آزاد نہ کیا تھا

سوری میں کچھ زیادہ جذباتی ہو گیا وہ کیا ہے کہ میرا پہلا تجربہ تھا۔لیکن کوئی بات نہیں اب آہستہ آہستہ ایکسپرٹ کو جاؤں گا۔

وہ ایک آنکھ دباتا دلکشی سے مسکرا کر بولا

جبکہ اس کی حرکت نے تائشہ کی بولتی بند کردی تھی ۔وہ شرم سے اس سے نظریں تک نہیں ملا پا رہی تھی کسی مرد نے اتنے قریب سے پہلی بار چھوا تھا

اب کھانا ملے گا یا اسی پر گزارا کروں وہ ایک بار پھر سے اس کے قریب آیا

میں کچھ بنا کے لاتی ہوں تائشہ فورا اس سے دور ہوتے ہوئے بولی ۔

ہاں کچھ بنا لاؤ لیکن ذائقہ یہ بھی برا نہیں ہے وہ اس کے لبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا ۔

جبکہ تائشہ اس کے انداز سے گھبراتی فورا ہی باہر نکل گئی

چھچھوڑا آدمی تائشہ باہر آتی اپنے سانسوں کا تناسب ٹھیک کرتے ہوئے اسے خطاب سے نوازتے ہوئے بولی

♡

دل تو کر رہا تھا کہ تھوڑا سا زہر ہی ملا دے اس کھانے میں جو حرکت جنید نے اس کے ساتھ کی تھی اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا

مطلب وہ تو اسے سچ میں ہی اپنی بیوی ماننے لگا تھا ۔

لیکن تائشہ کا ایک ملازم کے ساتھ ساری زندگی وہ گزارنے کا کوئی ارادہ نہ تھا ۔

اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ جنید کو جان سے مار ڈالے ۔

جو مقدم کو اپنے ساتھ یہاں لے کے آیا تھا ۔

اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی حویلی کی واپسی کے راستے بند کر دیے تھے اب حویلی میں اسے کوئی قبول نہیں کرنے والا تھا

اور جنید کے ساتھ ایک چھت کے نیچے ایک کمرے میں وہ ہرگز نہیں رہ سکتی تھی

چھچھوڑا آدمی ضرورت سے زیادہ ہی چھچھوڑا ہے

اس کے لئے کھانا بناتے ہوئے تائشہ مسلسل یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے جان کیسے چھڑائے جب کہ وہ تو صاف لفظوں میں کہہ چکا تھا کہ آج کی رات وہ اس کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنے والا ہے ۔

یا اللہ میں کیا کروں مجھے بچا لے تائشہ نے اپنے دھڑکتے ہوئے دل پہ ہاتھ رکھا ۔پھر جا کر بیڈروم کے اندر دیکھا

جنید بیڈ پہ لٹا اس کے موبائل پر نہ جانے کیا کر رہا تھا

یا اللہ میرا موبائل اس شخص کے پاس کیا کر رہا ہے ۔

اس نے سوچا کے پہلے اندر جا کر جنید سے اپنا موبائل چھین لے ۔لیکن پھر اسے تھوڑی دیر پہلے والی حرکت یاد آگئی ۔

اور ویسے بھی وہ ملک کے ساتھ رابطے میں تھی یہ بات تو وہ جان ہی چکا تھا اس سے چھپانے والا کچھ بھی اس موبائل میں موجود نہ تھا ۔

اسی لئے کمرے میں جانے کا رسک نہ لیتے ہوئے وہ واپس کچن میں آگئی

کچن میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی اسے کسی بھی چیز کو ڈھونڈنے کے لیے زیادہ محنت نہ کرنے پڑی چھوٹا سا کیچن اسے کافی پسند آیا تھا اور کھانا بنانے میں وہ شروع سے ہی ماہر تھی لیکن جنید کے لئے کچھ بھی بنانا اس کے لئے دنیا کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔

♡

باہر نکل ملک ۔۔ وہ غصے سے آگ بگولا ملک کے حویلی کے باہر کھڑا تھا۔

باہر نکل میں کہتا ہوں چھپ کے وار کرتا ہے بزدل سامنے آ اگر اتنا ہی جگر والا ہوتا تو سامنے سے وار کرتا گھٹیا آدمی۔

کیوں شور ڈال رہے ہو لڑکے کیا تمہارے بڑوں نے تمہیں اپنے سے بڑے لوگوں کی تمیز کرنا نہیں سکھائی اماں سائیں ملازمہ کے سہارے باہر آکر غصے سے پوچھنے لگیں اس سے پہلے وہ مقدم سے کبھی نہ ملی تھی۔

یہ میرے بڑوں کی سکھائی ہوئی تمیز ہی ہے کہ ابھی تک میں اس گھر کے باہر کھڑا ہوں۔ورنہ مجھ سے میرے زندگی چھیننے کا سوچنے والے کو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے آگ لگا دوں تو میرا نام مقدم شاہ نہیں وہ اس خاتون کے سامنے اپنی آواز اور بدتمیزانہ لہجے پر کنٹرول کر گیا تھا۔

جبکہ اس کی سرخ انگارہ آنکھیں اور خطرناک انداز دیکھ کر سامنے کھڑی عورت بھی گھبرا گئی تھی

تم میری حوریہ کے شوہر مقدم ہو۔۔۔؟ انہوں نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

مجھے ملک سے ملنا ہے اس سے کہے باہر آئیں اس نے مجھ پر حملہ کروایا ہے ۔ مجھ سے میری حوریہ کو الگ کرنے کے لیے مجھ سے میرے جینے کی وجہ چھیننے کے لئے باہر نکالیں اسے آج میں اسے موت کے گھاٹ نہ اتار دوں تو میں قاسم شاہ سائیں کا پوتا نہیں ۔

وہ غصے سے دہاڑتے ہوئے حویلی کے دروازے کو دیکھ رہا تھا ۔

وہ فی الحال یہاں نہیں ہیں مقدم ---خدیجہ جاؤ یہاں کھڑی کیا ہو حویلی کا داماد پہلی بار یہاں آیا ہے اس کی خاطر تواضع کا کچھ انتظام کرو ۔

وہ اس کے لہجے اور غصے کو نظرانداز کرتے ہوئے محبت سے بولیں ۔

وہ اس خاندان کی اکلوتی وارث کا شوہر تھا ۔

کوئی ضرورت نہیں اس دکھاوے کی اپنے بیٹے کو بتا دیجئے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے میری حوریہ کو چھین نہیں سکتی ۔

اس بار میں اسے معاف کر رہا ہوں صرف یہ سوچ کے کہ میری حوریہ کا باپ ہے ۔لیکن اس کے بعد اگر اس نے دوبارہ یہ حرکت کی تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا ۔

وہ غصے سے کہتے ہوئے پلٹا جب اماں نے اسے پکارا ۔

تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ میری پوتی تمہارے لئے بہت اہم ہے ۔لیکن دیکھو نہ میری قسمت میں تو جانتی تک نہیں کہ وہ کیسے دیکھتی ہے -- احسن نے دوسری شادی نہیں کی کیونکہ اس کا کہنا

تھا کہ اہانہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا ۔اور اس کی بات کے ساتھ اپنے پوتے پوتیوں سے کھیلنے کی خواہش میرے اندر ہی ختم ہوگئی ۔

یہ مرد اپنی خاندانی دشمنی میں یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ عورت بھی جذبات رکھتی ہے ۔یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ان کے سخت فیصلے عورت کو اندر ہی اندر توڑ دیتے ہیں ۔وہ بکھر جاتی ہے لیکن آواز نہیں اٹھاتی یہ سوچ کے کہ کہیں اس کے خاندان کے انا پرست مردوں کو کوئی بات بُری نہ لگ جائے ۔اور وہ عمر بھر یہ سمجھتا ہے کہ اس کے روعب اور غصے سے ڈر کر وہ اپنی خواہشیں مار دیتی ہے اور اس کے ساتھ آگے بڑھ جاتی ہے ۔لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ خواہشیں اور خوشیاں چھین کر عورت اچھی بیوی اچھی ماں اچھی بیٹی تو بن جاتی ہے لیکن اندر سے کھوکھلی ہو جاتی ہے ۔

لیکن میں یہ ساری باتیں کس کے سامنے کر رہی ہوں تم بھی تو انہیں مردوں میں سے ہو۔۔اناپرست سخت جاگیرجواپنی انا کے لئے کچھ بھی کر جائے گا لیکن اپنی جان سے پیاری بیوی سے کبھی یہ نہیں پوچھے گا کیا تمہارے اندر تمہارے باپ تمہاری دادی سے ملنے کہ خواہش ہے ۔

ارے نہیں مقدم شاہ تم نہیں پوچھو گے کیونکہ تم قاسم شاہ سائیں کے پوتے ہو ۔۔حوریہ مقدم شاہ کے شوہر ہولیکن اس کا دل کے حال پوچھنے والے ساتھی اس کے دوست نہیں تمہارا پیغام میں اپنے بیٹے کو دے دوں گی ۔

بس میرا پیار میری پوتی کو دے دینا ۔وہ اپنے چہرے پہ اپنی چادر رکھے پھوٹ کر رونے لگیں۔ جبکہ ان کی باتیں سننے کے بعد مقدم زیادہ دیر وہاں نہیں رکا تھا

♡

وہ کھانے کا بتانے کے لئے کمرے میں آئی تو جنید گہری نیند سو رہا تھا ۔وہ کل سارا دن کام پر لگا رہا اسی لیے شاید وہ سو گیا تھا تا لشہ کو تو اس کی نیند سے کافی خوشی ملی تھی ۔

اس نے اپنا فون ڈھونڈنا چاہا تو وہ بیڈ پر جنید کے نیچے تھا ۔۔ اسے جگانے سے بہتر تھا کہ موبائل نہ لے شکر کا کلمہ پڑھتی وہ وہاں سے باہر آگئی۔

سُنا تھا جس گھرمیں عورتیں نہیں ہوتی وہ گند سے بھرا ہوا ہر طرف کچرہ وغیرہ ہوتا ہے لیکن اس معاملے میں جنید شاید صفائی پسند تھا اس کا گھر صاف ستھرا اور کھلا تھا

گھر میں چار کمرے تھے ۔اور ایک کچن۔ بیڈروم اور میٹنگ روم کے علاوہ اس نے اور کوئی کمرہ نہ دیکھا تھا

اب سوچا کیوں نہ اس گھر کو ہی دیکھ لے۔ وہ اس گھر کے طرف نظرثانی کرنے لگی

اس میں ایک اور بیڈروم موجود تھا اسے کو جان کر خوشی ہوئی مطلب سونے کے لئے جنید کی منتیں کرنے کی ہرگز ضرورت نہ تھی وہ رات کو اسی کمرے کولاک کرکے سونے کا ارادہ رکھتی تھی ۔

جبکہ آخری کمرے میں بہت سارے چارپائیاں بچھائی گئی تھی ۔

سکون سے کھانا کھا کروہ اس کمرے میں آگئی اور دروازہ اندر سے اچھے سے لاک کر دیا ۔

جنید خان تم ساری زندگی میرے ساتھ کے لئے ترستے ہی رہو گے کیوں کہ میرا تمہارے جیسے ملازم کے ساتھ ساری زندگی گزارنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔

وہ پر سکون انداز میں بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولی اور آنے کل کے بارے میں سوچنے لگی

♡

مقدم گھر واپس آیا تو کافی پریشان تھا اسے پریشان دیکھ کر حور کمرے میں آ گئی جبکہ نازیہ نے بھی اس کی پریشانی نوٹ کر لی تھی لیکن جس دن سے مقدم کو سب کچھ پتہ چلا تھا نازیہ کو مخاطب کرنا چھوڑ چکا تھا ۔

وہ روز صبح اور شام اس کے کمرے میں آتا اور نازیہ ہمیشہ کی طرح اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے دعائیں دیتی اور وہ واپس اپنے کمرے میں آجاتا ۔

اس نے حور کے ساتھ دکھاوے سے منع کردیا تھا مقدم نے کہا تھا کہ حوریہ کے لئے صرف مقدم کا پیار ہی کافی ہے ۔

اور اس دن کے بعد نازیہ نے حوریہ سے بالکل ہی بات کرنا چھوڑ دیا ۔

دھڑکن تو آج صبح سے ہی اپنے کمرے سے باہر نہ نکلی تھی جبکہ سویرا کی طبیعت خراب تھی اسی لئے وہ بھی اپنے کمرے میں تھی احمد شاہ دادا سائیں کے کمرے میں تھے اور کردم ابھی واپس نہ آیا تھا جبکہ رضوانہ نے کمرے سے نکلنا ہی چھوڑ دیا ۔

نہ جانے کیا بات ہوگئی مقدم کی پریشانی کی نازیہ نے سوچتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف دیکھا جہاں ابھی حوریہ اندر گئی تھی

حوریہ کب سے اس سے اس کی پریشانی کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ خاموشی سے بیڈ پے بیٹھا ہوا تھا اس نے حوریہ سے بس اتنا ہی کہا تھا کہ مجھے اکیلا چھوڑ دو اس وقت میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا جبکہ حوریہ کا اس کا اکیلا چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ کب سے اس کی پریشانی کی وجہ جاننا چاہ رہی تھی

مقدم کے غصے سے ڈر بھی لگتا تھا اسی لئے اب پوچھنے کے بجائے اس کے قریب ہی بیٹھ گئی شاید اس کا غصہ کم ہو تو وہ اسے اپنے آپ ہی ساری بات بتا دے۔

لیکن کافی دیر کے بعد مقدم نے کچھ بھی نہ کہا بلکہ بیڈ پر لیٹ گیا۔

مقدم سائیں ایسا کیسے چلے گا اگر آپ مجھے کچھ بتائیں گے ہی نہیں تو حوریہ اس سے دیکھتے ہوئے بولی۔

حوریہ میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا کہتے ہوئے اب اس نے منہ پر ہاتھ رہ گیا۔

جب حوریہ دوسری طرف سے آکر اس کے سر کے قریب بیٹھ گئی

میرا بے بی ناراض ہے مجھ سے وہ اس کا ہاتھ اٹھا کر اسی کے انداز میں کہنے لگی

حوریہ--- مقدم نے ذرا سخت لہجے میں کہا

میلا جانو اتنا پریشان ہے کہ اپنی جان پر غصہ کرے گا وہ ابھی بھی وہی انداز اپنائے ہوئے تھی

حوریہ میں نے کہا اس وقت میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا اس کا لہجہ اس بار نرم تھا

لیکن مقدم شاہ کے دل کا قرار تو ان سے بات کرنا چاہتا ہے

بلکہ صرف بات ہی نہیں کرنا چاہتا بلکہ ان کی پریشانی وجہ بھی جاننا چاہتا ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی ۔

اور اس بار مقدم کا غصہ جواب دے گیا

حوریہ مجھے ایک بات بتاؤ اگر تمہیں کوئی میرے بارے میں کچھ کہے گا تو کیا تم اس کی بات مان لو گی ---؟اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا نرمی سے بولا

اگر اچھی بات ہوگی تو مان لوں گی اگر بُری ہوئی تو ایک رکھ کے لگاؤں گی اس کے گال پراور کہوں گی خبردار جو میرے مقدم سائیں کو کچھ بھی الٹا سیدھا بولا تو وہ اس کے سینے پر تھوڑی ٹکاتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولی ۔

کیا تم اپنے باپ سے ملنا چاہتی ہواچانک سوال پہ حوریہ اسے دیکھ کر رہ گئی

میں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی مقدم سائیں اور آج کے بعد اس کے بارے میں مجھ سے کوئی بات مت کیجئے گا وہ اس کے سینے پر سر رکھے نظرچرا گئی

اور اپنی دادی سے اس سوال پر وہ پھر سے دیکھنے لگی

میری کوئی دادی بھی ہیں وہ حیرت سے پوچھنے لگی

تمہاری دادی ہیں حوریہ اور وہ آج مجھ سے ملیں تھیں تمہیں بہت سارا پیار دے رہیں تھیں

کیا وہ بھی میرے باپ جیسی ہیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی ۔

نہیں حور وہ ایک بہت اچھی اور نیک عورت ہیں مقدم نے دل سے اس عورت کی تعریف کی تھی ان کی تعریف تو دادا سائیں بھی اکثر کیا کرتے تھے

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں وہ حسرت بھرے انداز میں پوچھنے لگی

میں ملاؤں گا تمہیں ان سے وہ وعدہ کرنے والے انداز میں بولنا تو حوریہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی

♡

جنید کی آنکھ کھلی تو تائشہ اسے کہیں نظر نہ آئی وہ فریش ہو کر باہر آیا اور مین گیٹ کی طرف دیکھا جو اندر سے لاک تھا مطلب کے وہ گھر کے اندر ہی تھی لیکن کہاں -----؟

نا بیڈروم میں تھی اور نہ ہی کچن میں ۔

کچن میں آیا تو کھانا تیار تھا ۔اسے دیکھ کر خوشی ہوئی پھر باہر آکر اسے تلاش کرنے لگا ۔

جب دیکھا کہ تائشہ گھر کے دوسرے بیڈروم میں خود کو لاک کیے بیٹھی ہے ۔

میری معصوم بیوی یقیناً یہ چالاکی تم نے آج رات مجھ سے بچنے کے لئے کی ہوگی ۔لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اپنا حق تو میں تم سے وصول کے رہوں گا

اس نے تائشہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تائشہ باہر آکر کھانا کھالو اس نے حکم دیا تھا

میں کھا چکی ہوں اور یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ میں کھانے پر تمہارا انتظار کر رہی ہوں گی جاؤ جا کر کھانا کھا کر سو جاؤ انتہائی بدتمیز انداز میں کہتی اس نے ایک بار دروازے کا لاک دیکھا تھا کہیں وہ اندر ہی نہ آجائے ۔

بہت اچھی بات ہے ویسے بھی بھوکے پیٹ ساری رات کیسے جاگوگی وہ شرارتی انداز میں کہتا کچن میں آیا اور اپنے لئے کھانا گرم کرنے لگا ۔

جبکہ اس کے بات پر اندر ہی اندر گھبراتی تائشہ کوئی دسویں بار اپنے کمرے کا لاک چیک کرچکی تھی

♡

وہ شہر گیا ہوا تھا جنید نے اسے فون پر بتایا تھا کہ مقدم سائیں نے تائشہ کی ساری باتیں سن لی ہیں اور اس کا رابطہ ملک سے رہا ہے اور غصے میں اپنے گھر جاچکا ہے کردم کو ڈر تھا کہ کہیں وہ غصے میں کچھ الٹا سیدھا نہ کردے اسی لیے جب اس نے حویلی فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ مقدم گھر آچکا ہے

جس کے بعد وہ تھوڑا بے فکر ہوکر خود ہی شہر آگیا۔

اسے یہ جان کر بہت حیرانگی ہوئی تھی کہ اس پر حملہ کروانے والوں میں تائشہ بھی شامل تھی لیکن پھر وہ اپنی عزت پررسک لے سکتی تھی تو یہ کیا چیز تھی

کام ختم کرکے جب وہ شہر سے واپس گاؤں کے لیے روانہ ہونے لگا تو اس کی نظرایک گفٹ شاپ پر گئی وہ جب بھی شہر آتا تھا حوریہ کے لیے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور خریدتا تھا

اور اس بار بھی اس نے اسے گفٹ دینے کے لیے ایک بہت خوبصورت گولڈ پین خریدا تھا ۔

پھر پازیب کے جوڑے پر نظر پڑتے ہی اسے دھڑکن کی یاد آئی تھی ۔

دھڑکن سائیں ایک گفٹ تمہارے لئے بھی اس نے مسکراتے ہوئے وہ پازیب کا جوڑا پیک کروایا تھا ۔

♡

دھڑکن بس بہت ہوگیا تم کوئی چھوٹی بچی نہیں ہو جو اس طرح سے صبح سے خود کو کمرے میں لاک کر کے بیٹھی ہو باہر نکلو بیٹا یہ نادانی مت کرو

احمد شاہ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولے وہ اسے منانا نہیں بلکہ اسے سمجھانا چاہتے تھے کہ دھڑکن کو اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے

لیکن شاید ان کے واپس جانے کے اچانک فیصلے نے دھڑکن کو بہت اداس کر دیا تھا

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے میں کیا کروں آپ تو جا رہے ہو نہ تو پھر یہاں کیوں آرہے ہیں جائیں یہاں سے ۔میں رہ لوں گی آپ کے بغیر ۔لیکن مسٹر بابا سائیں اپنا گھر چھوڑ کے کوئی نہیں جاتا سمجھے ۔وہ ہتھیلی سے اپنے گال رگڑتے ہوئے بولی۔

کردم ابھی واپس آیا ہے اور اپنے کمرے کے باہر احمد شاہ کو کھڑے دیکھ کر اور اندر سے آتی دھڑکن کی آواز نے وہ ایک ہی پل میں سمجھ چکا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے

کردم سائیں اب تمہیں سمجھاو اسے میری تو کوئی بات نہیں سن رہی صبح سے خود کو کمرے میں لاک کر رکھا ہے

یہاں تک کے صبح سے کچھ کھا بھی نہیں رہی تھی وہ تو شکر ہے کہ تھوڑی دیر پہلے ملازمہ کھانا دینے آئی تو اس نے لے لیا۔۔ مطلب کے ناراضگی صرف احمد شاہ سے تھی کھانے سے نہیں

وہ ان کی بات پے مسکرایا

چلا چو سائیں آپ جائیں آرام کریں میں اسے سمجھاتا ہوں کردم نے انہیں حوصلہ دیتے ہوئے بھیجا۔

دھڑکن دروازہ کھولو کردم نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا

مسٹر بابا سائیں آپ کے پاس ہیں تو میں دروازہ نہیں کھول رہی اونچی آواز میں احمد شاہ کو سنانے والے انداز میں بولی

ناراضگی میں باباسائیں اکثر مسٹر باباسائیں ہو جایا کرتے تھے۔

نہیں دھڑکن مسٹر بابا سائیں یہاں سے جا چکے ہیں اس وقت صرف آپ کے مسٹر ہسبینڈ سائیں یہاں کھڑے ہیں

کردم نے اسی کے انداز میں کہا تو وہ اٹھ کر دروازہ کھول چکی تھی

♡

ہاتھ میں کیٹی کو پکڑے ہوئے سرخ آنکھیں یقینا وہ بہت روئی تھی

کیا بات ہے دھڑکن تم اتنی اداس کیوں ہو آج نہیں تو کل تمہارے بابا کو جانا ہی تھا نہ اور وہ کونسا ہمیشہ کے لئے جا رہے ہیں تم روز ان سے باتیں کرنا۔اور پھر گاؤں کے مسائل حل ہو جائیں میں تمہیں خود ان کے پاس لے کے چلوں گا

کردم نے وعدہ کرنے والے انداز میں کہتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھایا

لیکن بابا نہیں ہوگے تو میرا خیال کون رکھے گا مجھ سے پیار کون کرے گا دھڑکن نے معصومیت سے کہا مطلب ہر لڑکی کی طرح اسے بھی ایک نخرے اٹھانے والا انسان چاہیے تھا جو باپ کے علاوہ اور کوئی نہیں اٹھا سکتا تھا۔بیٹیوں کو شہزادیاں بنا کر ان سے محبت صرف باپ ہی کرتا ہے

میں تمہیں پیار کروں گا میں تمہارا خیال رکھوں گا اور جب تم اپنی بے وقوفانہ حرکتیں کرو گی تب تمہیں بہت ڈانٹوں گا اور ایک آدھ لگا بھی دیا کروں گا وہ شرارتی لہجے میں بولا

پھر سے بتادیا نہ کردم شاہ سائیں کے آپ دنیا کے سب سے بورنگ ترین انسان ہیں

اگر بیوی اداس ہو تو اسے پیار سے مناتے ہیں نہ کہ ڈراتے ہیں دھڑکن نے ناراضگی کے اصول بتائے ۔

ہاں لیکن اگر تم مجھ سے ناراض ہوتی تو میں تمہیں پیار سے مناتا لیکن تم تو اپنے بابا سائیں میرا مطلب ہے مسٹر بابا سائیں سے ناراض ہو۔

لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں دھڑکن کے بہت جلد میں تمہاری زندگی میں تمہارے ہر پیارے کی جگہ لے لوں گا میری محبت کے آگے تمہیں دنیا کی ہر محبت کم لگے گی

تم ہر دم صرف کردم شاہ کو چاہو گی صرف کردم شاہ کو سوچو گی کردم شاہ تمہارے حواسوں پے اس حد تک چھا جائے گا کہ تم سانس لو گی تو وہ تمہارے سینے میں دل بن کر دھڑکنے

Classic Urdu Material

لگے گا۔اور تم اسے اپنی ہر اک سانس میں محسوس کرو گی تمہاری خوشبو کو اپنی خوشبو بنا کر وہ سحر انگیز انداز میں کہتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر کے وہ اسے کسی اور ہی دنیا کا باسی بنانے لگا

وہ ہوش کی دنیا میں تب آئی جب اپنے دوپٹے کو خود سے دور جاتا محسوس کیا۔

کردم اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا تو کیا خیال ہے سارے پردے گرا دیے جائیں تو کیا پھر تم کردم شاہ کو اپنی زندگی میں ویلکم کرنے کے لیے تیار ہو وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے اجازت مانگنے لگا۔

ہاں کر دو دھڑکن ایک ہی رات میں ثابت کردوں گا کہ مجھ سے زیادہ تمہارا اور کوئی خیال نہیں رکھ سکتا مجھ سے زیادہ تمہیں اور کوئی پیار نہیں کر سکتا۔

وہ اس کی نظروں میں جھانکتے ہوئے بولا جبکہ اپنے دل کی غیر ہوتی حالت پر وہ اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئے۔

آج بھی شرماتی رہوگی تو کیسے چلے گا اس طرح سے شرما کر تم مجھے مزید مد ہوش کر رہی ہو وہ اس کے ایک ایک نقش کو چومتا اس کا چہرہ گل نار کرگیا۔

جب اچانک ایک آواز ان دونوں کو ہوش کی دنیا میں لے آئی

میاوں ۔۔کیٹی کی آواز نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا

ناٹ اگین آج میں ہمارے بیچ کسی کو نہیں آنے دوں گا کردم نے اس کی گردن سے چہرا نکالتے ہوئے ایک نظر کیٹی کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے کو ۔

آہستہ سے قریب سے اٹھ کر اس نے کیٹی کو اٹھایا جاتا

آپ اسے کہاں لے کے جا رہے ہیں اسے دروازے کی طرف جاتا دیکھ کر دھڑکن کو فورا اپنی کیٹی کی فکر ہونے لگی

پٹاکا سائیں کمرے سے نہیں نکال رہا بس اس کے گھر میں ڈال رہا ہوں ۔ویسے تمہیں اسے یہاں نہیں لانا چاہیے تھا وہ اسے اس کی ٹوکری میں ڈالتے ہوئے بولا

بلکہ اسے دوسرے جانوروں کے ساتھ رکھنا چاہیے ۔

کردم کو یہ جانور اپنے کمرے میں دیکھ کر بالکل اچھا نہیں لگا تھا دو دن پہلے تک تو یہ دھڑکن کے پرانے کمرے پر قبضہ کیے ہوئے تھی اور آج اس کے کمرے میں موجود تھی۔

وہ کیا ہے سویرہ دیدہ بیمار ہیں اسی لئے آج اسے میں لے آئی ورنہ وہ رات کو اس کا بہت خیال رکھتی ہیں اسے اپنے پاس سولا لیتی ہیں لیکن اب تو اس کا خیال مجھے رکھنا ہوگا دیدہ بھی تو جا رہی ہیں وہ ایک بار پھر سے اداس ہوئی ۔

جبکہ کردم اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے واش روم کی طرف لے کر گیا اور وہاں واش بیسن میں اپنے اور اس کے ہاتھ دھلوانے لگا

Classic Urdu Material

تمہیں چاہیے کہ اس ببلی سے زیادہ تم اپنے شوہر پر دھیان دو اور ہاں جب بھی اسے ہاتھ لگاؤ تو اپنے ہاتھ ضرور واش کرو وہ اسے واپس کمرے میں لے کے آیا اور ٹاؤل سے خود ہی اس کے ہاتھ صاف کرنے لگا ۔

اور پھر ٹاول ایک طرف رکھ کر دوبارہ اس کے پاس آیا

تو کہاں تھے ہم اس کا دوپٹا دوبارہ سے اس کے کندھے پر جھولتا ہوا دیکھ کر وہ شرارتی انداز میں بولا ۔

ہاں میں کہہ رہی تھی کہ آپ کافی تھکے ہوئے ہیں تو آرام کر لیں دھڑکن نے دامن بچانے کی ایک ناکام کوشش کی

تو دو نہ سکون مجھے میرا آرام تو تم ہو وہ اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈالتا اسے اپنے بالکل قریب لے آیا اور بنا اس کی پروا کیے اس کے خوبصورت لبوں پے اپنے ہونٹ رکھے ۔

اس کے لبوں سے گردن کی حدود پار کرتے ہوئے کردم اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑتا وہ اس کی شہ رگ پے اپنے لب رکھ گیا دھڑکن کانپ کر رہ گئی۔

کردم سائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے اس کی مزید بڑھتی ہوئی جسارتوں نے دھڑکن کو مزاحمت پر مجبور کر دیا ۔

جب کردم نے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اپنے قریب کیا محبت سے اس کے ماتھے پے اپنے لب رکھے ۔

یہ ڈر یہ خوف آج رات کے لئے میرے حوالے کر دو آئی پرامس میں تمہارا سارا ڈر سارا خوف خود میں سمیٹ لوں گا ۔

وہ اس کے لبوں پر محبت کی مہر لگاتا سارے پردے گرانے لگا ۔جبکہ اس کی باہوں میں دھڑکن کبھی شرما کے سیمٹتی تو کھی گھبرا کر سمیٹتی اور کردم اس کی شرم و حیا کو خود میں قید کیے اسے خود میں سمیٹتا چلا گیا اس کے ہرایک انداز نے دھڑکن پر واضح کردیا تھا کہ اس سے زیادہ دھڑکن سے اور کوئی محبت نہیں کر سکتا ۔وہ اس کی محبت کو پا کر خود پہ ناز کرنے لگی تھی -- جبکہ کردم نے اسے اپنے ہر انداز میں بتایا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہے -باہر چاند کی خوبصورت چاندنی نے اپنے چاند کو اپنا دیوانہ کر دیا تھا اندر ایک دل اپنی دھڑکن پر محبت کے جھنڈے گاڑے اپنی فتح کا جشن منا رہا تھا

♡

کلک کی آواز کے ساتھ اسے اپنے کمرے کالاک کھلتا ہوا محسوس ہوا اس نے فوراً ہی دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں جنید مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر دروازہ دوبارہ بند کر چکا تھا ۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میرے ہی گھر میں رہ کر تم مجھ سے چھپ سکتی ہو -----؟

دیکھو جنید دور رہو مجھ سے تائشہ نے خوفزدہ ہو کے اسے اپنی طرف آتا دیکھا اور فوراً ہی بیڈ کی دوسری طرف سے اتر کر اس سے دور جانے لگی

بیوی سے دور رہنے کا قانون کسی کتاب میں نہیں لکھا اسی لئے مجھ سے ہرگز یہ امید مت رکھنا کہ میں تم سے دور رہوں گا وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا

دیکھو جنید ہماری شادی اچانک ہوئی ہے میں تمہیں ابھی قبول نہیں کر پارہی مجھے تھوڑا وقت دو وہ اس کا یہ انداز دیکھ کر منیتں کرنے لگی۔

وقت اور دوریاں رشتے کمزور کردیتے ہیں لیکن میں آپنا رشتہ مضبوط بنانا چاہتاہوں میں اپنے نکاح میں آئی لڑکی کو کسی دوسرے آدمی کے لئے آنسوبہاتے تڑپتے نہیں دیکھا سکتا وہ اس کے بلکل قریب آکر اس کے کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے مزید قریب لے آیا

میری غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ میرے نکاح میں آئی لڑکی کے دل و دماغ میں کوئی اور شخص ہو میں دنیا کے کسی بھی مقام پر کردم شاہ سائیں کو دل و جان سے قبول کر سکتا ہوں تائشہ لیکن تمہارے دل میں نہیں۔

کیونکہ میرے نکاح میں آئی لڑکی کے دل و دماغ پر صرف میرا حق ہے میری غیرت کو گوارا نہیں کہ میرے نکاح میں رہ کر تم اپنے دل و دماغ بھی کسی اور کو بساؤ تمہاری ہر سوچ پر صرف اور صرف جنید خان کا حق ہے جیسے وہ پورے حق سے وصول کرے گا اس کے دوپٹے کو اس سے دور پھینکتے جنید اس کے لبوں پر جھکا۔تو وہ چہرہ موڑگئی

جنید پلیز میں اتنی جلدی یہ سب کچھ قبول نہیں کر سکتی ہو پلیز تم سمجھنے کی کوشش کرو وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

پہلی بات آج سے تم مجھے تم نہیں بلکہ آپ کہہ کے پکارو گی تھوڑا رشتے کا احترام تھوڑا عمر کا لحاظ اور دوسری بات کل صبح تم اس رشتے کو اپنے آپ ہی قبول کر لو گی اسی لیے فل حال میرا دماغ کھانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ جس انداز میں تم سے پیش آؤں گا اس کے بعد تم خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہوگی

اب فیصلہ تمہیں کرنا ہے کہ تم مجھ سے عزت چاہتی ہو یا رسوائی وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

جو دھمکی اس کے لہجے میں تھی وہی اس کی آنکھوں میں وہ اسے اپنے قریب بلا رہا تھا اگر چاہتا تو زبردستی بھی کر سکتا تھا اور اگر وہ عزت سے نہیں مانتی تو وہ زبردستی ہی کرنے والا تھا

وہ کچھ دیر کچھ بھی نہ بولی ۔ لیکن اسے اپنے آپ کو دیکھتا پا کر جیسے اپنی ہمت ہار رہی تھی۔

جنید اسے چھوڑنے والا نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس سے آزادی حاصل کر سکتی تھی وہ اسے اس کی تمام تر بدتمیزی اور غلطیوں کے بعد بھی معاف کر رہا تھا اور اسے ایک آسان زندگی دینے کے لیے بھی تیار تھا ۔

اس بار جنید نے جب اسے اپنے قریب کیا تو تائشہ نے مزاحمت نہ کی تھی ۔

جبکہ جنید کی مضبوط پکڑ میں تائشہ اس کی باہوں میں پھڑپھڑا کر رہ گئی۔

اور پھر اپنے آپ کو اس کے حوالے کردیا وہ اس سے لڑ نہیں سکتی تھی نہ ہی اس کا مقابلہ کر سکتی تھی ۔

وہ اپنے حق پر وہ کسی اور آدمی کو بھی برداشت نہیں کرسکتا تھا اُسے بھی نہیں جس سے وہ زیادہ محبت کرتا تھا

جنید نے انتہائی محبت سے اس کا نازک موجود اپنی باہوں میں بھرا اور اسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے آیا۔

اس کے بعد تم مجھے اسی کمرے میں نظر آو۔اس کمرے میں تم صرف ناراضگی کی صورت جا سکتی ہو تم شاید کبھی سمجھ بھی نہیں پاؤ گی کہ میں نے کن حالات میں معاف کیا ہے تمہاری غلطیوں نہ تو معافی کے قابل ہے اور نہ ہی نظر انداز کرنے کے۔

تم اس وقت میری باہوں میں موجود ہو صرف اس لئے کیونکہ میں اپنی بیوی کے ساتھ عزت اور محبت کا رشتہ بنانا چاہتا ہوں۔بس اس بات کا خیال رکھنا کہ جتنی عزت میں تمہیں دے رہا ہوں اتنی ہی عزت کے تم قابل بن جاؤ۔

میں تمہیں عزت و احترام کے ساتھ بیاہ کر اس گھر نہیں لایا لیکن اپنی زندگی میں تمہیں پوری عزت اور احترام سے شامل کر رہا ہوں

تائشہ نے اپنے کندھے سے اپنی شرٹ شرکتی محسوس کی تو زور سے آنکھیں میچ گئی

میری زندگی میں خوش آمدید۔میں تمہیں خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔وہ اسے خود میں سمیٹتے ہوئے اس کے کانوں میں سرگوشی کرتے تائشہ کو ہر چیز سے بہت دور لے گیا

♡

مقدم کی آنکھیں رات کے نجانے کون سے پہر کھلی ۔اور اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی

نجانے کتنی دیر وہ اسے دیکھتا رہا لائٹ بلب کی روشنی میں اس کا چہرہ اسے اپنا دیوانہ کر گیا۔

اور اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر مقدم اس کے چہرے پر جھکا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتا اس کی سانسیں روک گیا ۔

اپنے سانسوں پر کسی کی حکومت محسوس کرتے ہوئے حوریہ کی آنکھ فورا کھلی ۔

مقدم سائیں یہ آپ کیا کر رہے ہیں اپنے ہونٹوں کے بعد گردن پر اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی ۔

شسش مجھے ڈسٹرب مت کرو حوریہ اس وقت میں تمہیں اپنے بہت قریب محسوس کرنا چاہتا ہوں

۔

وہ کہتے ہوئے دوبارہ اس کے لبوں پر جھکا اس کے سامنے مزاحمت کرنا تو ویسے بھی بے کار تھا۔

اپنی شہ رگ پراس کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا بنا کر اپنا آپ اس کے سپرد کر چکی تھی۔

مقدم شاہ نے مکمل استحقاق سے اپنا حق وصول کرتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں قید کر لیا

♡

دھڑکن کی آنکھ کھلی تو کردم اس کے ساتھ بنا شرٹ کے گہری نیند سو رہا تھا ۔

اس کی بند آنکھیں دیکھتے ہوئے دھڑکن نے شرما کر اپنی نظریں چرُالی

یا اللہ اس سے پہلے کہ یہ جاگ جائیں میں باہر چلی جاتی ہوں لیکن باہر تو بابا سائیں ہوں گے ان سے تو میں ناراض ہوں ۔

ہائے اللہ میں ان سے نظریں کیسے ملاوں گی ۔

دھڑکن نے سوچتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالا اور زور و شور سے اپنا فیورٹ کام کرنے لگی ۔

جب اچانک اسے اپنے ہاتھ پر کسی کی گرفت محسوس ہوئی اس نے فورا نظریں اٹھا کر اپنے بالکل قریب گہری نیند میں سوئے کردم کو دیکھا تھا جواب نیند میں نہیں بلکہ پوری آنکھیں کھولے اسے غصے سے گھور رہا تھا

اگر آج کے بعد میں نے تمہارا یہ ہاتھ تمہارے منہ میں دیکھانا دھڑکن تو یا تو یہ ہاتھ کاٹ دوں گا یا ناخن جڑ سے اکھاڑ دوں گا ۔

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کئے ہوئے اسے کھینچ کر خود سے قریب کرتا اسے اپنے مضبوط شکنجے میں قید کر چکا تھا ۔

جب کے دھڑکن نا تو اس کے چہرے کو دیکھ پا رہی تھی اور نہ ہی اس کی نظروں کو

کل تمہارے لیے ایک گفٹ لایا تھا میں ۔مجھے تو بہت پیارا لگا اگر تمہیں پسند نہیں بھی آیا تو بھی رکھ لینا

ٹھیک ہے -----؟ اس کے شرمایا ہوا روپ اپنی نظروں کے حصار میں لے لیتا وہ اسے بولنے پر اکسا رہا تھا جبکہ دھڑکن نے بولنے کی بجائے گردن ہاں میں ہلا دی۔

دھڑکن ادھر دیکھو میری طرف اس کا چہرہ تھوڑی سے اوپر اٹھاتے ہوئے اپنے سامنے کرنے لگا

۔

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کی سانسوں کی مہک اسے اپنی سانسوں میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی ۔

جبکہ آنکھیں بند کیے اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتی رہی ۔

تم آنکھیں کھول رہی ہو یا پھر میں اپنے طریقے سے کھلواؤں ۔اس کے بند آنکھیں اور شرم و حیا سے سرخی چھلکتا چہرہ دیکھتے ہوئے وہ مصنوعی غصے اور سخت لہجے میں گویا ہوا ۔

جبکہ اس کے لہجے سے نہ گھبراتے ہوئے دھڑکن نے اب بھی اپنی آنکھیں بند ہی رکھیں۔

اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اپنا انداز اپناتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا اور پھر جھکتا ہی چلا گیا دھڑکن کی ساری مزاحمتیں دھری کی دھری رہ گئی اور وہ اسے خود میں سمیٹتا ایک بار پھر سے اس کے ہوش ٹھکانے لگانے لگا ۔

♡

جنید کی آنکھ کھلی تو تائشہ اس کے بالکل قریب اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے لیٹی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے لیکن شاید وہ اس وقت اس سے نظریں ملانا نہیں چاہتی تھی

وہ آہستہ سے اس کے قریب اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

واش روم کا دروازہ بند ہوتے ہی تائشہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے اس دروازے کو دیکھا۔

اس کے آنکھوں میں آنسو آنے لگے کتنی جلدی کتنے اسحقاق سے وہ اس سے اپنے تمام تر حقوق وصول کر گیا

اور تائشہ مزاحمت تک نہ کر سکی

وہ نہ جانے اور کتنی دیر ایسے ہی بیٹھ کے رونے کا ارادہ رکھتی تھی جب واش روم کا دروازہ کھلا اور جنید باہر آیا۔

رونا دھونا تو ایسے مچا رکھا ہے جیسے کل رات میں نے تم پر بہت کوئی ظلم کردیا ہو

بند کرو یہ رونا دھونا میں ذرا زمین کا کام دیکھ کے آتا ہوں ناشتہ گھر پر ہی کروں گا تمہارے ساتھ اور میں جب گھر واپس آؤں تو یہ روتی دھوتی شکل نہیں بلکہ اس پیارے چہرے پر ایک پیاری سی مسکان ہونی چاہیے

چلو اب اچھی بیویوں کی طرح اپنے شوہر کی خدمت کرو اور رات میں تمہیں کچھ نہیں دے سکا اسی لیے سوچ رہا ہوں کہ تمہارے لئے کوئی اچھا سا تحفہ بھی لے آتا ہوں۔

کہیں تم اپنے دل میں یہ بات نہ بنا لو کہ اپنا حق لے لیا اور تمہارا حق دیا ہی نہیں وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا محبت سے اس کا ماتھا چومتا اپنی چادر کندھے پہ ڈال کر باہر نکل گیا تائشہ کتنی دیر دروازے کو گھورتی رہی پھر اٹھ کر فریش ہونے واشروم میں گھس گئی اور جنید کے آنے سے پہلے اس کا ناشتہ تیار کرنے لگی

کیوں ----؟ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

♡

کردم لالہ کی طبیعت ابھی ٹھیک بھی نہیں ہوئی اور وہ شہر کے چکر لگانے لگے ہیں ۔ اس طرح سے رکھیں گے وہ اپنا خیال حوریہ صبح اٹھ کر باہر آئی تو نانا سائیں نے اسے بتایا کہ کردم سائیں کل سے شہر گئے ہوئے تھے رات کافی دیر سے واپس آئے ہیں

آج کل ناناسائیں کا اکثر وقت حوریہ اور دھڑکن کے ساتھ گزرتا تھا دن میں ایک اسپیشل وقت انہوں نے دھڑکن اور حوریہ کے لیے فکس کردیا تھا جس میں وہ تینوں اکثر لڈو کھیلتے تھے شروع میں تو دھڑکن خوب بے ایمانی کیا کرتی تھی لیکن اب حوریہ کو خود ہی کھیل سمجھ میں آگیا تھا اور دھڑکن کی چالاکیاں بھی ۔ابھی تک دھڑکن کمرے سے باہر نہیں آئی تھی کل سے ہی اس نے اپنے آپ کو نظر بند کر کے رکھا تھا احمد شاہ سے وہ بہت ناراض تھی۔

اسی لیے وہ کمرے سے باہر نہیں آرہی تھی جبکہ کردم رات کو بہت لیٹ گھر آیا تھا اس لئے یقیناً وہ سو رہا ہوگا ۔

حوریہ کو غصہ اس بات کا تھا کہ اتنی خراب طبعیت میں وہ گیا کیوں جبکہ دادا سائیں کا کہنا تھا کہ ان کا پوتا شیر جوان ہے جو اب بالکل ٹھیک ہے ۔

بالکل بھی نہیں ہیں وہ اور آپ انہیں شیر کہہ کہہ بگاڑتے جا رہے ہیں اپنی صحت کا بالکل خیال نہیں رکھتے دھڑکن باہر آئے نہ اس کی کلاس لیتی ہوں میں میں نے اپنے بھائی کی اس ذمہ داریاں اس پر کیا ڈال دی اسے تو ہوش ہی نہیں ہے ۔

اب اس کی توپوں کا رخ دھڑکن کی طرف تھا وہ جانتے تھے کہ کردم کے معاملے میں وہ بچپن سے ہی بہت ٹچی ہے وہ اس سے بے انتہا محبت کرتی ہے ۔

اور ہر بہن کی طرح بھائی چاہے ہٹا کٹا ہی کیوں نہ ہو لیکن بہن کی نظر میں کمزور ہی تھا ۔

وہ احمد سائیں کی بڑی بیٹی کا اب کیا حال ہے نانا سائیں نے پوچھا ۔

جی وہ سویرہ دیدہ کی طبیعت بہت خراب ہے بخار چکر ابکایاں آج صبح مقدم سائیں کو کہا بھی تھا کہ انہیں ہسپتال لے جائیں لیکن انہیں بہت ضروری کام تھا اسی لئے واپسی پر ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا بولا تھا ۔

چلو صحیح ہے دو دن کے بعد جارہے ہیں وہ لوگ جانے سے پہلے ٹھیک ہوجائے تو اچھی بات ہے نانا سائیں نے کہتے ہوئے گوٹی آگے کی طرف بڑھائی ۔

نانا سائیں آپ کا تین آیا ہے پانچ نہیں دو خانے پیچھے کریں حوریہ نے فوراً گوٹی کو دوخانے پیچھے کرنے کا بولا ۔

جبکہ اس کی چالاکی پر نانا سائیں کا منہ بن گیا۔

تم دونوں بھوئیں پلس بیٹیاں ہمیں کبھی جینے نہیں دو گی نانا سائیں نے مسکراتے ہوئے اپنی گوٹی کو واپس پیچھے لیا۔جبکہ اپنی چالاکی پر حوریہ خود بھی شرما دی

♡

وہ جنید کے لئے ناشتہ بناتے ہوئے اپنے آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

اس کا اس کے قریب آنا اپنا حق لینا اسے برا نہیں لگا تھا اپنے اور اس کے رشتے کو وہ خود بھی سمجھتی تھی لیکن اماں سائیں جنہوں نے جانے سے پہلے بھی اسے کہا تھا کہ جنید کو اس کی اوقات میں رکھنا۔

تمہیں اسی گھر میں واپس آکر کردم کی دلہن بننا ہے۔بچپن سے یہی تو کرتی آئی تھی کردم کی پسند کا کھانا کھاؤ کردم کی پسند کے کپڑے پہنو کردم کی پسند کی جگہ پر جاؤ۔اس کی اپنی کوئی زندگی ہی نہیں تھی اور کردم اسے منہ تک نہیں لگاتا تھا

بچپن سے لے کر جوانی تک ہر بات پر اس کے سامنے جھوٹ بولنا۔ہر چیز میں اسے اپنی محبت کا یقین دلانا۔اس کے بات کو حکم کی طرح ماننا۔اس کی جی حضوری کرنا صرف اس لئے کہ وہ اسے پسند آجائے اور وہ اس سے نکاح کر لے۔

اسے یاد تھا وہ آٹھ سال کی تھی جب اس کی ماں نے زبردستی اسے کردم کے نام کی انگوٹھی پہنادی۔

کردم کو اس کے سر پر اتنا سوار کر دیا کہ جیسے اور کسی چیز کو سوچنے کی اجازت ہی نہ ہو۔

اور پھر کیا ہوا دھڑکن آئی اور کردم سے اس کا نکاح ہوگیا تائشہ کا کیا----؟ کیا تھی اس کی زندگی ؟۔ساری زندگی یہ سوچتے رہنا کہ وہ اس گاؤں کے مالکن بنے گی ۔اس کی ماں نے اس کے دماغ میں مالکن بننے کا فتور اس حد تک بھر دیا کہ جیسے اس کی زندگی کا اور کوئی مقصد ہی نہیں ہے ۔

اس عمر میں لڑکیاں کیا کرتی ہیں سمجتی ہیں سنوارتی ہیں مستیاں کرتی ہیں اپنی زندگی خوشی سے جیتی ہے ۔

لیکن وہ کیا کرتی رہی کردم کردم کردم ۔جنید کے اس گھر میں اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کھل کر جینے لگی ہے ۔

لیکن وہ کھل کر جی نہیں سکتی تھی کیونکہ اسے اس کی ماں کی خواہش پوری کرنی تھی اسے واپس اسی حویلی جانا تھا اس گاؤں کی مالکن بننا تھا ۔وہ جنید کو اپنے دل میں نہیں بسا سکتی تھی ۔کیونکہ اس کی ماں نے اسے اس چیز کی اجازت ہی نہ دی تھی ۔

اس کی ماں کو دولت چاہیے تھی اور وہ دولت اسے صرف کردم کے تھرو مل سکتی تھی جنید کے پاس کیا تھا صرف ایک چھوٹا سا گھر لیکن اس گھر میں کتنا سکون تھا ۔جنید کے اپنایت بھرے لمس نے اسے ایک ہی رات میں کیا سے کیا کر دیا تھا ۔

لیکن اسے جنید کے بارے میں سوچنے کی اجازت نہ تھی ۔

اگر اس کی ماں کو پتہ چل گیا کہ وہ جنید کو اپنے تمام تر حقوق دے چکی ہے تو اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے کندھے کی طرف آیا۔

آج سے ایک ہفتہ پہلے جلے زخم پر اسے پھر سے جلن محسوس ہو رہی تھی۔

جو اس کی ماں نے جلتی ہوئی لکڑی کا ٹکڑا اس کے کندھے پر رکھا تھا اور اسے سزا دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ تمہیں ہسپتال جا کے کردم کو دھڑکن کے خلاف کرنے کے لیے کہا تھا اور یہاں کردم دھڑکن کو اپنے سینے سے لگایا چپ کروا رہا ہے۔

لیکن اس میں اس کی کیا غلطی تھی اس نے تو ہر ممکن کوشش کی تھی کہ کردم دھڑکن کے خلاف ہو جائے ان دونوں میں لڑائی ہو جائے۔

لیکن ایسا نہیں ہوا۔اور اس کی ماں نے اسے بے دردی سے پیٹتے ہوئے اس کا کندھا جلا دیا ۔کل رات جنید نے اس جلنے کے نشان کی وجہ پوچھی تھی لیکن وہ کچھ نہ بولی۔

ہاں وہ نہیں پتا پائی تھی کے اتنے خوبصورت ہونے کے باوجود بھی وہ کردم کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکی اور اسی بات کی سزا سے اس کی ماں نے دی ہے

وہ پڑھائی میں اچھی نہیں تھی۔گھر کے سب ہی لوگ اسے میٹرک سے آگے پڑھنے کے لیے کہہ کر رہے تھے لیکن اپنی ماں کی باتوں کا پریشر اس کے سر پر اتنا زیادہ تھا کہ وہ میٹرک پاس ہی نہ کر سکی۔

اپنی 19میں سالگرہ کی رات جب اپنی ماں کی مار کھا کھا کر تھک کر اس نے وہ سب کچھ بولا دیا اور جانتی تھی نانا سائیں اس کے کمرے سے باہر کھڑے تھے اس نے خود نانا سائیں کو یہ بات سنانے کے لیے اونچی اونچی آواز میں کہا تھا کہ وہ کردم کی دولت حاصل کرنا چاہتی ہے اسے کردم سے کوئی مطلب نہیں اس کا مقصد یہ تھا کہ نانا سائیں اس کی باتیں سن کر کردم کے ساتھ اس کی منگنی توڑ دیں تاکہ وہ آزادی سے اپنی زندگی گزار سکے

لیکن نانا سائیں نے ایسا نہ کیا ۔کیوں یہ وجہ وہ نہیں جانتی تھی

بس پتہ تھا تو بس اتنا کہ ناناسائیں یہ بات جانتے ہیں کہ کردم سے شادی وہ صرف گاؤں کی مالکن بننے اور دولت حاصل کرنے کے لئے کر رہی ہے۔لیکن نانا سائیں نے بھی اس کی مشکلات آسان نا کی منگنی نہ توڑی بلکہ اس راز کو اپنے سینے میں ہی دفن کردیا تھاتائشہ کو لگا کہ شاید اس رات نانا سائیں اسکی باتیں سن ہی نہ سکے ۔

لیکن جس دن اچانک انھوں نے دھڑکن اور کردم کی منگنی کا اعلان کیا اس دن اسے یقین ہوگیا کہ نانا سائیں سب جانتے تھے ۔

ان کے نکاح والے روز تائشہ کے بخار کی وجہ کردم سے بچھڑنا نہیں بلکہ ساری رات سخت سردی اور بارش میں کھڑے رہنا تھی۔

یہ سزا بھی سے اس کی بے درد ماں نے دی تھی ۔

نہ جانے کتنے زخم تھے اس کے جسم پر نہ جانے دن رات کتنا تڑپتی تھی وہ ۔اور کل رات جنید نے اس کے ایک ایک زخم پر اپنے لبوں سے مرہم لگایا تھا ۔

ایک ہی رات میں وہ اس کے لیے کتنا خاص ہو گیا تھا ۔لیکن وہ اسے اپنے لیے خاص نہیں بننے دے سکتی تھی ورنہ اس کی ماں اسے جان سے مار ڈالتی ۔

باہر بارش میں کھڑا رکھتی یا اس کے ہاتھ پیروں پر بلیڈ سے کاٹ لگا دیتی یا اس کے ہاتھ پیر جلا دیتی ۔ کتنی بے رحم تھی اس کی ماں اکثر سوچتی تھی کیا وہ اس کی سگی ماں ہے کیا مائیں ایسی ہوتی ہے ۔

اپنے گرتے آنسو کے ساتھ جنید کے لئے پراٹھے بناتی وہ اپنی بیس سالہ زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی ۔

♡

سویرا کی طبیعت بگڑتی جارہی تھی احمد شاہ نے گاڑی نکالی اور اس کو اپنے ساتھ لے جانے لگے ۔

مقدم سائیں نے جانے سے پہلے کہا تھا کہ وہ اسے واپسی پر ہسپتال لے جائے گا لیکن اس کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو احمد شاہ نے سوچا کہ وہ خود ہی اسے اسپتال لے جاتے ہیں ۔

بابا سائیں میں ٹھیک ہوں مقدم سائیں کو آنے دیں وہ مجھے لے جائیں گے اپنے ساتھ سویرا نے سمجھاتے ہوئے کہا

بالکل بھی نہیں سویرا بچے ضد نہیں کرتے تمہاری طبیعت خراب ہوتی جارہی ہے میرے خیال میں تمہیں ہسپتال لے جانا چاہیے ۔

احمدشاہ نے ضدی انداز میں کہا تھا وہ آگے سے مسکرا دی

ضد تو آپ کر رہے ہیں بابا سائیں خیر میں انجیکشن نہیں لگاؤں گی ۔وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی تو احمد شاہ مسکراد یئے

ٹھیک ہے میرا وعدہ ہے میں تمہیں انجیکسن نہیں لگاؤں گا انہوں نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی

♡

دھڑکن کی آنکھ کھلی تو کردم آئینے کے سامنے کھڑا اپنی شرٹ پہن رہا تھا شاید وہ ابھی نہا کر نکلا تھا ۔

اسے دیکھتے ہوئے کل کی ساری رات اس کی نظروں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگی وہ بے ساختہ مسکرائی

جب نظر کردم کی پیٹھ پر پڑی

یاخدایا کردم سائیں یہ کیسے ہوا یہ آپ کو زخم کیسے آئے اس کی پیٹھ پر خون کی لکیریں دیکھتے ہوئے وہ فورا اٹھ کر اس کے قریب آئی ۔

اب یہ بھی کیا مجھے بتانا پڑے گا کردم نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف جھک کر شرارت سے کہا تو وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی ۔

جبکہ فلحال کردم اسے تنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اس لئے اس کا ماتھا چومتا مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔

جبکہ اسے جاتا دیکھ کر ایک شرارتی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر بھی آئی تھی

♡

وہ لوگ ابھی گاؤں کی حدود سے نکلے ہی تھے کہ سامنے سے دو گاڑیوں نے ان کا راستہ روکا اور چار پانچ ہٹے کٹے غنڈے گاڑیوں سے نکلتے ہوئے ان کی گاڑی کے آگے پیچھے ہوگئے ان سب کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں

ان لوگوں نے احمد شاہ سویرا کو گاڑی سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلے سویرا احمد شاہ کے پیچھے تقریباً چھپی ہوئی تھی۔

اے بوڑھے پیچھے ہٹ ہمیں یہ لڑکی چاہیے غنڈے نے احمد شاہ کو دھکا مارتے ہوئے کہا

جبکہ سویرہ کو بچاتے ہوئے احمد شاہ نے غنڈے کو پیچھے دھکیلنا چاہا جب غنڈے نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بندوق کی بیک سائیڈ ان کے سر پر دے ماری وہ کراہ کر زمین پر گر گئے

جبکہ دوسرے غنڈے نے بری طرح سے انہیں پیٹنا شروع کر دیا سویرا ڈر کے مارے چیخنے لگی

جبکہ ایک آدمی نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پرمارتے ہوئے اسے زبردستی اپنی گاڑی میں بٹھانے لگا

جبکہ دوسرا غنڈا کان سے موبائل لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا

ہم نے مقدم شاہ کی بیوی کو اٹھا لیا ہے ۔اب اس کا غرور ٹوٹے گا۔احمد شاہ نے اس کی بات سنتے ہوئے اسے بتانے کی کوشش کی کہ وہ مقدم کی بیوی نہیں ہے لیکن سامنے کھڑے آدمی نے ان کی بات نہ سنی بلکہ بری طرح سے پیٹتے ہوئے وہیں پر پھینک کر چلے گئے

احمدشاہ درد سے بے حال وہی بے ہوش ہوگئے

جبکہ سویرا چیختی چلاتی اپنے باپ کو پکارتی رہ گئی

♡

تائشہ نے ناشتہ بنایا اس نے ساری چیزیں آج اپنی پسند کی بنائی تھی اب وہ جنید کا انتظار کر رہی تھی

جب اس کا موبائل بجا موبائل پر ملک کا فون آرہا تھا نہ جانے کیوں اس کا دل نہ کیا فون اٹھانے کو لیکن فون اٹھانا تو تھا ہی کیونکہ ایک ہی شخص تھا جو اسے واپس حویلی پہنچا سکتا تھا اور اس کا حویلی واپس جانا بہت ضروری تھا

ہیلو جی بولے احسن انکل ----

سویرا میں نے تمہارا کام کردیا میں نے کردم اور دھڑکن کو الگ کردیا بہت جلدی تمہیں ایک بہت بڑی گڈ نیوز ملنے والی ہے ۔تیار ہو جاؤ ملک نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا جبکہ اس نے گھبراتے ہوئے فون کو دیکھا اور پھر سامنے دروازے پر کھڑے جنید کو ۔

کس سے بات کر رہی تھی تم جنید نے آگے بڑھتے ہوئے موبائل اس کے ہاتھ سے لیا جہاں ملک کی کال بھی ابھی بند ہوئی تھی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا اس کا اپنا موبائل بج تھا ۔

موبائل پے آنے والی کال کو سن کر وہ پریشان ہو چکا تھا ۔

جہاں پر اسے کسی نے یہ بتایا تھا کہ حویلی سے شہر جانے والے راستے میں احمد شاہ بے ہوش پڑے ملے ہیں ۔

تم انہیں ہسپتال لے کے پہنچو میں کردم سائیں کو خبر کر کے وہ آتا ہوں اس نے جلدی سے فون بند کرتے ہوئے کہا ایک نظر تائشہ کی طرف دیکھا

وہ بھی گھبرائی ہوئی اس کی طرف دیکھ رہی تھی

ایک بات کان کھول کر سن لو تائشہ اگر اس میں تمہارا ہاتھ ہوا تو تم میرے ہاتھوں نہیں بچوں گی وہ غصے سے کہتا گھر سے نکل چکا تھا جبکہ تائشہ سوچ رہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے ۔

آخرملک نے کیا کیا ہے کردم اور دھڑکن کو الگ کرنے کے لیے ۔

♡

کردم ابھی گاؤں کی طرف جانے کا سوچ ہی رہا تھا جب گاؤں والے اس کے گھر کے باہر کھڑے نظر آئیں

دادا سائیں ان کے مسائل سن رہے تھے وہ بھی ان کے قریب آکر بیٹھ گیا

میں کوشش کروں گا کہ میں آپ سب کا نقصان پورا کر سکوں دیکھئے فصلیں واپس اگتے ہوئے اتنا وقت تو لگے گا ہی ہمارے نصیب میں ہی نقصان لکھا تھا تو ہمیں پورا تو کرنا ہی ہوگا اور نقصان صرف آپ لوگوں کا نہیں ہوا ہمارا بھی ہوا ہے دادا سائیں نے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن شاہ سائیں آپ کے بچے ہمارے بچوں کی طرح بھوکے تو نہیں بیٹھے ۔میرا بیٹا وہاں پردیس میں پڑھنے گیا ہے وہ تو کردم سائیں کا احسان مند ہوں جنہوں نے اسے رقم بھجوا دی ورنہ وہ کیا کرتا ۔

ایک ڈیڑھ ماہ میں میری بیٹی کی شادی ہے ۔آپ لوگوں نے اس زمین پر سکول بنوانے کے لیے چودھری سے دشمنی مول لی اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے یہ میں مانتا ہوں کہ اس سے کل ہماری بچیوں کا فائدہ ہوگا لیکن ہماری بچیاں کچھ کھائیں گی تو پڑھائے بھی گی نہ ایک اور دکھ سے بھری آواز نے دادا سائیں کو اپنی طرف متوجہ کیا ۔

یہ ساری کردم سائیں کی غلطی ہے انہوں نے دشمنی مول لی اور ہم سب کو کنگال کر دیا خود تو حویلی میں عیش و عشرت سے زندگی گزار رہے ہیں اور ہمیں کہیں کا نہ چھوڑا

ہم محنت کریں گے پھر سے زمین اگائیں گے اور پھر کردم سائیں اور کسی سے دشمنی مول لیں گے ۔

غلطی کردم سائیں کی ہے انھیں اس بات کی سزا ملنی چاہیے انہیں بھی وہی کھانے کو ملنا چاہیے جو ہم کھاتے ہیں جب روکھی سوکھی کھائیں گے تبھی ان کو ہمارے درد کا احساس ہوگا ایک نوجوان نے جذباتی انداز میں اٹھتے ہوئے کہا ۔

جبکہ دادا سائیں اس کے انداز پر سلگ اٹھے تھے کردم بھی تو انہی کے لیے محنت کر رہا تھا اور کیا اسے ان لوگوں کا احساس نہیں تھا

پیچھے کہیں لوگوں نے اسے خاموش کروانا چاہا لیکن اس سے پہلے کردم بول اٹھا

ٹھیک ہے آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ میں آپ لوگوں کی طرح نہیں رہ سکتا آپ لوگوں کی طرح روکھی سوکھی نہیں کھا سکتا یا سوکھی روٹی کھا کے محنت نہیں کرسکتا ۔ٹھیک ہے میں کردم شاہ آپ کے سامنے اس بات کی قسم لیتا ہوں کہ جب تک ان زمینوں پر پھر سے فصل نہیں اگ آتی میں اس حویلی کی عیش و عشرت کی زندگی کو چھوڑ رہا ہوں

میں بھی آپ سب کے ساتھ اسی گاؤں میں اپنے پرانے مکان میں رہوں گا آپ سب کے ساتھ سارا دن کھیتوں میں کام کروں گا آپ سب کے ساتھ وہی روکھی سوکھی کھاؤنگا غلطی میری ہے سزا بھی ملنی چاہیے ۔

تم جاؤ جاکر میرا سامان اندر پیک کرواؤ میں آج سے اپنے گاوں والے پرانے گھر میں شفٹ ہو رہا ہوں ۔کردم نے ملازمہ کو حکم دیا اور اس کا غصہ دیکھتے ہوئے ملازمہ فورا بھاگ کر کردم کے کمرے کی طرف آئی تھی ۔

آتے ہی بیڈ پر بیٹھی گود میں رکھی کیٹی سے بات کرتی دھڑکن کو اس کا فیصلہ سنایا۔

بی بی جی جلدی سے کردم سائیں کا سارا سامان باندھ دیں گاؤں والے باغی ہوگئے ہیں کردم سائیں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک گاؤں والوں کو انصاف نہ مل جائے تب تک وہ حویلی کی عیش و عشرت کی زندگی چھوڑ کر گاؤں میں رہیں گے اور مزدوروں کے ساتھ ہی کام کریں گے ۔اور جیسا وہ کھاتے ہیں ویسا ہی کھائیں گے ۔یا اللہ سائیں کیسے احسان فراموش لوگ ہیں

ملازمہ نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ لگائی ۔

جبکہ دھڑکن اس کے پیغام پر اٹھ کر کردم کا سامان دیکھنے لگی

♡

جنید کتنی بار کردم کو فون کر چکا تھا لیکن نہ جانے اس کا فون کیوں بند آرہا تھا اسی لئے اب اس نے مقدم کو فون کیا۔

اور مقدم کے ساتھ ہی شہر پہنچا جہاں احمد شاہ کے حالت بہت نازک تھی ۔

انہیں بندوق کے بیک سائڈ سے بری طرح سے پیٹا گیا تھا تھوڑی دیر پہلے اس نے حوریہ کو فون کیا تھا اور حوریہ نے فون پر اسے یہ بتایا تھا کہ احمد شاہ اور سویرا ہسپتال کے لئے نکل چکے ہیں لیکن سویرہ تو یہاں کہیں نہیں تھی

اور یہی اس کی پریشانی کی سب سے بڑی وجہ تھی

♡

گاؤں والوں کو بھیجنے کے بعد کردم واپس اپنے کمرے میں آیا تھا کمرے میں دو بڑے بڑے بیگ پیک تھے

دھڑکن اتنے زیادہ سامان کی ضرورت نہیں ہے میں تھوڑا سا سامان لے کے جاؤں گا وہ بیگز کو دیکھتے ہوئے بولا

ارے یہ تو میرے بیگز ہیں آپ کا وہ ہے اسنے چھوٹے سے سوٹ کیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور تم کہاں جا رہی ہو کردم نے غصے سے پوچھا کہیں اس کے جانے کے بعد وہ واپس لنڈن جانے کی تیاریاں تو نہیں کر رہی تھی

میں آپ کے ساتھ گاؤں والے گھر میں دھڑکن نے مسکراتے ہوئے بتایا

نہیں دھڑکن تم میرے ساتھ نہیں آسکتی کردم کا لہجہ مدھم ہوگیا۔

وہ لاڈوں میں پلی ہوئی لڑکی کہاں سختیاں برداشت کر سکتی تھی کردم اسے اپنے ساتھ لے جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا فی الحال تو اس نے آنے والے کل کے بارے میں کچھ سوچا بھی نہ تھا وہ دھڑکن کو کیسے ساتھ لے کر جاتا

اور میں آپ کے ساتھ کیوں نہیں آسکتی دھڑکن نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

کیونکہ دھڑکن کل سے تمہارا کالج اسٹارٹ ہو رہا ہے اور تم وہ جوائن کر رہی ہو کردم نے وجہ بتائی

بڑی بے تکی وجہ ہے آپ کی اسے میں قبول نہیں کر رہی ۔بلائیں کسی کو اور میرے بیگ باہر رکھوائیں۔

دھڑکن یہ اتنا آسان نہیں ہے گاؤں کے ماحول میں تم ارجسٹ نہیں کرسکو گی حویلی اور گاؤں میں بہت فرق ہے کردم نے سمجھانے کی کوشش کی ۔

آپ مجھے جس حال میں رکھیں گے کردم سائیں میں ارجسٹ کر لونگی میری شادی آپ کے ساتھ ہوئی ہے اس حویلی کے عیش و عشرت سے نہیں ۔اور اگر آپ نے مجھے ایک بار بھی پھر سے منع کیا نہ تو میں باباسائیں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے لندن چلی جاؤں گی کیونکہ اگر میں اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہ سکتی تو میرا اس گھر میں رہنے کا بھی کوئی مطلب نہیں ہے ۔ایک بار پھر سے دھڑکن نے اسے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا دھڑکن سمجھدار ہے یا بے وقوف وہ کبھی کبھار ایسی حرکتیں کرتی تھی کہ ایسا لگتا کہ اس سے زیادہ بے وقوف دنیا میں اور کوئی ہے ہی نہیں ۔پر اگلے ہی لمحے وہ اتنی سمجھدار اور زمہ داریوں کو سمجھنے والی بن جاتی کہ کردم اسے سوچ کر رہ جاتا وہ ایک سوال تھی بہت مشکل سوال ۔بہت الجھا ہوا سوال جسے کردم نے سلجھانا تھا

ہائے میں اپنا نیا گھر دیکھوں گی میں دادوسائیں سے مل کے آتی ہوں وہ کردم کو بولنے کا موقع دیے بغیر باہر چلی گئی

♡

مقدم پچھلے دو گھنٹے سے احمد شاہ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ اب اسے سویرا کے بارے میں احمد شاہ کے علاوہ اور کوئی کچھ نہیں بتا سکتا تھا

اس کے دل سے بس ایک ہی دعا نکل رہی تھی سویرا جہاں بھی ہو محفوظ ہو ۔

اس نے ابھی تک گھر میں فون کر کے کسی کو یہ بات نہیں بتائی تھی اگر سویرہ کے لاپتہ ہونے کی خبر گاوں میں پھیل جاتی تو اس کی بہت بدنامی ہوتی

اور وہ اپنے خاندان کی عزت پر رسک نہیں لے سکتا تھا ۔

دو گھنٹے کے بعد احمد شاہ کو ہوش آیا ان کی حالت بہت بگڑ چکی تھی ۔

مقدم کو اپنے قریب دیکھ کر انہوں نے فورا اسے سب کچھ بتایا ۔کہ کس طرح سے وہ لوگ حوریہ کو سمجھ کر سویرا کو لے گئے ۔

اتنی گری ہوئی حرکت کون کرسکتا ہے مقدم شاہ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت تو کسی میں نہ تھی اس کا بڑے سے بڑا دشمن بھی اس سے اس بات پر پنگا نہیں لے سکتا تھا

مقدم کا دل یہ سوچ کر زور زور سے دھڑکنے لگا تھا کہ اگر سویرا کی جگہ وہاں حوریہ ہوتی تو شاید اب تک وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے پاگل ہو چکا ہوتا ۔

مقدم سائیں میری بیٹی ۔۔۔مقدم سائیں میری بچی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی ۔۔۔نہ جانے وہ لوگ اسے کس مقصد سے اٹھا کے لے کر گئے ہیں نہ جانے وہ لوگ اس کے ساتھ کیا کریں گے ۔احمدشاہ دہائیاں دیتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ مقدم کے ذہن میں بس ملک کا نام گونج رہا تھا

لیکن وہ اپنی ہی بیٹی کو کیوں اٹھانے کی کوشش کرے گا ۔

وہ سوچتے ہوئے اٹھ کر باہر آگیا۔

آپ کو کیا لگتا ہے مقدم سائیں یہ پنچ حرکت کون کر سکتا ہے جنید اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا

مجھے تو ملک پر شک ہے جنید یہ کام۔ ملک نے کروایا ہوگا مقدم نے اپنا شک بیان کیا تو جنید کو آج صبح والی فون کال یاد آئی جب تائشہ گھبرائی ہوئی فون پر ملک سے بات کر رہی تھی غصے سے اس کی ماتھے کی رگیں واضح ہونے لگی

تائشہ تم اتنا کیسے گر گئی جنید نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچتے ہوئے سوچا

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا تائشہ ہے اس بات کی سزا تمہیں ضرور ملے گی۔

کردم کا فون ابھی تک نہیں لگ رہا تھا جبکہ تائشہ اکیلی ہے گھر پر اور اسے کردم کو بھی خبر کرنی تھی کہہ کر جنید بھی گاؤں کے لئے نکل چکا تھا جبکہ ڈاکٹر نے احمد شاہ کو کچھ دیر مزید ہسپتال میں رہنے کے لئے کہا تھا

♡

مقدم۔ ہسپتال کے بینچ پر بیٹھا مسلسل سویرا کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اسے موبائل پر ایک میسج رسیو ہوا جس کے ساتھ لوکیشن سینڈ کی گئی تھی

اگر اپنی کزن کی جان اور عزت کی حفاظت چاہتے ہو تو اکیلے اس لوکیشن پر پہنچو۔ میسج پڑھتے ہی مقدم اٹھ کر کھڑا ہوگیا

نا تو وہ اس نمبر سے واقفیت رکھتا تھا اور نہ ہی اسے اندازہ تھا کہ آخر وہ لوگ کون ہو سکتے ہیں

۔لیکن ان میں سے آج کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچے گا اس کی گرنٹی مقدم دے سکتا تھا۔

احمد شاہ کو دوبارہ سے بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا گیا تھا کیونکہ اتنے زخموں کے بعد بھی وہ مسلسل سویرا کے فکر میں ہلکان ہو رہے تھے

جس کی وجہ سے ان کا بی پی بہت زیادہ ہائی ہو چکا تھا ڈاکٹر نے انہیں ریکس کرنے کے لیے اور ٹینشن نہ لینے کے لیے انجکشن دے دیا اور اسی کا فائدہ اٹھا کر مقدم اس لوکیشن پر پہنچنے کے لئے اسپتال سے نکل گیا

♡

وہ حویلی جانے سے پہلے اپنے گھر آیا تھا کیونکہ اسے پتہ لگانا تھا کہ آخر شاہ سائیں کے گھر کی عزت سویرا کہاں غائب ہے اور اسے پورا یقین تھا کہ تائشہ یہ بات جانتی ہے

کیونکہ مقدم کا شک ملک تھا اور ملک سے تائشہ آج صبح ہی فون پر بات کر رہی تھی۔

سارا دن فارغ بیٹھتے ہوئے تائشہ نے اس گھر کو شیشے کی طرح چمکا یا تھا جیسے جنید نے دیکھنا تک گوارا نہ کیا وہ سیدھا اس کے سر پر سوار تھا جو کچن میں اس کے لئے کچھ بنانے میں لگی تھی

سویرا کہاں ہے -------؟وہ اسے کھینچ کر سیدھا کرتے ہوئے پوچھنے لگا

مجھے کیا پتا حویلی میں -----

چٹاخ ۔ایک زور دار تھپڑ نے تائشہ کو زمین بوس کر دیا

ایک لفظ بھی فالتو نہیں تائشہ بتاؤ مجھے سویرا کہاں ہے -----؟-وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا

مجھے کیسے پتہ ہوگا میں تو یہاں وہ سہمے ہوئے لہجے میں بولی جب ایک اور تھپڑ نے اس کا گال سرخ کر دیا ۔

تائشہ میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں بتاؤ سویرا کہاں ہے-----؟ اس کے بعد تم مجھ سے نرمی کی امید مت رکھنا ۔جنید پھر غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا

مجھے نہیں پتا ج--تائشہ کے بات ابھی منہ میں ہی تھی جب وہ ایسے بالوں سے گھسیٹتے ہوئے باہر صحن میں لایا ۔

تم نرمی کے قابل ہی نہیں ہو ۔وہ غصے سے کہتے ہوئے پانی کے پائپ کی طرف جا رہا تھا اگلے ہی لمحے اس نے زمین دوز ٹیکی کے ساتھ لگے پانی کی موٹر سے پائپ کھینچا ۔

اور اسے اپنے ہاتھوں سے ڈبل کرتا ہوا اس کے قریب آیا

جنید مجھے سچ میں نہیں پتا وہ سہمی ہوئی آواز میں بولی ۔جب جنید نے بری طرح سے اس پائپ سے اس سے مارنا شروع کیا اور پھر بے دردی سے مارتا چلا گیا

تائشہ میں آخری بار پوچھ رہا ہوں مجھے بتاو وہ کہاں ہے شاہ سائیں ساری زندگی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے گاؤں میں ان کا نام مٹی میں مل جائے گا ۔کردم سائیں کبھی سر اٹھا کر نہیں چل پائیں گے مقدم شاہ کا غرور ٹوٹ جائے گا تائشہ ۔ اسے بری طرح سے پیٹتے

ہوئے جب وہ چیخ کر رونے لگی تو جنید کو اس پر ترس آ گیا اور پائپ اس سے دور پھینکتے ہوئے اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

جبکہ اس بار وہ زمین پر پڑی روتی رہی اور وہ بولتا رہا لیکن وہ منہ سے کچھ بھی نہ بولی۔

آخر پوچھ پوچھ کر اٹھ کر دوبارہ باہر چلا گیا۔

تائشہ میں اتنی بھی ہمت نہ بچی تھی کہ وہ زمین سے اٹھ پاتی۔اس کی ماں اسے بدن کے ایسے حصے پر زخم دیتی تھی جو کسی کو نظر نہ آئے۔

لیکن جنید نے اسے اس کے جسم کے ہر حصے پر زخم دیا تھا۔اس کے ہونٹوں سے خون نکل رہا تھا جبکہ سارا جسم سوجن سے نیلا پڑ چکا تھا۔

لیکن یہاں کیسے پروا تھی وہ تو بچپن سے ہی کسی کی محبت کے قابل نہ تھی انجانے جنید سے کون سی محبت کی امید کر رہی تھی۔ نجانے اسے کیوں لگ رہا تھا کہ یہ شخص اسے دنیا کہ دکھاوے سے دور لے جائے گا

وہیں زمین پر پڑے اس کی نظر جنید کی پوکٹ سے گرے سرخ ڈبے پر پڑی۔

جو آدھا کھلا ہوا تھا۔اور اس میں سے ایک خوبصورت سا بریسٹ آدھا باہر جگمگا رہا تھا۔

شاید یہ وہی تحفہ تھا جو جنید اس کے لیے لانے گیا تھا

اس تحفے کو دیکھتے آہستہ آہستہ تائشہ کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا تھا اسے کچھ علم نہ تھا۔

وہ پرسکون ہو رہی تھی ۔آنکھیں بند ہوتے ہوتے اسے اپنا درد کم ہوتا محسوس ہوا ۔

♡

نہ جانے جنید کہاں تھا کردم اور دھڑکن حویلی سے گاؤں کے پرانے مکان میں شفٹ ہو چکے تھے

یہ اتنا چھوٹا نا تھا حویلی بننے سے پہلے دادا سائیں اور ان کے والدین اسی گھر میں رہا کرتے تھے

یہ گھر کردم کیلئے بہت اہم تھا کیونکہ اسی گھر میں اس کی ماں دلہن بن کے آئی تھی اور اسی گھر میں اس کے باپ کی پیدائش ہوئی تھی

دھڑکن کو سب لوگوں نے گاؤں جانے سے منع کیا لیکن اسنے کسی کی نہیں سنی بس کہہ دیا کہ جہاں اس کے سر کا سائیں رہے گا وہ بھی وہی رہے گی ۔

اور پھر دادا سائیں نے سب کو کچھ بھی کہنے سے منع کردیا ۔اور دھڑکن کو کردم کے ساتھ گاؤں کے پرانے گھر میں رخصت کر دیا ۔

یہ گھر اتنا چھوٹا تو نہ تھا لیکن اتنا بڑا بھی نہ تھا ۔

گاؤں کے کچھ لوگوں نے یہاں آنے سے پہلے اس گھر کی صفائی کرائی تھی ۔ گاؤں کے لوگوں کے لیے یہ بات اتنی چھوٹی نہ تھی کہ ان کا سائیں ان کے ساتھ آکر رہے گا ۔

جب کہ وہ لڑکا جو پنچایت میں کردم کو سزا دینے کی بات کر رہا تھا وہ نہ جانے کہاں غائب ہوچکا تھا ۔

دھڑکن کو یہ گھر بہت پسند آیا ۔

اور اب وہ اپنی کیٹی کے ساتھ گھر کے سارے کمرے دیکھنے میں مصروف تھی۔ اسے جیسے ہی یہ پتہ چلا کہ کردم کے ماں باپ اسی گھر میں رہتے تھے تو اس نے فیصلہ کرلیا کہ وہ ان کے کمرے میں رہیں گے ۔

جس پر کردم نے ہاں کردی اور آنے والی نئی صبح کو سوچنے لگا کیا زندگی کی تنگی اور مشکلات میں دھڑکن کی یہ مسکراہٹ ایسے ہی قائم رہے گی کیا یہ لڑکی اس کا ساتھ نبھا پائے گی ۔وہ خود سے سوال کرتا اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا ۔

جبکہ دھڑکن کسی پرندے کی طرح پورے گھر میں چہک رہی تھی

♡

رات کا اندھیرا گہرا ہوچکا تھا پورے گاؤں میں اندھیرے پھیل چکا تھا جنید اس وقت بھی ندی کے کنارے بیٹھا پانی میں پتھر پھینک رہا تھا یہ کیا کر کے آیا تھا وہ وہ تو اپنی بیوی کو زندگی کی ہر خوشی دینا چاہتا تھا اور اسے ہی اتنی بے دردی سے پیٹ آیا

ہاں تو وہ تھی ہی اسی لائق اس کے دماغ نے کہا ۔

لیکن وہ کون تھا اسے سزا والا۔ اس نے کیوں اسے مارا اس کا کیا بنتا ہے اس کا اس طرح سے اسے پیٹنے کا ۔کل رات وہ اس سے عزت اور احترام کی وعدے کر رہا تھا اور آج جانوروں کی طرح مار آیا تھا جیسے وہ کوئی بے جان وجود ہو

وہ ایسا کیوں کرتی یہ سب کچھ کرتی کیسے ۔اس کے گھر میں رہتے ہوئے تائشہ کاملک سے رابطہ صرف موبائل کے تھروتھا اور ملک اپنی ہی بیٹی کے ساتھ اتنا برا کیسے کر سکتا تھا اس نے پہلے یہ ساری باتیں نہیں سوچتی تھی تب غصے میں اس کے دماغ نے کام نہیں کیا تھا لیکن اب وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ تائشہ کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہو سکتا ۔ نجانے وہ کس حال میں تھی اس وقت ------ ؟ وہ سوچتے ہوئے فوراً گھر کی طرف جانے لگا۔ --

♡

شاہ سائیں میری بیٹی کہاں ہے ملک شاہ سائیں کے آدمیوں کو پیچھے کی طرف دھکیلتا آگے بڑھ رہا تھا جب کہ وہ اسے روکنے کی کوشش کرتے اسے پیچھے کی طرف دھکا دے رہے تھے

شاہ سائیں میری بیٹی کہاں ہے نازیہ اور رضوانہ اپنے کمرے میں تھیں کردم اور دھڑکن جا چکے تھے اور مقدم بھی اس وقت گھر میں موجود نہ تھا سوائے حوریہ کے اور وہ بھی ان کے لئے کچن میں چائے بنا رہی تھی

اور وہ باہر لڈو رکھیں اس کی چائے کا انتظار کر رہے تھے جب ملک کو دیکھتے ہوئے ان کے ماتھے کی رگیں سامنے آنے لگیں

کون ہے یہ پاگل نکالو اسے یہاں سے باہر وہ ملازموں سے سے بولیں جیسے اسے پہچانا ہی نہ ہو لیکن ملک جانتا تھا کہ وہ اسے پہچان چکے ہیں

شاہ سائیں میری بیٹی کہاں ہے میں اسے لینے آیا ہوں اب میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی اسے یہاں تمہارے گھر نہیں رہنے دوں گا شور شرابا سنتے ہوئے حوریہ بھی کچن سے باہر آگئی

Classic Urdu Material

جبکہ ملک نے فوراً ہی اپنی بیٹی کو پہچان لیا تھا

میری بچی چلو یہاں وہ مقدم شاہ تمہارے قابل نہیں ہے اب میں اس کے ساتھ تمہیں ایک سیکنڈ بھی نہیں رہنے دوں گا ۔ملک حوریہ کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ تھامیں اسے مقدم کے بارے میں بتانے لگا

جبکہ اس آدمی سے حوریہ کو عجیب سا خوف محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی بہت بری خبر لایا ہو ۔ حوریہ کے کانپتے وجود کو ناناسائیں نے بھی نوٹ کر لیا تھا اسی لیے اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے بولے

حوریہ میری بچی یہاں آو اور تم لوگ اسے یہاں سے باہر نکالو شاہ سائیں کے کہنے پر حوریہ اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے نانا سائیں کی طرف آئی ۔

اور ان کے آدمی ملک کو دھکا مارنے لگے

بند کرو اپنی یہ ڈرامے بازیاں شاہ سائیں میں کہتا ہوں میری بیٹی کو میرے پاس بھیج دو جو تمہارے پوتے نے کیا ہے اس کے بعد تو میں ایک پل کو بھی اپنی بیٹی کو اس گھر میں نہیں رہنے دوں گا میں اپنی بچی کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گا ۔وہ چلاتے ہوئے بولا تھا جب کے اس کے انداز میں دادا سائیں کو مزید تش دلایا

ایسا کیا کر دیا ہے میرے پوتے نے جو تم اس طرح سے پاگل ہوئے جا رہے ہو کیا کیا ہے میرے پوتے نے بولو وہ اسی کے انداز میں اونچی آواز میں بولے تھے

ارے نکاح کر لیا ہے اس نے تمہاری پوتی اور احمد شاہ کی بڑی بیٹی سویرہ شاہ کے ساتھ ملک کی آواز حویلی کے درودیوار میں گھونج کررہ گئی ۔

اس سے پہلے کے حوریہ گرتی ناناسائیں نے اسے تھام لیا

جنید گھر واپس آیا تو رات کا اندھیرا پوری طرح سے پھیل چکا تھا

گھر میں بھی بالکل اندھیرا تھا کوئی لائٹ نہیں جل رہی تھی ۔

وہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب کوئی نازک وجود اس کے پیروں سے ٹکرایا یہ وہی جگہ تھی جہاں وہ تائشہ کو پھینک کر گیا تھا ۔

یقیناً یہ وجود اسی کا تھا اور وہ صبح سے یہی پڑی تھی ۔

جنید نے فوراً جھک کا اسے یہی اندھیرے سے اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے آیا ۔

اس نے تائشہ کو بیڈ پر لٹایا اور کمرے کی لائٹ آن کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو دیکھا ۔

جو خون سے سرخ ہو چکے تھے ۔اس نے فوراً پلٹ کر دیکھا تائشہ اس وقت اسی لباس میں تھی جو وہ کل رات گھر سے پہن کر آئی تھی ۔

اس کے سارے کپڑے اس کے جسم کے ساتھ چپکے ہوئے تھے اور اس پر اس کے خون کے دھبے تھے ۔

جنید کو یاد نہیں تھا کہ اس پائپ کے ساتھ لگا موٹر کا لوہے کا چھوٹا سا حصہ بھی تھا جس سے یقینا یہ سارے زخم آئے تھے

کیسا حیوان بن گیا تھا وہ اسے خود سے نفرت محسوس ہونے لگی ۔کیا وہ مرد تھا کیا ایسا ہوتا ہے ایک مرد وہ اسے عزت دینا چاہتا تھا اور اسے اسی کی نظروں میں گرا کر رکھ دیا

جنید الماری کی طرف آتے ہوئے اپنا سوٹ نکال کر واپس بیڈ پر آیا ۔

اور بنا ہچکچائے اس کے زخموں پر مرہم لگاتا اس کے کپڑے بدلنے لگا ۔

تائشہ کے جسم پر کہیں پرانے نشان تھے اس کا جسم زخموں سے بھرا ہوا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اس کے جسم پر نئے زخم زیادہ ہے یا پرانے ۔

جیسے جیسے اس کے زخموں پر مرہم لگایا ویسے ویسے ہی اسے اپنے بالکل قریب سے تائشہ کی سانسوں کی آواز محسوس ہونے لگی ۔

اور پھر دبی دبی سسکیاں ۔معافی نہیں مانگ سکتا تھا کیونکہ معافی کے لائق ہی نہیں تھا اس نے اس لڑکی کی زندگی کتنی تنگ کردی تھی وہ سانس لیتے ہوئے بھی تکلیف محسوس کر رہی تھی

یقینا صبح سے اس نے پانی تک نہ پیا تھا ۔گھر کی لائٹ آن کرتا وہ کچن کی طرف آیا جہاں خوشبو دار کھانوں کی مہک اس کی نتھوں سے ٹکرائی ۔

اس کے گھر کا کچن شیشے کی طرح چمک رہا تھا ۔

جس طرح سے جنید نے کہا محبت سے اسے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا اسی طرح سے تائشہ نے اس کے گھر کو شاید اپنا گھر مان لیا تھا۔

پانی کا گلاس بھر کر اس نے کھانا گرم کیا۔

اپنے اس گناہ کا ازالہ میں تم سے معافی مانگ کر نہیں بلکہ تمہارا خیال رکھتے کروں گا۔میں معافی کے قابل نہیں ہوں لیکن تم مجھے سزا دینے کی حقدار ہو۔اور تم جیسے ہی ٹھیک ہو جاؤ گی تم میرے ساتھ کیسا بھی رویہ اختیار کرنے کی حقدار ہو۔

اس غلطی کے بعد پھر میں ساری زندگی تمہاری غلامی کروں تو وہ بھی کم۔ ہوگا۔

کھاناگرم کر کے کمرے میں آیا۔

جہاں تائشہ بیڈ پر پڑی چھت کو گھور رہی تھی۔

اس نے کھانا بیڈ پر رکھااور اسے اٹھانا چاہا۔

لیکن اسے اپنے قریب محسوس کرتے ہی وہ اپنا چہرہ پھیر گئی شاید ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔

سارا دن وہ ایسے ہی پڑی رہی صبح وہ درد برداشت کرتے کرتے اس کے آنکھیں بند ہوگئی اسے لگا جیسے زندگی نے اس پر رحم کر دیا ہے۔

لیکن ایسا نہ ہوا کڑکتی دھوپ میں نہ جانے کتنی دیر وہ بے ہوش پڑی رہیں۔اور پھر جب اسے ہوش آیا اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم میں اتنی جان ہی نہ تھی۔

جون کے اس مہینے نے اس تپتے فرش نے اس کی پیٹ کو جھلسا ڈالا اسے لگا شاید وہ جہنم میں ہے ۔اور آگ اسے ہر طرف سے جلا رہی ہے ۔

وہ مسلسل اٹھنے کی کوشش کرتی رہی اور اپنی کوشش میں ناکام ہوتی درد سے بے حال وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی

اور پھر سورج ڈوب گیا ۔لیکن وہ فرش اب بھی آگ برسا رہا تھا ۔۔ آہستہ آہستہ شام بھی چلی گئی اور اندھیرا شروع ہوا ۔

وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں کھول کے دیکھتی کہ شاید اس انسان کو اس پر رحم آ جائے وہ ایک بار ہی سے دیکھنے واپس آجائے ایک بار ہی پلٹ کر دیکھ لے کہ وہ زندہ ہے یا مر چکی ہے ۔لیکن شاید موت بھی اسے اتنی آسانی سے نہیں آنی تھی

سارا دن لیٹے ہوئے اسے بس ایک بات سوچی تھی کہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے جو اس سے محبت کرتا ہو۔کیا وہ محبتوں کے لائق نہیں ہے کیا وہ محبتوں کے لیے بنائی نہیں گئی ۔اس کی زندگی میں صرف ان محبتوں کا غم نہ تھا اپنوں کی بے رخی ماں کی بیگانگی ۔ ایک انچاہے شوہر کے ہاتھوں ذلت بھی تھی

اور پھر وہ وقت آگیا جنید تیزی سے گھر میں داخل ہوا وہ جانتی تھی کہ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر کھول نہیں پائی اسے اس کے پیروں سے ایک زور دار ٹھوکر لگی تھی ۔

لیکن اس نے اف تک نہ کی ۔ چلا چلا کر وہ اسے اپنا یقین تو پہلے بھی نہ دلا پائی تھی۔ جب وہ اسے جانوروں کی طرح مار رہا تھا خیر اب تو ذرا سی ٹھوکر ہی لگ ء تھی۔ اگر اتنی مار کھانے کے بعد وہ نہیں مری تھی تو اس سے کیا فرق پڑ جانا تھا ۔

اور پھر جنید اسے اٹھا کر بیڈ روم میں لایا شاید اس کی حالت دیکھ کر اسے اس پر رحم آگیا اس نے اس کے زخموں پر مرہم لگایا اور وہ بس آنکھیں کھولے اسے دیکھتے رہی ۔

پھر وہ کہیں چلا گیا پھر کھانے کا ٹرے لے کر اس کے سامنے بیٹھا تھا ۔

اس وقت نہ تو تانئشہ کا کچھ کھانے کا دل کر رہا تھا اور نہ ہی جنید کی شکل دیکھنے کا اوپر سے جس حالت میں وہ جنید کے سامنے تھی وہ بھی اسے اچھا خاصہ شرمندہ کر چکی تھی جنید کے کپڑوں میں شاید وہ اندر ایک گھر بنا کر اس میں رہ بھی سکتی تھی ۔

دیکھو تانئشہ تمہاری ناراضگی مجھ سے ہے کھانے سے نہیں وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے نرم انداز سے کبھی بھی کھانے کے لئے تیار نہ ہو گی اسی لیے تھوڑا سختی کرتے ہوئے وہ اس کا چہرہ اپنی طرف موڑ کر اسے زبردستی کھانا کھانے لگا ۔

کیونکہ جو بھی تھا جنید نے غلطی کی تھی لیکن وہ اسے بھوکا نہیں رکھ سکتا تھا

♡

آج اس نے سب گاؤں والوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا تھا گاؤں کے ہر گھر سے اس کے لیے کھانا بنا کر بھیجا گیا تھا کر دم پہلے انکار کردینا چاہتا تھا لیکن جس محبت سے وہ سب کچھ اس کے لیے بنا کر لائے تھے وہ چاہ کر بھی انکار نہ کر سکا ۔

لیکن یہ ضرور کہا تھا کہ یہ کھانا صرف آج کے لئے اس کے بعد وہ خود اپنی اور اپنی بیوی کی ذمہ داری اٹھائے گا ۔

گاؤں والوں کے جانے کے بعد جب وہ واپس اپنے کمرے میں آیا دھڑکن استری اسٹینڈ کے قریب کھڑی اپنے کپڑے جما جما کر استری کر رہی تھی جو وہ صبح کالج پہن کر جانے والی تھی جب کہ اس کے تھوڑے سے فاصلے پر کردم کا سفید کاٹن کا سوٹ کافی سلیقے سے استری کر کے رکھا گیا تھا

دھڑکن یہ تم نے کیا ہے کردم پوچھے بنا نہ رہ سکا ۔

ہاں یہ میں نے کیا ہے لیکن وہ براؤن والا نا وہ لڑکی جو دوپہر میں ہمارے گھر آئی تھی نا اس نے کیا ہے اس نے مجھے سکھایا ہے کہ کاٹن کے کپڑے کس طرح سے استری کیے جاتے ہیں اور اب مجھے آ بھی گیا ہے میں اپنے یہ والے کپڑے استری کر لوں پھر آپ کے باقی کروں گی

گڈ دھڑکن لیکن اب کافی وقت ہوگیا ہے میرے خیال میں سو جانا چاہیے پھر تمہیں صبح کالج بھی جانا ہے میں نے دادا سائیں کو آتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ جنید کو یہاں بھیج دیں مجھے اس سے تھوڑا کام ہے لیکن پتہ نہیں جنید بھی نہ آیا زمینوں میں لگا رہا ہوگا حویلی جانے کا وقت ہی نہ ملا ہو گا ۔

اس کا ہاتھ تھام کر اسے دوسرے کمرے میں لے جاتے ہوئے بولا

بیچارے جنید لالا کیسے برداشت کرتے ہیں آپ کو دن رات کبھی کبھی ان پر ترس آتا ہے نہ جانے کیسے سہتے ہونگے آپ کا یہ غصے والا انداز وہ اس کے ساتھ چلتی ہلکی آواز میں بولی

لیکن میں نے کہاں غصّہ کیا اس پر کردم نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا اس یاد نہ تھا کہ اس نے کبھی بھی جیند پر غصہ کیا یا اس نے کبھی ایسا موقع نہیں دیا ہو

ارے جب بات کرتے ہیں اسے منہ بنا کر وہ اب اسکی شکل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

۔

دھڑکن میں کام کے بارے میں کوئی سیریس بات کر رہا ہوں تو یقیناً اس سے مسکرا کر بات تو نہیں کر سکتا کردم نے اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہی اس کے سیریس کا مطلب یہ نہ تھا کہ وہ اسے ڈانٹا ہے یا غصہ ہوتا ہے

تو بتائیں یہ کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ سیریس بات کرتے ہوئے انسان کا منہ بنا رہے اور وہ غصے سے بولتا رہے انسان کو ہر وقت مسکرانا چاہیے مسکرانے سے چہرہ کھلتا ہے انسان ہمیشہ ینگ رہتا ہے اور سب سے خاص بات ثواب ملتا ہے دھڑکن نے رازدانہ انداز میں کہا۔

لیکن آپ میری بات نہیں سمجھیں گے کیونکہ آپ تو ہیں ہی ------

دھڑکن مجھے نیند آ رہی ہے صبح بہت ضروری کام ہے مجھے چلو سونے اس سے پہلے کہ وہ اس کی بورنگ اور ان رومینٹک والے گردان پھر سے سٹارٹ کرتی وہ اسے زبردستی گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے گیا

♡

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم احمق انسان تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری گھٹیا بات پے میں یقین کروں گا ۔

اور تم لوگ کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہیں وہ نکالو اسے یہاں سے باہر یہ میرے پوتے کے خلاف بکواس کر رہا ہے اور جھوٹ بول رہا ہے ۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا شاہ سائیں اگر مجھ پر یقین نہ ہو تو کچھ ہی دیر میں تمہارا ہوتا تمہاری نئی بہو لے کر آئے گا تو تم بھی یقین کر لینا ۔

اور تب تک میں بھی یہاں سے نہیں جاؤں گا کیونکہ مقدم شاہ کی حقیقت جاننے کے بعد میری بیٹی میرے ساتھ چلے گی میں اسے یہاں نہیں رہنے دوں گا

حوریہ میں یہی اس حویلی کے باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ حقیقت جاننے کے بعد مقدم شاہ جیسے مکار انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہو گی ۔

ملک کہتے ہوئے باہر کی طرف قدم اٹھانے لگا ۔

یہاں باہر کھڑے رہنے کی تو ضرورت نہیں ہے آپ کو ملک صاحب لیکن اگر آپ یہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوق سے روکے کیونکہ مجھے میرے نانا سائیں اور شوہر پر پورا یقین ہے میرے مقدم سائیں کبھی مجھے دھوکا نہیں دے سکتے کیونکہ وہ آپ کی سوچ سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں

لیکن پھر بھی میں آپ کو اس بات کا یقین دلانے کے لیے آپ کو یہاں باہر رکھنے کی اجازت دیتی ہوں۔

حوریہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور یہ کوئی اسے اس کی بات پر بھی یقین نہ تھا لیکن اس کے الفاظ اس کے قدم ڈگمگا گئے تھے ۔

لیکن پھر مقدم کی وہ محبت یاد آئی وہ اس کے بغیر رہ نہیں لے سکتا دوسری شادی کرنا تو ناممکن تھا۔

حوریہ بیٹی اپنے لفظوں پر پچھتاؤگی اس دوغلے انسان پر اتنا یقین اچھا نہیں ۔

میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں ملک صاحب میں قاسم شاہ سائیں کی نواسی ہوں اور مقدم شاہ کی بیوی ہوں بہتر ہوگا کہ باہر جا کے آپ اپنی یہ غلط فہمی بھی دور کر لیں ۔

نانا سائیں مقدم سائیں کو فون کریں اس نے ملک کو گھورتے ہوئے پلٹ کر نانا سائیں کی طرف دیکھا ۔

جب کہ اپنی بیٹی کی اس حد تک بے گانگی کو سہتے ہوئے ملک خود ہی وہاں سے باہر چلا گیا

♡

رات 11 بجے کا وقت ہو چکا تھا وہ مسلسل مقدم کا انتظار کر رہے تھے

نا احمد شاہ واپس آئے اور نہ ہی سویرا اور اب تو مقدم بھی غائب تھا دادا سائیں نے فون پر اسے فورا گھر پہنچنے کے لئے کہا تھا جبکہ مقدم کے لہجے سے ہی وہ اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ بہت پریشان ہیں

رات گیارہ بجے کے قریب احمد شاہ کے زخمی وجود کو سہارا دیتے ہوئے وہ اندر لایا ۔

جبکہ مقدم کے کندھے کی چادر سے سویرا نے اس وقت اپنا وجود چھپائے رکھا تھا

کہاں تھے تم مقدم سائیں اور یہ احمد سائیں کو کیا ہوا ہے داداسائیں احمد سائیں کو صوفے پر لٹاتے ہوئے اسے دیکھا اور پریشانی سے پوچھنے لگے

کچھ نہیں دادا سائیں بس ایک ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے اللہ کا شکر ہے وہ ٹھیک ہیں اور باقی میں سب کچھ آپ کو کمرے چل کر کے بتاتا ہوں وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا جبکہ احمد شاہ نظریں زمین میں گاڑے شاید اپنے آنسو چھپا رہے تھے جبکہ سویرا کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر حوریہ کے اندر عجیب ساڈر جاگا تھا ۔

اس کی حالت بہت بری تھی لیکن حوریہ میں پھر بھی اتنی ہمت نہ ہوئی کہ وہ اسے سہارا دے سکتی اسے لگا سویرا ابھی گر کر بے ہوش ہو جائے گی ۔لیکن وہ پھر بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی اس وقت اس کا دھیان صرف سویرا کے وجود سے لپٹی مقدم کی چادر پر تھا جس پر صرف اس کا حق تھا

نازیہ اور رضوانہ رات شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے اپنے بیڈ روم میں گھس کر سو جایا کرتیں تھیں لیکن شاید باہر شورشرابہ سن کر وہ بھی باہر آگئیں

دادا سائیں کمرے میں چلے مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ دادا سائیں کو دیکھ کر مخاطب ہوا تو دادا سائیں ہاں میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگے ۔

حورسویرا کو اس کے کمرے میں چھوڑ دو اور تم بھی کمرے میں جاکر میرے کپڑے نکالو میں آرہا ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا شاید اس کا دھیان سویرا کے وجود سے ہٹانا چاہتا تھا

تو وہ ہاں میں گردن ہلاتے سویرا کو دیکھنے لگی

آپ نے مقدم سائیں کی چادر کیوں اڑی ہوئی ہے حوریہ کے اندر جلن کی شدت اس کے چہرے پر ظاہر ہونے لگی تھی اس کے شوہر کی چادر اس کے پاس کیا کر رہی تھی یا شاید ملک کے لفظوں کا اثر تھا کہ وہ اس سے پوچھنے لگی ۔

وہ اتنے سالوں سے نازیہ کو دیکھتی آئی تھی وہ جب کبھی کہیں باہر جاتی تو اپنے محروم شوہر کی چادر کو اپنے گرد پھیلا کر جاتی یہ ان کے خاندان کا رواج تھا کہ اس اجرک پر عورت کے سر کے سائیں کے بعد اس کا حق تھا

تمہیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں حور جو میں نے کہا ہے وہ کرو وہ سختی سے بولا

مجھے مطلب ہے ۔اس چادر پر آپ کے بعد میرا حق ہے مقدم سائیں اتاریں چادر اور دیں مجھے وہ انتہائی غصے سے بولی

زبان سنبھال کر بات کرو حوریہ اس پر سویرا کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ تمہارا وہ میری بیوی ہے۔

وہ اس وقت کسی قسم کی بحث نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی یہ کہتے ہوئے وہ حوریہ سے نظریں چرا گیا

اگر یہ بیوی ہے تو میں کون ہوں حوریہ چلائی تھی شاید وہ اس کے جواب کے لئے تیار کھڑی تھی

لیکن آج وہ اسے یہ نہیں کہہ سکا تھا کہ تم مقدم شاہ کا "سب کچھ" ہو

میں بحث نہیں کرنا چاہتا ۔بس ایک بات یاد رکھنا

کہ سویرا کے ساتھ کسی قسم کی بدتمیزی میں برداشت نہیں کروں گا ۔

مقدم شاہ آنکھوں میں نرمی لیکن لہجے میں سختی لیے ہوئے تھا ۔

اگر آپ کو بیوی مل گئی ہے تو آپ کو میری کیا ضرورت ہے۔

شاید آج وہ اس کے لہجے سے خوف نہیں کھا رہی تھی ۔سب کچھ چھن جانے کے خوف سے بھر کر اور کوئی خوف نہ تھا

آپ کو آپ کی بیوی اور اس خاندان کو اس خاندان کی بہو مل چکی ہے میرا نہیں خیال کہ آپ میں سے کسی کو میری ضرورت ہے اسی لئے میں جا رہی ہوں یہاں سے اسے یقین تھا اور کوئی ہو نہ ہو لیکن دروازے کے باہر اس کا باپ ضرور اس کا انتظار کر رہا ہو گا

اگر تم نے حویلی سے قدم بھی باہر رکھا نہ تو چلنے پھیرنے کے قابل نہیں رہو گی وہ سخت نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولا ۔

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ طلاق چاہیے مجھے وہ روتے ہوئے اپنی شوہر کی بیوفائی کا سوگ منا لیتی

سویرا کو اپنی سوتن کے روپ میں قبول نہیں کر پا رہی تھی

لیکن اس کی بات سننے کے ساتھ مقدم شاہ کا طمانچہ پوری حویلی میں گونجا تھا۔

اس کے بعد مقدم شاہ نے کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اس کا ہاتھ تھاما اور گھسیٹتا ہوا کمرے میں لے آیا۔

دیکھو حوریہ اس وقت مجھے تمہاری ضرورت ہے ۔میں تمہیں سب کچھ بتاوں گا بس تھوڑا سا صبر کر لو تمہارے علاوہ نہ تو مقدم شاہ کے دل میں کوئی آ سکتا ہے اور نہ ہی مقدم شاہ اس دل میں کسی اور کو آنے دے گا اگر تمہارے علاوہ اس دل نے کبھی کسی کا نام بھی لیا تو اسے چیر کر باہر پھینک دے گا لیکن تمہیں مجھے سمجھنا ہوگا۔

اس کا چہرہ پکڑے شاید اسے اپنا یقین دلارہا تھا یا شاید اپنی بے وفائی کی کوئی وجہ بنانے کی کوشش کرنے کے لئے ٹائم مانگ رہا تھا جو بھی تھا حوریہ کے لئے اس بے وفائی سے بڑا اور کوئی عذاب نہیں۔

اس کے جانے کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ایک ہی پل میں اس کا سب کچھ تباہ ہوگیا اس کے خواب سچ ثابت ہوگئے مقدم شاہ نے کسی اور کا ہاتھ تھام لیا۔

♡

نہ جانے مقدم اور دادا سائیں کیا بات کر رہے تھے بس جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد نازیہ بہت خوش تھی اور سویرہ خاموش بالکل خاموش جیسے کوئی پتھر کی مورتی ہو ۔

آو سویرا میں تمہیں تمہارے کمرے میں چھوڑ دوں مقدم شاہ کی بیوی نے تو اس کا حکم مانا ہی نہیں

لیکن تمہاری ساس تمہیں ایک بہو کی طرح شوہر کے کمرے میں چھوڑ کے آئے گی نازیہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جب کہ وہ انہیں دیکھ کر رہ گئی اس کمرے میں تو ابھی حوریہ گئی تھی

بلکہ مقدم اسے خود چھوڑ کے آیا تھا سویرا نے انکار کرنا چاہا لیکن نازیہ نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے اپنے ساتھ حوریہ کے کمرے میں لے آئیں ۔

بند کرو یہ رونا دھونا ۔کوئی پہلی بار نہیں ہوا یہ مرد ہے مقدم اور مرد دوسری شادی کرتے رہتے ہیں اٹھو یہاں سے نکلو اس کمرے سے آج کے بعد اس کمرے میں میری بہو رہے گی اپنا سامان صبح لے جانا فی الحال مقدم آنے والا ہوگا ۔

ارے ایسے نہیں روتے بیٹا اگر تم نے ایسے ہی رونا دھونا مچائے رکھا کا مقدم کے دل سے جلدی ہی اتر جاؤ گی تمہارے عشق کا بھوت تو اس کے سر سے اتر ہی گیا تب ہی تو اتنی خوبصورت بہو لے کے آیا ہے وہ میرے لیے ۔

بڑی امی سائیں میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں سویرا نے جیسے اپنے اندر سے گھوٹتی ہوئی آواز نکالی

تم کہیں نہیں جاؤگی سویرا مقدم تمہیں بیا کے لایا ہے تم سے نکاح کر کے لایا ہے تمہیں یہاں اور آج سے تم اسی کمرے میں رہو گی مقدم کے کمرے میں اور جہاں تک اس کا سوال ہے ۔

تو ابھی تو میں اسے مقدم کے کمرے سے نکال رہی ہوں اسے تو میں مقدم کے دل سے بھی نکال پھینکوں گی یہ کہتے ہوئے نازیہ نے حوریہ کا ہاتھ تھاما اور اسے دھکا دینے والے انداز میں باہر کی طرف پھینکا ۔

چلو لڑکی اب میرے بیٹے کے آنے سے پہلے اپنی شکل گم کرو یہاں سے ۔تاکہ وہ سویرا کے ساتھ ایک خوبصورت زندگی کی شروعات کر سکے ۔

تھوڑی دیر پہلے کی ہمت دلیری نہ جانے کہاں گئی تھی محبت کی طاقت جاتے ہی جیسے حوریہ سے ہر طاقت ختم ہو گئی تھی اس کی زبان میں کوئی لفظ ہی نہ آیا سب کچھ بے مول ہو چکا تھا بنا کچھ بولے وہ آہستہ آہستہ چلتی واپس اسی کمرے میں آگئی جہاں سے کبھی رخصت ہو کر مقدم کے کمرے میں گئی تھی ۔

آنسو کا نہ رکنے والا سلسلہ ایک بار پھر سے شروع ہوگیا

اس نے زندگی میں بہت غم جیلے تھے اورہر غم کے بعد لگا کے اس سے بڑا دکھ زندگی میں کبھی نہیں سہا ۔لیکن دکھ کیا ہوتا ہے تکلیف کسے کہتے ہیں درد سہنا کیا ہے اسے آج پتا چلا تھا ۔وہ بیڈ پر بیٹھنا چاہتی تھی لیکن اسے پتہ بھی نہیں چلا کہ کب بیڈ کے سہارے وہ زمین پر آگری ۔ اور پھر پھوٹ پھوٹ کر بلک بلک کر رونے لگی جیسے کوئی مر گیا ہوں ہاں مر ہی تو گیا تھا اس کا اعتماد اس کا یقین ۔کیا بچا تھا اس کے پاس وہ تو خالی ہاتھ تھی

♡

دیکھو مقدم تم نے بہت سمجھداری سے کام لیا ہے یہ بات گھر میں کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے ۔

دادا سائیں نے سمجھاتے ہوئے کہا

جی لیکن حوریہ کو بتانا ہوگا ورنہ وہ ۔۔۔

تم ابھی اسے بھی کچھ نہیں بتا سکتے دیکھو میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو دادا سائیں نے سمجھانے کی کوشش کی لیکن مقدم سمجھنا نہیں چاہتا تھا

نہیں دادا سائیں آپ نے دیکھی نہ میری حوریہ کی حالت مجھ سے طلاق مانگ رہی تھی اس کا دماغ میں کمرے میں جاکر ٹھیک کروں گا اسے سب کچھ بتاوں گا ۔

تم اسے کچھ نہیں بتاؤ گے مقدم سائیں کچھ وقت انتظار کرلو اپنے چچا کی حالت دیکھو ۔

وہ کسی سے نظر اٹھا کر بات نہیں کر پا رہا اور اگر یہ بات گاؤں میں پھیل گئی کہ سویرہ کے ساتھ -- ہم کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے ۔

تم نے اتنی بڑی قربانی دی ہے تو تھوڑا سا صبر کرو میں جانتا ہوں تم حور کے بغیر نہیں رہ سکتے لیکن ہمارے لئے اتنا تو کر سکتے ہو کہ اسے حقیقت کچھ عرصے بعد بتاؤ داداسائیں نے سمجھاتے ہوئے کہا ۔

ٹھیک ہے میں حوریہ کے پاس جا رہا ہوں اسے میری ضرورت ہے ان کی بات سننے کے بعد وہ کافی جذباتی ہو چکا تھا غصے سے کمرے سے ہی نکل گیا ۔

♡

وہ کمرے میں آیا تو سامنے سویرا کو اپنے بیڈ پر بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو اور حور کہاں ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے غصے سے بولا

وہ ویسے بھی بہت غصے میں تھا اور اب سویرہ کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اس کا دماغ خراب ہوگیا

وہ -------

اسے یہاں میں لے کے آئی ہوں مجھے بہت خوشی ہوئی مقدم کے تم نے اس حوریہ کے علاوہ کچھ اور بھی سوچا مجھے پتا تھا میرے بیٹے کو میری پسند نظر آئے گی سویرا کو اپنی بہو کے روپ میں دیکھنا تو میری خواہش تھی جو تم نے پوری کر دی

آج سے سویرا یہی رہے گی

میں نے پوچھا میری حوریہ کہاں ہے اس بار اس نے اپنا غصہ چھپانے کی بالکل کوشش نہ کی تھی ۔

وہ اپنے پرانے کمرے میں جا چکی ہے نازیہ نے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا جب کہ وہ انہیں دیکھے بغیر کمرے سے باہر جانے لگا

اگر تمہیں یہ رشتہ نبھانا ہی نہیں تھا مقدم تو پھر کیوں کیا تم نے سویرا سے نکاح کیوں لے کے آئے ہو اسے یہاں اگر تم اسے قبول ہی نہیں کر رہے تو یہ یہاں کیا کر رہی ہے میں پوچھتی ہوں اس نکاح کی وجہ کیا ہے اماں سائیں نے غصے سے کہا اور مقدم کے باہر نکالتے ہوئے مقدم دروازے پر ہی رک گئے۔

اماں سائیں وجہ وہی ہے جو آپ کو لگ رہی ہے میں اپنی بچپن کی منگ ایسے چھوڑ نہیں سکتا تھا اسی لئے نکاح کرلیا یہی کہا تھا نہ آپ نے کہ بچپن کی منگنی توڑی نہیں جاتی ۔

اور یہ خواہش بھی تھی نہ آپ کی کہ یہ بہو بن کر اس گھر میں آئے تو آگئی ۔

اب جائے یہاں سے ہمیں آرام کرنا ہے سویرا اماں سائیں چلی جائیں تو دروازہ بند کر دینا وہ اپنے کمرے کپڑے نکالتے ہوئے واش روم میں گھس گیا۔جب نازیہ نے ایک نظر سہمی ہوئی سویرا کو دیکھا

ہاں ہاں سویرا بہو دروازہ بند کر لو میں جا رہی ہوں شاید مقدم کی بدتمیزی سے زیادہ ان کی خوشی بڑی تھی ۔

اسی لئے سویرا کی بلائیں لیتے ہوئے وہ کمرے سے باہر چلی گئیں ۔

ان کے جانے کے تقریبا پانچ منٹ کے بعد وہ نہا کر باہر نکلا

تم بیڈ پے سو جاؤ میں صوفے پر سو جاؤں گا ٹھنڈے پانی نے بھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہ کیا تھا

نہیں مقدم سائیں آپ سو جائیں میں صوفے پر سو جاؤں گی جو میں نے کہا ہے وہی کرو وہ غصے سے بولا تو سویرا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

پہلے میں اپنے کمرے سے کپڑے اٹھ کر لاتی ہوں۔ اس نے مقدم کی چادر ٹھیک سے اڑتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر جانے لگی جب مقدم تیزی سے دروازے کی طرف آکر اس سے پہلے ہی دروازہ بند کر چکا تھا

اس وقت کمرے سے باہر جاکر باتیں بنوانی ہیں کیا ایسا کرو فلحال حوریہ کے کوئی کپڑے پہن لو۔

یہ الماری میں ہے اس کے کپڑے وہ الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جبکہ سویرا بنا کچھ بولے الماری کی طرف بڑھ گئی مقدم خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا

کچھ دیر میں سویرا مقدم کی سب سے زیادہ پسندیدہ ڈریس پہنے بیڈ کے طرف جا رہی تھی

تم پہننے سے پہلے مجھ سے پوچھ بھی تو سکتی تھی کہ تم نے کیا پہننا ہے اپنا غصہ قابو کرتے ہوئے اپنے آپ پہ چادر پھیلاتے صوفے پر لیٹ گیا

جبکہ اس کے انداز نے ہی بتا دیا تھا کہ حوریہ کے یہ کپڑے سویرہ کا پہنا مقدم کو ہرگز پسند نہیں آیا

♡

کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ دونوں جاگ رہے تھے دونوں کے بیچ جائز رشتہ تھا لیکن مقدم کو اس رشتے کی خواہش نہ تھی تو سویرا کے اندر ہر خواہش مر چکی تھی

سویرا خاموشی سے چھت کو دیکھ رہی تھی کہ اسے آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا

اس نے فوراً دروازہ کی طرف دیکھا جہاں مقدم کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس وقت کہاں چلے گئے سویرا نے سوچا نہ سمجھ آنے پر دوبارہ لیٹ گئی۔

اور آج دن میں ہوئے واقعے کو ایک بار پھر سے سوچنے لگی آنسو خود بخود اس کی آنکھوں سے گرنے لگے۔

اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

♡

بہت کوشش کے بعد بھی اسے نیند نہ آئی۔ بیڈ پر لے لیٹے ہوئے دوسری طرف کروٹ لیے ہوئے تھی وہ جب بھی مقدم سے ناراض ہوتی تو دوسری طرف کروٹ لے لیتی اور مقدم اسے بہت پیار سے مناتا

لیکن شاید آج وہ اسے منانے نہیں آئے گا آج تو وہ اپنی نئی زندگی کے نئے خواب سجا رہا تھا اس کی دنیا برباد کر کے اپنی دنیا سجا رہا تھا

کیا اتنا جلدی ختم ہو گیا اس کا جنون اس کا عشق ۔اس نے اپنی سوچ کو جھٹک کر سونے کی کوشش کی لیکن شاید بے سکونی نیند پر غالب تھی

اس نے اپنے بالوں میں مقدم کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تو اس نے فورا اپنی آنکھیں کھولیں وہ خواب میں نہیں بلکہ سچ میں اس کے قریب تھا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ فوراًاٹھ کر بیٹھی تھی۔

میری جان اتنی بے سکون ہے تو کیا میں سکون سے سو جاؤں ---وہ اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا انداز شدت سے بھرپور تھا جیسے اسے خود میں چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔

یہ بے سکونی بھی تو آپ نے ہی دی ہے بڑی جلدی دل بھر گیا آپ کا مجھ سے رخسار کو ہتھیلی سے رگڑتے ہوئے وہ اسے خود سے دور کرنے لگی۔

سکون بھی میں ہی دونگا مقدم شاہ کے لیے تم سے بڑھ کر کچھ نہیں وہ اس کی گردن پے لب رکھتے ہوئے بولا

اس وقت آپ کی ضرورت کسی اور کو مجھ سے زیادہ ہے وہ اب بھی ناراضگی کا بھرپور اظہار کر رہی تھی۔ اور اس کے الفاظ مقدم کے دل پر کیا قہر برسا رہے تھے یہ صرف وہ جانتا تھا

لیکن میں اپنی ضرورت کا کیا کروں جو صرف تمہارے قریب آنے پر پوری ہوتی ہے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اسے جابجا اپنے لبوں سے چھونے لگا

سائیں آپ نے کیوں میرا سب کچھ کسی اور کے حوالے کردیا وہ اس کے انداز پر بھکنے لگی تھی

۔

میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا حوریہ بس مجھے تھوڑا سا وقت دو ۔

پر آپ کے اس وقت کی مہلت میں میری جان نکل گئی تو اس کے الفاظوں نے مقدم کو اندر تک ہلا دیا تھا ۔

مقدم شاہ صرف تمہارا ہے حوریہ دنیا کی کوئی طاقت تم سے مقدم شاہ کو نہیں چھین سکتی ۔ وہ اسے اپنی باہوں میں سمیٹا اس کے وجود کی رعنائیوں میں کھونے لگا ۔

لیکن حوریہ سوچ رہی تھی کہ اگر وہ اس کا تھا تو سویرا ان کے بیچ کیسے آئی ۔

آپ کو اس وقت یہاں نہیں آنا چاہیے تھا مقدم سائیں جائیں یہاں سے آپ کی دوسری بیوی آپ کا انتظار کر رہی ہو گی وہ اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی

اس نے گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور اگلے ہی پل سے کھینچ کر اپنی باہوں میں لے آیا

۔

بھاڑ میں گئی دوسری بیوی اور اب ایک اور لفظ بھی زبان سے نکالا تو زبان کھینچ لوں گا اس کے لبوں پر جھکتا ہوا اس کی سانسوں کی سلطنت پر اپنی حکومت جمانے لگا ۔

جبکہ حوریہ نے بھرپور مزاحمت کی ۔اور پھر ہار کر خود کو اس کے حوالے کر دیا ۔

جب پتا ہے کہ مقابلہ نہیں کر سکتی تو کیوں یہ نازک سی جان مشکل میں ڈالتی ہو اس کی گردن سے چہرہ نکالتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا۔

اور اس کے لبوں پر جھکنے لگا جب حوریہ نے چہرہ پھیر لیا مقدم شاہ کو اس کا یہ انداز اچھا نہ لگا اسی لئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر سیدھا کیا ۔

اور بھرپُر اسحقاق سے اپنا حق ہے وصول کرنے میں مصروف ہوگیا

صبح چار بجے کا وقت تھا باہر ہلکی ہلکی روشنی پھوٹنے لگی تھی

مقدم شاہ کسی چھوٹے بچے کی طرح حوریہ کو خود میں بھیجے گہری نیند سو رہا تھا ۔

کل رات وہ شاید اسے یہی بتانے یہاں آیا تھا کہ وہ صرف اس کا ہے اس کی محبت پر صرف اس کا حق ہے ۔

اذانوں سے تھوڑی دیر پہلے ہی حوریہ کی آنکھ کھل گئی ۔فی الحال کمرے میں گھپ اندھیرا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ بلب جلایا ۔کمرے میں ہلکی روشنی شاید مقدم بھی محسوس کر چکا تھا ۔ یا اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اس کے قریب سے اٹھ کر جانے والی ہے

اسی لئے مقدم نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے اسے مزید اپنے قریب کیا اور اسے کسی تکیے کی طرح بانہوں میں بھرتے ہوئے آدھا اس کے اوپر لیٹ چکا تھا

وہ اسے اپنے قریب محسوس کرنے کے لئے اکثر صبح ایسا ہی کرتا تھا

اس کا چہرہ حوریہ کے چہرے کے صرف چند انچ دور تھا ۔اس کی حرکت نے حوریہ کے چہرے پر گہری مسکان چھوڑی تھی۔ اب وہ آنکھیں بند کئے شاید ایک بار پھر سے گہری نیند میں اتر چکا تھا جب کہ وہ بنا پلکیں جھپکائیں اسے دیکھے جا رہی تھی۔

سب لوگ کہتے تھے کہ مقدم ان کے خاندان کا سب سے خوبصورت مرد ہے وہ کبھی کبھی اس کا اور اپنا مقابلہ کرتی تھی وہ تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہ تھی لیکن پھر بھی مقدم کی محبت اس کے لئے کبھی کم نہ ہوئی وہ اکثر سوچتی تھی کیا مقدم کو اس میں ایسا کیا دیکھا کہ وہ اس سے جنون کی حد تک محبت کرنے لگا ۔

اور پھر مقدم کا یہ دعویٰ کے وہ اس سے بچپن سے محبت کرتا ہے

کل رات اتنی ناراضگی کے باوجود بھی وہ خود کو اس کے قریب جانے سے روک نہیں پائی مقدم نے کل رات بھی اسے کتنی بار کہا تھا کہ کوئی بہت بڑی وجہ ہے جو وہ اسے ابھی نہیں بتا سکتا لیکن آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے جو اسے مقدم سے دور کر دے وہ اپنی جگہ پر کسی کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی ہاں وہ اب مقدم کی محبت پر صرف اپنا حق سمجھتی تھی ۔وہ اسے کسی کے ساتھ بانٹنے کے لیے تیار نہ تھی۔ وہ نہ جانے کب سے اس کے چہرے کو دیکھے جا رہی تھی جب اس سے اپنے کانوں میں مقدم کی سرگوشی سنائی دی ۔

میرا سوہنا ماہی میں سونا چاہتا ہوں وہ آنکھیں بند کئے ہوئے بولا ۔

تو سو جائیں میں نے کب روکا ہے حوریہ کو اس کی بات اچھی نہ لگی اسی لیے روٹھے انداز میں بولی۔ کہہ تو وہ ایسے رہا تھا جیسے اس نے اس کی آنکھیں پکڑ رکھی ہوں کہ وہ سو نہ پائے۔

اس کے روٹھ انداز نے مقدم کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کردیا وہ دلکشی سے مسکرایا

اب تم اتنی محبت سے مجھے نہارتی رہوگی تو کس کمبخت کا سونے کا دل کرے گا۔وہ اس کے مزید قریب ہوتے ہوئے انچ پر کا فاصلہ بھی مٹانے لگا۔

دور رہیں مجھ سے رات کو آپ کی چلنے دی اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں آپ کی بے وفائی بھول چکی ہوں وہ غصے سے چہرہ پھیر گئی۔

ایسی کی تیسی اس بے وفائی کی اور دور رہنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ حوریہ کا چہرہ ایک بار پھر سے اپنے ہاتھ سے سیدھا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا۔

اور اب ایک بار پھر سے اس کے مکمل ہوش ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔جب کسی نے ہلکی سی دروازے پر دستک دی۔دستک دوبارہ پھر تیسری بار ہوئی جب کہ مقدم کا دستک پر دھیان دینے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔وہ اس وقت صرف اور صرف حوریہ کو اپنے قریب محسوس کرنا چاہتا تھا۔

مقدم سائیں چھوڑیں مجھے کوئی دروازے پہ ہے باہر حوریہ نے دوبارہ مزاحمت کی۔

کیا مسئلہ ہے جو بھی ہے چلا جائے گا

تم اس وقت صرف میری سنو وہ اس کے لبوں پر مہر لگاتا اس کے شہ رگ کو چومتے مکمل مدہوش ہو چکا تھا جب دروازے پر اس بار دستک ذرا زور سے ہوئی۔

کس کو موت پڑی ہے صبح صبح وہ انتہائی غصے سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا یقیناً آج اس کی شامت لازم تھی۔

اس نے غصے سے دروازہ کھولا تو سامنے ہی سویرا کو کھڑے پایا

کیا مسئلہ ہے صبح صبح یہاں کیا کر رہی ہو وہ اس پر غصے سے چڑھ دوڑا ۔یقینا صبح صبح اس کی شکل دیکھ کر اسے بالکل اچھا نہ لگا تھا

مقدم سائیں سب لوگ جاگنے والے ہوں گے ملازموں کی چھل پھل بھی شروع ہونے والی ہے اگر اس وقت کسی نے آپ کو یہاں دیکھ لیا خاص کر بڑی اماں سائیں نے تو وہ بہت سوال پوچھیں گیں جن کے جواب نہ آپ کے پاس ہے اور نہ ہی میرے پاس ۔

سویرا نے کہتے ہوئے ایک نظر پیچھے بیڈ پر بیٹھی پر دیکھا جہاں حوریہ بیٹھی انہیں گہری کی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔

میں فریش ہو کے آتا ہوں ۔مقدم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے واش روم کی طرف جانے لگا ۔

حوریہ اب بالکل اس کے سامنے تھی ۔حوریہ سے نظر ملاتے ہوئے وہ نظریں چرا کر زمین کو دیکھنے لگی ۔جب اس نے آہستہ سے بیڈ چھوڑا اور چلتی ہوئی دروازے کی طرف آئی۔شاید وہ اس

سے جواب لینے آرہی تھی وہ اس سے پوچھنے آرہی تھی کہ اس نے اس کے شوہر سے نکاح کیوں کیا ۔سویرا سے نظر تک نہیں اٹھائی جا رہی تھی جب حوریہ اس کے بالکل سامنے آ گئی۔

تمہاری آنکھوں میں کوئی درد کوئی تکلیف نہیں ہے سویرہ بس مقدم شاہ کو پانے کی خوشی ہے تم نے وہ کمرہ تو حاصل کر لیا لیکن میرے مقدم سائیں کو مجھ سے چھین نہیں پاؤگی اپنے یہ ڈرامے جا کر کہیں اور کرو تمہاری نظریں میں تمہاری حالت سے میل نہیں کھاتی حوریہ غصے سے کہتی دروازہ اس کے منہ پر بند کر چکی تھی ۔

آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ اس نے سویرا کو آپ سے تم کہہ کر پکارا تھا وہ اس کی بہن سے اس کی سوتن بن چکی تھی بہن تو وہ کبھی تھی ہی نہیں وہ ہمیشہ سے اس کی سوتن تھی ۔

وہ تکلیف میں ہے حوریہ واش روم کے دروازے پر کھڑے مقدم نے اسے سویرہ کے درد کا احساس دلانا چاہا۔

میں تکلیف میں مقدم سائیں اسے اپنے کپڑوں میں دیکھ کر میں تکلیف میں ہوں یہ وہی ڈریس تھا جو آپ نے مجھے لے کر دیا تھا کیا کہا تھا آپ نے اس میں سب سے زیادہ خوبصورت لگتی ہوں۔ تو آپ نے اسے میرا وہی ڈریس پہننے کی اجازت کیسے دی وہ لڑکی میری چیزیں استعمال کر رہی ہے تو میں کیسے مان لوں کہ وہ میرے کمرے میں لے کر میرے شوہر سے دور رہے گی آپ میری تکلیف کبھی نہیں سمجھ سکتے آپ کبھی نہیں سمجھ سکو گے کہ مجھے ہر تکلیف سے دور رکھنے والے انسان نے مجھے سب سے بڑی تکلیف دی ہیں میں بہت تکلیف میں ہوں

مقدم سائیں --حوریہ کی آنکھ کے آنسو نے اس بات کی گواہی دی تھی کہ وہ تکلیف میں ہے

- مقدم تیزی سے اس کے پاس آیا اور اسے خود میں بھیج لیا۔

میں تمہیں اس تکلیف سے نکالوں گا حوریہ-وہ صرف ایک ڈریس ہے -تم میرا مقابلہ اس لباس

سے کر رہی ہو صرف تمہارا ہوں میں یہ شادی صرف ایک مجبوری ہے سمجھنے کی کوشش کرو

ابھی مجھے جانا ہوگا مقدم نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا

آپ مت جائیں پلیز -ایک بار پھر سے وہ مقدم کی سینے میں خود کو چھپا گئی -

نہیں میری جان مجھے جانا ہوگا -

اگر آپ گئے تو میں چلی جاؤں گی -

خبردار ایسی بات دوبارہ مت کرنا --وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

میں چلی جاؤں گی مقدم سائیں -اگر اس وقت آپ مجھے چھوڑ کر اس مکار عورت کے پاس گئے

تو میں چلی جاؤں گی -وہ اس کا گربان دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں بھیجے ہوئے بولی

تم کہیں نہیں جاؤ گی حوریہ- میں سویرہ سے بات کرکے اسے ہمارے کمرے سے نکال دوں گا

-

پھر تو نہیں ہوگی نہ تمہیں تکلیف وہ تمہاری کوئی چیز استعمال نہیں کرے گی اور نہ ہی میرے

قریب رہے گی وہ اس کی آنسو صاف کرتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے دروازے کی طرف بڑھا

مقدم سائیں میں آخری بار کہہ رہی ہوں کے اگر آپ مجھے چھوڑ کر اس کے پاس گئے تو میں چلی جاؤں گی ۔ حوریہ نے ایک بار پھر سے آنسو بہاتے ہوئے غصے سے کہا ۔

کہیں نہیں جاؤ گی تم حوریہ اور خود کو تھوڑا سا تیار کرلو آج رات کو میرا اور سویرا کا ولیمہ ہوگا ہم پورے گاؤں والوں کو انوائٹ کریں گے ۔ہمیں پورے گاؤں میں یہ بات پھیلانی ہوگی کہ میرا اور سویرا کا نکاح ہو چکا ہے۔اور اس معاملے میں تمھاری طرف سے کسی قسم کی کوئی مخالفت برداشت نہیں کروں گا ۔

اب بیٹھ کر رونے دھونے مت لگ جانا اٹھ کرناشتہ بنا میرے لیے ۔وہ سختی سے کہتا ہوں وہاں سے نکل گیا ۔

جب کہ اس کے آنسو بھری آنکھیں بار بار اس کے پاس پلٹ جانے پر مجبور کر رہی تھی ۔لیکن اب اتنا آگے بڑھ کر وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا ۔

♡

کردم کی آنکھ کھلی تو اپنی بائیں جانب دیکھ کے بے اختیار مسکرا دیا وہ دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں ملائے اپنی تھوڑی کے نیچے رکھے اسی کی طرف کروٹ لئے سوئی ہوئی تھی ۔

کل حویلی چھوڑنے سے لے کر یہاں آنے تک وہ کتنا پریشان تھا اس کی پریشانی اس کے سر پر اتنی سوار تھی کہ اس کو دھڑکن پر دھیان دینے کا بالکل وقت نہیں ملا وہ اتنی آسانی سے اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس کے ساتھ آ گئی تھی

کردم کی یہ سوچ تھی کی دھڑکن اس سے محبت نہیں کرتی صرف اپنے بڑوں کے کہنے پر یہ رشتہ نبھا رہی ہے لیکن دھڑکن اس کی سوچ ہر بار غلط ثابت کر دیتی ہاں وہ دھڑکن کو یہاں نہیں لانا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ دھڑکن کسی بھی پروبلم کا شکار ہو لیکن کل وہ پھر بھی اس کے ساتھ آ گئی اور ایسا کرنے کے لئے اسے کسی بڑے نے نہیں کہا تھا یہ اس کے دل نے کہا تھا اس نے اپنے دل کی بات مانی تھی۔

کل تک کردم کو دھڑکن کا یہ فیصلہ غلط لگا تھا لیکن آج صبح اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر اسے یہ فیصلہ بالکل ٹھیک لگا تھا کردم کو اس کی عادت ہو گئی تھی وہ اسے ہر وقت اپنے قریب دیکھنا چاہتا تھا اسے اس طرح سے بے خبر سوتے تھے کر کردم نے محبت سے اس کے گال پر اپنے لب رکھے۔

کل کی حسین رات کے بعد دھڑکن کے ساتھ بالکل وقت نہیں گزار پایا تھا اور اب یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا تھا لیکن اس کی جسارت پر دھڑکن نے رسپونس نہ دیا۔

پٹاکا سائیں تمہاری نیند تو بڑی پکی ہے لیکن مجھے بھی دنیا کا سب سے بورنگ اور ان رومینٹک انسان کہا جاتا ہے تمہاری اس نیند کا تو کچھ کرنا ہوگا اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے اس کے کان کی لو چوم گیا۔

کیٹی ایسے نہیں کرتے گندی بچی۔وہ اپنے نازک سے ہاتھ سے کردم کا چہرہ خود سے دور کرتے ہوئے منمنائی۔

حد ہو گئی کردم شاہ تمہاری بیوی کو تم میں اور ایک بلی کے بچے میں کوئی فرق نظر نہیں آتا

کردم اسے گھور کر رہ گیا۔

تمہیں خود میں اور اس بلی میں فرق بتا کے رہوں گا پٹاکہ سائیں۔وہ کہتے ہوئے اس بار اس کے لبوں کو اپنا شکار بنا گیا۔

جبکہ انداز شدت سے اتنا بھرپور تھا کہ دھڑکن کی آنکھ کھول گئی

اس نے دونوں ہاتھوں سے کردم کو خود سے دور کرنا چاہا جب کہ وہ اس کسرتی وجود کے مالک کو ہلاتک نہ سکی یہاں تک کہ اسے اپنی سانسوں کا تناسب بگڑتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

آخر کردم کو اس پر رحم آہی گیا کردم نے آہستہ سے اس کے لبوں کو آزاد کیا۔

اٹھیں میرے اوپر سے۔سانڈ کہیں کے دھڑکن زور لگاتے ہوئے اسے اپنے اوپر سے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ دلچسپی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا صبح صبح اسے تنگ کرتے ہوئے اسے بہت مزا آ رہا تھا۔

کیا کہا تم نے سانڈ-----؟

تم نے اپنے شوہر کو سانڈ کہا-----

آپ نے سر کے سائیں کو سانڈ کہا-----

اب پڑی رہو سارا دن یہی نہیں اٹھوں گا میں--وہ مزید اس کے اوپر اپنا وزن ڈالتے ہوئے بولا

۔

کردم سائیں سوری پلیز اٹھیں میرا دم گھٹ رہا ہے ۔وہ التجا کرنے لگی

ایک شرط پہ اٹھوں گا وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا

مجھے منظور ہے پہلے اٹھیں دھڑکن جلد سے جلد اپنا آپ سے آزاد کروانا چاہتی تھی

ہاں ٹھیک ہے پہلے شرط پوری کروں کردم نے ہاتھ کی ایک انگلی اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اس کے لبوں کو چھوا ۔

مجھے گڈ مارننگ کس چاہیے وہ اس کے ہونٹوں کو سہلاتے ہوئے بولا ۔

آپ کو کیا ہو گیا ہے کردم سائیں شاید آپ بھول رہے ہیں آپ کردم سائیں ہیں اٹھیں میرے اوپر سے نہیں کرنی مجھے آپ کی شرط پوری ۔پہلے تو اس کے انداز پر وہ جھینپ سی گئی لیکن پھر اسے ظاہر نہ کرنے کے لیے مزید بولی

کیا مطلب ہے کہ اگر میں کردم سائیں ہوں تو تم سے کس نہیں مانگ سکتا یہ صرف میرا حق ہے اگر آزادی چاہتی ہو تو اس کی قیمت ادا کرو ۔

کردم سائیں مجھے تنگ کرنا بند کریں ورنہ میں دادو سائیں سے آپ کی شکایت لگاؤں گی ۔

تم اپنا اور میرا وقت برباد کر رہی ہو بھولو مت کہ تمہیں آج کالج بھی جانا ہے ۔اور جب تک تم میری شرط پوری نہیں کرتی میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا اور نہ ہی تمہیں اٹھنے دوں گا یا تو تم خود یہ شرط پوری کر دو ورنہ اگر میں نے اپنے طریقے سے پوری کی تو شاید ہی تم آج کالج اور میں کام پر جاؤ پاوں ۔کردم نے اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا

اپنی آنکھیں بند کریں اور جب تک میں کس نہ کر لوں تب تک آپ اپنی آنکھیں نہیں کھولیں گے سمجھے میری بات کو

وہ وارننگ دینے والے انداز میں بولی

نہیں پٹاکا سائیں نہ تو میں آنکھیں بند کروں گا اور نہ ہی تمہیں کوئی بھی چالاکی کرنے دوں گا اب جلدی سے تم مجھے کس کرو اور پھر یہی سے آگے ہم رات کو کنٹینیو کریں گے ۔

وہ اس کے مزید قریب ہوتے ہوئے بولا ۔جبکہ کردم کی آنکھیں بند کروا کے وہ کسی طرح بھاگنے کا ارادہ رکھتی تھی ۔

ہاں تو ٹھیک ہے نہ میں کون سا کوئی بے ایمانی کرنے والی تھی نہیں بند کرنی تو نہ کریں میں ایسے ہی کس کر دوں گی ۔دھڑکن زبان میں جو آیا وہ بول گئی ۔

سپر مجھے پتہ تھا میری بیوی اس طرح کے چیلنجز ہنستے ہوئے قبول کرے گی ویسے بھی مجھے زیادہ شرمانے والے لڑکیاں پسند نہیں وہ ہنسی دباتے ہوئے مزید اس کے قریب ہوا ۔

اپنا چہرہ اس کے بالکل قریب لے آیا وہ اس کے ایک نقوش کو دیکھ رہی تھی

دھڑکن میں انتظار کر رہا ہوں کردم نے پھر سے یاد آیا ۔

کردم سائیں ابھی مجھے جانے دیں آئی پرومس میں کالج سے واپس آ کے آپ کو کس کروں گی ۔

کردم کو لگا کے اگر اب اس نے اسے مزید تنگ کیا تو وہ رو دے گی ۔

ٹھیک ہے اور یاد رکھنا مجھ سے وعدہ خلافی کی تو بہت پچھتاؤ گی وہ اس کے اوپر سے ہٹ کردوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا جبکہ لبوں پہ اب بھی مسکان تھی۔

کل صبح بھی اس کی یہی حالت تھی اور اب بھی آزادی ملتے ہی وہ فورا بھاگ گئی ۔

ہائے میری معصوم پٹاکا سائیں تمھاری یہ شرم و حیا میری جان لے لے گی ۔کردم مسکراتے ہوئے اٹھ کر واش روم میں گیا تھوڑی دیر میں سے زمینوں کے لئے نکلنا تھا

♡

تائشہ میری جان ناشتہ کرلونجانے کتنی دیر سے وہ اسے جگا رہا تھا کل رات تائشہ کو بہت تیز بخار تھا جنید نے اس کا بہت خیال رکھا

وہ ساری رات ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہ سو سکا تائشہ کی حالت اس کی وجہ سے ہوئی تھی اس گلٹ نے ساری رات سونے نہ دیا

اور پھر تائشہ کی طبیعت بھی اتنی خراب تھی اسے کسی نہ کسی کی ضرورت تھی ساری رات وہ بخار میں تپتی رہیں جنید ہر تھوڑی دیر بعد اس کے ماتھے پر پٹی رکھتا تو وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھتی

شاید ہی کبھی کسی نے اس سے بخار کی حالت میں اس طرح سے ٹریٹ کیا تھا۔

اور اب صبح صبح اٹھ کر جنید نے اس کے لئے ناشتہ بنایا تھا اور اب وہ اسے بہت پیار سے جگا رہا تھا اس کا بخار بھی اب اتر چکا تھا

تائشہ نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو وہ بے اختیار مسکرا دیا

حسین سجنی سوچا نہیں تھا کہ میری تقدیر میں اتنا خوبصورت چاند لکھا ہے وہ اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے مسکرا کر بولا ۔

اٹھو میری جان ناشتہ کرلو پھر میں تمہیں میڈیسن دونگا جنہیں کھا کر صرف کچھ ہی دنوں میں تم ایک دم ہٹی کٹی پہلے جیسی ہو جاؤ گی ۔اور اس کے بعد وہی پائپ میں نے الگ کر کے رکھ دیا ہے ۔اس سے تم میرا وہی حال کر نا جو میں نے تمہارا کیا ہے بلکہ نہیں اس سے بھی زیادہ بری سزا کا مستحق ہوں میں ۔

جنید نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے ریوالور نکال کر اس کے سامنے رکھا ۔

اگر چاہو تو مجھے جان سے مار ڈالنا لیکن معاف مت کرنا معافی کے قابل نہیں ہوں میں اور ایک عورت پر ہاتھ اٹھا کر مرد کہلانے کے بھی قابل نہیں رہا ۔

تائشہ میں کوشش کروں گا کہ آگے زندگی میں مجھ سے کبھی ایسی غلطی نہ ہو مجھے نہیں پتہ کہ اس سب میں تمہارا ہاتھ ہے یا نہیں ۔لیکن بس یہ پتا ہے کہ تمہیں سزا دینے کا حق میرا نہیں تم پہ ہاتھ اٹھانے کا میں کوئی حق نہیں رکھتا ۔

مجھے تو صرف تم سے پیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔اپنی بیوی کا خیال رکھنا اس کی ہر ضرورت پوری کرنا اس سے محبت کرنا اس سے نرمی سے پیش آنا اور جب وہ روٹھ جائے تو اسے محبت سے منانا یہ حکم ہے ایک مرد کے لیے اپنی بیوی سے پیش آنے کا ۔

اور میں نے کیا کیا۔۔شرم آتی ہے خود کو مرد کہتے ہوئے

وہ آہستہ آہستہ بولتا نوالے بنا کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا جب کہ وہ اس کی باتیں سنتی انجانے میں کھا رہی تھی ۔

جانتی ہو تانشہ میں صرف پانچ سال کا تھا جب میری امی فوت ہو گئی ۔

ماں کا لمس کیا ہوتا ہے وہ تو میں ٹھیک سے محسوس ہی نہیں کر سکا۔میری زندگی میں کبھی کوئی عورت نہیں آئی سوائے تمہارے شاید اسی لیے عورت کی قدر نہیں کر سکا۔

لیکن وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد یہ غلطی مجھ سے کبھی نہیں ہوگی میں 17 سال کا تھا جب بابا بھی چلے گئے ۔بابا کے جانے کے بعد سے لے کر اب تک میں اس گھر میں بالکل اکیلا رہتا تھا ۔لیکن اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے وجود سے یہ گھر آباد ہوجائے ۔

جانتا ہوں کہ اتنی جلدی تم مجھے ایکسپٹ نہیں کر پاؤ گی

لیکن تم یہ مت سوچنا کہ میں تم سے دور رہوں گا ایسا کبھی نہیں ہو گا تانشہ۔ دور رہ کر رشتوں میں دوری بنانے سے بہتر ہے کہ پاس رہ کر انہیں سمجھا جائے میں تمہارے اور اپنے اس رشتے کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا ۔

ناشتے کے برتن اٹھاتے ہوئے وہ اٹھا

میں تمہارے لئے میڈیسن لے کے آتا ہوں ۔

وہ کمرے سے باہر جا چکا تھا جبکہ تائشہ خاموشی سے دروازہ کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ باہر گیا تھا

اس نے آہستہ سے اپنے ماتھے کو چھوا جہاں ابھی بھی جنید کے لمس کا احساس موجود تھا۔

اس کے ہاتھ میں ایک بریسلٹ تھا اس نے فوراً پہچان لیا تھا کہ یہ وہی بریسلٹ ہے جو کل جنید کی جیب سے گرا تھا لیکن یہ اس نے تائشہ کو کب پہنایا یہ وہ نہیں جانتی تھی شاید رات کو غنودگی کی حالت میں

بریسلٹ کو دیکھتے ہوئے بے ساختہ اس کے لبوں پر ایک مسکان آئی ۔ لیکن اپنی ماں کا چہرہ یاد آتے ہیں وہ مسکان کہیں کھو گئی

♡

مقدم اپنے کمرے میں آیا تو اس کے بیڈ پر حوریہ کا شادی والا لہنگا بڑے سلیقے سے رکھا گیا تھا تبھی سویرہ واشروم سے باہر نکلے تھوڑی دیر میں پالر کی لڑکی اسے تیار کرنے آنے والی تھی

تم نے یہ ڈریس کیوں نکالی ہے وہ ماتھے پر بل ڈالے پوچھنے لگا

مقدم سائیں میرے پاس ولیمے کے لحاظ سے کوئی ایسا ڈریس نہیں ہے جسے میں پہن پاتی اس لیے بڑی اماں سائیں مجھے حوریہ کے کپڑے پہننے کے لیے کہا ہے ۔

سویرا سہمے ہوئے انداز میں بولی۔

اگر تمہارے پاس کپڑے نہیں ہیں تو تمہیں مجھے بتانا چاہیئے آن لائن آرڈر کر لو یا شاپنگ چلی جاؤ حوریہ کی چیزیں کیوں نکال رہی ہو ۔

دیکھو سویرا ایک بات کان کھول کر سن لو میں حوریہ کی چیزوں پر کسی قسم کا کوئی کمپرومائز نہیں کروں گا اٹھاؤ اسے اور واپس اندر رکھو ابھی کے ابھی وہ اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا

جبکہ سویرا اس کا غصہ دیکھ کر فوراً ہی حوریہ کا لہنگا اٹھا کر واپس الماری میں رکھنے لگی

تبھی ملازم دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اندر آیا اور سویرا کا سامان اس کے حوالے کرنے لگا

یہ کس نے کہا ہے تمہیں یہاں لانے کے لئے سویرا کا سوٹ کیس دیکھ کر اس سے مزید غصہ آنے لگا

نازیہ بی بی سائیں نے کہا ہے کہ سویرا بی بی کا سارا سامان آپ کے کمرے میں چھوڑ دیا جائے ۔اب سے وہ آپ کے کمرے میں رہیں گی نہ ۔ملازم کو اس کے غصے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی تھی

ابھی کے ابھی اٹھاؤ یہ سارا سامان اوراس کے کمرے میں رکھ کے آؤں وہ غصے سے چلا اٹھا تھا ۔جبکہ اس کا غصہ دیکھتے ہوئے سویرا نے بڑی مشکل سے ملازم کو وہاں سے بھیجا تھا

مقدم سائیں آپ کیا کر رہے ہیں آپ نے تو کہا تھا کہ گھر والوں اور ملازموں کے سامنے ہم نارمل ہسبنڈ وائف کی طرح رہیں گے ۔تاکہ گاؤں میں بات نہ پھیریں اور اب آپ اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پا رہے ۔

ایک تو میں زبردستی آپ کی زندگی میں شامل ہوگئی اوپر سے حوریہ مجھے غلط سمجھ رہی ہے اسے لگ رہا ہے کہ یہ سب کچھ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے وہ تو جانتی بھی نہیں کہ مجھ پر کیا قیامت ٹوٹی ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے وہیں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی ۔

سویرا بات بات پر رونے مت لگ جایا کرو ٹھیک ہے تم اپنا سامان یہاں ایک سائیڈ پر رکھ لو ۔لیکن دھیان رہے کہ حوریہ کی کوئی چیز ادھرادھر نہیں ہونی چاہیے ۔

اور نہ ہی ڈریسنگ ٹیبل سے اس کی کوئی چیز اٹھانا

وہ کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اماں سائیں اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

سویرا کا سامان کمرے میں بھجوایا تھا میں نے ملازم نے کہا کہ آپ غصہ ہو رہے ہیں مقدم سائیں اماں سائیں پریشانی سے پوچھ رہی تھی

ارے یہ سامان ابھی تک تم نے لگایا نہیں ۔آو میں جگہ بنا کے دیتی ہوں یہ سارا سامان تم یہاں حوریہ کی الماری میں لگا دو وہ حوریہ کے سائیڈ کی الماری کھولتے ہوئے حوریہ کی چیزیں نکال کر باہر رکھنے لگیں ۔

اور یہ لہنگا تم نے واپس اندر کیوں رکھ دیا ابھی وہ لڑکی آ رہی ہوگی پالر والی وہ لہنگا اس کے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بولی

جب مقدم نے آگے بڑھتے ہوئے اماں سائیں کو روکنا چاہا

مقدم سائیں میری بات سنیں فلحال بڑی اماں سائیں جو کر رہی ہیں کرنے دیں ۔جب وہ یہاں سے چلے جائیں گی میں حوریہ کی چیزیں واپس اندر رکھ دوں گی اس وقت بڑی اماں سائیں کے سامنے بات بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں وہ اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی

پھر شیشے کے آگے رک کر حوریہ کا لہنگا اپنے ساتھ لگانے لگی ۔ تبھی بنا دستک کوئی اندر داخل ہوا ۔اسے دیکھتے ہی مقدم کو جیسے سکون ملا تھا مگر اس کی نظروں کا زاویہ دیکھتے ہوئے مقدم کا سکون تباہ ہوگیا

اس کا آدھا سامان بیڈ پر اور باقی زمین پر پڑا تھا ۔

جبکہ سویرہ آئینے کے سامنے کھڑی اس کے سہاگ کا جوڑا اپنے ساتھ لگائے ہوئی تھی اس نے بے یقینی سے مقدم کو دیکھا اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر لیے وہ وہیں سے پلٹ گئی ۔

اس کی حالت سمجھتے ہوئے مقدم اس کے پیچھے بھاگا تھا ۔

♡

جنید اسے چھوڑ کر کہیں بھی نہ گیا تھا وہ اندر بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ جنید باہر تھا مگر اسے یقین تھا کہ وہ میں گھر پر ہی موجود ہے

لیکن وہ باہر کیا کر رہا تھا ایک بار اس کا دل چاہا کہ وہ باہر جا کے دیکھے لیکن اپنی حالت سوچتے ہوئے واپس لیٹ گئی اسے یاد بھی نہ تھا کہ اسی حالت کوئی اس کے ساتھ کوئی اس طرح سے رہا ہو جنید نے اس کارات کتنا خیال رکھا جیسے وہ کوئی چھوٹی بچی ہو

ابھی تو اس کی بریسلیٹ والی خوشی کم نہیں ہوئی تھی وہ ہر تھوڑی دیر میں بریسلیٹ کو اپنی انگلیوں سے چھوتی ۔

لیکن جب اپنی ماں یاد آتے ہی ساری خوشی خاک ہو جاتی

آخر اس کے نصیب میں یہ سب کچھ کیوں لکھا تھا وہ ہمیشہ اللہ سے شکایت کرتی تھی بے شک اس کے ساتھ ہونے والے ظلم اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا

بستر پر پڑے وہ کافی اکتا چکی تھی جب کہ اندر یہ جاننے کی بھی دلچسپی تھی کے باہر جنید کیا کر رہا ہے ۔

وہ ہمیشہ سے اس سے بدتمیزی کرتی آئی تھی کبھی اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی۔

لیکن نہ جانے کیوں اب وہ اسے اتنا اچھا لگنے لگا تھا شاید نکاح کے دو بول کا اثر تھا یا شاید آج صبح کے لفظوں کا اثر یا ساری رات اس کا خیال رکھنے کا اثر کچھ تو تھا وہ اندر سے مطمئن تھی ۔

وہ آہستہ سے اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باہر کی طرف جانے لگی۔اس نے پورے گھر میں دیکھا وہ تو کہیں نظر نہ آیا جبکہ اس کی قمیض باہر رکھی کرسی پر پڑی تھی

لیکن ٹھک ٹھک کی آواز پر اس کا دھیان اوپر درخت کی طرف گیا گھر کے بیچوں بیچ بس ایک یہی درخت لگا تھا

وہ اس کے اوپر چڑھا کلہاڑی سے اس کے ڈنڈے کاٹ رہا تھا نیچے درخت سے گرنے والے پتے اور لکڑیوں کی وجہ سے اچھا خاصہ گند پڑا تھا ۔اسے صبح صبح اور کوئی کام نہیں تھا تائشہ سوچ کر رہ گئی

کہ جنید کی قمیض میں رکھا اس کا فون بجنے لگا ۔اس نے بے ساختہ نیچے کی طرف دیکھا تھا جہاں دروازے کے ساتھ کھڑی تائشہ کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ کر مسکرایا

اب کمرے سے نکلنے کی زحمت کرہی لی ہے تو فون بھی اٹھا دو وہ شرارتی انداز میں مسکرا کر بولا ۔

جبکہ جنید کے کپڑوں میں وہ بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

اس نے شلوار کو پہنچوں کے قریب سے اوپر کیا اور باہر نکلی اور اسے اس کا فون دینے لگی۔

فون پر شاہ سائیں کا نمبر جگمگا رہا تھا وہ بنا کچھ بولے جنید کی طرف بڑھ رہی ہے وہ بھی فون سننے کے لیے نیچے آچکا تھا فون اس کی طرف بڑھاتے ہوئے تائشہ بے دھیانی میں قدم

اٹھائے جس کی وجہ سے تائشہ کے پیروں میں جنید کی کپڑے بری طرح زمین پر پوچھا لگاتے ہوئے اسے گرانے میں کامیاب ہوتے جب جنید نے آگے بڑھتے ہوئے اسے تھام لیا۔

دھیان سے وہ اسے تھامتے ہوئے بولا جب کہ وہ جھینپ کر پیچھے ہوگئی اور پلٹ کر واپس کمرے کی طرف جانے لگی جنید نے نمبر دیکھتے ہوئے فون اٹھایا۔

السلام علیکم سائیں کیسے ہیں آپ کوئی حکم میرے لائق۔۔

وعلیکم السلام جنید مجھے تم سے بہت ضروری کام تھا اسی لیے تو میں فون کیا تم ایسا کرو حویلی آ جاؤ مقدم اور سویرا کے ولیمے کی ساری ذمہ داری تم پر ڈال رہے ہیں ہم۔

تائشہ آرام سے چلو ابھی گر جاتی تم اسے دروازے پر ٹھوکر کھاتے دیکھ کر وہ بے ساختہ بولا تائشہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا

جاؤ اندر جاکے آرام کرو کھانا لاتا ہوں پھر میڈیسن دیتا ہوں تمہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کہ اس دوران شاہ سائیں خاموش ہو گئے تھے۔

کیا ہوا ہے تائشہ کو وہ ٹھیک تو ہے شاہ سائیں نے فکرمندی سے پوچھا تھا

اس کی طبیعت ذرا ناساز ہے لیکن آپ فکر نہ کریں میں اس کا خیال رکھ رہا ہوں

صرف خیال نہیں رکھنا تمہیں اسے سدھار نہ ہوگا تمہیں اسے زندگی کا اصل بتانا ہوگا اسے بتانا ہوگا زندگی اور عزت کیا ہے ہم جانتے ہیں کہ ایک ساتھی کے طور تم اس کے ساتھ زندگی کی بہترین شروعات کر سکتے ہو دادا سائیں یقین سے کہا۔

شاہ سائیں بہترین زندگی تو وہاں ہوتی ہے جہاں محبت ہو میں اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا لیکن اپنے دل سے یہ بات کیسے نکالوں کہ اس کے دل میں مجھ سے پہلے کوئی اور ہے ۔اس نے خالی دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

اگر ہم تمہیں اس بات کا یقین دلائیں کہ تم سے پہلے اس کی دنیا میں کوئی نہیں تو تم ہماری بات مانو گے ۔

میں کچھ سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ان کی بات نے جنید کو الجھا کے رکھ دیا تھا

ہم نے اک عمر گزاری ہے جنید نفرت محبت طنز ہمدردی زبردستی ہر نگاہ کو سمجھتے ہیں ہم نے تائشہ کی نگاہوں میں کبھی کردم کی محبت نہیں دیکھی

ہم تمہیں کہتے ہیں کہ تائشہ نے کبھی کردم سے محبت کی ہی نہیں

اس کے دل میں محبت کا احساس کبھی جگا ہی نہیں وہ زبردستی کا رشتہ نبھا رہی تھی رضوانہ کے کہنے پر سچ تو یہ ہے کہ وہ اس سے کبھی خوش نہیں تھی ہم نے کئی بار ویسے بھی اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کردم کے ساتھ وہ ارجسٹ نہیں کر سکتی ایک دفعہ تو اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کردم اس سے محبت نہیں کرتا تو وہ کونسا اس سے محبت کرتی ہے ہمیں اپنے ہی خون کے رشتوں نے لوٹا ہے جنید ہم بس یہ کہنا چاہیں گے جنید کہ تائشہ کی کوئی غلطی نہیں کہیں بھی نہیں ان سب معاملات میں اگر کوئی بے گناہ ہے تو صرف تائشہ ہے

خیر یہ باتیں ہم تم سے پھر کبھی کریں گے لیکن ایک بات کا دھیان رکھنا کردم سائیں آج شہر جا رہے ہیں دانے اور اناج لانے کے لئے ان کے واپس آنے تک مقدم کا ولیمہ ہوجائے اور ہم نہیں چاہتے کے ولیمے کے دوران کوئی بھی ہنگامہ ہو کردم کو اس بارے میں کچھ بھی پتا نہیں چلنا چاہیے کچھ بھی نہیں ہم تم پر یقین کر سکتے ہیں نہ ۔انہیں اس پر اس معاملے میں جیند پر یقین نہیں تھا کہ وہ کردم سے کوئی بات چھپائے گا

آپ مجھ پر یقین کر سکتے ہیں کردم سائیں سے تو میں دو دن سے ملا ہی نہیں اور نہ ہی آج ملوں گا آپ بالکل بے فکر ہو جائے اس نے فون بند کرتے ہوئے اپنی قمیض پہنی اب اس کا ارادہ کیچن کی طرف جانے کا تھا تاکہ تائشہ کو کچھ کھلا کر اس کی میڈیسن سے دے سکے

♡

حوریہ دروازہ کھولو ۔وہ کب سے اس کے کمرے کا دروازہ بجا رہا تھا جبکہ حوریہ دروازہ بند کیے وہاں دروازے کے ساتھ بیٹھی اندر روئے جا رہی تھی

اسے بس یہ پتا تھا اس کا مقدم اس سے چھین چکا ہے ایک دوسری عورت نہ صرف اس کے کمرے میں رہ رہی ہے بلکہ اس کے سہاگ کا جوڑا بھی استعمال کر رہی ہے

حوریہ سمجھ چکی تھی کہ اس کمرے میں اس کی گنجائش ختم ہوچکی ہے اپنی ساری چیزیں بیڈ اور زمین پر پڑی دیکھ کر اس کا دل بری طرح سے تڑپا تھا

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ مقدم کے ساتھ نہیں رہے گی ۔

www.classicurdumaterial.com

تب تک نہیں جب تک وہ اسے وجہ نہیں بتا دیتا اور اس دوسری شادی کو لے کر وہ آگے زندگی میں کیا سوچتا ہے اگر وہ سویرہ کے ساتھ دوسری شادی نبھانا چاہتا ہے تو یقینا اس کی زندگی میں حوریہ کی کوئی جگہ نہیں ہے

تو پھر وہ کیوں بندھی رہی اس کے ساتھ

مقدم کب سے دروازہ کھٹکھٹائے جا رہا تھا جب کہ اس کی بے چین آواز سنتے ہوئے بھی وہ اٹھ کر دروازہ نہیں کھول رہی تھی اور نہ ہی کوئی جواب دے رہی تھی

اس کے مسلسل دروازہ کھولنے کی کوشش میں دروازے کا پورا ہینڈل مقدم کے ہاتھ میں ایک ناقابل برداشت زخم کر چکا تھا

خون پانی کی طرح بہنے لگا تھا لیکن اس وقت مقدم کو پروا نہ تھی اسے پروا تھی تو بس اس بات کی کہ حوریہ اندر اداس ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو وہ برداشت نہیں کر سکتا

اس تکلیف سے زیادہ بڑی تکلیف حوریہ کے آنسو تھے حوریہ خود بھی یہ بات جانتی تھی

مقدم سائیں آپ کیا کر رہے ہیں دادا سائیں بھاگتے ہوئے اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ دیکھنے لگے جو بری طرح سے زخمی تھا

دادا سائیں اسے کہیں کہ دروازہ کھولے نہیں تو میں یہ دروازہ توڑ دوں گا وہ زخمی ہاتھ دروازے پر زور زور سے مارنے لگا۔

مقدم سائیں اسے وقت دو وہ سمجھ جائے گی کہ آپ چلے میرے ساتھ دیکھیں تو سہی کتنا گہرا زخم آیا ہے آپ کے ہاتھ میں ۔

مجھے پروانہیں آپ کو یہ زخم دِکھائی دے رہا ہے جو زخم میرے دل پر لگ رہے ہیں ان کا کیا میں نے یہ سب کچھ صرف آپ کی عزت بچانے کے لئے کیا لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ کی عزت بچانے کے چکر میں میری زندگی تباہ ہو جائے گی

مقدم سائیں میں آپ کی بات کو سمجھ رہا ہوں لیکن پلیز اندر چلیں میں میں ڈاکٹر کو بلواتا ہوں تھوڑی دیر میں مہمان آنے والے ہوں گے وہ آپ کے ہاتھ کی پٹی کر دے گا ۔

اس ہاتھ کی پٹی صرف آپ کی نواسی کر سکتی ہے اسے کہیں دروازہ کھول دے ورنہ بہت پچھتائے گی ۔

وہ غصے سے ایک زور دار کک دروازے پر مارتا وہاں سے نکل گیا ۔جب کے دادا سائیں نے پریشانی سے بند دروازے کی طرف دیکھا تھا وہ اپنے پوتے کی ضد کو جانتے تھے انہیں پتہ تھا مقدم سارا دن ایسے ہی اپنا خون ضائع کرتا رہے گا لیکن جب تک حوریہ اس کے سامنے نہیں آئے گی وہ ہاتھ پر پٹی نہیں کروائے گا

وہ اس دروازے کے قریب ہوئے اور ہلکے سے دروازہ بجایا

حوریہ بیٹا ہم تمہاری تکلیف سمجھ سکتے ہیں لیکن ہمیں وقت دو ہم تمہیں سب سمجھائیں گے لیکن پلیز فلحال باہر آجاؤ مقدم کے ہاتھ میں بہت گہری چوٹ آئی ہے ۔

جو چوٹ میرے دل پہ آئی ہے نانا سائیں اس سے گہری تو نہیں ہوگی وہ اپنے آنسو صاف کرتی مضبوط لہجے میں بولی

یہ ظلم مت کرو حوریہ وہ تمہیں بے تحاشہ چاہتا ہے ۔

اپنی محبت کا ثبوت وہ میرے سر پہ سوتن لا کے دے چکے ہیں حوریہ اب بھی نہ پگلی

ہم تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے حوریہ لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ مقدم سے زیادہ تمہیں اور کوئی نہیں چاہتا ۔

پلیز نانا سائیں ان سے کہہ دیجئے گا کہ میں مزید ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی ۔ان سے کہہ دیجئے کہ وہ فیصلہ کر لیں کہ انہیں پہلی بیوی چاہیے یا نئی بیوی

میں نے ساری زندگی بہت دکھ سہے ہیں نا نا سائیں لیکن سوتن کے درد کو نہیں سہ پاوں گی وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے آہستہ آہستہ بول رہی تھی ۔

جب کہ دادا سائیں بند دروازے کے دیکھتے ہوئے مایوس واپس لوٹ آئے ان کی حوریہ اتنی پتھر دل تو کبھی نہ تھی ۔لیکن شاید شوہر کی بے وفائی کا دکھ ہر انسان کو مضبوط کر دیتا ہے

♡

کردم سائیں یہ والا پراٹھا دیکھیں اس کی ایک سائیڈ کتنی گول ہے اس وقت وہ دونوں کچن میں کھڑے صبح کا ناشتہ بنا رہے تھے بنا تو دھڑکن رہی تھی لیکن کردم اس کی بھرپور مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اے واہ دھڑکن یہ تو واقعی ایک سائیڈ سے گول ہے آج تو تمہارے لیے کلیپگلگ ہونی چاہیے وہ دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجاتا اس کی حوصلہ افزائی کرنے لگا

تھینک یو تھینک یو تھینک یو اب آپ نے میری اتنی تعریف کی ہے اسی لیے یہ پراٹھا آپ کھائیں گے ۔دھڑکن نے احسان جتانے والے انداز میں کہا جب کہ اب وہ پیاز اور ٹماٹر کاٹتے آملیٹ بنانے کی تیاری کرنے لگی

تبھی کرن اور زاہدان کے گھر میں داخل ہوئے

زاہد ایک ٹرک ڈرائیور تھا اور آج کردم اناج لینے کے لئے شہر اسی کے ساتھ جا رہا تھا جبکہ کرن اس کی چھوٹی بہن تھی اور دھڑکن کے ساتھ کالج جانے والی تھی وہ دونوں ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے لیکن وہ دھڑکن سے ایک سال سینئر تھی

آج دھڑکن کا پہلا دن تھا کرن نے اسے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ دونوں ایک ساتھ کالج جایا کرے گی

دھڑکن بی بی یہ کیا کر رہی ہیں آنسو بہاتی پیاز کاٹتی دھڑکن کو دیکھ کر اسے اس پر ترس آنے لگا

پیاز کاٹ رہی ہوں اور دیکھو میں نے کتنے اچھے سے کاٹی ہے اس نے پلیٹ میں رکھی ہوئی پیاز کی طرف بھی اشارہ کیا جو کرن کو تو کہیں سے بھی اچھی نہیں لگی لیکن کردم مسکرایا تھا

ماننا پڑے گا دھڑکن تم تو ایک ہی دن میں پرفیکٹ کوکنگ کرنے لگی ہو وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے پیاز کے بڑے ٹکڑے اپنے ہاتھوں میں چھری لے کر چھوٹے کرنے لگا۔

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں اب آگے آگے دیکھیں آپ کو دھڑکن کے کون کون سے روپ دیکھنے کو ملتے ہیں وہ اپنی تعریف پر مزید پھیلتے ہوئے خوشی سے بولی

دیں بی بی میں کر دیتی ہوں دھڑکن کے ہاتھ کی کٹی ہوئی پیاز دیکھ کر کرن نے ہمدردی سے کہا

بہت شکریہ بہنا لیکن یہ سب کچھ دھڑکن کرے گی آخر وہ گاؤں کی ہونے والی مالکن ہے اسے ہر سچویشن کے لئے تیار رہنا ہوگا کردم نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو مسکرائی

ہاں لیکن تم اتنا کرو کہ تم اسے بتا دو کہ یہ کیسے کرتے ہیں لیکن مددمت کرنا دور رہ کر بتانا میں زرا ذاہد سے بات کر کے آتا ہوں وہ باہر بیٹھے زاہد کو دیکھ کر باہر نکل گیا جبکہ کرن اس کے پاس رُک کر کچھ فاصلے سے بتانے لگی کہ آملیٹ کیسے بنایا جاتا ہے جبکہ پراٹھے کی حالت دیکھ کر کے اپنی ہنسی دبا گئی

کیونکہ کردم سائیں کو اس کے ہاتھ کے پراٹھے پسند تھے تو وہ کیا چیز تھی

♡

یا اللہ میرے ساتھ یہ سب کچھ کیوں میں نے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا تو میرے ساتھ اتنا برا کیا میں اتنی بُری ہوں

کیوں آپ مجھ سے میرا سب کچھ چھین رہے ہیں میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے لیکن آپ جانتے ہیں نہ کہ میں مقدم سائیں سے کتنی محبت کرتی ہوں اور ان سے محبت کرنے کی اجازت آپ نے مجھے دی ہے میں مانتی ہوں کے مرد کو دوسری شادی کا حق دیا ہے آپ نے لیکن مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا مقدم سائیں کو خود سے دور جاتا نہیں برداشت کر پائے گی

آپ مجھ سے سب کچھ لے لیں لیکن میرے مقدم سائیں کو میری جھولی میں ڈال دیں اللہ جی میں جانتی ہوں کہ یہ میرا امتحان ہے لیکن اس دنیا میں بس ایک وہی انسان تو تھا میرا اپنا میں مانتی ہوں میں آپ مجھ سے امتحان لیں رہے ہیں لیکن ان کے بغیر تو فیل ہو جاوں گی ان کے بغیر کچھ نہیں کرسکتی میں مجھے میرے مقدم سائیں واپس کر دے دیں

وہ کب سے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ظہر کا وقت گزر چکا تھا نماز ادا کر کے نہ جانے کتنی دیر سے دعائیں مانگ رہی تھی

دماغ میں بس ایک ہی بات چل رہی تھی کہ مقدم کے ہاتھ میں چوٹ لگی ہے اور وہی بات اسے تکلیف دے دی تھی وہ اس شخص کو سزا دینا چاہتی تھی اس کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اپنے دل کا کیا کرتی جو اس کی چوٹ کے بارے میں سنتے ہوئے بے چین تھا

اسے پتہ تھا گھر میں بہت سارے مہمان آچکے ہوں گے اور اس وقت شاید اس کے کمرے میں سویرہ کو دلہن بنایا جا رہا ہوگا

لیکن نہ جانے کیوں اسے بھی یقین تھا کہ مقدم کا ہاتھ اب بھی زخمی ہو گا وہ اب بھی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا ہو گا

وہ محبت میں ہاری ہوئی لڑکی اس کی چوٹ پر تڑپتی اپنے دل کو نہ سمجھا پائی آخر اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آئی

گھر میں بہت مہمان آئے ہوئے تھے سویرہ کے کمرے میں لڑکیوں کی آواز آرہی تھی جس کا مطلب تھا کہ سویرا کو اس کے کمرے میں سجایا جا رہا ہے

وہ خاموشی سے چلتی ہے آپنے اور مقدم کے کمرے کی طرف آگئی اس نے کمرے کے دروازے کے ہاتھ رکھا تو وہ لاک نہیں تھا اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو سامنے بیڈ پر ایک ہاتھ زمین کی طرف لٹکائے دوسرا ہاتھ آنکھوں پر رکھے شاید سو رہا تھا اس کے ہاتھ کی حالت دیکھ کر ہوئے آنکھوں سے آنسو گرنے لگے وہ جلدی سے دروازہ بند کرتی فرسٹ ایڈ باکس لے کر وہیں زمین پر بیٹھ گئی

زمین پر بہت سارا خون جمع تھا یہاں تک کہ لکیروں کی صورت میں ہر طرف پھیلا ہوا تھا اس نے مقدم ہاتھ صاف کرنے کے لیے تھامنا چاہتا تو مقدم کی آنکھ کھل گئی

اور پھر اگلے ہی لمحے وہ کروٹ لے کر اس کی طرف ہو گیا تاکہ وہ آسانی سے ہاتھ میں پٹی باندھ سکے

حوریہ نے نہ تو اسے دیکھا اور نہ ہی کچھ کہا جب کہ وہ گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

نہیں رہ پائی نہ تم میری تکلیف میرے درد سے تمہیں بھی درد ہوا نہ تو پھر کیوں مجھ سے دور جا رہی ہو بس تھوڑا سا بھروسہ کر لو مجھ پر تمہاری جگہ مقدم شاہ کبھی کسی کو نہیں دے گا مقدم بولے جا رہا تھا جب کہ حوریہ کا سارا دھیان اس کے ہاتھ میں تھا جیسے اس کی کوئی بات سن ہی نہ رہی ہو

پٹی بندھ گئی ہے آپ کے ہاتھ میں اب اٹھیں اور تیار ہو جائیں باہر مہمان آئے ہوئے ہیں

۔اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی پلٹ کر جانے لگی جب مقدم نے اس کا ہاتھ تھام کے اسے اپنی طرف کھینچا۔اور اگلے ہی لمحے وہ بیڈ پر اس کے نیچے تھی

حوریہ مجھے کسی کا اعتبار نہیں چاہیے کوئی مجھ پر یقین نہ کریں مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن تمہیں میری محبت پر یقین کرنا ہو گا میں تمہارے بغیر سانس نہیں لے سکتا تم مقدم شاہ کے جینے کی وجہ ہو اس طرح سے بے اعتباری نہ دکھاؤ

مقدم سائیں چھوڑیں مجھے کوئی آجائے گا میں نہیں چاہتی کہ گاؤں میں کسی طرح کی بات بنے کسی نے ہمیں اس طرح یہاں دیکھ لیا تو

بیوی ہو تم میری کسی نے دیکھ لیا تو کیا جان لے لے گا مار دے گا سزائے موت دے دے گا لیکن یقین کرو حور تب بھی تمہاری بے اعتباری سے بڑی کوئی سزا نہیں ہو گی

اس سے پہلے کہ مقدم کچھ اور کہتا ہے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا

مقدم سائیں شاہ سائیں آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں جنید کی آواز پر وہ فوراً اٹھا تھا ۔

اٹھو جلدی سے تیار ہو جاؤ میں چاہتا ہوں کہ اس محفل میں ہر لمحہ ہر پل ہر ایک سکینڈ تم میری نگاہوں کے سامنے رہو تمہاری آنکھوں میں ایک بھی آنسو نہیں ہونا چاہیے کمرے میں بیٹھ کر انسو بہانے سے بہتر ہے کہ اچھی بیویوں کی طرح میری مجبوری میں میرا ساتھ دو وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے ایک آخری نظر اس کے چہرے پر ڈالتا باہر نکل گیا

حوریہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس پر اعتبار کرے یہ اپنی آنکھوں پر

♡

اسرا یہ تو کردم سائیں کی بیوی ہے نہ ہاجرہ نے پوچھا

ہاں یار یہ تو دھڑکن بی بی ہیں یہاں کیا کر رہی ہیں اسرا نے جواب دیا

ارے دھڑکن بی بی آپ پیچھے کیوں بیٹھی ہیں یہاں آگے بیٹھیں نہ تانیہ (کلاس کی مونیٹر) جو ابھی ابھی کلاس میں داخل ہوئی تھی دھڑکن کو دیکھ کر فوراً ہی کہنے لگی

نہیں میں ہی ٹھیک ہوں دھڑکن نے مسکراتے ہوئے کہا

نہیں بی بی جی آپ یہاں بیٹھیں آپ کیوں پیچھے بیٹھے گی ۔یہ کالج تو خود کردم سائیں نے بنوایا ہے اور ان کی بیوی پیچھے بیٹھے گی یہ تو ممکن ہی نہیں اس نے فورا ہی اپنا بیگ پیچھے والی کرسی پر رکھتے ہوئے دھڑکن کا بیگ اٹھا کر آگے رکھا

یہاں نیچے پنکھے سے ہوا ٹھیک آئے گی پیچھے ٹھیک سے ہوا نہیں لگتی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا

جبکہ دھڑکن کو یہ سب کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ جب سے کالج آئی تھی سب لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھے جا رہے تھے اسٹوڈنٹس کی تو کوئی بات نہیں ٹیچر بھی گزرتے ہوئے سلام کر رہے تھے

ٹیچر کلاس میں داخل ہوئے تو سب لڑکیاں کھڑی ہوگئ

اور پھر جب انہوں نے لیکچر اسٹارٹ کیا تب دھڑکن سے ہزار بار پوچھا کیا انہیں سمجھ آ رہی ہے دھڑکن کو سب کسی اسپیشل بندے کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے اور یہی بات اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی وہ تو یہاں سب کے دوست بن جانا چاہتی تھی۔

سب کے ساتھ مستیاں کرنا چاہتی تھی لیکن سب کچھ الٹ ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا سارا دن خراب ہوگیا پہلے ہی دن اس کا دل خراب ہونے لگا کالج سے

♡

مجھے پتہ تھا تم اسے اندر بیٹھ کے رو رہی ہوگی وہ ڈبلیکیٹ کی سے دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک بہت خوبصورت ڈریس تھا ۔

یہ لو میرے دل کا قرار اور جلدی سے تیار ہو جاؤ ۔اور اتنی پیاری لگنا کے مقدم شاکا دل لوٹ پھوٹ جائے اس کے ماتھے پر مہرثبت کرتا اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگا جو ابھی پہن کے آیا تھا

آپ مجھ سے کس بات کا بدلہ لے رہے ہیں مقدم سائیں میں نے تو آپ کے ساتھ کبھی ایسا نہیں کیا جس کی آپ مجھے سزا دیں۔

آپ نے مجھے محبت بھی تو میں نے آپ کو اتنی ہی محبت واپس دینے کی کوشش کی آپ نے مجھے عزت دی تو وہی عزت میں نے آپ کو کبھی بھی لیکن آپ کی اس بے وفائی کا کیا کروں میرے لیے تو آپ کے علاوہ کسی کو سوچنا بھی گناہ ہے اور آپ نے میری جگہ کسی کو دے دی

آنسوؤں کا نارکنے والا سلسلہ ایک بار پھر سے شروع ہوگیا

جب مقدم نے آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا

اپنے دل کے قرار کے ہر سوال کا جواب میں آج رات کو دوں گا لیکن میری ایک شرط ہے تم ایک آنسو بھی نہیں بہاؤ گی اور میرے پاس رہو گی یقینا وہ ولیمے کی بات کر رہا تھا

چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ گاؤں والوں کو مقدم شاہ کی پہلی بیوی سوگ مناتی ہوئی نہیں بلکہ خوش نظر آنی چاہیے

جن کا دل برباد ہوجائے وہ خوش کیسے نظر آتے ہیں مقدم سائیں لیکن آپ کی خواہش ہے تو میں ضرور آؤں گی یہاں کمرے میں آپ کو اس سویرا کے ساتھ سوچ سوچ کر جلنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ کر دل کو تسلیاں دے دوں وہ بیڈ سے اپنے کپڑے اٹھاتے واش روم میں گھس گئی

جب کہ اس کے آنسو وں اس کی باتیں اس کے سوالوں پر وہ خاموش تھا اور یقیناً یہ خاموشی طوفان سے پہلے اٹھنے والی خاموشی تھی

♡

وہ کب سے دائیں بائیں گھوم رہی تھی جنید حویلی گیا تو واپس ہی نہ آیا کتنا وقت ہو چکا تھا اسے جنید کی پریشانی کھائی جا رہی تھی جب اس کا موبائل بجا

اماں سائیں کا نمبر دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ اٹھے

السلام علیکم اماں سائیں کیسی ہیں آپ

وعلیکم سلام میری بات سنو تانئشہ اس وقت جنید یہاں ہے تم کردم کو فون کر کے بتاؤ کہ جنید نے تمہیں بہت بری طرح سے مارا پیٹا ہے اور اگر ایسا ہی چلتا رہا تو وہ تمہاری جان لے لے گا اور کوشش کرنا کہ اس دوران کردم وہاں پہ آجائے۔

نہیں اماں سائیں جنید کبھی بھی آجائے گا اور اگر وہ آگیا تو آپ نہیں جانتی اب وہ مجھے حویلی کی بیٹی نہیں بلکہ اپنی بیوی سمجھتا ہے ہے روعب جماتا ہے غصہ کرتا ہے جنید نے اسے اتنی بری طرح سے مارا یہ بھی چاہ کر بھی نہیں بتا پائی تھی

تو تم اسے بتاؤ اسے کہ وہ صرف ایک ملازم اسے بتاؤ اس کی اوقات کیا ہے ۔

اور ایک بات کان کھول کر سن لو چاہے کچھ بھی ہو جائے خبردار جو اسے اپنے آپ کو چھونے دیا ایک بار اگر اس نے اپنے حقوق وصول کر لیے نا پھر تم اپنے ہاتھوں سے حویلی واپس آنے کے دروازے بند کر دو گی چاہے جو بھی ہو جائے جنید کو اپنے قریب پھٹکنے بھی مت دینا سمجھ رہی ہو نا میری بات اپنی باتوں پر اسے خاموش پاکر رضوانہ غصے سے بولی

جی جی میں سمجھ گئی تائشہ نے کہتے ہوئے آہستہ سے فون بند کر دیا

♡

دھڑکن نے گھر آتے ہی سب سے پہلے کردم کو فون کیا تھا جو بات اسے پتہ چلی تھی وہ خود بھی صدمے میں تھی کہ آخر مقدم لالا ایسا کیسے کر سکتے تھے

اسے اپنی بہن کے گھر بسنے سے زیادہ حوریہ کا گھر برباد ہونے کا دکھ ہو رہا تھا

کردم نے پہلی ہی بل پہ فون اٹھا لیا

جب دھڑکن کی روتی ہوئی آواز سنی

کردم سائیں سویرا دیدہ نے مقدم لالہ سے شادی کرلی آج ان کا ولیمہ ہے مجھے کالج کی لڑکیوں نے بتایا اللہ کرے تو یہ بات جھوٹ ہو اگر سچ ہوا تو حوریہ دیدہ کا کیا ہوگا وہ فون پر مسلسل روئے جا رہی تھی جب کہ کردم کو اس کی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی

اگر اس کے کانوں نے جو بات سنی تھی وہ سچ تھی تو مقدم نے بہت برا کیا تھا وہ اپنی بہن کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

دھڑکن تم چپ ہو جاؤ ہم واپسی کے لئے نکل چکے ہیں اندھیرا ہونے سے پہلے ہم گاؤں پہنچ جائیں گے اور اگر یہ بات سچ ہوئی تو میں حوریہ کو مقدم سائیں کے ساتھ نہیں رہنے دوں گا وہ غصے سے کہتے ہوئے فون بند کر چکا تھا جبکہ دھڑکن ایک بار پھر سے رونے لگی سویرا سب کچھ جانتے ہوئے کہ مقدم حوریہ سے محبت کرتا ہے اس کا گھر کیسے برباد کر سکتی ہے آنسو تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اسے دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت کپل مقدم اور حوریہ کا لگتا تھا وہ اکثر کہتی تھی کہ یہ اللہ تعالی نے بہت محبت سے بنایا ہے لیکن سویرہ نے یہ جوڑا کیوں توڑا کیا بابا سائیں نے بھی انھیں نہیں روکا وہ مسلسل روتی خود سے سوال کر رہی تھی ۔

پتا نہیں حوریہ دیدہ کس حال میں ہو گی

♡

کیا کر رہی ہو تم یہاں پہ سویرہ کیا تم اندھی ہو کیا آنکھیں نہیں رکھتی کہ وہ صرف حوریہ ہی کا نہیں تمہارا شوہر ہے وہ تمہاری زندگی میں شامل ہو کے اپنی پہلی بیوی کے ساتھ کتنی خوشی سے سب سے مل رہا ہے

ایسا لگ رہا ہے جیسے آج کی محفل کے ستارے یہی دو ہیں کس طرح سے وہ حوریہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامیں ہر طرف گھوم رہا ہے اور تم یہاں اسٹیج پر بیٹھی ہو

ذرا ہوش سے کام لو سویرا اب وہ صرف حوریہ کا نہیں ہے تمہارا بھی کچھ لگتا ہے

نازیہ نے ان سے تھوڑے فاصلے پر مقدم اور حوریہ کو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے لوگوں سے ملاقات کرتے ہوئے دیکھا

وہ اس سے محبت کرتے ہیں وہ ان کی پہلی پسند ہے اماں سائیں میں تو مجبوری میں باندھا گیا ایک رشتہ ہو مجھے اس سے کوئی امید نہیں سویرہ نے ناامیدی سے نظریں چرائیں

کیوں امید نہیں سویرا وہ تم سے نکاح کر کے آیا ہے اور نکاح کی اہمیت ہر انسان سمجھتا ہے ۔اور ذرا خود کو دیکھو اور پھر اس حوریہ کو زمین آسمان کا فرق ہے تم چاند ہو اور وہ صرف چہرہ تم حسین ہو تمہارے آگے بھلا حوریہ کی کیا اوقات مرد پر حسن وار کرتا ہے سویرا اپنے حسن کے وار کرو اپنے شوہر پر قابو کرو اسے ۔آج جس طرح سے وہ حوریہ کا دیوانہ ہوئے پھر رہا ہے کل میں اسے تمہارے پہلو میں دیکھنا چاہتی ہوں

یہ ممکن ہی نہیں محبت بدلتی نہیں ہے سویرا ناامیدی سے بولی

تم کوشش تو کر سکتی ہو ہو سکتا ہے محبت بدل جائے نازیہ نے یقین دلایا

اگر آپ کو لگتا ہے تو کوشش کر کے دیکھ لیتی ہوں لیکن جو آنکھوں کے سامنے ہے اس کا کیا کروں مقدم کا ہاتھ حوریہ کے کندھے پر تھا اسے اپنے ساتھ لگائے اب کچھ مہمانوں میں کھڑا باتوں میں مصروف تھا

جب کہ اب تک اس نے ایک نظر تک اٹھا کے سویرا کو نہ دیکھا تھا ۔ہاں کمرے سے نکلنے سے پہلے سویرا نے کہا تھا کہ وہ حوریہ کا لہنگا واپس وہیں پر رکھ دے گی

جس پر مقدم کا جواب تھا

اگر چاہو تو یہ لہنگا کسی کو دے دینا ورنہ آگ لگا دینا ۔کیونکہ حوریہ کو یہ لہنگا کبھی نہیں پہننے دے گا مانا کہ یہ اس کے سر کے سائیں کے نام کا پہلا جوڑا ہے لیکن اس کے سر کا سائیں اس کے سامنے ایسے کپڑوں کا ڈھیر لگا دے گا اور اس جواب نے سویرہ کو ایک بار پھر سے نا امید کر دیا

♡

مقدم ذرا سی دیر مردانخانے میں کیا آیا حوریہ کو وہاں سے غائب ہونے کا موقع مل گیا ۔

کھانے کے پیغام کے ساتھ وہ اسٹیج کی طرف آیا تھا جہاں حوریہ اسے کہیں نظر نہ آئی ۔

سائیں حوریہ بھابھی تو اپنے کمرے میں جا چکی ہیں جنید سے پوچھنے پر اس نے بتایا

اچھا ٹھیک ہے ایسا کرو میرا اور حوریہ کا کھانا اسی کے کمرے میں بھیج دو میں وہی کھا لوں گا

۔وہ کہتا ہوا خاموشی سے وہاں سے نکل کر حوریہ اسے کمرے کی طرف چلا گیا

جبکہ جنید اسے روکتا رہ گیا

دادا سائیں نے اس سے کہا بھی تھا تھوڑا صبر سے کام لے اور کھانا سب کے ساتھ آکر کھائے لیکن شاید مقدم تو آج حوریہ کے بغیر سانس بھی نہیں لے پا رہا تھا تو کھانا کھانا تو دور کی بات تھی ۔

اس وقت وہ ہر کسی کی نصیحتیں اور باتیں نظر انداز کرتا ہوا حوریہ کے کمرے کی طرف جا چکا تھا

۔

جب کہ اسٹیج پر بیٹھی اکیلی سویرا سب کے سوالیہ نظروں سے نظریں چرا کر شرمندہ ہو کر رہ گئی

♡

حوریہ جب سے کمرے میں آئی تھی اپنا ہاتھ دیکھے جا رہی تھی جو مقدم کی سخت گرفت میں ہونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔

مقدم نے ایک سیکنڈ بھی اس کا ہاتھ نہ چھوڑا اور سویرا کی طرف تو دیکھا بھی نہیں۔ حوریہ اندر سے بہت خوش تھی اس بات کو لے کر

لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا اب اتنی سی خوشی پے وہ مقدم کی بے وفائی کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی

مقدم مردانخانے کی طرف گیا تو وہ اپنے کمرے میں آگئی اس کا وہاں رکھنے کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا تھا

جبکہ سویرہ کو بار بار اپنے جوڑے میں دیکھتے ہوئے عجیب سی جلن اس کے اندر ہو رہی تھی

کیا بات ہے میرے دل کا قرار تمہیں کیسے پتہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ ڈیٹ کرنا چاہتا ہوں وہ کھانے کے ٹرالی اندر گھسیٹتے ہوئے مسکرا کر بولا

اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ آپ یہ سب کچھ کر کے مجھے منا لیں گے تو آپ کو غلط لگتا ہے

مقدم سائیں آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی مقدم کے چہرے کی مسکراہٹ اور اسے یہاں دیکھ کر تھوڑی دیر پہلے والی خوشی گم ہو گئی تھی

حوری مجھے بہت بھوک لگی ہے صبح تمہیں ناشتہ بنانے کے لیے کہا تھا وہ بھی تم نے نہیں بنایا اور ہاتھ بھی کٹا ہوا ہے میں معصوم کیسے کھاؤں گا کھانا

وہ اسے اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے معصومیت سے بولا جبکہ اسے ہاتھ سے نوالہ بناتا وہ حوریہ کے منہ میں ڈال چکا تھا

جاکر اس چڑیل سویرہ سے کہیں نہ کھانا کھلا دے گی آپ کو دوسروں کا گھر لوٹنے والی مکار فریبی عورت حوریہ اپنے رخسار بے دردی سے رگڑتے ہوئے بولی

جب مقدم نے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بے اختیار اس کے رخسار پر اپنے لب رکھے

خبردار جو تم نے اپنے آپ کو تکلیف دی حوریہ تمہارا درد برداشت نہیں ہوتا ۔

آپ سے زیادہ برادر دکسی نے نہیں دیا مقدم سائیں وہ کہیں بنا نہ رہ سکی۔

حور میری جان تم چند دن کا انتظار نہیں کر سکتی تمہیں میری محبت پر اتنا بھی بھروسہ نہیں اگر میں نے یہ قدم اٹھایا ہے تو اس کے پیچھے کوئی بڑی وجہ ہی ہوگی نا وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا ۔

ابھی وہ اس سے بات کر ہی رہا تھا جب کوئی تیزی سے چلتے ہوئے اس کے کمرے میں آیا اور مقدم کو گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو دھوکا دینے کی یہ کرنے کیا اس لیے کیا کیا تھا حوریہ سے نکاح اس لیے کیے تھے محبت کے وعدے کردم غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا اس سے پہلے کہ وہ مقدم پہ ہاتھ اٹھاتا داداسائیں نے اس کا ہاتھ تھام لیا

یہ آپ کیا کر رہے ہیں کردم سائیں وہ آپ کا بھائی ہے دادا سائیں چلا اٹھے تھے

اور وہ میری بہن ہے دادا سائیں اور یقین کریں کہ یہ بھائی مجھے میری بہن سے زیادہ پیارا نہیں کردم کا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا

اس نے ایک جھٹکے سے مقدم کا گریبان چھوڑکر حوریہ کا ہاتھ تھاما

چلو حوری یہاں سے یہ آدمی تمہارے قابل ہی نہیں ہے نہیں رہنے دوں گا میں اس کے ساتھ اس نے مقدم کو گھورتے ہوئے بولا جس نے اگلے ہی لمحے حوریہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا

حوریہ کہیں نہیں جائے گی کردم سائیں اور خبردار جو تم میرے ذاتی معاملات میں بولے کردم کے انداز نے مقدم کو بھی غصہ دلادیا تھا

حوریہ میرے ساتھ ضرور جائے گی مقدم سائیں کیوں کے تم اسے قابل نہیں ہو تم نے میری بہن کو دھوکا دیا ہے اس مکار لڑکی سے شادی کر کے وہ دروازے کے ساتھ کھڑی سویرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی طرف آیا

کیسے کیا ہے تم نے یہ سب کس طرح مقدم کو مجبور کرکے ان کے نکاح میں شامل ہوئی ہو تمہیں تو میں پہلے دن ہی سمجھ گیا تھا جس دن میں تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تمہاری آنکھیں نہ تمہاری حقیقت کا آئینہ ہیں ۔تم چاہے کتنے بھی آنسو بہا لو جھوٹ اور سچ کی پہچان رکھتا ہے کردم شاہ وہ سویرہ کو دیکھ کر رہا تھا

چلو حوریہ یہاں سے میں تمہیں اس شخص کے ساتھ ایک پل نہیں رہنے دوں گا ۔

وہ پھر سے حوریہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

دادا سائیں اسے سمجھا دیجئے کہ میری حوریہ سے دور رہے وہ حوریہ کو اپنی طرف سے گھسیٹ کر بولا جبکہ دادا سائیں نے اس کے ہاتھ جوڑتے ہوئے اسے زبردستی اپنے کمرے کی طرف کھینچا ۔

اور اس کے کمرے سے باہر نکلتے ہی مقدم نے کھینچ کر حوریہ کو اپنے سینے میں چھپالیا تمہیں کوئی مجھ سے دور نہیں کر سکتا حوریہ کوئی بھی نہیں اگر تم مجھ سے دور ہو گئی تو میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا اسے اپنے سینے میں بھیجے وہ ضدی انداز میں بول رہا تھا

جبکہ دروازے پر کھڑی سویرہ خاموشی سے وہیں سے پلٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی نازیہ بھی کمرے سے باہر نکل گئیں

😍

تھوڑی دیر کے بعد داداسائیں دوبارہ اس کے کمرے میں آئے تھے مطلب صاف تھا کہ کردم جا چکا تھا

اس کا بھائی اسے اس طرح سے چھوڑ کر کیسے جاسکتا ہے وہ سمجھ نا پائی۔

تو کیا اس کا بھائی بھی اسے انصاف نہیں دلائے گا

مقدم کب سے اس کا ہاتھ تھامیں کچھ نہ کچھ بول رہا تھا لیکن حوریہ بالکل خاموش تھی وہ اس کی باتیں سن بھی رہی تھی یا نہیں مقدم نہیں جانتا تھا وہ تو بس اپنی ہی صفائیاں پیش کیئے جا رہا تھا

مقدم تمہیں اپنے کمرے میں سونا ہوگا سویرا کے ساتھ گھر میں مہمان ہیں

دادا سائیں یہ ممکن نہیں ہے میں مزید یہ سب کچھ نہیں کر سکتا آپ کو اندازہ بھی ہے حوریہ کتنی تکلیف میں ہے ۔پلیز جو کچھ بھی ہو رہا ہے میں مزید نہیں کرنا چاہتا

اور میں اپنے کمرے میں نہیں جاوں گا جب تک سویرہ میرے کمرے میں رہے گی وہ منت کرنے والے انداز میں بولا لیکن

داداسائیں شاید ہی اس کی بات سمجھنا چاہتے تھے

Classic Urdu Material

کیا چاہتے ہو مقدم میں بد نام ہو جائیں پورے گاؤں میں اگر ہماری عزت کے لئے تم اتنا بڑا قدم اٹھا سکتے ہو تو کیا ہماری عزت کیلئے اپنے کمرے میں نہیں رہ سکتے ۔

دیکھو مقدم سویرا تمہاری بیوی ہے انھوں نے حوریہ سے نظریں چراتے ہوئے کہا

جب کہ بیوی کے لفظ پر حوریہ بھی انہیں دیکھنے لگی تھی ۔

اور پھر تھوڑی دیر کے بعد دادا سائیں کمرے سے نکل گئے اور ان کے پیچھے مقدم بھی جانے لگا

وہ جو دیر پہلے اسے منا رہا تھا اس کی منتیں کر رہا تھا اسے اپنا یقین دلا رہا تھا وہ اس کی سوتن کے پاس جا رہا تھا

اس نے ایک نظر مڑ کر حوریہ کو دیکھا آج رات تو وہ اسے سب کچھ حقیقت بتانے والا تھا ۔

حوریہ کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ نے جگہ بنائی آنسو ایک بار پھر سے چھلک پڑے لیکن وہ بولی کچھ نہیں ۔

♡

یہ سب کیا ہے تم ابھی تک یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہو اسے ویسے دلہن بنے اپنے بیڈ پر بیٹھے دیکھ کروہ غصے سے بولا

مقدم سائیں بڑی اماں سائیں نے مجھے یہاں بیٹھنے کے لیے کہا ہے سویرا نے اسے اٹھتے ہوئے کہا

دیکھو سویرا ہماری شادی ایک کنڈیشن پر ہوئی تھی کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہوگا میں نے تم سے نکاح اس شرط پر کیا تھا کے کچھ ہی دنوں میں تم یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلی جاؤ گی تمہیں بس چاچوسائیں کے سامنے میرے نام کی ضرورت تھی جو میں نے دیا اب یہ سارا ڈرامہ کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے

لیکن مقدم سائیں ----

لیکن کیا سویرا ----؟ اب آگے کوئی بات ہی نہیں رہتی تم نے ہم سب سے چھپایا کہ چاچوسائیں کو کینسر ہے۔

تم نے ہم سب سے چھپایا کہ وہ اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہے ہیں ۔ تم نے کہا کہ تم اپنی عزت لٹا کے ان کے سامنے نہیں جا سکتی ۔ تم نے کہا کہ ان کی زندگی بچانے کے لیے تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے اور میں نے تمہاری مدد کی

اور اس کے پیچھے ایک شرط تھی اور وہ شرط یہ تھی کہ ہم دونوں میں کوئی تعلقات نہیں ہوں گے تو تم یہاں میرے بیڈ پر بیٹھی کیا کر رہی ہو------؟

دیکھو لڑکی مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے میں نے صرف چاچوسائیں کے لیے کیا ہے یہ سب کچھ

وہ غصے سے بول رہا تھا جبکہ سویرا بیڈ پر بیٹھی روئے جا رہی تھی

جب کہ اس کے پھوٹ پھوٹ کر رونے سے اکتا کر مقدم اپنے کپڑے لے کر واش روم چلا گیا جب واپس آیا تو تب بھی وہ وہیں زمین پر بیٹھی بری طرح سے رو رہی تھی

ان لوگوں کو مقدم شاہ کی بیوی چاہیے تھی صوفے کی طرف جاتے مقدم کے قدم رکے تھے

وہ مجھے نوچتے ہوئے بار بار کہتے تھے کہ تم مقدم شاہ کی بیوی ہو مقدم کے دل پر وار ہوا تھا

میرے کپڑے پھاڑتے ہوئے میری آبرو لوٹتے ہوئے وہ بار بار آپ کی بیوی کا نام لے رہے

تھے مقدم شاہ ۔میں اس لوٹی ہوئی حالت میں اپنے باپ کا سامنا نہیں کر سکتی تھی ۔ جو پہلے ہی زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا

آپ نے مجھ سے شادی کی بہت شکر گزار ہوں میں آپ کی میں نے نہیں کہا آپ سے یہ رشتہ نبھانے کے لیے اور میں اپنی شرط پر قائم ہوں مجھے بڑی اماں سائیں یہاں بیٹھا کر گئی تھی اور ویسے بھی اب یہاں بیٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی میں اٹھنے ہی والی تھی کہ آپ آگئے

اگر آپ کو برا لگا تو سوری لیکن میں جانے ہی والی تھی وہ زمین سے اٹھ کر واش روم کی طرف بھاگ گئی

جبکہ مقدم بنا شرمندہ ہوئے اپنی چادر کو وہیں صوفے پر پھینکتا لیٹ گیا

♡

جنید ابھی تک کیوں نہیں آیا ابھی تک تو اسے آ جانا چاہیے تھا اتنا وقت گزر چکا ہے

وہ مسلسل چکر کاٹتے ہوئے اس کا انتظار کر رہی تھی

انتہائی غیر ذمہ دار آدمی ہے یہ بندے کو ہوش ہونا چاہیے گھر میں ایک بیوی بیٹھی ہے انتظار میں

انتظار میں-----؟

کیا میں اس کا انتظار کر رہی ہوں -----؟

نہیں تو میں کیوں اس کا انتظار کرنے لگی وہ خود کو ہی نخرے دکھاتی بیٹھ گئی

ہاں میں اس کا انتظار کر رہی ہوں کیونکہ مجھے بھوک لگی ہے اور میں کھانا نہیں کھا سکتی ہاں میرے پاس انتظار کرنے کی وجہ ہے تائشہ پھر سے چہل قدمی کرنے لگی

اب کیا مجھے کھانا کھانے کے لیے جنید کی ضرورت ہے کبھی نہیں اکیلے بھی کھانا کھا سکتی ہوں وہ خود سے کہتی کچن کی طرف آگئی

اتنی محنت سے میں نے کوفتے بنائے تھے کیا ہے جو آجاتا ساتھ مل کے کھاتے وہ پلیٹ میں کوفتے نکالتی منہ بسور کر بولی جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا

آگیا---وہ دونوں ہاتھ سے تالی مارتی خوشی سے چہکتے ہوئے دروازے کی طرف دوڑی

اور دروازہ کھولا تو سامنے ہی کھڑا نظر آیا

یہ کوئی وقت ہے گھرآنے کا میں کب سے انتظار کر رہی تھی اتنی محنت سے میں نے کوفتے بنائے ہیں تمہارے لیے میرا مطلب اپنے لیے لیکن تم بھی کھا سکتے ہو وہ اپنی زبان کی سپیڈ پر کنٹرول کرتے ہوئے بولی اور پھر سے کچن کی طرف آئی

میں سب کچھ اچھا بناتی ہوں لیکن میرے ہاتھ کی کوفتے مجھے خود کو بہت پسند ہیں تمہیں بھی بہت اچھے لگیں گے ۔وہ جلدی سے میز پر کھانا لگاتے ہوئے بولی یہ دیکھنے کی زحمت کئے بغیروہ کچن کے دروازے پر کھڑا اس کا نیا انداز دیکھ رہا ہے

کیا ہوا تمہیں بھوک نہیں لگی کیا تم کھانا کھا کے آیا ہو اگر تم کھانا کھا کے آئے ہو تو تم نے بہت برا کیا ہے کیوں کہ میں نے اتنی محنت سے بنائے ہیں اور اگر تم کھانا کھا کے آئے ہو تم میں تمہیں زبردستی کر کے اسے کھلاوں گی جیسے تو مجھے زبردستی کھلاتے ہو

وہ اس کے بالکل قریب کھڑی روعب سے حکم چلا رہی تھی

پہلی بات تم نہیں آپ پہلے بھی سمجھا چکا ہوں میں اور دوسری بات میں کھانا کھا کے نہیں آیا تھوڑی دیر میں کھاؤں گا آتے ہی کھانا نہیں کھا سکتا بری عادت ہے مجھے تھوڑا ریسٹ کر کے کھاتا ہوں

تیسری اور آخری بات میں کوفتے نہیں کھاتا سو اگر تم نے اتنی محنت سے میرے لیے نہیں اپنے لیے یہ کوفتے بنائے ہیں تو میرے لئے ایک آملیٹ بنا دو محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کہ اس کی بات سن کر تائشہ کا موڈ آف ہو گیا

تم ۔تم نہیں آپ ٹھیک ہے چلو میں تمہیں آج سے تم نہیں آپ کہہ کے بلاؤں گی لیکن اس شرط پر کہ تم میرے ہاتھ کے بنے کوفتے کھاؤ گے

دیکھو میں بہت اچھی بناتی ہوں سب لوگ تعریف کرتے ہیں تمہیں پسند آئیں گے ۔

اور انہیں کھانا چاہیے انڈے کھانے سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے زکام ہوجاتا ہے تانئشہ نے اپنی ڈاکٹری جھاڑی

تم نہیں چاہتے نہ کہ تمہیں زکام ہو اگر ہو گیا تو اتنا کام کرتے ہو زکان میں کیسے کرو گے ذرا سوچو

اور آتے ہی کھانا کھا لینا چاہیے بعد میں ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اگر گرم کرو تو اس کا ذائقہ پہلے جیسے نہیں رہتا پھر گرم ہوا کھانا کھانے سے نہ گلے میں بھی درد ہوتا ہے تو پھر میں کوفتے نکالوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا

منہ ہاتھ دھونا چاہیے یا کیا اس سے بھی کوئی بیماری لگ جاتی ہے ۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

میں دلواتی ہونا آپ کے ہاتھ وہ کہتی ہوئی جلدی سے کچن کی طرف گئی اور پانی سے بھرا ہوا جگ لے کر کھڑی ہو گئی

تم نہیں آپ ابھی تک یہیں کھڑے ہو میرا مطلب کھڑے ہیں آئیں میں آپ کے ہاتھ دلواتی ہوں

تانئشہ نے باہر نکلتے ہوئے کہا تو جنید فورا سے اس کے پاس آ گیا اور ہاتھ دھونے کے بعد تھاوہ ایکسائٹڈ سی اس کے لیے کھانا نکالنے لگی۔

اور پھر جنید نے پہلی دفعہ کوفتے کھائے جو واقع ہی قابل تعریف تھے ۔

کیسے لگے تائشہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو جنید نے کھل کر اس کی تعریف کی

جب کے زبردستی اپنی تعریف کروا کے وہ بہت خوش ہو رہی تھی

♡

کیا ہوا کردم سائیں حوریہ دیدا نہیں آئی آپ کے ساتھ دھڑکن نے دروازہ کھولا تو کردم اس کے سامنے کھڑا تھا

نہیں وہ نہیں آئی میں اسے لے کر نہیں آیا کردم اندر آتے ہوئے بولا

کیوں نہیں لے کے آئے ہیں کیا وہ بات جھوٹی تھی کیا مقدم لالہ کا نکاح نہیں ہوا سویرا دیدا سے دھڑکن خوشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے بولی

نہیں نکاح ہوا ہے دھڑکن وہ اسے یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ احمد چاچا سائیں اتنی ہربھری میں پاکستان کیوں ائیں اور اتنی جلدی دھڑکن کی شادی کے لئے تیار کیسے ہو گئے اور سب سے خاص بات انھوں نے سویرا کے لئے بھی اچھے رشتہ دیکھنے کے لیے داداسائیں سے گزارش کی تھی اور اب جب ان کی طبیعت اور زیادہ بگڑنے لگی تھی وہ واپس جانا چاہتے تھے کیونکہ وہ اپنوں کے سامنے دم نہیں توڑنا چاہتے تھے

اور آج انھوں نے کردم کے سامنے ہاتھ جوڑ کر التجا کی تھی کہ یہ بات دھڑکن کو نہ بتائی جائے ورنہ وہ بکھر جائے گی ۔

وہ دھڑکن کو کسی نہ کسی طریقے سے مطمئن کرتا اس ٹاپک سے ہٹا چکا تھا لیکن سچ تو یہ تھا کہ اپنے باپ اور چچا کے بعد احمد چاچا اس کا بہت بڑا سہارا تھے

♡

وہ تھوڑی دیر میں حوریہ کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دن بھر کی تھکاوٹ کی وجہ سے تھوڑی ہی دیر میں سے نیند آگئی ۔

ابھی اسے سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ خواب میں وہ حوریہ کو چیختے ہوئے سن کر اٹھ بیٹھا

سویرا سامنے بیڈ پر گہری نیند سو رہی تھی وہ جلدی سے وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا

اس کا ارادہ سیدھا حوریہ کی کمرے میں جانے کا تھا لیکن وہاں پہنچتے ہی اس نے حوریہ کو نہ پایا

حوریہ کہاں چلی گئی وہ پریشانی سے داداسائیں کے کمرے کی طرف آیا لیکن وہ بھی گہری نیند سو رہے تھے

اس نے پریشانی سے حویلی کا ایک ایک کمرہ چھان مارا لیکن نہ جانے حوریہ کہاں چلی گئی تھی

اس وقت حویلی سنسان پڑی تھی بس گھر میں کچھ مہمان موجود تھے لیکن رات کے تین بجے وہ سب بھی گہری نیند میں سو رہے تھے

وہ پاگلوں کی طرح حوریہ کو ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا

کہیں کورم سائیں سب کچھ جاننے کے بعد بھی اسے اپنے ساتھ نہیں لے گیا وہ اپنے سر پہ ہاتھ پھیر تھا فوراً اپنی گاڑی کی طرف بھاگا تھا

اس کا ارادہ سیدھے کر دم کے پاس جانے کا تھا

♡

♡

زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر کردم کی آنکھ کھل گئی اس نے ایک نظر ٹائم کی طرف دیکھا ساڑھے تین بج رہے تھے اس وقت یہاں کون ہو سکتا ہے

اس نے دھڑکن کو سوتے ہوئے دیکھا تو بنا اسے جگائیں خاموشی سے دروازہ کی طرف آیا

کردم نے دروازہ کھولا تو مقدم سامنے کھڑا تھا

کیا ہوا مقدم سائیں آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں وہ پریشانی سے بولا

حوریہ کہاں ہے ۔مقدم کے انداز نے کردم کو بھی پریشان کر دیا

کیا مطلب ہے آپ کا حوریہ کہاں ہے

کردم میرے ساتھ ڈرامے بازی بند کرو بتاؤ کہاں ہے میری حوریہ وہ دھارتے ہوئے بولا تھا

یہ کوئی انجان گھر نہیں ہے جہاں تم اندر نہیں آسکتے چل کر دیکھ لو اگرحوریہ ہے تو لے جاؤ اسے اپنے ساتھ مقدم نجانے کیا سمجھ رہا تھا کہ وہ چوری اپنی بہن کو لائے گا اپنے گھر

حوریہ حویلی میں کہیں نہیں ہے کردم میں اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا ہوں اگر وہ تمہارے پاس ہے تو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں میرا امتحان مت لو

مقدم ہمت سے کام لو اگر وہ میرے پاس ہوتی تو میں تم سے نہیں چھپاتا ۔

اور اگر حوریہ غائب ہے تو مجھ سے لڑنے سے بہتر ہے کہ ہم مل کر ڈھونڈے

آؤ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں اسے ڈھونڈنے وہ دروازہ بند کرتا گھر سے باہر نکلا تھا

کہاں جا سکتی ہے مقدم نے پریشانی سے کہا

شاید ملک کے پاس کردم کے جواب پر مقدم نے اسے دیکھا تھا

اگر وہ میری حوریہ کو اپنے ساتھ لے کے گیا تو میں اسے جان سے مار دوں گا وہ غصے سے گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ اس کی جذباتی طبیعت کا سوچ کردم بھی اس کے ساتھ ہی آ گیا

♡

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا اپنی بیٹی کو میں اغوا کروں گا بلکہ میں تم لوگوں سے جواب مانگتا ہوں کہ میری بیٹی کہاں ہے ۔

وہ اس وقت ملک کے گھر کے باہر موجود تھے مقدم نے اپنے ریوالور سے فائرنگ کر کے حویلی کے سب لوگوں کو الرٹ کیا تھا

بکواس بند کرو ملک بتاؤ میری بیوی کہاں ہے وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا لیکن ملک پر اس کی دھاڑ کا کوئی اثر نہ ہوا

زبان سنبھال کے بات کرو تم ہوتے کون ہو میری بیٹی کے بارے میں پوچھنے والے اس پر سوتن لاتے ہوئے یہ نہیں سوچا تھا کہ اس پہ کیا گزرے گی مجھے تو لگتا ہے تمہاری بے وفائی کے روگ سے وہ چلی گئی ہے کہیں تمہیں بھی چھوڑ کر اور مجھے بھی چھوڑ کر نجانے میری بچی کس حال میں ہو گی نجانے کہاں ہوگی یہ سوچنے کے بجائے تم لوگ آکر مجھ سے تفشیش کر رہے ہو

ایک بات کان کھول کر سن لو مقدم سائیں اگر میری بیٹی پر آنچ بھی آئی تو میں تمہاری حویلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا

ابے تو کیا کرے گا اس سے پہلے میں تیری جان نکال دوں گا مقدم اس کا گریبان تھامتا ہوا اپنا پستول نکال چکا تھا جب کردم نے اسے اپنی طرف کھینچا

مقدم چلو یہاں سے میرے خیال میں ہمیں پولیس میں رپورٹ کرنی چاہیے پولیس اچھے اچھوں سے اگلوالے گی

تم چلو میرے ساتھ ۔۔پہلے حویلی چلتے ہیں دادا سائیں کے پاس کردم نے سمجھاتے ہوئے کہا

♡

تم لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا پولیس رپورٹ کر کے عزت اچھالنی ہے کیا ۔

ڈھونڈو کہاں جا سکتی ہے وہ یہیں کہیں ہو گی دادا سائیں نے پریشانی سے کہا

یہاں کہیں نہیں ہے دادا سائیں میں اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا ہوں میری حوریہ کہیں نہیں مل رہی چلی گئی ہے وہ مجھے چھوڑ کے ۔

مقدم اپنے سر پر ہاتھ پھیرتا دیوانوں کی طرح ادھر سے ادھر گھوم رہا تھا

آخر حوریہ کہاں غائب ہو گئی تھی کہاں چلی گئی تھی وہ گھر میں سب لوگ پریشان تھے دادا سائیں نے پولیس میں رپورٹ کرنے سے منع کر دیا تھا

اسی لئے کردم اور مقدم کے ساتھ جنید بھی حوریہ کو ڈھونڈنے گاؤں کا چپا چپا پھر رہے تھے

♡

رات سے صبح صبح سے دن اور دن سے پھر سے رات ہو گئی حوریہ کا کہیں کوئی پتہ نہ چلا۔

اماں سائیں تو بہت خوش تھی بلکہ مقدم کی غیرموجودگی میں انہوں نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ کسی عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہو گی

جس پر کردم نے بنا لحاظ کے انہیں سنایا تھا۔اور اس کے بعد وہ منہ بنا کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور ابھی تک واپس نہیں آئیں تھیں

حویلی کے آدمی گاؤں کے ساتھ ساتھ آگے پیچھے کے ہر علاقے کے ایک ایک گھر کو دیکھ چکے تھے۔

نہ تو کسی نے حوریہ کو آتے جاتے دیکھا تھا اور نہ ہی وہ گاوں میں کہیں تھی وہ کہاں گئی کوئی نہیں جانتا تھا مقدم نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا پر صاف کہا تھا جب تک اس کی حوریہ نہیں مل جاتی وہ کچھ نہیں کھائے گا۔

جس پر دادا سائیں کے ساتھ ساتھ گھر کے سبھی لوگ پریشان تھے۔

اماں سائیں نے بھی مقدم کے کمرے میں آکر اس کی بہت منتیں کی کہ کچھ کھا لے اور نہیں تو پانی ہی پی رہا تھا

جبکہ مقدم اس وقت اپنی ہمدردی پر پچھتا رہا تھا۔جو بھی تھا جیسا بھی تھا اسے سویرا سے نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا۔اس نکاح کی وجہ سے اس کی حوریہ اس سے دور ہو چکی تھی۔جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا

♡

سویرا یہاں کمرے میں کیا کر رہی ہو بیوقوف لڑکی جاؤ اپنے شوہر کو سنبھالو اسے کھانا کھلاو حوریہ تو جا چکی ہے ارے اب سوچوں اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں کچھ تم مقدم کے پر اس طرح سے حاوی ہو جاؤ کہ اس کی زندگی میں حوریہ کی گنجائش ہی نہیں ہو

تم میری بات کو سمجھ رہی ہو نا چلی گئی وہ مقدم کو چھوڑ کر تم۔ مقدم کے دماغ میں یہ ڈالؤ کہ وہ کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی

ارے بے وقوف لڑکی اس پے اپنے حسن کے جادو چالو یہی وقت ہے مقدم بکھرا ہوا ہے اسے سمیٹ لو اماں سائیں کب سے اس کے کمرے میں آکر اسے مقدم کے دل میں اپنی جگہ بنانے کیا کہہ رہی تھی

کیا ہوگیا ہے آپ کو بڑی اماں سائیں کیوں کر رہی ہیں اس طرح کی باتیں حوریہ گھر سے غائب ہے کہاں گئی ہیں کس حالت میں ہیں کوئی نہیں جانتا آپ کو مقدم سائیں اور میرے رشتے کی پڑی ہے

آپ بھی ایک ماں ہیں ارے حوریہ کا نہ سہی مقدم ان کا خیال کریں کس حالت میں ہے وہ کل سے کچھ کھایا پیا نہیں ہے بس اسے ڈھونڈنے جا رہے ہیں

اور میں کس طرح سے ان کے دل میں جگہ بنوں ایک نہیں تین تین لڑکوں نے ریپ کیا ہے میرا نہیں ہے مجھ میں اتنی ہمت کے میں کسی اور مرد کے پاس جا سکوں

وہ روتے ہوئے بولی۔

بابا سائیں کو کینسر ہے ۔اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہے ہیں وہ میں پاکستان نہیں آنا چاہتی تھی پر نن

بابالے کرجانا چاہتے تھے دھڑکن کے نکاحوالے دن مجھے یہ سب کچھ پتہ چلا میرے بابا زندگی اور موت سے لڑ رہے ہیں تو سوچا کیوں نا ان کی آخری سانسوں کا کچھ فائدہ اٹھا اماں سائیں شرمندگی سے نظریں جھکا کر کھڑی تھی اس کی آخری بات پر اسے دیکھ کر رہ گئی

اب وہ مسکرا رہی تھی

بے شرم لڑکی ایسا نہیں بولتے باپ ہے تمہارا اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کروہ اس کے قریب آ بیٹھیں

تو کیا کروں ساسو ماں آپ تو میری بات کو سمجھ نہیں رہی تھوڑا وقت دے کر مقدم سائیں کو اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے دھڑکن تو یہاں ہمیشہ کے لئے سیٹ ہو چکی ہے مجھے بھی سیٹ ہونے کے لئے وقت چاہیے بھئی

اسی لیے حوریہ کو یہاں میں سے ویسے بھی میں نکالنے والی تھی وہ تو اچھا ہوا کہ وہ خود ہی چلی گئی ۔

ویسے ماننا پڑے گا بندی کو مقدم سائٹمیں ایسا اپنا عاشق بنا کے رکھا ہے کہ وہ اس کے علاوہ کچھ سوچتے ہی نہیں میں نے تو سوچا تھا کہ پہلی رات کو ہی اس حسین ڈریس کے ساتھ میں

مقدم سائیں کو اپنا گھائل کر لوں گی لیکن نہ جانے وہ کیا طلسم پڑھ کے گئی ہے ان پہ مجال ہے جو نظریں اٹھا کر میری طرف دیکھا ہو

پھر میں نے سوچا کچھ دن صبر کر لیتی ہوں آخر ریپ ہوا ہے میرا تھوڑا ڈر تھوڑے نخرے دکھانا بنتا ہے اور حوریہ کی اب کیا ٹینشن ہے اگر مقدم سائیں اسے ایک دن میں نہیں ڈھونڈ سکے تو ظاہر سی بات ہے وہ بہت دور چلی گئی ہے میں تو دعا کرتی ہوں کسی کنول میں چھلانگ لگا کے مر گئی ہو تاکہ مقدم سائیں صرف میرے ہو سکے ویسے باپ ہو تو ایسا مرتے مرتے بھی میرا فائدہ کر رہا ہے

اپنے ہی باپ کے بارے میں اس طرح سے کیسے بات کر سکتی تھی لیکن وہ سویرا تھی وہ کر سکتی تھی

ساری زندگی دھڑکن کو کسی شہزادی کی طرح پالا ساری پابندیاں سارے رول صرف میرے لیے تھے ان کا غصہ ان کی ڈانٹ صرف میرے لئے اور دھڑکن کے لیے پیار ہیں پیار

اگرمیں ان سے پارٹی کے لیے پیسے مانگوں تو وہ انکار کر دیتے لیکن اگر دھڑکن مانگتے تو اسے دے دیتے

میں چند پیسوں کے لئے اپنے دوستوں میں شرمندہ ہو کے رہ جاتی اور دھڑکن پتہ ہے آپ کو بلیوں کے بچوں کے ساتھ میرے باپ کے پیسے اڑاتے تھی

ساری زندگی میرے باپ نے مجھے کچھ نہیں دیا سوائے مقدم شاہ ان کی آخری سانسیں میرا فائدہ کر گئی

اس دن میں مقدم شاہ کے سامنے روتی حالت میں آئی پھر سارا الزام حوریہ پر لگا دیا کہ یہ سب کچھ حوریہ کی وجہ سے ہوا ہے وہ لوگ حوریہ کو اٹھانے والے تھے لیکن غلطی سے مجھے اٹھا لیا میں نے کہا کہ میں ایسی حالت میں اپنے باپ کے سامنے نہیں جا سکتی مجھے مرنے دو اور میں نے خودکشی کا ڈرامہ کیا۔

مقدم سائیں نے مجھے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ میری شادی کسی بہت اچھے انسان سے کروائے گے۔

لیکن میں نہ مانی میں نے کہا میں اس اپارٹمنٹ سے باہر اسی کنڈیشن میں جاؤ گی جب وہ مجھے اپنا نام دیں گے ورنہ وہاں سے باہر صرف میری لاش لے کے جائے گا

پھر کیا تھا مجبور ہو کہ مقدم سائیں نے وہی قریب ایک مسجد میں مجھ سے نکاح کر لیا

پر میں بن گئی مسز مقدم شاہ اور اب میں ہی رہوں گی مسز مقدم شاہ کیوں کہ آپ کے آئیڈیا نے کمال کا کام کیا ہے ساسو ماں وہ نازیہ کو اپنے گلے سے لگاتی محبت سے بولی

حوریہ کو مقدم کی زندگی سے نکالنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی اور جب مجھے یہ بتا چلا کہ تم اس سے محبت کرتی ہو تو مجھے تمہاری مدد کرنی پڑی اس کے انداز پر نازیہ بھی مسکرا کر بولی

ویسے تو میں نے تانیشہ اور ملک سے بھی مدد لینے کی کوشش کی لیکن ایک نمبر کے بیوقوف ہے وہ دونوں کچھ نہیں کر پائے میرے لئے ۔

لیکن اپنے نکاح کے فورا بعد میں نے اسے فون کر کے کہا کہ اپنی بیٹی کو یہاں سے لے جائے کیونکہ میں یہاں آ رہی ہوں مقدم کی بیوی بن کر لیکن وہ بے وقوف سے یہی چھوڑ کر چلا گیا ۔

پھر کوئی بات نہیں اب تو گئی جان چھٹی اب تو مقدم شاہ صرف میرا ہے سویرا خوشی سے چہکتے ہوئے بولی جبکہ اس کے انداز پر نازیہ بھی قہقہ لگا کر ہنسی

♡

♡

کردم ابھی ابھی گھر واپس آیا تھا حوریہ کو سارا دن ڈھونڈنے کے بعد بھی وہ کہیں نہ ملی نہ جانے کہاں چلی گئی تھی

سب لوگ بہت پریشان تھے مقدم کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی آج تین دن سے وہ بنا کچھ کھایا مسلسل اپنی حوریہ کو تلاش کر رہا تھا

حوریہ کے کہیں نہ ملنے پر وہ مردہ خانوں اور ہسپتالوں تک میں جا پہنچا

گاؤں کا ایک ایک کونہ ڈھونڈ نے کے بعد بھی حوریہ کہیں نہ ملی

اسی پریشان سی صورت دیکھ کر دھڑکن سمجھ گئی کہ آج بھی حوریہ نہیں ملی

وہ پریشانی سے آکر اندر بیٹھا تو دھڑکن اس کے لئے پانی لانے لگی

کردم سائیں ان شاءاللہ کل صبح حوریہ دیدہ مل جائے گی وہ امید سے پانی پلاتے ہوئے بولی

ان شاءاللہ اس کے علاوہ کردم اور کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

♡

جنید گھر واپس آیا تو تائشہ نے اس کے سامنے کھانا رکھا

حویلی میں جو کچھ ہو رہا تھا اس کی وجہ سے وہ بھی بہت پریشان تھا حوریہ صرف کردم کے لیے ہی نہیں بلکہ اس کی بھی کے لئے عزیز تھی

تائشہ ہر روز اسے امید دلا کے گھر سے بھجتی لیکن نجانے وہ معصوم لڑکی کہاں چلی گئی تھی شاید شوہر کی بے وفائی کے روگ کو وہ برداشت نہیں کر سکی

اسی لئے چلی گئی تھی لیکن کہاں کچھ بتا کے تو جاتی

شاید بتا کے جاتی تو مقدم اسے کبھی نہ جانے دیتا اسی لیے رات کی تنہائی کہیں نکل گئی

وہ نہ تو کردم کے پاس گئی تھی اور نہ ہی ملک کے پاس آخر کہاں جا سکتی تھی وہ تائشہ سوچ سوچ کے پاگل ہو چکی تھی

وہ تو کبھی کسی سہیلی کے گھر بھی نہیں جاتی تھی کہ وہ یہ سوچتے کہ شاید کسی سہیلی کے گھر میں اور وہاں پتہ کرواتے

مقدم سائیں کی حالت بہت بری ہے وہ تین دن سے کھانا نہیں کھا رہے کھانا تو دور کی بات انھوں نے پانی تک نہیں پیا

اور ضد لگا کے بیٹھے ہیں کہ جب تک حوریہ بھابی واپس نہیں آجاتیں تب تک وہ کچھ نہیں کھائیں گے جنید نے دو نوالے لیتے ہوئے کھانا چھوڑ دیا

کیسے کھائیں وہ کھانا وہ تو بچپن سے ہی حوریہ سے محبت کرتے ہیں تائشہ کی زبان سے بے اختیار نکالا تو جنید اسے دیکھنے لگا

تمہیں کیسے پتہ کہ وہ بچپن سے اس سے محبت کرتے ہیں

جنید نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ اس کے قریب ہی بیٹھ گئی

میں تیرہ سال کی تھی جب میں ایک دن لالا کے کمرے میں گانوں کی کچھ سی ڈیز لینے گی وہ بھی ان کی اجازت کے بغیر چھپ کر

اور جب میں نے وہاں ان کی الماری کھولی تو پتہ ہے میں نے کیا دیکھا حوریہ کے چھوٹے چھوٹے کپڑے جو وہ غریبوں کو دے دیتی تھیں۔

ہماری بہت سی گڑیا ہوا کرتی تھی نہ میں اور حوریہ ان سے کھیلا کرتے تھے تو اکثر ان کے بال ٹوٹ جاتے تھے ہم وہ گڑیا پھینک دیتی تھی لیکن آپ کو پتہ ہے جنید سائیں میں نے ان کی الماری میں وہی بنا بالوں والی گڑیا تو کبھی بنا ہاتھ پیر والی گڑیا دیکھیں اور صرف گڑیا ہی نہیں حوریہ جو کہ کنڈز کھاتی تھی نا میں نے اب کنڈر کے ریپرز ان کی الماری میں دیکھیں

حوریہ کی پرانی جوتیاں ٹوٹ جاتی تھی حوریہ کے سکول کی پرانی کلپیاں جو ختم ہو چکی تھی جو چیزیں وہ پھینکتی تھی مقدم لالا وہ چیزیں بھی اپنے پاس رکھتے تھے کیونکہ حوریہ نے ان چیزوں کو چھوا ہوتا تھا

جب مقدم لالا نے مجھے ان سب چیزوں کے ساتھ دیکھا تو بہت ڈانٹا اور کمرے سے باہر بھیج دیا اور پھر مانگنی والی رات میں نے چھت پر مقدم لالا اور کردم سائیں کی باتیں سنیں جہاں مقدم لالانے کردم سائیں کو یہ بتایا کہ وہ حوریہ سے محبت کرتے ہیں وہ بھی آج سے نہیں بچپن سے اگر مقدم لالانے سویرا سے نکاح کیا ہے تو یقین کریں اس کے پیچھے بہت بڑی وجہ ہے ورنہ مقدم شاہ حوریہ کے ساتھ بے وفائی کرے یہ ممکن ہی نہیں۔

لیکن حوریہ کو یہ قدم نہیں اٹھانا چاہیے تھا ایک بار تو مقدم لالا کے بارے میں سوچتی تائشہ غصے سے کہتی برتن اٹھاتے اندر جا چکی تھی جبکہ مقدم کی محبت کا سوچتے ہوئے جنید نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ حوریہ کو واپس ضرور لائیے گا

♡

خدا کے لئے مقدم سائیں کچھ کھا لیں تین دن ہو چکے ہیں تم نے کچھ نہیں کھایا اپنی حالت دیکھو چہرہ مرجھا گیا ہے اماں سائیں اس کے قریب بیٹھی اس کی منتیں کر رہی تھی جب کہ اسے تو جیسے دنیا سے کوئی مطلب ہی نہ تھا اسے بس اس کی حوریہ واپس چاہیے تھی

آپ میری حوریہ مجھے واپس لا دیں آپ جو کہیں گی میں کھاؤں گا وہ ضدی لہجے میں بولا

مجھے نہیں پتا وہ حوریہ کہاں گئی ہے بھول جاؤ اسے چلی گئی ہے وہ تمہیں چھوڑ کر نجانے کس کنوے میں پڑی ہو گی اس کی لاش -----

خبردار کچھ نہیں ہو گا میری حوریہ کو آپ ایسے کیسے کہہ سکتی ہیں آپ کو ترس آیا مجھ پہ وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے غصے اور صدمے سے بولا

جب کہ کھانے کو پیچھے دھکیل کر وہاں سے اٹھ کر باہر آگیا

سوکھے لب لال آنکھیں وہ کہیں سے بھی مقدم شاہ نہیں لگ رہا تھا مقدم کردم اوجنید اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکے تھے کوئی جگہ نہ چھوڑیں یہاں تک کہ ہسپتال اورمردہ خانے بھی لیکن وہ چلی گئی تھی مقدم سے دور سب سے دور اپنے مقدم کو تڑپتا چھوڑ کے

♡

مقدم کب تک چلے گا یہ سب کچھ اپنی حالت دیکھو میرے بچے

خدا کے لئے سمجھنے کی کوشش کرو یہ تم نے کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی

ہم لوگ حوریہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں ان شاءاللہ وہ مل جائے گی

کب ملے گی دادا سائیں جب مقدم شاہ مر جائے گا جب اس کی سانسیں ختم ہو جائیں گی یا جب یہ دل دھڑکنا بند ہو جائے گا

دادا سائیں اسے کہیں کہ جب تک مقدم شاہ زندہ ہے تب تک وہ واپس آجائے ۔میری محبت کا اور امتحان نہ لے۔ اس کا مقدم مر جائے گا۔ دادا سائیں نے آج زندگی میں پہلی بار مقدم کو اس طرح سے بکھرتے دیکھا تھا۔

جو قدم حوریہ نے اٹھایا تھا اس پر دادا سائیں کو بہت غصہ تھا جو بھی تھا حوریہ کو گھر نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔

داداسائیں اسے ہمیشہ سے بہت سمجھدار سمجھتے تھے وہ اس سے احمقانہ حرکت کی امید نہیں رکھتے تھے ۔

آج تین دن سے وہ لوگ حوریہ کو تلاش کر کر کے تھک چکے تھے ۔

ایک تو حوریہ کی ٹینشن انہیں کھائے جا رہی تھی اوپر سے مقدم کی حالت اسے اس طرح سے تڑپتا ہوا نہیں دیکھ پا رہے تھے ۔

مقدم کچھ تو کھا لو بیٹا دیکھو اپنے دادا کو اس طرح سے نہ ستاؤ تمہارے آگے ہاتھ

دادا سائیں یہ آپ کیا کر رہے ہیں وہ ان کے بندھے ہوئے ہاتھوں کو تھام کے لئے بولا ۔

کھانا کھا لو ہم تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتے دادا سائیں نے منت بھرے لہجے میں کہا کہ وہ انکار نہیں

دن گزرتے جا رہے تھے اور حوریہ کا کہیں کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا آج اسے گھر سے غائب ہوئے بیس دن ہو چکے تھے

کہیں نہ ملنے کے بعد امید ختم ہوگئی

شاید نہیں یقیناً وہ اس سے اتنی دور جا چکی تھی کہ وہ کبھی اس سے واپس ڈھونڈنا پائے

پولیس اس کا کوئی پتہ نہیں لگا پائی تھی۔مقدم شاہ اب بھی دیوانوں کی طرح ہر طرف اس کی تلاش جاری رکھے ہوئے تھا

کردم مقدم کو تلاش کر رہا تھا نہ جانے وہ کہاں چلا گیا تھا پچھلے کچھ دنوں سے تو ایک بار پھر سے شراب خانے جانا شروع کر چکا تھا شادی کے بعد تو اس نے شراب پینا بالکل ہی ترک کر دیا تھا

لیکن اب ایک بار پھر سے وہی سب کچھ کرنے لگا تھا جو شادی سے پہلے کرتا تھا

اس کی سوجی آنکھیں اس بات کی گواہی تھی کہ وہ شب بھر حوریہ کی یاد میں ان کا حشر کرتا ہے۔

ہر جگہ تلاش کرنے کے بعد وہ اسے ندی کے قریب بیٹھا نظر آیا

مقدم سائیں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں میں پاگلوں کی طرح صبح سے ڈھونڈ رہا ہوں آپ کو

حوریہ کے واپسی کی خبر لائے ہیں آپ مقدم نے نامیدی سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ نظرچرا گیا

نہیں لیکن ہم ڈھونڈ رہے ہیں مقدم سائیں کردم نے اب بھی امید سے کہا

کردم سائیں اگر اسے ملنا ہوتا تو کب کی مل چکی ہوتی میری غلطی اتنی بڑی تو نہ تھی کہ جس کی مجھے اتنی بڑی سزا ملتی کیا اس نے ایک بار نہیں سوچا ہی میں اس کے بغیر کیسے جیوں گا آنکھوں کی سرخ لکیر پھر سے بھیگنے لگی مقدم نے شاید کبھی حوریہ کے بغیر جینے کا سوچا بھی نہ تھا۔

کردم سے اس کی حالت نہ دیکھی تو وہ اسے اپنے سینے میں بھیج گیا

ہم آپ سے ڈھونڈ لیں گے مقدم سائیں یقین کریں میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا وہ اسے اپنے سینے سے لگائیں کسی بچے کی طرح بہلا رہا تھا

♡

سب کے ساتھ ساتھ اسے بھی حوریہ کی بہت ٹینشن ہو رہی تھی نہ جانے وہ کہاں چلی گئی تھی ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہی تھی جب دروازہ بجا

وہ ابھی تو دروازہ بند کر کے آئی تھی جنید تو نہیں تھا وہ تو جا چکا تھا پھر کون ہو سکتا ہے وہ کنفیوز سی دروازے کی طرف بھری

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا دروازے پر کھڑے شخص کو دیکھ کر حیران رہ گئی

6 فٹ لمبا قد کر بھوری آنکھیں کسرتی جسامت گنی مونچھیں کاندھے پہ کالی چادر ڈالی ہوئی ڈیشنگ پرسنیلیٹی وہ خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا

تائشہ اسے دیکھ کر کھل اٹھی

حیدر بھائی آپ پاکستان کب آئے وہ بنا سلام دعا کے فورا اس کے سینے سے جالگی

جبکہ اس شخص نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگاتے محبت سے اس کا ماتھا چوما

سوچا میری گڑیا نے تو مجھے یاد نہیں کیا کوئی بات نہیں میں خود ہی آ جاتا ہوں تمہاری شادی ہو گئی تاشی مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں تمہاری منگنی تو کردم سائیں سے ہوئی تھی نہ

تم یہاں اس چھوٹے سے مکان میں کیا کر رہی ہو۔وہ حیرت سے پوچھتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جب تائشہ نے مسکراتے ہوئے اسے اندر کھینچا

کیا بھائی دروازے پر کھڑے ہو کر سب کچھ پوچھیں گے کیا بہن کے گھر نہیں آئیں گے ۔

اماں سائیں سے ملے تائشہ مسکراتے ہوئے اس کا بازو تھامیں اسے اندر لے آتے ہوئے پوچھنے لگی

تائشہ میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے اس عورت کا نام مت لیا کرو میرے سامنے اس گھر میں میرا تعلق صرف میری بہن سے ہے پاکستان آتے ہی سب سے پہلی خواہش تم سے ملنے کی جاگی

تم سوچ بھی نہیں سکتی میں نے تمہیں کتنا مس کیا اور اب تم مجھے سب کچھ بتاؤ کیا ہے تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ اس کے ساتھ بیٹھک میں جاتا کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

میں اور جنید ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور جنید کی حیثیت اتنی زیادہ نہیں ہے ۔کہ وہ مجھے کسی بڑی حویلی میں رکھ سکے لیکن میں اس کے ساتھ اس کے چھوٹے سے گھر میں بہت خوش اور مطمئن ہوں تائشہ نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

کیا تم سچ میں اسے پسند کرتی تھی یا یہ بھی اماں سائیں نے اپنے مطلب کے لئے کچھ کیا ہے حیدر کو یقین نہ تھا اسی لئے پوچھنے لگا

نہیں بھائی یہ میں نے اپنے لئے کیا ہے آج تک میں نے اماں سائیں کی ساری باتیں مانی ہیں تو کیا اب میں ایک حسین پرسکون زندگی نہیں گزار سکتی جنید ایک بہترین انسان ہے اور اس کے ساتھ بہت خوش ہوں شاید میں کردم سائیں کے ساتھ اتنی خوش کبھی نہیں رہ پاتی ۔

تائشہ نے یقین دلایا تو وہ بھی پرسکون سے انداز میں مسکرا دیا میں تمہارے لئے کچھ تحفے لایا ہوں تم چیک کر لو کہ میں تمہاری لسٹ کی ساری چیزیں لے آیا ہوں یا نہیں اگر کچھ چھوٹ گیا تو پھر سے لے آؤں گا

باقی جو مرضی چھوٹ جائے میک اپ کی کوئی چیز نہیں چھوٹنی چاہیے وہ ضدی انداز میں بولی

بالکل میری جان میں تمہارے ساری چیزیں لے آیا ہوں لیکن پھر بھی ایک آخری نظر دیکھ لو وہ اپنے فون پر ملازم کو میسج کرتے ہوئے بولا تو ملازم اگلے ہی لمحے گاڑی میں رکھی ہوئی اس کی ساری چیزیں اٹھا کر اندر لے آیا ۔

اور پھر تائشہ نے بنا کسی ہچکچاہٹ کے اپنی ساری چیزیں چیک کی

ایسے ہی تو نہیں کہتی میرے بھائی ورلڈ کا سب سے بیسٹ بھائی ہیں آپ کبھی کچھ نہیں بھولتے تائشہ چہکتے ہوئے انداز میں کہا جب کہ اس کے گھر کے باہر گاڑی کھڑی دیکھ کر محلے والے جنید کو فون کر چکے تھے ۔

اس کی وجہ سے جنید فورا ہی واپس آگیا آخر کون ہو سکتا ہے شاید ملک اگر ملک ہوا تو آج وہ اس کی اوقات ضرور یاد دلائے گا ۔

لیکن سامنے اس نوجوان کو دیکھ کر ایک پل کے لئے پریشان ہو گیا آخر وہ کون ہو سکتا ہے لیکن جب اسے قریب سے دیکھا تو آٹھ سال پہلے والی ملاقات یاد آئی ہے تو رضوانہ پھوپو سائیں کا بڑا بیٹا تھا

جو ان کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے دادا اور دادی کے ساتھ رہتا تھا ۔اس کے دادا اور دادی تائشہ کو بھی وہ اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے اپنے جوان بیٹے کی موت پر نڈال انھوں نے رضوانہ کی بہت منتیں کیں کہ وہ گھر واپس آجائے ۔لیکن وہ نہ مانی یہاں تک کہ اپنے بچوں کو بھی لے آئیں لیکن

حیدر اس وقت نو سال کا تھا اپنے دادا اور دادی کو تڑپتے ہوئے نہ دیکھ سکا اور اپنے دادا دادی کے پاس واپس چلا گیا وہ لوگ تائشہ کو بھی چاہتے تھے لیکن تائشہ کو اس وقت ایک ماں کی ضرورت تھی سچ تو یہ تھا کہ رضوانہ جیسی ماں کی ضرورت ان دونوں کو نہیں تھی۔

تائشہ کو اتنا خوش دیکھ کر جنید کو بہت خوشی ہوئی تھی ۔

جب کہ جنید کو اندر آتا دیکھ کر وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہو کر اسے اپنے گلے لگانے لگا امریکا میں پڑھا لکھا کروڑوں میں کھیلتا شخص مغرور نامی چیز سے بے خبر تھا ۔

کیسے ہیں آپ بھائی جان اس کے لہجے میں احترام تھا جبکہ جنید عمر میں اس سے چھوٹا تھا لیکن شاید وہ جانتا تھا کہ بہن کے شوہر کو عزت دینا ہر بھائی کا فرض ہے ۔

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سنائیں کیسے ہیں حیدر سائیں بہت خوشی ہوئی آپ کو اتنے سالوں کے بعد دیکھ کر

بہت شکریہ جنید بھائی جان اب میں چلتا ہوں بہت دن ہو گئے پاکستان آئے ہوئے ابھی تک دادا سائیں اور دادی سائیں سے نہیں ملا پہلے میں ان سے مل لوں پھر میں جلدی ہی دوبارہ چکر لگاؤں گا

ارے نہیں حیدر بھائی ابھی تو آپ نے کچھ کھایا پیا نہیں بلکہ میں کچھ بناتی ہوں وہ چیزیں دیکھنے میں اتنی مصروف ہوگئی کہ حیدر سے کچھ پوچھ بھی نہ پائی -- ۔ حیدر دنیا کا واحد شخص ہے جس کے سامنے تاشہ خوب نخرے کرتی تھی

گڑیا میں پہلی بار تمہارے گھر آیا ہوں آخری بار نہیں اب تو کوئی پابندی بھی نہیں ہے جب میرا دل چاہے گا میں اپنی گڑیا سے ملنے آؤں گا اب مجھے اس عورت کی شکل دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے وہ جنید کے سامنے بھی اپنی نفرت بیان کرنے کے لیے پیچھے نہ ہٹا ۔

ہاں بالکل آپ جب چاہیں یہاں آسکتے ہیں آخر آپ کی بہن کا گھر ہے جنید نے خوش دلی سے مسکرا کر کہا

تو ٹھیک ہے پھر ملاقات ہوگی وہ جیند سے بغل گیر ہوتے ہوئے تائشہ کو اپنے سینے سے لگا گیا

-

جب کہ اس کے جانے کے بعد ایک بار پھر سے وہ اپنی ساری چیزیں دیکھنے میں مصروف ہو گئی جنید کل ہی اس کے لئے نئے کپڑے لایا تھا گلابی سوٹ میں وہ کھلتا گلاب ہی لگ رہی تھی کھلی کھلی سی خوش سی

اس نے ایک نظر ان سب چیزوں کی طرف دیکھا وہ شخص جانتا تھا کہ اپنی بہن کو وہ کون سے تحفے دے کر خوش کر سکتا ہے جس سے بہن بھی خوش ہو جائے اور بہنوئی بھی شرمندہ نہ ہو حیدر میں دکھاوا نہ تھا کبھی کسی پر اپنی دولت کا روعب نہیں جماتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کی ماں کو اپنے باپ کی دولت چاہیے تھی ۔اور اس دولت کے لیے وہ اپنا بیٹا تک اپنے سسرال چھوڑ آئیں اور یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی ماں سے بے انتہا نفرت کرتا تھا

♡

دیکھو میں نے کہا نہ کہ وہ واپس نہیں آنی چاہیے اسے کہیں غائب کر دو کسی ایسی جگہ کہ وہ کبھی واپس نہ آئے

بکواس بند کرو تمہاری یہ ساری باتیں سننے کے لیے فون نہیں کیا ہے

اگر حوریہ واپس آئی تو مقدم سائیں مجھے چھوڑدیں گے لیکن اگر انہیں تمہارے بارے میں پتہ چل گیا تو تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے

اور اب تو وہ حوریہ کی واپسی کی امید بھی چھوڑ تے جا رہے ہیں اب کچھ ہی دن میں انہیں میں اپنی طرف راغب کر لوں گی

اور پھر حوریہ کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور تم حوریہ کو مار کر اس کا قصہ ہی ختم کر دینا

کہ تو رہی ہوں کہ مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتا مجھے بس یہ پتا ہے چاہے جو بھی ہو جائے حوریہ واپس حویلی نہیں آنی چاہی

ہاں تو تم ڈھونڈو اسے مجھ پر نظر رکھی جاتی ہے پل پل کی خبر ہے گھر والوں کو میں گھر سے نکل نہیں نکل سکتی اور میری طبیعت بہت خراب ہے

مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ اس رات حوریہ بچ کیسے گئی

ولیمے والی رات اس کا قتل کرانے کی تیاری کر چکی تھی میں

وہ خاموشی سے ہمارے زندگی سے نکل جاتی اور کبھی واپس نہیں آتی

مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ حوریہ کی مقدم سائیں کی وجہ سے چلی گئی ہے یا اسے پتہ چل گیا ہے کہ ہم لوگ اس کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں

مجھے یہ ساری باتیں نہیں پتہ تم بس وہ کرو میں اس کی لاش دیکھنا چاہتی ہوں میں مقدم کو حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی حد پار کر جاؤں گی

اگر تم اسے نہیں مار سکتے تو مجھے بتاؤ میں خود اسے مار دوں گی لیکن اس کا پتا کرو حوریہ کہاں جا سکتی ہے

وہ بے وقوف لڑکی گھر سے اکیلی باہر نہیں جاتی تھی اور آدھی رات کو گھر سے نہیں نکل کر غائب ہو گئی آخر کہاں جا سکتی ہے پتہ کراو

سنو میرے کمرے میں کوئی آرہا ہے فون رکھ رہی ہوں تم جلد سے جلد اس کے بارے میں پتہ کرو اور مجھے بتاؤ میں حوریہ کی لاش دیکھنا چاہتی ہوں اسے سانس لیتے واپس مقدم شاہ کی زندگی میں نہیں دیکھ سکوں گی وہ فون رکھتے ہوئے وہ دروازے سے باہر آکر دیکھنے لگی لیکن یہاں تو دور دور تک کوئی نہ تھا

کہیں کسی نے میری باتیں سن تو نہیں لی سویرہ پریشانی سے باہر آ کر دیکھنے لگی لیکن پھر سامنے گلی سے ہی نازیہ کو آتے دیکھا۔

♡

بس کر دیں بڑی امی سائیں اور کتنا روئیں گی

وہ حوریہ کو بہت یاد کرتا ہے وہ بکھر رہا ہے تڑپ رہا ہے اور میں اپنے بیٹے کو اس طرح سے تڑپتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی

ایسا کیا تھا اس لڑکی میں کیا حالت ہو گئی ہے میرے معصوم بچے کی اور تم

تمہیں تو ہوش ہی نہیں وہ شوہر ہے تمہارا اسے حوریہ کو بھولنے کی کوشش کرو اسے سمجھنے کی کوشش کرو لیکن تم تو اس کا کمرہ چھوڑ کے یہاں آ چکی ہو

میں چھوڑ کے نہیں آئی اماں سائیں آپ کے بیٹے نے دھکے دے کر نکالا ہے وہاں سے سویرا چڑ کر بولی اسے وہ دن یاد تھا جب حوریہ کو گئے ہوئے دوسرا دن ہوا تھا مقدم شاہ نے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے کمرے سے باہر نکالا تھا اور صاف لفظوں میں کہا تھا کہ جس دن حوریہ مل جائے گی وہ اس کے سامنے اسے طلاق دے گا

تو کچھ تو کرو کہیں تڑپتے تڑپتے میرے بیٹے کو کچھ ہو نہ جائے اور چوتھا دن ہے بخار سے تڑپ رہا ہے جاؤ اس کے پاس سمجھاؤ اسے اس کی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے

ٹھیک ہے اماں سائیں میں کوشش کروں گی ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ اکتا کر بولی بیٹا اسے منہ لگاتا نہیں تھا اورماں کے آنسو ختم نہیں ہو رہے تھے سویرا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کرے تو کیا کریں

♡

مقدم سائیں کیا حال بنایا ہوا ہے آپ نے وہ شراب کی بوتل ہاتھ میں اٹھائے گھر میں داخل ہوا اس وقت رات کا ایک بجا رہا تھا ۔

مقدم کی یہ حالت دیکھ کر داداسائیں ایک بار پھر سے تڑپ اٹھیں ایک بخار کی شدت اوپر سے یہ حرام سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیسے روکے

بیٹا تم کیوں کر رہے ہو یہ سب کچھ اپنی حالت دیکھو مل جائے گی حوریہ دادا سائیں ہارے ہوئے لہجے میں کہا

کون حوریہ کسی کی حوریہ میں کسی حوریہ کوئی نہیں جانتا

ہاں تقریبا ایک مہینہ پہلے تک میری زندگی میں ایک حوریہ تھی بلکہ میری زندگی حوریہ تھی

لیکن اب اور نہیں اب میرا اس حوریہ سے کوئی تعلق نہیں جو لڑکی مجھ پر اعتبار نہیں کر سکتی

اس سے میرا کوئی تعلق نہیں حوریہ اب حویلی واپس آئے یا نہ آئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ

اب آپ کی نواسی بن کے اس گھر میں آ سکتی ہے لیکن میری بیوی نہیں آج سے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں

بہت بھٹک لیا اس کی یاد میں در در اب میں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں ۔اور پلیز اب یہ

جو حوریہ کی گردان بند کریں اس گھر میں مقدم شاہ کی بیوی صرف سویرا ہے اور صرف وہی رہے گی

اور اب آپ لوگ بھی میرے سامنے باتبار اس لڑکی کا نام نہیں لیں گے بھول جانا چاہتا ہوں میں اسے

نکال کے پھینک آیا ہوں سے اپنی زندگی سے باہر وہ شراب کی بوتل زمین پر پھینکتے ہوئے اس کے ٹکڑوں کو پیروں کے نیچے روندتے سیڑھیاں چڑھنے لگا ۔

جب نظر پہلی سیڑھی پر کھڑی اماں سائیں پر پڑی ان سے اپنے بیٹے کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

سویرا سے کہیں کہ اپنے کمرے میں آ جائے آج سے وہیں رہے گی جہاں اس کے سر کا سائیں ہوگا

وہ ایک پل کے قریب دیکھتا ہوا آگے بڑھ گیا

جب کہ اس کی باتیں سن کر اماں سائیں خوشی سے بے حال فورا ہی سویرہ کی کمرے کی طرف آئیں

♡

دروازے پر ہلکی سی دستک کے ساتھ وہ اندر داخل ہوئی

یہاں آؤ سویرا وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اسے صوفے کی طرف جاتا دیکھ کر اس نے اسے اپنے قریب بلایا

سویرا کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا مقدم اسے اپنے پاس بلا رہا تھا وہ خوشی سے بے حال اپنے قدم اس کی طرف اٹھانے لگی

اور اس کے قریب آتے ہی مقدم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا

تمہاری آنکھیں وہ اس کی پلکوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے مدہوش انداز میں بولا

کیا ہوا میری آنکھوں کو مقدم سائیں وہ اس کی سینے پہ ہاتھ رکھتی مزید اس کی طرف جھکی

حقیقت کا آئینہ ہیں سویرا خاموش اور سچی اس کی بات نے سویرہ کو کھلکھلا کر ہنسنے پر مجبور کر دیا

اور اپنے بالوں کو مقدم کے چہرے پر لے آئی

تمہارے بال اس کے بالوں کو اپنے چہرے سے ہٹاتا اپنی مٹھی میں بھرتا ہوا اس کی خوشبو اپنے سینے کو تارنے لگا۔

اور آپ مقدم شاہ آپ سراپا عشق ہیں میں نے کبھی آپ سے زیادہ حسین مرد نہیں دیکھا اور آپ کو دیکھتے ہی مجھے آپ سے محبت ہو گئی

یقین کریں میرے ہر انداز سے میں آپ کو حوریہ سے بہتر لگوں گی۔

لیکن معاف کیجئے آج کی رات میں آپ کی راحت کا سامان نہیں کر سکتی کیونکہ اس وقت آپ نشے میں ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ جب آپ میرے قریب آئیں تو صرف آپ کو میرے حسین کا نشہ بہکائے اور کوئی نشہ نہیں ۔

وہ ایک ادا سے اس کے اوپر سے اٹھی اور بیڈ پر لیٹ گئی ۔

اس نے مقدم شاہ کو پا لیا۔ وہ سرشاری سے اس کے سینے پہ سر رکھنے لگی جب مقدم نے نیند میں کروٹ بدلی مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی

♡

سویرا کی آنکھ کھلی تو مقدم آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا

اسے جاگتا دیکھ کر اس نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور بے ساختہ مسکرایا

اسے اس طرح سے مسکراتے پا کر سویرا آہستہ سے بیڈ چھوڑتی اس کے قریب آئی

آپ کہیں جا رہے وہ اس کے کندھے کی چادر درست کرتے ہوئے بولی ۔

ہاں مجھے ایک بہت ضروری کام تھا میں تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گا ۔

میرا ارادہ آپ کے ساتھ لنچ کرنے کا تھا وہ روٹھے ہوئے انداز میں بولی

لنچ نہیں لیکن بریک فاسٹ ساتھ کر ہی سکتے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ ساری چیزیں یہاں سے ہٹا دو ۔نہ صرف یہاں سے بلکہ اس کمرے میں حوریہ کی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے ۔

عجیب سے چڑ ہو رہی ہے مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر

میں آج اپنے دوستوں کے ساتھ شام میں شکار پر جاؤں گا کوشش کروں گا کہ صرف تمہارے نشے کا خمار ہو لیکن بہت ڈھیٹ دوست ہیں میرے جب تک زبردستی پلانا دیں تب تک جان نہیں چھوڑتے ۔اسی لئے پوچھنا یہ تھا کہ اگر تھوڑی بہت ہو جائے تو تھوڑی گنجائش نکل سکتی ہے کیا وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے بالکل اپنے نزدیک کرتے ہوئے مسکرا کر پوچھنے لگا

جی نہیں کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ میرے پاس آنے کے لئے آپ کو شراب سے تعلق ختم کرنے ہوں گے ورنہ پھر ----وہ شرارتی انداز میں کہتی اپنی بات ادھوری چھوڑ گئی

ورنہ پھر یہ نشہ میسر نہیں ہوگا وہ اس کی بات مکمل کرتے ہوئے اس پر جھکا جب اماں سائیں دروازہ کھل اندر آ گئیں اگلے ہی لمحے مقدم نے اسے خود سے دور کیا

معاف کرنا بیٹا لگتا ہے میں غلط وقت پہ آگئی میں پھر آتی ہوں سویرا کی سخت گھوری اور مقدم کا بگھڑا موڑ دیکھ کر اماں سائیں معذرت کرتے واپس باہر جانے لگیں۔

اماں سائیں یہ ایک میاں بیوی کا کمرہ ہے آپ کو اس طرح سے آنا ہی نہیں چاہیے اور کچھ نہ سہی تو دروازہ کھٹکھٹا ہی سکتی تھی آپ سویرا کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا ۔لیکن اپنے انداز کو نوٹ کرتے ہوئے اس نے ایک نظر مقدم کی طرف دیکھا جو سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا

میرا مطلب ہے یہ آپ کے بیٹے کا کمرہ ہے اب جب چاہیں یہاں آ سکتی ہیں لیکن آئندہ احتیاط کیجئے ۔وہ اپنی ناگواری چھپاتی مسکرا کر بولی

جبکہ نازیہ شرمندہ سی ہاں کہہ کر باہر چلی گئیں

♡

وہ سویرا کا ہاتھ تھامیں محبت سے اسے لے کر ٹیبل پر آیا تھا دادا سائیں نے ایک ناگوار نظر ان دونوں پر ڈالی

بڑی جلدی اتر گیا عشق کا خمار مقدم سائیں مجھے تو لگتا تھا کہ تم حوریہ سے محبت کرتے ہو لیکن تمہیں دیکھ کر تو مجھے ایسا محسوس نہیں ہو رہا

گھر کی بچی ایک مہینے سے غائب ہے اور تو عیاشیاں کرتے پھر رہے ہو کبھی اپنے عیاش دوستوں کے ساتھ شراب خانے میں ملتے ہو تو کبھی شکار کھیلنے جا رہے ہو

اور اب انہوں نے ایک نظر سویرا کی طرف دیکھا اور نظر پھیر گئے

اور اب سب کچھ بھلا کر سکون سے اپنی زندگی گزارنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں تو اس میں غلط کیا ہے دادا سائیں آپ کی نواسی گھر چھوڑنے سے پہلے سوچ کر چھوڑتی ۔

بالکل صحیح کہہ رہا ہے ہی مقدم سائیں اب آدھی رات کو گھر چھوڑ کر گئی ہے ہمیں کیا پتا اکیلی گئی ہیں یا کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے اور ویسے بھی رات کو گھر سے نکلنے والی لڑکیوں کو ڈھونڈا نہیں جاتا اور اگر غلطی سے مل جائے تو وہی پر گولی مار دی جاتی ہے رضوانہ نے اپنی کرسی گھسیٹتے ہوئے کہا

خبردار رضوانہ ایک لفظ استعمال مت کرنا میری حوریہ کے خلاف ۔میری حوریہ وہ ہیرا ہے جسے پردوں میں چھپا بھی لیا جائے تو بھی اس کی چمک کم نہیں ہوتی ۔

دادا سائیں ایسے ہیرکو گھر پر رہنا چاہیے نہ کہ آدھی رات کو گھر سے غائب ہوجانا چاہیے مقدم کے الفاظ نے انہیں اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا

سویرا ڈارلنگ جم دینا میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا اور اگر میں اس کوشش میں کامیاب ہوگیا تو میں اور تم باہرچلیں گے ۔

ویسے بھی ایک مہینے سے ذہن پر کافی دباؤ آگیا ہے میں ریکس ہونا چاہتا ہوں ۔سوچ رہا ہوں کچھ دن کے لیے کہیں باہر چلا جاؤں سویرہ کے ساتھ ۔وہ بھی بول ہی رہا تھا جب دادا سائیں نے غصے سے اپنی کرسی چھوڑی اور اندر چلے گئے ۔

اب کیا چاہتے ہیں آپ ساری زندگی آپ کی نواسی کا انتظار کرتا رہوں اپنی زندگی جینا چھوڑ دوں وہ اونچی آواز میں انہیں سنانے والے انداز میں کہہ رہا تھا

جبکہ دادا سائیں اس کی آواز پر بھی نہ پلٹے آج مقدم نے انہیں ہرٹ کیا تھا ۔

حد ہے مطلب اپنی زندگی جینا چھوڑ دوں میں کیونکہ ان کی نواسی رات اندھیرے میں گھر سے غائب ہوگئی ہے وہ بھی کھانا چھوڑ کے اٹھنے لگا جب سویرا نے اس کا ہاتھ تھام لیا

مقدم سائیں اس طرح سے کھانا چھوڑ کے نہیں جاتے پلیز دیکھیں اگر آپ کچھ نہیں کھائیں گے تو میں بھی سارا دن بھوکی رہوں گئی اور مجھے یقین ہے کہ آپ یہ نہیں چاہیں گے کہ میں سارا دن بھوکی رہوں ۔وہ اسے جان لٹاتے نظروں سے دیکھتی ہوئے بولی تو وہ دلکشی سے مسکراتا دوبارہ بیٹھ گیا

ایک شرط پہ کھاؤں گا اگر اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ گی تو مقدم نے شرارت سے کہا تو وہ نازیہ رضوانہ کو دیکھنے لگی

او کم ان یار اب بیٹھ کے شرمانے مت لگ جانا عجیب سی چڑ ہو گئی ہے مجھے شرم و حیا سے ۔

تم کھلا رہی ہو یا میں ایسے ہی چلا جاؤں وہ دھمکی دینے والے انداز میں بولا تھا سویرا فوراً ہی اس کے لئے بریڈ پر جم لگانے لگی۔ اور پھر بنا کسی کی پرواہ سے بہت محبت سے اپنے ہاتھوں سے مقدم کو ناشتہ کروایا

♡

جنید کی آنکھ کھلی تو تائشہ اس کے بالکل قریب ہی گہری نیند میں سو رہی تھی حوریہ کو ڈھونڈنے میں اس نے اپنی جان لگائی تھی لیکن وہ کہیں نہ ملی حوریہ کی وجہ سے ان سب کی زندگی ایک جگہ رکی ہوئی تھی اور جس کی زندگی حوریہ تھی وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا تھا اسے ابھی تک یقین نہیں آیا تھا کہ مقدم شاہ کے دل میں اس کی محبت اتنی جلدی ختم ہو گئی ۔

حوریہ کے بغیر بھی اس کا وقت اچھا گزر نے لگا تھا ۔

جنید اٹھ کر جانے لگا جب اس کی نظر تائشہ کے بریسلیٹ پر پڑی جب سے تائشہ کو پہنایا تھا اس نے ابھی تک نہ اتارا ۔

اور اس کے لئے یہی کافی تھا کہ وہ یہ رشتہ قبول کر چکی ہے ۔ کچھ دن پہلے تائشہ نے اپنا فون بند کر دیا تھا جنید نہیں جانتا تھا وجہ اس نے اس کا فون چیک کیا تو اس پر صرف اماں سائیں کی فون کال آئی تھی ملک نے اسے فون کرنا چھوڑ دیا تھا تو کیا ہوا کیا اب وہ اپنی ماں سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی جنید وجہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن وہ تائشہ میں آتے ہر دن ایک نئے بدلاؤ کو دیکھ کر بہت خوش تھا

اسے ایک ماہ میں سے جو بات بہت نوٹ کی تھی وہ یہ تھی کہ تائشہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہونے والی تھی اسے اپنی تعریف پسند تھی اس سے ہمیشہ تیار رہنا پسند تھا ۔

جنید جب گھر واپس آتا تو وہ اسے اپنے سامنے فریش نظر آتی گھر کے سارے کام کرنے کے باوجود بھی وہ اتنی فریش کیسے رہتی تھی جنید سمجھ نہیں پاتا تھا

شاید یہ سب کچھ اس کے شوق کی وجہ سے تائشہ کو سجنے سنورنے کا شوق تھا

اب دو دن پہلے کچن میں روٹیاں پکاتے ہوئے تائشہ کے نظر اچانک نظر اپنے دائیں جانب بالوں پر پڑی جن کی نیچے سے کٹنگ خراب ہو چکی تھی

تائشہ نے وہی روٹی کا پیڑا چھوڑ اور پہلے آپنے بال ٹھیک کیے اور پھر اپنے موبائل میں 15 16 سیلفی لی پر باقی سب کو ڈلیٹ کر کے صرف دو ہی اسے دکھائی

اور انہیں دکھانے کا مقصد صرف تعریف وصول کرنا تھا۔

وہ آئے دن فیشن کرتی اور ہر روز ایک الگ لک میں اسے نظر آتی وہ آئے دن اس پر بجلیاں گر آنے لگی تھی۔

اور پھر جنید اس کی تعریف میں جب چاند سورج ایک کرنے کو بیٹھاتا تو شرما شرما کے اپنی تعریف پہ شکریہ ادا کرتی۔

کہیں نہ کہیں یہ رشتہ زبردستی کا تھا لیکن تائشہ اسے بالکل ایمانداری سے نبھا رہی تھی جیسے شادی ان دونوں کی مرضی سے ہوئی ہو

جب شروع شروع میں جنید اس کے قریب جاتا تھا تو وہ اکثر اماں سائیں کا نام لیتی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ان کو اس رشتے سے اعتراض کیوں ہے وہ رضوانہ سے اتنا کیوں ڈرتی ہے اس کا یہ ڈر دیکھتے ہوئے ہی جنید نے اس سے کچھ وقت دیا تھا اس رشتے کو سمجھنے کے لئے۔

اور آج صبح اسے اتنے قریب دیکھ کر وہ پھر سے بھکنے لگا۔

اس کے نچلے لب کے ساتھ وہ نقطہ نما تل جنید کو بہت تنگ کر رہا تھا۔

جس سے تنگ آکر جنید نے تائشہ کو دیا ہوا تھا وقت واپس لینے کا فیصلہ کیا۔اور اس کے نچلے لب پر جھکا

وہ گہری نیند سو رہی تھی جب خود پر دباؤ محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھ کھل گئی۔

جنید نے ایک نظر اس کی نظروں میں جھانکا جو وہ شرم سے جھکا گئی اور اس کے لبوں پر پیاری سی مسکراہٹ اسے حدود پار کرنے پر اکسانے لگی۔

جنید نے اپنے دل کی سنتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھے اورپھر گردن کو کی طرف آیا

جنید اماں سائیں۔تائشہ نے ایک بار پھر سے خود سے دور کرنا چاہا

انہیں کیا اعتراض ہوگا ہمارے پاس آنے سے اور یہ کچھ انوکھا یا یونیک نہیں ہے تائشہ مجھے میرے بچوں کے بارے میں کچھ سوچنے دو۔

مجھے میرے بچوں کی ضدی سی ماما کو پیار کرنے دو۔تائشہ میں جانتا ہوں تو میں رشتہ قبول کر چکی ہو تم مجھے قبول کر چکی ہو میں جس حالات میں ہوں تم قبول کر چکی ہو۔جتنا وقت میں نے تمہارے ساتھ گزارا ہے تو مجھے کہیں سے بھی ویسی لڑکی نہیں لگی جو میرے ساتھ ارجسٹ نہ کر سکتی ہو۔

تمہیں نہ تو میرے ماحول سے پرابلم ہے نہ ہی اس گھر سے پرابلم ہے تم میری آمدن پر گزارا کرنے کے لئے تیار ہو تم ہر طرح سے میرے ساتھ خوش ہو تو میں اس بہانے کی کیا وجہ نکالوں کہ تم ڈر رہی ہو۔

اگر تم ڈر رہی ہو تو تمہارا یہ ڈر بھی دور کر دیتا ہوں اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرتا مسکرا کر بولا اور اگر کوئی اور وجہ ہے تو میں تمہارا شریک سفر ہوں تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم مجھے وہ وجہ بتاؤ

ایسی کوئی وجہ نہیں ہے جنید میں تو بس۔

مطلب کے تم ڈر رہی ہو تو میری حسین سجنی میں کس مرض کی دعا ہوں ابھی تمہارا ڈر دور کرتا ہوں مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھک گیا اور اس بار تانشہ چاہ کے بھی مزاحمت نہیں کر پائی تھی اس قدر محبت سے پیش قدمی پر تانشہ نے خاموشی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا کیونکہ اس کی حسین سنگت پر وہ اپنی ماں کا خوف بھلانے لگی تھی

♡

شام کے سائے گہرے ہوئے تو وہ گھر واپس آ گیا سارے کپڑے مٹی سے بھرے ہوئے تھے ۔سکول کی بلڈنگ کا کام شروع ہوئے آج پندرہ دن ہو چکے تھے۔

اور وہ بھی مزدوروں کے ساتھ ان کی پوری مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس کی وجہ سے آج کل وہ گھر واپس آتا تو اس کے کپڑے مٹی سے بھرے ہوئے ہوتے

دھڑکن نے ہمت کرتے ایک بار اس کے کپڑوں کو ہاتھ لگایا اور پھر دھو کر ہی دم لیا

اور اس کے بعد کہا کہ مٹی سے بھرے ہوئے کپڑوں پر داغ صاف نہیں ہوتے جس پر کردم نے کہا کے گاؤں کی ساری عورت اپنے شوہر کے کپڑے صاف کرتیں ہیں اور اس کے بعد دھڑکن نے یہ بات چیلنج کی طرح قبول کی اب چاہے سارا دن ہی ڈنڈے سے مار کٹائی کرتے ہوئے وہ اس کے کپروں کا حشر بگاڑ دیتی لیکن داغ نکالنے کے مانتی

آج وہ گھر واپس آیا تھا روز کے بانیست گھر میں خاموشی تھی

ایک نظر اپنے کمرے کی طرف دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا وہ آگے بڑھ گیا گھر کے کونے میں کچن تھا اور آج کل دھڑکن یوٹیوب سے اس کے لیے کچھ نہ کچھ بنانا سیکھ رہی تھی

وہ کچن میں داخل ہوا تو سوں سوں کی آواز سنائی دی شاید نہیں یقینا وہ رو رہی تھی

دھڑکن میری جان کیا ہوا اسے سامنے ہی وہ دوسری طرف منہ کیے کرسی پر بیٹھا دیکھ کر وہ فورا اس کے قریب آیا۔

جب دھڑکن نے اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی اس کے سامنے کی جو چھری لگنے کی وجہ سے اچھی حاصی کٹ چکی تھی

یہ کیسے ہوا دھڑکن دھیان سے نہیں کر سکتی تم وہ اسے ڈانٹتے ہوئے اٹھا اور فرسٹ ایڈ بوکس لے کر آیا

تمہارے ہاتھ کٹ گیا تو کھانا کس طرح سے بنایا وہ اس کا ہاتھ صاف کرتے ہوئے پٹی باندھ کر پوچھنے لگا

کیونکہ کچن میں پھیلی خوشبو اس بات کے گواہ تھی کہ کھانا بن چکا ہے

میں نے بنایا ہے آپ نے کہا تھا نہ آپ کو سلاد کھانا اچھا لگتا ہے تو وہ کاٹتے ہوئے ہے یہ مجھ سے کھیرے نہیں کاٹے جاتے

سوں سوں اب بھی جاری تھی ۔

سلاد میں صرف کھیرے نہیں ہوتے اور کٹر سے بھی تو کاٹ سکتی تھی جس طرح سے پیاز کرتی ہو

کٹر سے ٹھیک نہیں کٹ رہے تھے اور ویسے بھی تو ہاتھ کی محنت سے پتہ چلتا ہے کہ ہم کسی سے کتنا پیار کرتے ہیں اور پیاز تو میں اس لیے کٹر سے کاٹتی ہوں کہ اس میں ٹائم زیادہ لگتا ہے اور آنسو بہتے ہیں اس لیے کٹر سے کاٹ دیتی ہوں لیکن آپ کے لیے سلاد میں اپنے ہاتھوں سے کاٹنا چاہتی تھی تاکہ آپ کو پتہ چلے گا کہ میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں

وہ سوں سوں کرتی کردم کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

اور تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم یہ ثابت کرو کہ تم مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو ۔اب اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

وہ کرن ہے نہ آج اس کی بھابھی آئی تھی ہمارے گھر وہ کہہ رہی تھی کہ شوہر کے دل میں جگہ بنانے کے لیے اسے بتاتے رہنا چاہیے کہ آپ سے کتنا پیار کرتے ہو ضروری نہیں کہ لفظوں سے بتاؤ آپ اس کا خیال رکھے اس کے پسند کی چیزیں بنا کے اس کی ہر چیز کا دھیان

رکھ کر بھی اسے بتا سکتے ہو کہ آپ کتنا پیار کرتے ہو پیار لفظوں کا محتاج نہیں ہوتا ۔ اور میں بھی وہی کر رہی تھی کہ میرا ہاتھ کٹ گیا اور اتنا خون بہہ گیا میرا اس نے ایک نظر زمین کی طرف دیکھا جہاں کچھ بوندیں پڑی تھی

کوئی بات نہیں تم مجھ سے پیار کرتی ہو میں جانتا ہوں اور ایسے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم جو میرے لئے کر رہی ہو نا یہ ساری چیزیں تمہاری محبت کو ثابت کرتی ہیں تمہارا سب کچھ چھوڑ کر یہاں میرے پاس آنا میرا اتنا خیال رکھنا میرے کپڑے جوتے کھانا تم ہر چیز ٹائم پے کرنے کی کوشش کرتی ہو جب کہ یہاں آنے سے پہلے تمیں یہ سب کچھ آتا بھی نہیں تھا کیوں کیا اتنا پیار کافی نہیں ہے مجھ سے محبت ثابت کرنے کے لیے ۔اب کیا تاج محل بنوا ہوگی میری محبت میں وہ سیریز انداز میں کہتا اینڈ پر شرارت سے بولا

جی نہیں تاج محل آپ بنوائیں گے اب سب کچھ میں کروں ایک تو میرا اتنا سارا خون بہہ گیا مجھے لگتا ہے کہ مجھے بلیڈ لگے گا دھڑکن نے ایک بار پھر سے زمین پر گرا ہوا اپنا خون دیکھا جبکہ کردم اس کے انداز پر اسے اس کرسی سے اٹھا کر اپنے بیڈ روم میں لے گیا وہ جب اپنا خون دیکھنے والی تھی ایسا ہی کہنے والی تھی ۔

♡

دادا سائیں آج پورے ایک ماہ کے بعد اہانہ کے کمرے میں آئے تھے سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا سب کچھ بدل چکا تھا انہوں نے ساری زندگی اہانہ کی بیٹی کی قدر نہ کی اور جب اس کی قدر ہوئی تو وہ ان سے دور ہو گئی

شروع میں مقدم نے یہ سب کچھ ان کی عزت بچانے کی خاطر کیا تھا لیکن اب وہ یہ سب کچھ اپنے لیے کر رہا تھا آج پہلی بار مقدم نے انہیں اتنا ہرٹ کیا تھا وہ تو سوچتے تھے کہ وہ مقدم حوریہ کے بغیر سانس بھی نہیں لے پائے گا اور یہاں مقدم ایک اپنی دنیا میں بسانے جا رہا تھا

کتنی محبت تھی اس کی نظروں میں سویرہ کے لئے تو کیا حوریہ کی محبت کہیں کھو گئی کہاں چلی گئی تھی حوریہ وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے تھے لیکن وہ کہیں نہ ملی

ہم جانتے ہیں حوریہ ہم نے تمہیں بہت مایوس کیا ہے شاید تم ہمیں کبھی معاف نہ کرو لیکن ایک بار بس آجاؤ ابھی تو ہم نے تم سے اپنی غلطیوں کی معافی تک نہیں مانگی تھی کہاں چلی گئی ہو تم شاہ سائیں پریشانی سے اپنی کرسی پر بیٹھ کے اہانہ کی تصویر دیکھ رہے تھے جس میں انہیں حوریہ نظر آرہی تھی وہ اپنی بیٹی سے بھی شرمندہ تھے اپنی بیٹی کی آخری نشانی کو بھی نہ سنبھال پائے ۔

♡

جنید نے بھی بہت کوشش کی کہ مقدم کی طرح وہ بھی حوریہ کو نظر انداز کر دے لیکن نہیں کرپایا اس نے حوریہ کو صرف اپنی بہن کہا ہی نہیں بلکہ دل سے مانا بھی تھا

حوریہ کسی مصیبت میں ہو سکتی تھی کسی پریشانی میں ہو سکتی تھی اب تو مقدم کے ساتھ ساتھ کردم بھی اپنی روٹین میں واپس جاتا جا رہا تھا جیسے اسے بھی اب اپنی بہن کی پروا نہ ہو لیکن جنید اس طرح سے آنکھیں بند نہیں کر سکتا تھا اسے کسی بھی طرح حوریہ کا پتہ کروانا تھا اسی لئے اب کردم اور مقدم دونوں کو نظر انداز کر کے وہ اکیلے حوریہ کو ڈھونڈ رہا تھا

احمد شاہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی اسی لئے انہیں ہسپتال میں شفٹ کر دیا گیا تھا جبکہ یہ بات دھڑکن نہیں جانتی تھی اس وقت انہیں اپنی بیٹیوں کی ضرورت تھی

دھڑکن اس بارے میں کچھ جانتی نہیں تھی اور سویرا کو اب صرف مقدم کی پڑی تھی دادا سائیں نے خود اس سے کہا تھا کہ وہ دن کے وقت اسپتال میں جایا کرے

جس پر سویرا نے کہا کہ اسے مقدم کے دل میں اپنی جگہ بنانی ہے اسی لئے فی الحال وہ کہیں جانے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

کردم کے علاوہ مقدم بھی دو تین بار ہسپتال ہو کے آیا تھا دادا سائیں وہاں آئے تو وہ خود پریشان لگے

دادا سائیں نے بہت سمجھایا کہ ہمیں دھڑکن کو اس بارے میں سب کچھ بتا دینا چاہیے اور لندن میں ان کا علاج ہو سکتا ہے تو انہیں لندن چلے جانا چاہیے

جبکہ ان کا کہنا تھا کہ وہ سویرہ کو اپنے ساتھ لے کے جائیں گے اور سویرا جانے سے صاف انکار کر چکی تھی اس نے کہا تھا کہ یہاں اس کا شوہر ہے گھر ہے سسرال ہے وہ یہ سب کچھ چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ اور ویسے بھی اب مقدم سے اس کا نکاح ہو چکا تھا اسے احمد شاہ کی ضرورت نہیں تھی دادا سائیں کے بہت سمجھانے کے بعد احمد شاہ اپنے علاج کروانے کے لیے لندن جانے پر تیار ہو گئے تھے

لیکن وہ دھڑکن سے ملے بغیر جانا چاہتے تھے کیونکہ انہیں لگتا تھا کے دھڑکن ان کے چہرے سے ہی ان کی بیماری پکڑ لے گی ۔

وہ اس معاملے میں دادا سائیں بہت ضد کر کے بھی اپنی بات منوا نہیں پائے تھے

♡

سویرا شام سے مقدم کا انتظار کر رہی تھی رات کے دو بج چکے تھے اور مقدم کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا۔

آج خاص اس کے لئے اس کی پسند کے کلیر کی نائیٹ پہنے اپنا سراپا حسن بکھیرے بیٹھی تھی اور جس کے لیے یہ سب کچھ کیا تھا وہ تو بے خبر نہ جانے کہاں تھا۔

انتظار کرتے کرتے وہ نیند سے بے حال ہوگئی پہلے شام کو اس کی پسند کا کھانا بناتے ہوئے ہی کافی تھک چکی تھی۔

ہار کر وہ سونے کے لئے لیٹ گئی تو مقدم کے گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی

اب آئیں ہیں جب آدھی رات گزر چکی ہے وہ غصے سے بربڑاتے ہوئے باہر نکلی جب مقدم کو دروازے سے اس کے دوست اپنے کندھوں پر ڈالے آ رہے تھے

بھابی سائیں کو کمرے تک پہنچانا ہے آج ضرورت سے زیادہ ہی پی لی ہے

اس کا دوست اسے دیکھ کر مسکرایا اور پھر اسے لے کر وہ کمرے میں گئے

سویرہ ڈارلنگ آئی ریلی مس یو میں نے بہت مس کیا پورا دن بہت مس کیا بے بی تمہاری آنکھیں اس کے دوست ابھی اسے بیڈ پر لٹا ہی رہے تھے کہ جب بولنا شروع ہوا سویرا ان کے سامنے شرمندہ ہو کر رہ گئی

ہمیں لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے دونوں لڑکوں نے ایک دوسرے کی طرف اشارہ کیا اور وہ باہر جانے لگے تو سویرا اس کے قریب آ کر رکی

تمہاری آنکھیں حقیقت کا آئینہ ہیں وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچ کر خود پر گرانے لگا

تم بہت خوبصورت ہو ۔

اسے سختی سے خود میں بھیجتے ہوئے سرگوشیانہ انداز میں بولا

مقدم سائیں آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے اس کی باہوں میں وہ تڑپ کر رہ گئی ۔

پر میں تو صرف تمہیں پیار کر رہا ہوں وہ بدحواس ہوئے بولا

یہ کون سا طریقہ ہے پیار کرنے کا میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ میں نشے میں آپ میرے قریب نہیں آؤ گے اچھے سے جانتی ہوں میں مرد نشے میں انسان سے حیوان بن جاتا ہے ۔

وہ اسے خود سے دور کرتی کمرے سے باہر جانے لگی جب مقدم نے بیڈ سے اٹھ کر اسے پکڑ کے ایک بار پھر سے اپنی طرف کھینچا

میں انسان ہوں یا حیوان تم میرے نکاح میں ہو تمہارا فرض بنتا ہے مجھے برداشت کرو اگلے ہی لمحے وہ اسے بیڈ پر دھکا دیتے ہوئے بولا

معاف کیجیے گا مقدم سائیں لیکن میں سویرہ ہوں حوریہ نہیں ہوں جس پر آپ کی یہ زور زبردستی اور بے دردی چلے گی وہ اسے دھکا دیتے ہوئے بیڈ سے اٹھے اور اپنا دوپٹہ اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئی اس وقت اس کے قریب رکنا سویرا کو مناسب نہ لگا۔

وہ کافی دیر انتظار کرتی رہی شاید وہ اس کے پیچھے آئے گا۔لیکن وہ نہ آیا سو گئے ہوں گے سویرا خود سے کہتی بیڈ پر آ بیٹھی

جبکہ مقدم کا انداز آج اسے بالکل اچھا نہ لگا تھا۔لیکن جو بھی تھا اسے اس طرح سے مقدم کو خود سے دور نہیں کرنا چاہیے تھا کہیں وہ اس بات پر اس سے ناراض نہ ہو جائے

♡

یہ کیا ہو رہا ہے وہ تھوڑی دیر پہلے ہی کالج کے واپس آئی تھی اور کام ختم ہونے کی وجہ سے آج کردم بھی جلدی کر واپس آ گیا تھا

پڑھائی کر رہی ہوں ہماری ٹیچر ریحانہ بہت سخت ہیں اب تو وہ مجھے اسپیشل بھی نہیں سمجھتی مجھے بھی ڈانٹتی ہیں دھڑکن نے جب اسے آکر یہ بتایا تھا کہ سب لوگ اسے اسپیشل ٹریٹ

کرتے ہیں اور اسے اچھا نہیں لگتا تو کردم خود اس کے کالج گیا تھا اور وہاں کی ٹیچر سے بات کی تھی کہ دھڑکن بھی ان کا اسٹوڈنٹ ہے

اور دھڑکن ساتھ بھی نارمل رہا کریں

اب وہ بھی ایک عام اسٹوڈنٹ کی طرح کالج میں رہ رہی تھی اور اب اس کی بہت ساری دوست بھی بن چکی تھی ۔

پر اب عام اسٹوڈنٹس کی طرح اسے بھی بہت ڈانٹ پڑ رہی تھیں خاص کر اردو کے پریڈ میں بس آج کل وہ اردو پڑھنے میں کچھ زیادہ ہی مصروف تھی

لیکن دھڑکن کل تو سنڈے ہے نا سنڈے کو چھٹی ہوتی ہے تم یہ سب کچھ کل کر لینا پھر الحال مجھے وقت دو وہ اس کی کتابیں بند کرتا ہوا اس کا ہاتھ کھینچ کر اپنی طرف لے آیا

کردم سائیں باقی بکس کل پڑھوں گی آج اردو پڑھنے دیں وہ پھر سے کتاب کھولنے لگی جب کردم نے ایک دفعہ پھر سے اپنی طرف کھینچا

تھوڑا سا ترس کھاؤ دھڑکن سائیں تم اچھی سٹوڈنٹ بننے کے چکر میں اپنے شوہر پر بالکل دھیان نہیں دے رہی ہو اور اگر تم نے ایسا کیا تو میں بالکل اچھا ہسبینڈ نہیں رہوں گا ۔

وہ اس کی بکس بند کرتے ہوئے اسے کرسی سے اٹھا کر باہر لے آیا ۔

لیکن کردم سائیں میں نے تو آپ کو اچھے ہزبینڈ کا سرٹیفکیٹ دیا ہی نہیں تو آپ نے اپنے پاس سے کیسے اندازہ لگا لیا کہ آپ اچھے ہسبنڈ ہیں یا نہیں وہ اس کے گردن میں باہیں ڈالتی

اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی جبکہ اس کی کیٹی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پیچھے آرہی تھی ۔

یار دھڑکن تم نے اسے کتنی بری عادت ڈال دی ہے ہمارے پیچھے چلنے کی وہ اسے دیکھ کر بولا

ایسا مت کہیں میری کیٹی کو کوئی گندی عادت نہیں ہے وہ بہت سویٹ ہے دھڑکن منہ بسور کر بولی

ویسے ہم کہاں جا رہے ہیں اسے دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگی

ڈیٹ پے کردم نے سرگوشی نما آواز میں کہا تو وہ مسکرائی

مطلب آپ مجھے ڈیرے پر لے کے جا رہے ہیں وہ جب سے یہاں آئے تھے تب سے ہی دھڑکن نے دیکھنے کا شوق پال رکھا تھا اور کردم نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ وہ ایک دن اسے ڈیٹ پرڈیرے پر لے کے جائے گا اس کے چہکنے پر وہ مسکرایا

ہاں میری جان ہم ڈیرے پر جا رہے ہیں ۔

پہلے مجھے نیچے اتریں میں چل کے جاؤں گی باہر گاؤں والے کیا کہیں گے

کہیں گے کردم سائیں اپنی پٹا کا سائیں سے بہت پیار کرتا ہے اس کے پاؤں گندے نہ ہوجائیں اسی لئے اسے اٹھا کے لے کر چل رہا ہے ۔

کردم نے شرارتی انداز میں آنکھ دبائی

بالکل بھی نہیں میں اپنے پیروں پر چلوں گی وہ تیز تیز ہاتھ پیر ہلاتی اگلے ہی پل نیچے تھی اور اپنا دوپٹہ سر پہ سجا تی ہوئی گھر سے باہر نکلی ۔

اور کردم نے جب کیٹی کی طرف اشارہ کیا تو وہ اسے بھی اپنی باہوں میں اٹھاتی اس کے آگے آگے چل دی پھر اسے احساس ہوا کہ اسے تو ڈیرے کا راستہ ہی نہیں آتا خیر کردم کے پیچھے چلنا اس نے زیادہ بہتر سمجھا ۔

♡

مقدم باہر آیا تو سویرا اسے سامنے سے آتے دکھائی دی اس پر ایک ناگوار سی نظر ڈالتا وہ سیڑھیاں اترنے لگا

مقدم سائیں آپ مجھ سے خفا ہیں وہ تقریبا بھاگ کر اس کے قریب آئی تھی

کیا مجھے نہیں ہونا چاہیے الٹا اس سے سوال کرنے لگا

بلکل ہونا چاہیے میں نے حرکت ہی ایسی کی ہے پلیز مجھے معاف کر دیں میرا وہ ہرگز مطلب نہیں تھا

تمہارا کیا مطلب تھا اور کیا نہیں مجھے بس یہ پتا ہے کہ تم نے مجھے دوھکارا رہا ہے ۔میرے قریب آنے پر تو مجھ سے دور رہتی ہو

کل رات تم اپنی مرضی سے میرے کمرے سے آئی تھی اب میرے کمرے میں واپس مت آنا کیوں کہ جو مقدم کو ایک بار انکار کرتا ہے مقدم شاہ اسے پلٹ کر کبھی نہیں دیکھتا

لیکن تمہاری آنکھیں ۔وہ جاتے جاتے اس کے پاس پلٹ آیا

میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں صرف تمہاری آنکھوں کی وجہ سے ۔
اب جاؤ موڈ ٹھیک کرو اور رات کو میرا موڈ ٹھیک کرنا وہ اس کا گال تھپتھپتا بنا کسی سے کچھ کہیں حویلی سے باہر نکل گیا۔

♡

ماشاءاللہ سویرا بیٹا تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو آج تو میرا بیٹا بچ کر دکھائے تم سے ۔
سویرا اپنے تمام تر جلوے بکھیر رہی تھی آج وہ دل سے صرف اور صرف مقدم کے لیے تیار ہوئی تھی حسین تو وہ پہلے ہی بہت تھی لیکن آج اس کی تیاری نے اسے چار چاند لگا دیے تھے ۔
میرا بھی یہی ارادہ ہے اماں سائیں کے آپ کا بیٹا آج مجھ سے بچ نہ جائے
لیکن آپ ذرا احتیاط کیجئے گا کل کی طرح کمرے میں نہ جائیے گا منہ اٹھا کر خیر شام ہونے والی ہے مقدم سائیں کبھی بھی واپس آتے ہوں گے وہ اماں سائیں کو شرمندہ دیکھ کر بولی
اور اگر آج رات وہ نشے میں بھی ہوئے نہ تو بھی میں ان کو خود سے دور کرنے کی کوشش ہرگز نہیں کروں گی ۔
کل بھی وہ مجھ سے خفا ہوگئے تھے اب میں انہیں خود سے کبھی ناراض نہیں ہونے دوں گی ۔
وہ خود کو آئینے میں دیکھتی خود سے عہد کرتے ہوئے بولی

♡

تاشہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری دیکھ رہی تھی جب اچانک اس کا سر گھوما اس سے پہلے کہ وہ گرتی جنید نے اسے پکڑ لیا

کیا ہوا حسین سجنی تم تو گرتی پھر رہی ہو کچھ کھایا پیا کرو اگر یہی حالت رہی تو تو بیمار پڑ جاؤ گی

۔ ارے نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں ۔

اچھا اب تم بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں وہ اسے مطمئن کر کے اپنی طرف متوجہ کرنے لگی جبکہ وہ اسے جواب دینے کی بجائے آگے پیچھے دیکھنے لگا ۔

میں تم سے پوچھ رہی ہوں جنید میں کیسی لگ رہی ہوں بتاؤ مجھے اس کے اگنور کرنے پر وہ تمتیلاکررہ گئی

جنید میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم بتا رہے ہو یا وہ اسے غصے سے گھورنے لگی جبکہ جنید کا سارا دھیان اپنے موبائل پہ تھا

جنید سائیں میں کیسی لگ رہی ہوں پلیز بتائیں مجھے تاشہ نے اس بار عزت کے دائرے میں رہتے ہوئے اسے نہ صرف آپ کہہ کر مخاطب کیا بلکہ بہت لاڈ سے جنید سائیں بھی کہا جس پر جنید نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا

شہزادی لگ رہی ہو جو کیسی محل سے بھٹک کر جنگلوں میں نکل آئی ہو ۔۔ اور انہی جنگلوں میں موجود ایک مسافر کو اپنا دیوانہ کر چکی ہو۔اتنا دیوانہ کے اب وہ دیوانہ تمہیں دیکھے بغیر رہ ہی نہیں سکتا میرہ حسین سجنی ۔

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے بولا ۔
جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی

♡

ارے مقدم سائیں آپ یہاں اندر آئیں باہر کیوں کھڑے ہیں کردم اسے دیکھ کر خوش دلی سے بولا جب کہ وہ منہ بنائے اندر داخل ہوا
بس بہت ہو گیا کردم سائیں آپ جو کہہ رہے ہیں میں کر رہا ہوں اور اس کے باوجود بھی آپ مجھے نہیں بتا رہے کہ میری .....
وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ دھڑکن باہر آگئی
مقدم لالہ شکر ہے آپ کو بھی وقت ملا آنے کا اسے اتنے دنوں کے بعد دیکھ کر وہ سارے گلے شکوے بھلا کر اس سے ملنے لگی
کیسی ہو گڑیا اور تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے اس سے ملتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا جبکہ منہ ابھی بھی اس کا بنا ہوا تھا
دھڑکن تم چائے بناؤ اپنے لالہ کے لئے تب تک ہم اندر بیٹھتے ہیں ۔
کردم نے دھڑکن سے کہا تو مقدم کے کان کھڑے ہو گئے
استغفراللہ دھڑکن میرے لئے چائے مت بنانا تمہاری چائے پی کر مجھے پندرہ دن نیند نہیں آئے گی

خدا کے لئے میں سونا بھی چاہتا ہوں وہ دھڑکن کو روکتے ہوئے بولا تو دھڑکن کا منہ بن گیا جس پر کردم کو ترس آ گیا

تمہاری چائے کی لوگوں کو قدر ہی نہیں ہے صرف میں قدر کرتا ہوں تمہاری چاہے کی جاؤ میری جان بناو میرے لیے چائے نہیں پینی نہ سہی مقدم سائیں لیکن میری بیوی کی بے عزتی مت کرو وہ انگلی دکھا کر بولا جس پر دھرکن کا موڈ پھر سے خوشحال ہو گیا

جبکہ ان دونوں کو باتیں کرتے ہوئے چھوڑ کر مقدم نے بیٹھک کا راستہ لیا

دیکھو مقدم سائیں تھوڑا سا صبر کرو

مجھ سے نہیں ہوتا مقدم نے اس کی بات کاٹی

مقدم جب تک سویرہ سب کچھ بتا نہیں دیتی تب تک ہم

حوریہ کو سامنے نہیں سکتے وہ بھی تب جب ملک پر حملہ ہوا ہے وہ جو کوئی بھی ہے حوریہ کو ہی نہیں بلکہ ملک کو بھی مارنا چاہتا ہے

اور یہ ملک پر تیسرا حملہ تھا حوریہ کے غائب ہونے کے بعد کردم نے سمجھاتے ہوئے کہا

میں اپنی حوریہ کی حفاظت کر سکتا ہوں کردم لیکن اس کے بغیر نہیں رہ سکتا اب پلیز مجھے بتاؤ کہ تم نے حوریہ کو کہاں رکھا ہے

مقدم سمجھنے کی کوشش کرو میں نے اسے جس جگہ پر رکھا ہے وہ وہاں محفوظ ہے تم کیوں نہیں سمجھ رہے اگر وہ اس رات اپنی جان بچا کر وہاں سے نہیں بھاگتی تو وہ آدمی اسے مار دیتا

جب تک ہمہیں پتہ نہ چلے کہ آخر کون ہے جو حوریہ کا جانی دشمن بنا ہوا ہے میں حوریہ کو منظر عام پر نہیں لا سکتا

اور یہ بات ہمہیں سویرا کے علاوہ اور کوئی نہیں بتا سکتا کہ وہ کون ہے اور حوریہ کی جان کیوں لینا چاہتا ہے وہ جو کوئی بھی ہے ہمارا نہیں بلکہ ملک کا دشمن ہے ملک سے انتقام کی خاطر وہ حوریہ کو بھی جان سے مار دینا چاہتا ہے

تھوڑا سا صبر کرو مقدم حوریہ جہاں بھی ہے بالکل ٹھیک ہے تم بس سویرہ کو اپنی باتوں میں لگاؤ اسے اپنی محبت کا یقین دلاؤ کم از کم اتنا یقین کہ وہ تمہیں اس انسان کا نام بتا دے جو حوریہ کو مارنا چاہتا ہے

لیکن کردم سائیں وہ لڑکی میری میری جان نہیں چھوڑتی ۔دل تو کرتا ہے بالوں سے پکڑ کر اس کا سر دیوار دے ماروں کہتی ہے کہ وہ میری حوریہ سے بہتر ہے میری حوریہ کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہے نہ اپنی فکر ہے نہ ہمارے خاندان کی گھٹیا لڑکی

مقدم اس نے تمہیں پانے کے لیے یہ سب کچھ کیا ہے اس نے تمہیں حاصل کرنے کے لیے تمہارے دشمنوں سے ہاتھ ملایا اگر تم اسے مل جاؤ گے تو وہ ان دشمنوں کا کیا کرے گی وہ خود تمہیں ان کا نام بتائیے گی بس تم اپنی پلاننگ تیار رکھنا جیسا ہم نے سوچا ہے ویسا ہی ہونا چاہیے اور اس بارے میں کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے

اب کہاں جا رہے ہو کردم کے بولتے بولتے وہ اٹھ کھڑا ہوا

جا رہا ہوں آوارہ گردیاں کرنے کم از کم گھر تو نہیں جاؤں گا آج رات وہ چڑیل میری عزت لوٹ لے گی مقدم نے اتنی معصوم شکل بنا کر کہا جیسے ساری دنیا کی معصومیت اسی پے ختم ہوتی ہو

جب کہ اس کی بات پر کردم کا قہقہ اتنا بلند تھا کہ کچن میں کھڑی دھڑکن گھبرا کے رہ گئی یہ دونوں بھائی جب ساتھ ہوتے ہیں انہیں کیا دورے پڑتے ہیں اوپر بڑبڑاتے ہوئے چائے کپ میں اڈیلنے لگی

♡

وہ خاموشی سے گھر سے نکلا کسی سے کچھ بھی کہے بنا اپنے کام پر چلا گیا سارا دن مزدوروں کے ساتھ سکول کی بلڈنگ پر لگے رہنے کے بعد اس نے گھر کا راستہ لیا

لیکن گھر جانے کے بجائے وہ سامنے والے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے زاہد سے کہنے لگا

زاہد مجھے تمہارا بائیک چاہیے ذرا کردم کے کہنے کی دیر سے زاہد بھاگتے ہوئے چابی لاکر اسے دینے لگا

میں تقریبا ایک گھنٹے میں واپس آ جاؤں گا وہ زاہد کو کہتے ہوئے بائیک لے کر کہیں نکل گیا

وہ کہاں جا رہا تھا جنید نہیں جانتا تھا بس اسے یقین تھا کہ وہ حوریہ کے معاملے میں اتنا بے خبر نہیں رہ سکتا وہ جانتا تھا یہ غلط ہے اور ایسا نہیں کرنا چاہیے لیکن پھر بھی کردم کا پیچھا کرنا بہت ضروری تھا

راستے میں ایک بار کردم نے اپنی بائیک روکی اور ہر طرف دیکھا اور کسی کو نا پاکر کر مطمئن سا آگے کی طرف جانے لگا اس کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی جنید نے اپنی بائیک نکالی اور اس کے پیچھے نکل گیا

کچھ ہی دیر میں کردم ایک چھوٹے سے مکان کے سامنے کھڑا تھا

دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک بوڑھی عورت باہر نکلی وہ کردم کو اس طرح سے پیار کر رہی تھی جیسے اس کی سگی ماں ہو

کردم اس سے محبت وصولتا اندر چلا گیا جبکہ جنید وہی بائیک کچھ فاصلے پر روکے اس گھر پر نظر رکھے ہوئے تھا

تھوڑی ہی دیر میں کردم واپس باہر آیا اس عورت سے ملا اور پھر بائیک پر بیٹھا تھا

اس بوڑھی عورت کو خدا حافظ کرنے کے بعد اس نے دروازے کی طرف ہاتھ ہلایا تھا یقیناً دروازے کے پیچھے بھی کوئی تھا لیکن کون یہ اب جنید نے جاننا تھا

♡

سائیں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کردم سائیں جہاں گے تھے وہاں دو لوگ تھے

جنید کیا تم اس عورت کو جانتے ہو جو کردم سے مل رہی تھی دادا سائیں نے بے صبری سے پوچھا

نہیں سائیں عورت کو نہیں دیکھ پایا اس نے بہت بڑی چادر کر رکھی تھی اور میں کافی فاصلے پر تھا لیکن اس بات کا مجھے یقین ہے کہ اندر کوئی تو موجود تھا اگر آپ کہیں تو میں ابھی آپ کو اس جگہ پر لے لوں گا جنید نے فوراً کہا

جب کہ کوئی اور تھا جو دروازے پر ان کی ساری گفتگو سن رہا تھا۔

ٹھیک ہے جنید مجھے ابھی اسی وقت اس جگہ پر لے چلو دادا سائیں کے کہنے پر جنید فورا باہر گاڑی کی طرف دوڑا تھا ۔

♡

سائیں زاہد کا موٹر سائیکل کھڑا ہے اس کا مطلب ہے کہ کردم سائیں اس وقت یہی موجود ہیں وہ یہاں روز آتے ہیں ۔

کچھ تو خاص ہے یہاں

جنید نے گاڑی سے نکلتے ہوئے اس ان کی سائیڈ کا دروازہ کھولا

کھٹکھٹاودروازہ ہم بھی تو دیکھیں یہاں ایسا کیا خاص ہے اپنے پیچھے مقدم کی آواز سن۔کر دادا سائیں نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو مقدم سائیں اسے اپنے پیچھے دیکھ کر وہ پوچھنے لگے

وہی جو آپ کر رہے ہیں کردم سائیں کا پیچھا چلو دروازہ کھٹکھٹاؤ اس نے کہتے ہوئے جنید کو حکم دیا ۔

داداسائیں کا اشارہ ملتے ہی وہ دروازے کی جانب بڑھا اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھٹکھٹاتا کسی نے دروازہ کھول دیا

دادا سائیں جنید مقدم سائیں آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں ان سب کو یہاں دیکھ کرکردم بوکھلا کر بولا۔

یہی سوال ہمارا بھی ہے کردم سائیں دادا سائیں نے کہا

میں تو یہاں نانی سے ملنے آیا تھا آپ نے ہی تو کہا تھا دادا سائیں کے ان کی طبیعت بہت خراب ہے اور انہیں میری ضرورت ہے وہ حویلی چھوڑ کر اپنے آبائی گھر میں شفٹ ہو چکی ہیں اسی لیے میں اکثر ان سے ملنے آتا ہوں۔

اور کون کون رہتا ہے یہاں داداسائیں اس کی بات سے متاثر نہیں ہوئے تھے

اور کوئی نہیں بس میری نانی رہتی ہیں اور ان کے ایک نوکرانی خدیجہ خیر میں نے مل لیا اپنی نانی سے چلیں حویلی چلتے ہیں کردم نے راستے کی طرف اشارہ کیا

کردم سائیں ہم یہاں تک آئیں ہیں تو آپ کی نانی سے مل کر جائیں گے کیوں داداسائیں مقدم اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے آگے بڑھا

وہ سو گئیں ہیں مقدم سائیں کردم نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس دروازے سے پرے کرنا چاہا

اچھا مقدم اچھا کو گھسیٹتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا

میری حوریہ جاگ رہی ہوگی چلیں اس سے مل کر چلتے ہیں یا اسے اپنے ساتھ لے کر چلتے ہیں ۔

مقدم اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹاتے ہوئے ایک بار پھر سے دروازے کی طرف قدم بڑھا

مقدم سائیں حوریہ یہاں اندر نہیں ہے اماں سائیں نے باہر آ کر کہا ۔

یہاں صرف میں اور میری ایک ملازمہ رہتی ہے اور عورتوں کا گھر ہے اس طرح سے آپ اندر نہیں جا سکتے

آپ تو کہہ رہے تھے کردم سائیں کے نانی سورہیں ہیں اور یہ یہ تو جاگ رہیں ہیں اور ماشاءاللہ سے ان کی طبیعت بھی کافی سہی لگ رہی ہے مجھے جب ڈیڑھ ماہ پہلے وہ ان سے ملا تھا تب وہ کافی نڈھال لگ رہی تھی لیکن آج خوبصورت اور صحت مند نظر آ رہیں تھیں

بس نواسے سے ملنے کا اثر ہے پھر ملاقات ہوگی وہ دروازہ بند کرنے لگیں تومقدم نے بیچ میں ہی ہاتھ رکھ دیا ۔

آپ کو اتنی جلدی کیوں ہمیں یہاں سے بھیجنے کی آپ تو ایسے گھبرا رہیں ہیں جیسے کوئی چوری کرتے ہوئے پکڑی گئیں ہوں

مقدم بدتمیزی مت کرو دادا سائیں نے ٹوکا

تو آپ ان سے کہیں کے سیدھے طریقے سے میری حوریہ کو میرے حوالے کر دیں تاکہ میں یہاں سے چلا جاؤں ۔مقدم نے داداسائیں کو گھورتے ہوئے کہا یقینا ان کی بیچ میں مخالفت اسے پسند نہ آئی تھی

وہ کہہ رہی ہیں کہ حوریہ اندر نہیں ہے چلو یہاں سے اس کی بد تمیزی کو دیکھتے ہوئے دادا سائیں نے فی الحال یہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا

تو کیا کہتی ہیں آپ حوریہ اندر نہیں ہے وہ انہیں دیکھ کر کہنے لگا تو انھوں نے نفی میں سر ہلایا

۔

مقدم ہاں میں سر ہلاتا ہوا گاڑی کی طرف آیا سب نے سکون کا سانس لیا کہ وہ واپس جانے کے لیے تیار ہو چکا ہے لیکن گاڑی میں بیٹھنے کے بجائے وہ گاڑی کی ڈگی کی طرف گیا اور اگلے ہی پل وہ لوہے کا راوڈ نکالتا ہوا اس واپس وہیں پر آکر رکا ۔

مقدم یہ راوڈ یہاں کیوں لائے ہو دادا سائیں کو اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی آخر یہ کرنے والا تھا

نانی کی غلط فہمی دور کرنے جا رہا ہوں ۔انہیں لگتا ہے کہ حوریہ اندر نہیں ہے لیکن ابھی دو منٹ میں اسی دروازے سے باہر نکلے گی ۔مقدم نے یقین سے کہتے ہوئے راوڈ اٹھا کر اپنے سر پر دے مارا ۔

مقدم سائیں یہ کیا کر رہے ہیں داداسائیں چلاتے ہوئے اس کی طرف بڑھیں

دور رہیں مجھ سے اگر میری حوریہ یہاں نہیں ہے تو مجھے میری غلط فہمی دور کرنے دیں لیکن وہ یہاں ہے اور میں ابھی آپ سب کی غلط فہمی دور کروں گا ۔

اس نے کہتے ہوئے وہ راوڈ ایک بار پھر سے اپنے سر پر دے مارا ۔ خون کی لہروں سے چہرہ مکمل سرخ ہو چکا تھا

۔مقدم یہ کیا بے وقوفی ہے ۔کردم نے اسے روکنا چاہا لیکن اس کے قریب آنے سے پہلے ہی وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور ایک بار پھر سے راوڈ اپنے سر پہ دے مارا ۔

سر ایک بار چکرا کے رہ گیا آنکھیں بند ہونے لگیں جب ایک نازک مگر زور دار تھپڑ اس کے گال پہ آ لگا ۔اور اس کے ساتھ ہی مقدم کے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آگی ۔اور اس نے بنا کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں چھپا لیا ۔

♡

چھوڑیں مجھے میں کہتی ہوں مقدم سائیں کوئی تعلق نہیں ہے میرا آپ سے آپ کو چھوڑ کے آئی ہوں میں جا کر رہے ہیں اسی چڑیل کے ساتھ وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ مقدم سب کچھ بھول آئے صرف اسے اپنے سینے میں چھپائے تھا ۔

اور دادا سائیں کو اس کے خون کی فکر کھائے جا رہے تھے اور کردم جنید کو گھور رہا تھا جو انہیں یہاں تک لایا تھا

کردم سائیں اگر آپ مجھے پہلے بتا دیتے تو میں ایسی غلطی نہ کرتا وہ نظریں چرا کر بولا جبکہ آجکل کردم کا پہلی بار سے تھپڑ لگانے کو دل کر رہا تھا

بس کرو بے شرمو یہ سب کچھ اپنے کمرے میں کیا کرو وہ مقدم کو شرم دلانے والے انداز میں بولیں حوریہ بیٹا اندر لے کے چلو اسے اور اس کے سر پر کچھ باندھو کتنا خون ضائع ہوگیا ہے اس کا ۔

نہیں ہمیں کہیں نہیں جانا حوریہ میرے ساتھ چلے گی مقدم اسے اپنی باہوں میں لے لئے اپنے بہتے ہوئے ان کی پرواہ کیے بغیر بولا

کہیں نہیں جاؤں گی اور آپ کے ساتھ تو ہرگز نہیں جاؤں گی آپ کو میری بالکل پروا نہیں ہے میں یہاں اپنی دادی کے ساتھ بہت خوش ہوں وہ اب بھی اپنا آپ چھڑواتی اپنے دوپٹہ اس کے سر پر رکھے ہوئے خون روکنے کی کوشش کر رہی تھی ۔

حوریہ میں نے کہا تھا نا میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا تو پھر اس طرح سے گھر چھوڑ کے آنے کا کیا فائدہ ہے ۔

تم گھر چلو تم جو کہو گی میں کرونگا مجھے کچھ نہیں جاننا بس تم میرے ساتھ رہو اس کا ہاتھ زبردستی پکڑے اپنے ساتھ لے جانے لگا

ہاں آپ کے ساتھ گھر چلوں تاکہ آپ جا کر اس چڑیل کے ساتھ رہیں اور مجھے کوئی بھی آگے قتل کر جائے ۔اگر اس رات وہاں نہیں آتی کہ وہ آج بھی مجھے مار دیتا ۔

آپ کو اندازہ بھی ہے کہ اس کے پاس کتنا بڑا چاقو تھا آپ تو اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش ہیں نہ آپ کو کیا پروا کے میرا کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے کوئی مجھے جان سے مار دینا چاہتا ہے ۔

میں یہاں ٹھیک ہوں مقدم سائیں وہ اب بھی اپنا آپ چھڑوا رہی تھی

میں تمہاری حفاظت کروں گا حوریہ میں تم پر انچ بھی نہیں آنے دوں گا بس آخری بار میرا یقین کر لو میں تمہیں اس نکاح کہ بھی وجہ بتاؤں گا

گھر چلو میں تمہیں سب کچھ بتاوں گا

ہاں بیٹا گھر چلو ہم نے تو تمہارے بغیر وہ گھر کبھی دیکھا نہیں اسی لئے تمہاری کمی اتنی شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ ہمیں تو رات بھر نیند نہیں آتی اس بار دادا سائیں نے التجا کی تو وہ خاموش ہو کر کردم کو دیکھنے لگی

ٹھیک ہے اگر آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ حوری گھر میں محفوظ رہے گی تو مجھے وہاں لے جانے میں کوئی اعتراض نہیں ۔

لیکن مجھے اعتراض ہے اگر میں گھر جاوں گی تو مقدم سائیں سے میرا کوئی تعلق نہیں ہو گا دماغ خراب ہوکیا ہے ایک لگا کے ساری عقل ٹھکانے لگا دوں گا تعلق نہیں کی بچی ۔ مقدم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

مقدم سائیں آپ بھول گئے ہیں کہ آپ میری جگہ کسی اور کو دے چکے ہیں گھر میں اور ایک سوتن کے ساتھ میں ساری زندگی نہیں گزار سکتی اس کے انداز نے حوریہ کو بھی غصہ دلادیا۔

ٹھیک ہے تم گھر تو چلو باقی سب کچھ ہم بعد میں تہہ کریں گے۔ فی الحال وہ حوریہ کی شکل دیکھ کر بہت خوش تھا اسی لیے اسے بالکل نہیں چھیڑنا چاہتا تھاآگے اس کے ساتھ رہنا یا نہ رہنا وہ مقدم نے گھر جا کے تہہ کر لینا تھا اور ویسے بھی اسے اپنی حوریہ کے پاس جانے سے خود حوریہ بھی نہیں روک سکتی تھی فی الحال اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ وہ بالکل ٹھیک ہے اور گھر چل رہی ہے۔

ویسے بھی حوریہ ان کے خاندان کی وہ پہلی عورت تھی اس نے اپنے شوہر کے ہاتھ اٹھایا تھا۔

♡

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں انہیں اپنے گھر دیکھ کر حیدر کو غصہ آ رہا تھا ان کی شکل نہ دیکھنی پڑے صرف اسی لئے تو وہ تائشہ سے ملنے ان کے گھر تک نہیں گیا

ورنہ اس سے پہلے وہ جب بھی پاکستان آیا تھاتائشہ سے ملنے ان کے گھر ضرور جاتا تھا

تم سے ملنے آئی ہوں حیدر تم پاکستان آئے ہوئے ہیں اور اپنی ماں سے نہیں ملے۔

کون سی ماں کس کی ماں وہ جو بیس سال پہلے دولت کے لیے مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔

یا وہ ماں جو دولت کے لیے اپنی بیٹی کو دن رات مارتی ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا آخر آپ کا پلان فیل کیسے ہو گیا وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری بہن کو جنید پسند آ گیا اور اس نے شادی کرلی ورنہ تو آپ میری بہن کا بھی استعمال کرتی اس دولت کی لالچ میں

ایسا نہیں ہے حیدر میں تو صرف تمہیں اور تائشہ کو ایک بہترین زندگی دینا چاہتی تھی میں نے یہ سب کچھ تم دونوں لئے کیا اور میں بہت جلدی تائشہ کو اس جیند سے طلاق دلوا کر واپس حویلی لاؤں گی اور اس کی شادی کردم سے کرواؤں گی ۔رضوانہ نے صفائی پیش کرنے والے انداز میں کہا

خدا کے لئے اماں اسائیں اپنے لالچ کو ہماری بہتری کا نام دے دیں ۔

اور جینے دیں ہمیں تائشہ کے ساتھ اب کچھ غلط مت کیجئے گا وہ جنید کے ساتھ بہت خوش ہے ۔اور پلیز اسے خوش رہنے دیجئے اور جہاں تک میرا سوال ہے تو نہیں میرے پاس میرے باپ کی چھوڑی ہوئی بہت دولت ہے مجھے کسی دوسرے کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کی ضرورت نہیں چلیں جائیں یہاں سے میں آپ کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتا کم ازکم اس وقت تو نہیں ۔

وہ کہتے ہوئے وہیں سے اندر چلا گیا اور اپنے آپ کو لاک کر دیا 20 سال سے وہ اس در واپس نہیں آئیں تھیں ۔

آج اپنے بیٹے کی چاہت انہیں یہاں کھینچ لائی لیکن وہ پھر بھی اندر نہ گئیں ۔کیونکہ ان کا ارادہ تائشہ کے پاس جانے کا تھا

♡

وہ ابھی گھر واپس آیا تھا اور گھر آتے ہی تائشہ کو حوریہ کے واپس ملنے کی خوشخبری سنائی

کیاوہ کردم سائیں کے پاس تھی کردم سائیں نے یہ بات سب سے کیوں چھپائی جنید نے سب کچھ بتایا تو وہ پوچھنے لگی

کیوں کہ اس کی جان کو خطرہ ہے کوئی اسے جان سے مار دینا چاہتا ہے اور ہمیں سویرا پہ شک ہے کہ وہ اس شخص کو جانتی ہے جو حوریہ کو مارنا چاہتا ہے اور کردم سائیں وجہ جاننا چاہتے تھے کہ اس شخص کی حوریہ کے ساتھ کیا دشمنی ہے

وہ تو کبھی اکیلے گھر سے باہر بھی نہیں نکلی تو اس شخص کو حوریہ اس سے ایسی کیا دشمینی ہے کہ وہ سے اس کی جان لے لینا چاہتا ہے حوریہ کے غائب ہونے کے دوران دو تین بار ملک پر اٹیک ہوئے ہیں سب کو لگتا ہے کہ وہ صرف حوریہ کا نہیں بلکہ ملک کا بھی دشمن ہے ۔

ویسے خوشبو میری پیاری آرہی ہے کیا بنایا ہے اسے پریشان دیکھ کر جنید اس کا دھیان بٹانے لگا تو وہ مسکرائی

میں نے اچار گوشت بنانا ہے ابھی روٹیاں ڈالتی ہوں مل کے کھائیں گے تائشہ مسکرا کر اٹھی

جب جنید نے اس کا ہاتھ تھام کے اپنی طرف کھینچا ۔

آج میں نے تمہیں بتایا نہیں تم کتنی پیاری لگ رہی ہو اس کے چہرے سے بال ہٹاتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے شرارتی انداز میں بولا ۔

جنید کی نظر اس کے آنکھوں سے ہوتے ہوئے چھوٹی سی ناک ٹھہری اور پھر لبوں سے ہوتے ہوئے اپنے دشمن اس قاتلانہ تل پر ۔

اس سے پہلے کہ وہ اس تل کو اپنی ظلم کا نشانہ بناتا کوئی بنا اجازت اندر داخل ہوا ۔

پل میں تائشہ کا سرخ رنگ بدلتے زرد پڑنے لگا ۔

مجھے میری بیٹی سے اکیلے میں بات کرنی ہے تم ذرا باہر جاؤ رضوانہ اسے حکم دیتے ہوئے انداز میں بولی تو وہ احتراماً مسکرا کر اٹھا

ٹھیک ہے آپ دونوں باتیں کریں میں آپ کے لئے چائے لے کے آتا ہوں ۔

ضرورت نہیں ہے میں بس اپنی بیٹی سے بات کرنا چاہتی ہوں تم اپنی شکل دفع کرو یہاں سے ۔وہ غصے سے بولیں ان کے انداز پر غصہ تو جنید کو بھی بہت آیا تھا ۔ لیکن ان کا احترام کرنا اس پر فرض تھا کیونکہ وہ اس کے لیے ماں کا مقام رکھتیں تھیں

اندر چلو انھوں نے تائشہ کو اشارہ کیا جب تائشہ نے ڈرتے ہوئے اندر کی طرف قدم بڑھائے اور اس کے ساتھ ہی اس کا سر گھوم کر رہ گیا اس سے پہلے کہ وہ گرتی باہر کی طرف جاتے جنید نے فورا سے تھام لیا

تائشہ کیا ہوا ہے اسے ---؟

اس کا سارا بدن ٹھنڈا پڑ چکا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بدحواس ہو گئی

کیا کیا ہے تم نے میری بیٹی کے ساتھ کیا ہوا ہے اچانک رضوانہ دھاڑتی ہوئی بولی

معاف کیجیے گا بی بی جی مہربانی فرما کر اس وقت آپ جائیں میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہتا ہوں ۔

وہ بھی بنا لحاظ کے بولا اور تانئشہ کے وجود کو اپنے باہوں میں بھرتا اٹھ کر باہر نکل گیا

اکبر جب میں بی بی چلی جائیں تو میرے گھر کو تالا لگادینا جنید کہتے ہوئے آگے نکل گیا اس کا ارادہ ڈیرے پر جا کر وہاں سے گاڑی نکالنے کا تھاتاکہ وہ اسے ہسپتال لے کے جا سکے

♡

داداسائیں حوریہ کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لائے تھے سویرہ جو ادھر سے ادھر ٹہل کر مقدم کا انتظار کر رہی تھی اسے دیکھ کر شاکڈ رہ گئی

بابا سائیں یہ یہاں کیا کر رہی ہے یہ تو سے چلی گئی تھی نہ گھر چھوڑ کے نازیہ کو حوریہ کو دیکھتے ہی غصہ آگیا

اسے ہم لائے ہیں نازیہ بھو یہ ہمارے گھر کی بہو ہے ہماری بیٹی ہے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ صحیح سلامت ہے اور واپس آ گئی ہے اخر ہم نے اسے ڈھونڈ نکالا۔

اور اب سے یہی پر رہے گی اور کوئی بھی اس سے کوئی سوال نہیں کرے گا

لیکن مقدم سائیں۔۔۔۔ سویرا نے کچھ کہنا چاہا جب دادا سائیں نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروا دیا

ہماری نواسی کا مقدم سائیں سے کوئی تعلق نہیں اور خبردار جو مقدم سائیں اس کے قریب بھی بھٹکے

مرا نہیں جا رہا میں آپ کی نواسی کیلئے اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے یہ تو میں آپ کو بہت پہلے ہی بتا چکا ہوں ۔مقدم نے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی سویرا کو خوش کردیا میں اپنی بیوی کے ساتھ بہت خوش ہوں اور مجھے آپ کی نواسی کی ہرگز بھی کوئی ضرورت نہیں ہے مقدم ان کے سامنے آکر رکا

اور نہ ہی مجھے آپ کی وہ کہہ کر اپنے روم کی طرف جانے لگی کمرے کی طرف قدم بڑھائے ہوئے حوریہ کے کانوں میں آواز آئی

مبارک ہو مقدم سائیں آپ باپ بننے والے ہیں پھوپوسائیں جو کہیں باہر گئی تھی اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے اس کی طرف آئیں

اور اسے مبارکباد دینے لگی

جبکہ مقدم شاکڈ سا ان تینوں عورتوں کو دیکھ رہا تھا سویرا نظر جھکائے اپنی شکل پر اداسی سجائے زمین کو گھور رہی تھی ۔

خیر مبارک آپ کو بھی مبارک یہ تو بہت خوشی کی بات ہے وہ سویرا کی طرف آیا اور مسکرا کر بولا جب کہ سویرا آنسوؤں سے بھری ایک نظر اس پر ڈالتے اندر کمرے کی طرف بھاگ گئی

جب مقدم نے پیلر کے پیچھے دو غصے سے بھرپور نظروں کو خود کو گھورتے پایا۔چہرے پر اپنے آپ تبسم کھلا تھا

♡

نہیں کردم سائیں ابھی چلیں نہ حوری دیدہ سے ملتے ہیں کردم جب سے آیا تھا دھڑکن اس کی منتیں کیے جارہی تھی

اس کی خوشی کا تو آج کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا آخر اس کی دعائیں رنگ لائیں تھیں اس کی حوری دیدہ بالکل ٹھیک تھی اور گھر واپس آ چکی تھی

ہم کل صبح چلیں گے میری جان میں دادا سائیں کو بتا کے آیا ہوں کردم نے اسے بہلاتے ہوئے کہا

میں نہیں بولتی آپ سے آپ کبھی بھی میری بات نہیں مانتے وہ غصے سے پاؤں پٹختی اندر چلی گئی

موسم خراب ہو رہا تھا اور حویلی یہاں سے کافی دور تھی وہ جاتے تو واپسی پر مشکل ہوتی اسی لئے وہ اسے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اب اس سے ناراض ہو کر بیٹھ گئی تھی

ڈیرے پر چلیں وہ کمرے میں آیا اور اسے بہلانے کی خاطر بولا

ایک شرط پہ چلوں گی آپ مجھے سب کچھ بتاؤ گے دھڑکن نے شرط رکھی ۔اس کی ایک عادت جو کردم کو بہت پسند تھی وہ جتنی جلدی روٹھتی تھی اتنی جلدی مان بھی جاتی تھی کردم کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی

کیا بتاؤں گا دھڑکن ایسا کچھ ہے یا نہیں بتانے لائق کردم اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے بولا

آپ مجھے سب کچھ بتائیں گے کہ تایا سائیں کے ساتھ کیا ہوا اور ملک اہانہ پھوپو سائیں کا دشمن کیسے بنا۔

اور حوری دیدہ ملک کی بیٹی ہیں تو وہ ہمارے گھر میں کیسے آئیں ۔۔۔ اس کا انداز تجسس سے بھرپور تھا

ٹھیک ہے چلو میں تمہیں سب کچھ بتاوں گا کردم نے مسکرا کر کہا

شاید وقت آگیا تھا اپنے درد کو ہلکا کرنے کا اپنا غم کسی کے ساتھ بانٹنے کا دھڑکن نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا جو اس نے فورا تھام لیا۔

اب ان دونوں کا ارادہ ڈیرے پر جانے کا تھا۔

♡

یہ کیا کر دیا ہے آپ نے میری پریگنینسی کا بتانے سے پہلے ایک بار مجھ سے پوچھ لیتی ۔سویرا ان کے کمرے میں آئی اور غصے سے بولی وہ کب سے اپنے کمرے میں مقدم کا انتظار کر رہی تھی

لیکن باہر آنے پر اسے پتہ چلا تھا کہ مقدم کو کوئی ضروری کام تھا جس کی وجہ سے وہ واپس چلا گیا ہے مقدم کو گھر پر نہ پا کر وہ فورا ان کے کمرے میں آئی کیونکہ مقدم کے سامنے تو اداس ہونے کا ڈرامہ کرنا تھا

سویرا تم نے ہی تو کہا تھا جب بھی حوریہ واپس آئے جن بھی حالات میں واپس آئے میں تمہاری پریگننسی کی جھوٹی خبر پھیلا دوں تاکہ مقدم کو تمہاری طرف متوجہ کرنے میں آسانی رہے

او ہو یہ کیا کر دیا آپ نے یہ کرنے سے پہلے مجھے ایک پر بتا تو دیتیں آج رات ہی تو مقدم سائیں میرے پاس آنے والے تھے میں انہیں اپنا بنانے والی تھی اور آپ نے سب کچھ بگاڑ دیا اب ان کے سامنے مجھے پھر سے اداسی کا ناٹک کرنا ہوگا ۔

لیکن کوئی بات نہیں آج رات تو میں انہیں حاصل کر کے رہوں گی ۔

سویرا اپنا ارادہ مضبوط کرتی دوبارہ انہیں گھورتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

جبکہ نازیہ وہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر اس لڑکی کے دماغ میں چل رہا ہے

♡

سویرا کمرے میں واپس آئی تو مقدم بھی اسی وقت واپس آیا ۔

اور اسے مسکرا کر دیکھا

مجھے معاف کردو سویرا میں تمہارے جذبات سمجھے بغیر تمہیں یہ رشتہ نبھانے پر فورس کر رہا تھا ۔

میں نے ایک بار تمہارا احساس نہیں کیا کہ یہ سب کچھ تمہارے لیے کتنا مشکل ہے ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا تمہارے لئے کتنا مشکل ہے میں سمجھ سکتا ہوں شاید میں ضرورت سے زیادہ جلد بازی کر رہا ہوں شاید حوریہ کو بلانے کے لئے میں تمہارا سہارا چاہتا تھا

لیکن اب ایسا نہیں ہوگا شاید میں مطلبی ہو گیا تھا وہ سویرا مجھے معاف کردو کاش میں تمہارا احساس کرتا تو اس طرح تمہاری نظروں میں نہ گرتا

میں نے کیسے سوچ لیا کہ اتنا سب کچھ ہوجانے کے بعد تم میرے ساتھ ایک نارمل زندگی گزار سکتی ہو لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے سویرا اس بچے کو میں اپنا نام دوں گا۔

اور جب تک تم نہیں چاہوگی میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔۔ تم میرے لیے بہت خاص ہو اور ہمیشہ رہو گی

وہ آہستہ آہستہ بولتا قدم اٹھاتے بالکل اس کے پاس آکر کا

ایسی بات نہیں ہے مقدم سائیں میں اس رشتے کے لئے تیار ہوں اور میں بھی آپ کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہوں

سویرانے سمجھانا چاہا

نہیں سویرا تمہیں میرے لیے اتنا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے جذبات سمجھ سکتا ہوں اس وقت تمہارے لئے یہ سب کچھ بہت مشکل ہے اور میں تب تک تمہارے ساتھ یہ رشتہ قائم نہیں کرسکتا جب تک تم پورے دل سے راضی نہ ہو

اور تمہیں آرام کی ضرورت ہے تم اس طرح سے کھڑی کیوں ہو آؤ یہاں بیٹھو وہ اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی بیڈ پر بیٹھ گیا

تم یہاں آرام کرو باہر میرے کمبخت دوست آئے ہوئے ہیں مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے کے جانا چاہتے ہیں لیکن میں کوشش کروں گا کہ میں جلدی واپس آجاؤں تم اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔

مسکرا کر اس کا گال تھپتھپاتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا

سویرا کافی دیر بیٹھ کر خود پر لعنت بھیجتی رہی۔

پھر اٹھ کر باہر جانے لگی جب اسے احساس ہوا کہ دروازہ تو لاک ہے اس نے بہت کوشش کی یہاں تک کافی دیر دروازہ کھٹکھٹاتے رہی لیکن باہر شاید کوئی بھی موجود نہ تھا

یہ دروازہ اٹک کیسے گیا وہ خود سے کہتی ہوئی واپس آکر بیڈ پر لیٹ گئی آج کا دن نہی منحوس ہے ایک تو میں اپنا فون کمرے میں چھوڑ کے آ گئی اور دوسری وہ حوریہ گھر واپس آ گئی یہ تو شکر ہے کہ حوریہ اور مقدم سائیں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں رہے گا ورنہ یہ سب کچھ کتنا مشکل ہو جاتا۔لیکن اب مقدم سائیں صرف میرے ہیں آج نہیں تو کل سہی

سویرا سوچتے ہوئے آہستہ سے آنکھیں موند کر اپنے آنے والے زندگی کے حسین خواب دیکھنے لگی

اس ندی پر میری اماں سائیں اپنی سہیلیوں کے ساتھ آئیں تھیں اور یہاں سے میرے باباسائیں نے انہیں پہلی بار دیکھا اور پھر دیکھتے ہی رہ گئے

پھر اکثر اس وہ پانی بھرنے کے لیے اپنی سہیلیوں کے ساتھ آتی اور پھر بابا سائیں کو ایک دن ان کے وقت کا اندازہ ہو گیا ہے بابا سائیں ہر روز یہاں اسی وقت ان کا انتظار کرتے تاکہ ایک جھلک ان کی دیکھ سکے

ایک دن اس سب کی خبر دادا سائیں کو ہوگی اور انھوں نے اپنے بیٹے کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے فوراً ان کے گھر میں رشتہ ڈالا لیکن ملک نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ پہلے سے ہی منگنی شدہ ہیں

جبکہ یہ بات جھوٹ تھی اور باباسائیں نے ایک دن اماں سائیں کو راستے میں روک لیا اور ان سے ان کی منگنی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے سچ کہا کہ ان کی کوئی منگنی نہیں ہوئی اور اگر وہ ان کا رشتہ چاہتے ہیں تو ان کے گھر رشتہ لے کے جائے بابا سائیں نے ایک بار پھر سے داداسائیں کو کو منا کر ان کے گھر بھیجا اور پھر نہ امید لوٹ آئے

اسی دوران ایک دن پتہ چلا کہ ملک زبردستی اپنی بہن کی شادی کسی سے کروا رہا ہے اور یہ خبر اماں سائیں نے اپنے ایک نوکر کے ہاتھوں باباسائیں تک پہنچائی تھی۔

اور نکاح سے ٹھیک کچھ دیر پہلے ہی دادا سائیں اور بابا سائیں ان کے گھر پہنچ گئے

اماں سائیں کی رضامندی پوچھنے پر انھوں نے شادی سے انکار کردیا اور اس دن اسی وقت ان کا نکاح بابا سائیں سے کروا دیا اور انہیں اپنے ساتھ حویلی لے آئے اس بات کے بعد ملک کی بہت بے عزتی ہوئی وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔

اسے لگتا تھا کہ اسے بدنام کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ اس کی اپنی بہن کا ہے اسی لئے وہ کچھ عرصہ گاؤں چھوڑ کر امریکا چلا گیا۔

اور پھر سات سال بعد واپس آیا جب میں چھ سال کا تھا جب اچانک ایک دن پتہ چلا کہ اہانہ پھوپو کالج سے واپس آتے ہوئے کنڈنپ ہوگئی ہیں ۔

بابا سائیں کا پہلا شک ہی ملک تھا وہ ان کے گھر پہنچے تو پتہ چلا کہ ان کا نکاح ملک سے ہو چکا ہے

جب ہنگامہ ہوا تو ملک نے کہا کہ اہانہ خود یہاں بھاگ کر آئی ہے اور اہانہ پھوپو نے بھی اس بات کو قبول کر لیا ۔دادا سائیں کو اس دن بہت دکھ ہوا وہ گھر واپس لوٹ کر آئے تو اپنے آپ کو ایک کمرے تک محدود کردیا

پھر انہیں نوکروں سے پتا چلے لگا کے ملک اہانہ پھوپوکو دن رات مارتا ہے طعنے دیتا ہے لیکن دادا سائیں نے کہا کہ یہ سب کچھ اہانہ کی اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہے ۔

پھر ہمیں تین سال بعد پتا چلا کہ ملک کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے اور اس سے کچھ دن بعد ہی آہانہ پھوپو آدھی رات کے وقت ایک چھوٹی سی بچی کو اپنے ہاتھوں میں لیے گھر میں داخل ہوئی اور انہیں آکر یہ بتایا کہ ملک داداسائیں اور ان کے تینوں بیٹوں کو قتل کرنے کی سازش کر رہا ہے

اور انہوں نے اپنے پہ بیتی ہوئی ساری داستان سنائی کہ ملک کس طرح سے انہیں دن رات مارتا پیٹتا تھا اور کس طرح سے اس نے ان سے زبردستی نکاح کرلیا اس نے ان کے سامنے یہ

شرط رکھی کہ اگر انہوں نے اس رشتے سے انکار کر دیا تو وہ انہیں کسی کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑے گا

اور پھوپو کے کہنے کے مطابق اسی رات حویلی پر حملہ ہوا جس میں چاچا سآئیں بابا سائیں آہانہ پھوپواور پھوپھاسائیں کا قتل ہو گیا اور ملک 19 سال سے اپنی بیٹی کو دیکھنے کے لیے تڑپتا رہا پر دادا سائیں نے حوریہ کو سے واپس نہ دیا۔

بس یا اور کچھ بھی جاننا دھڑکن جوندی کی لہروں کو دیکھتے ہوئے اس کی باتیں سن رہی تھی کردم کے پوچھنے پر اسے دیکھنے لگی۔

تو آپ کی ماما کہاں ہیں۔دھڑکن نے اگلا سوال پوچھا جس پر کردم مسکرایا۔

میرے اماں سائیں بابا سائیں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔اماں سائیں ان سے اتنی محبت کرتی تھی کہ ان کے چھوتھے تک بھی سانسیں نہ لے سکی۔

چلو بارش ہونے والی ہے گھر چلتے ہیں کردم اسے جواب دیتے ہوئے اٹھا اور اس کا ہاتھ تھام کر گھر کے راستے چلنے لگا۔

جبکہ دھڑکن خاموشی سے اپنی کیٹی کو ہاتھ میں لیے کے ساتھ چلتی رہی

♡۔

مبارک ہو یہ ماں بننے والی ہیں لیکن دھیان رہے کہ یہ بہت کمزور ہیں اور آپ کو ان کا بہت خیال رکھنا ہے۔

ڈاکٹر نے تائشہ کا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد بتایا جنید کی تو خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی وہ اس کے پاس بیٹھا بس اس کا حسین چہرہ دیکھے جا رہا تھا جبکہ تائشہ ہر تھوڑی دیر کے بعد اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر دوسری طرف پھیر دیتی اور جنید شرارتاً اسی وقت اپنی نظریں دوبارہ اس کے چہرے پر ٹکا دیتا

جنید ہم اپنے بے بی کا کیا نام رکھیں گے

وہ دونوں گھر واپس آ رہے تھے جب تائشہ نے پوچھا اس کے ہر انداز میں اس کی خوشی جھلک رہی تھی

میری حسین سجنی ابھی تو پورے آٹھ مہینے پڑے ہیں آرام سے سوچیں گے جنید نے مسکرا کر جواب دیا

نہیں میں نے سوچ لیا ہے صائم نام رکھیں گے آپی سنعیہ کے ناول کے ہیرو کا نام ہے آپ کو پتہ ہے وہ اتنا ہینڈسم ہے میرا بیٹا بالکل ویسا ہی ہوگا تائشہ نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا جبکہ اس کے بچگانہ انداز میں وہ مسکراتے ہوئے گاڑی کو گاوں کی کچی سڑک پر ڈال چکا تھا

♡

نازیہ مقدم کے کمرے میں آئیں تو کمرہ باہر لاک تھا وہ پریشانی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں تو سویرا سامنے ہی بیڈ پر لیٹی ہوئی یہ دروازہ کس نے باہر سے بند کیا تھا وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

پتا نہیں شاید اٹک گیا تھا کھولنے کی کوشش کی لیکن کھلا نہیں

سویرا نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ وہ اس وقت ان کے کمرے میں آنے کی وجہ جاننا چاہتی تھی

تم نے پوچھا مقدم کے سر پر کیا ہوا ہے اسے چوٹ کیسے لگی میں نے پوچھا تھا ٹال گیا کہتا ہے کچھ نہیں بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا مجھے تو کافی گہرا زخم لگتا تھا

مجھے بھی یہی بتایا انہوں نے خیر اتنی بڑی بات نہیں ہے آپ تو بس ذرا ذرا سی بات پر پریشان ہو جاتی ہیں اتنا گہرا زخم نہیں ہے میں نے دیکھا ہے وہ ٹھیک ہیں اور اس وقت اپنے دوستوں کے پاس گئے ہوئے ہیں سویرا نے ٹالتے ہوئے کہا

تمہارا کام بنا اب وہ اس سے پوچھنے لگی

نہیں آپ کی وجہ سے سب کچھ گربڑ ہو گیا رضوانہ پھوپو کو بھی بہت جلدی تھی مجھ پر پکنیٹ کرنے کی فالحال آپ جائیں میں آرام کرنا چاہتی ہوں وہ بدتمیزی سے کہتی لیٹ گئی جبکہ اس کا یہ انداز نازیہ کو بالکل پسند نہ آیا تھا لیکن بنا کچھ کہے اٹھ کر باہر چلیں گئیں

♡

اپنے کمرے کی کھڑکی پر بار بار دستک سن کر حوریہ کھڑکی کھولنے پر مجبور ہوگئی یہ تو وہ جانتی تھی کہ باہر کون ہے لیکن وہ وہاں سے اس شرط پر یہاں آئی تھی کہ مقدم سائیں اس سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے اور اب رات کے اس وقت مقدم سائیں اس سے ملنے یہاں تک آگے

تھے یہ تو وہ بھی پہلے سے ہی جانتی تھی کہ وہ چاہے جتنا بھی مقدم کو منع کردے اس سے پیچھے نہیں ہٹے گا

اس کے سر پر بہت شدید چوٹ لگی تھی وہ خود بھی اس سے ملنا چاہتی تھی

لیکن فی الحال وہ اسے احساس دلانا چاہتی تھی کہ مقدم نے غلطی کی ہے وہ کیسے کسی اور کو اپنی بیوی کا مقام دے سکتا ہے چاہے جو کچھ بھی ہو وجہ جو بھی ہو یہ کرنے کی کیا تک بنتی تھی فلحال وہ اسے معاف کرنے کا بالکل بھی کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی لیکن اب دستک کی آواز تیز ہوتی جارہی تھی

جس کا مطلب تھا کہ وہ ساری رات کھڑکی کھٹکھٹاتا رہے گا لیکن وہاں سے جائے گا نہیں

حوریہ نے مجبور ہوکر کھڑکی کھولی

کانوں میں روئی ٹھونس کے بیٹھی تھی کیا کب سے کھٹکھٹا رہا ہوں آواز نہیں آرہی تھی پچھلے ہٹو مجھے اندر آنا ہے وہ کافی جھنجلایا ہوا تھا

وہ ذرا سی پیچھے ہٹی تو وہ کمرے کے اندر آگیا

حوریہ اب سینے پہ ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہی تھی جیسے پوچھ رہی ہو کہ اب یہاں آنے کا فائدہ

ایسے گھور کیا آرہی ہو میرے دل کا قرار پہلے اپنے آپ کو دیکھنے تو دو ایک مہینے کتنا ستایا ہے تم نے مجھے وہ اسے باہوں میں لیے محبت پاش انداز میں بولا

دور رہیں مجھ سے شاید آپ بھول گئے ہیں کہ یہاں آنے سے پہلے میں نے ایک شرط رکھی تھی

بھاڑ میں گئی تمہاری شرط پہلے یہاں آو میری باہوں میں اور ویسے بھی پتا تو تمہیں چل گیا تھا کہ میں تمہاری کسی شرط پر عمل نہیں کرنے والا اتنے نخرے دکھانے کی ضرورت ہے کیوں بے کار اس معصوم ناک کو پھولا کر اس پر ظلم کر رہی ہو۔

وہ شرارتی انداز میں کہتا اس کے رخسار پہ اپنے لب رکھ گیا

دور رہیں مجھ سے مقدم سائیں بس ایک تو آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے میری جگہ کسی اور کو دے دی میرے حق کسی اور کے ساتھ بانٹ آئے اب آپ یہاں آ کر مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہیں

کیا یہ تھی آپ کی محبت میرے ہوتے ہوئے آپ کسی اور سے نکاح کر لیں

حوریہ اس سے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے بولی

تمہارا غصہ بالکل جائز ہے میری جان لیکن تم کس نکاح بات کر رہی ہو مقدم انجان بنتے ہوئے بولا

او تم کہیں اس نکاح کی بات تو نہیں کر رہی مقدم نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا

جی ہاں میں اسی نکاح کی بات کر رہی ہوں حوریہ نے اس کے ہاتھ سے نکاح نامہ لے کر بیڈ پر پھینکا

اس طرح پھینکنے سے پہلے غور سے دیکھ تو لو نکاح نامہ جھوٹا ہے مقدم کہتے ہوئے اس کے بیڈ پر لیٹ گیا

کیا مطلب ہے آپ کا نکاح نامہ جھوٹا ہے حوریہ حیرت سے دیکھنے لگی

اس کا مطلب تو یہی ہے میری جان کے نکاح نامہ جھوٹا ہے کوئی نکاح ہوا ہی نہیں ہے مقدم شاہ اپنی جان کی جگہ دنیا میں کسی کو نہیں دے سکتا

مطلب کے آپ نے نکاح کیا ہی نہیں وہ حیرت سے منہ کھولے ہوئے بولی تومقدم اس کے انداز پر بے ساختہ مسکرا دیا

نہیں میری جان کوئی نکاح ہوا ہی نہیں ہے یہ کاغذات جھوٹے ہیں اصل نکاح نامہ نہیں ہے دیکھو اسے

وہ پیپرزکھول کر ایک بار پھر سے اسے دکھانے لگا

تمہیں یاد ہے ہماری شادی پر ایک لڑکا آیا تھا میرا دوست ہے وہ انلیگل کام کرتا ہے میں نے اسے بہت بار سمجھایا کہ یہ کام غلط ہے اسے نہیں کرنا چاہیے لیکن وہ کبھی میری بات مانتا نہیں تھا اور پھر مجھے اس بے غیرت دوست کی ضرورت پڑ گئی

سویرا سے نکاح سے کچھ دن پہلے مجھے ملک کا فون آیا تھاکوئی اس کی جان کا دشمن بنا ہوا ہے اور وہ صرف ملک کی ہی نہیں بلکہ تمہاری بھی جان لیناچاہتا ہے لیکن میں نے اس کی بات کو اگنور کر دیا پھرکچھ دن بعد میں پتہ چلا کہ ملک پرپھر جان لیوا حملہ ہوا ہے

اس کے کچھ دن بعد مجھے پھر سے ملک کا فون آیا اس نے مجھے بتایا کہ سویرا اس شخص کو جانتی ہے جو ملک اور تمہارا دشمن ہے ۔

میں اسی دن اس سے اگلوانے جانے والا تھا کہ آخر کون ہے جو تمہیں مارنا چاہتا ہے ۔

میں ملک کی بات پر کبھی یقین نہیں کرتا حوریہ لیکن میں نے ایک رات خود حویلی سے کسی کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا اس دن میں بہت ڈر گیا تھا تمہیں کھونے کے ڈر سے اور پھر اسے اگلے دن ہی سویرا ہسپتال جانے کے بہانے وہ سارا ڈرامہ کرنے والی تھی

چاچاسائیں پر حملہ ہونے کے بعد سویرا کا کڈنیپ ہونا سب ڈرامہ تھا ۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سویرا آخر مجھ سے چاہتی کیا ہے ۔

ہسپتال سے میں سیدھا اسی جگہ پر گیا تھا جب میں وہاں پہنچا تو سویرا لوٹی حالت میں وہاں بیٹھی تھی۔

میں نے اسے چاچوسائیں کی حالت بتائی اور اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہا لیکن میں اس سے ڈائریکٹ سب کچھ نہیں پوچھ سکتا تھا کہ وہ شخص کون ہے جو تمہیں مارنا چاہتا ہے مجھے ڈر تھا کہ یہ نہ ہو کہ میرے پیچھے ہی وہ کہیں تم پر حملہ کر دے

اسی لیے میں تحمل سے سویرا کی بات سننے کا ارادہ کیا لیکن وہاں جاتے ہی سویرہ نے مجھ سے کہا کہ جب تک میں اسے اپنا نام نہیں دیتاوہ میرے ساتھ نہیں چلے گی اور نہ ہی وہ جگہ چھوڑے گی بلکہ وہی خود کشی کر کے مر جائے گی ۔

پھر میں نے اپنے اس دوست کا سہارا لیا اسے فون کیا اسے نکاح کےپیپرز انتظام کرنے کے لئے کہا ۔

پھر وہیں سے ہم ایک قریبی مسجد میں گئے اور اس نکاح پر سائن کر دیے ۔جب کہ مولوی صاحب کو ہم پہلے ہی بتا چکے تھے کہ یہ نکاح صرف اس لڑکی کو غلط کام سے روکنے کے لیے کیا جا رہا ہے ۔

مولوی صاحب نے بنا نکاح کی کاروائی کیے پیپرز سائن کروا کے ہمیں واپس بھجوا دیا ۔اور سویرا کو لگا کہ ہمارا نکاح ہوچکا ہے جبکہ جن کاغذات پر اس نے سائن کیا تھا ان پر صرف اوپر ہی نکاح نامہ لکھا تھا

جبکہ اصل میں یہ نکاح نامہ تھا ہی نہیں نقلی کاغذات تھے مقدم پر سکون سے انداز میں سے سب کچھ بتانے لگا ۔

جب کہ حوریہ ان پیپرز کو دیکھ کر بنا کچھ سوچے سمجھے مقدم سے لپٹ گئی ۔

مطلب آپ کی شادی ہوئی ہی نہیں ہے آپ سے میرے شوہر ہیں وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی

ہاں میری جان مقدم شاہ پر صرف اور صرف تمہارا حق ہے مقدم شاہ صرف اور صرف تمہارا شوہر ہے ۔

تو میرا سوہنا ماہی میرے دل کے قرار اب میرے پاس آجاو میری پیاس بجھاو مقدم شاہ نے اسے مزید اپنی قریب کیا اور اس کے لبوں پر جھکا

میری جان نے اس قصے سے کیا سبق سیکھا مقدم نے اس کا خوبصورت چہرہ دیکھتے ہوئے بولا

یہی کے جھوٹا نکاح نامہ نہیں بنوانا چاہیے آپ کے دوست بہت غلط کام کرتے ہیں اور آپ کو انہیں روکنا چاہیے اس کے شرارت سمجھے بغیر حوریہ آج کا سبق سنانے لگی

حوریہ میری جان اگر وہ یہ کام نہیں کرتا تو اس وقت میں تمہارے ساتھ سویرا کا بھی شوہر ہوتا مقدم نے اپنا سر پیٹتے ہوئے سے بتایا ۔

ارے نہیں میں یہ تھوڑی نہ کہہ رہی ہوں میں تو صرف بتا رہی ہوں ہمارا کام تو آپ کے دوست نے کر دیا اب آپ کو انہیں سمجھانا چاہیے کہ یہ غلط کام نہیں کرنا چاہیے حوریہ نے اپنی بات سمجھانے والے انداز میں کہا

ویسے مقدم سائیں آپ نے غلط کیا کوئی رشتہ نہ ہونے کے باوجود آپ سویرا کے اتنے قریب رہے نہ صرف قریب رہے بلکہ ایک ہی کمرے میں رہے یہ تو غلط ہے نا وہ آپ کی محرم تھوڑی ہے اور ہمارا دین اس بات کی اجازت نہیں دیتا سویرا تو یہی سوچ رہی ہو گی کہ وہ آپ کی بیوی ہے یہی سوچ کے وہ آپ کے قریب آتی ہوگی ذرا سوچیں کہ جب اسے یہ پتہ چلے گا کہ آپ اس کے لیے نامحرم ہیں تو وہ اپنی ہی نظروں میں گر جائے گی ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے سویرہ سے زیادہ برا اور کوئی نہیں لگتا تھا لیکن اب اسی کی فکر ہونے لگی

حوریہ ابھی تک ایک ایسی رات نہیں گزری کہ میں اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہا ہوں ہاں وہ میرے قریب آتی رہی ہے یقین کرو میں نے کبھی اپنی حدود کراس نہیں کی۔

میں جانتا ہوں ہمارا دین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں ایک نامحرم لڑکی کے ساتھ اتنا قریب رہوں۔ لیکن میں مجبور تھا حوریہ مجھے میری بیوی کی جان بچا نی ہے اور جہاں تک بات ہے سویرا کی اپنی ہی نظروں میں گرنے کی تو تم اس بات کی بالکل فکر مت کرو

سویرا اتنی گری ہوئی ہے کہ تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتی

وہ صرف مجھ سے محبت کے دعوے کرتی ہے سچ تو یہ ہے کہ اس نے مجھے کبھی چاہا ہی نہیں اسے بس میری شکل پسند ہے اور صرف میری ہی نہیں بلکہ دنیا کا کوئی بھی خوبصورت مرد اسے پسند ہوگا کل اگر اسے مجھ سے اچھا اور مجھ سے خوبصورت دیکھنے والا کوئی شخص مل گیا تو اس کے پیچھے بھاگنے لگے گی

یہاں آنے سے پہلے بھی اس کا ایک فرینڈ تھا ویلکم پلکس اور اس کے ساتھ اتنی آگے جا چکی تھی کہ اس کے بچے کی ماں بننے جارہی ہے یہ پریگنینسی کی باتیں جھوٹی نہیں ہیں حوریہ اور یہ بات میں نکاح والے دن سے جانتا ہوں

جب میں اسے ہسپتال لے کر گیا

اس کی حالت اتنی خراب تھی کہ میں نے اسے چیک کروایا تم جانتی ہو ڈاکٹر نے باہر نکل کر مجھ سے کیا کہا کہ مجھے اس کا خیال رکھنا چاہیے وہ پریگننٹ ہے ۔

لیکن میں اس دن بھی کچھ نہیں بولا کیوں کے تم سے زیادہ امپرنٹنٹ میرے لیے کچھ نہیں تھا میں کسی بھی طرح سے سویرا کو اپنے جال میں پھنسا کر اس شخص تک پہنچنا چاہتا ہوں جو تمہاری جان لینا چاہتا ہے

میرے لئے سب سے اہم تم ہو اور تمہارے بعد ہی آتے ہیں باقی سب تمہارے لئے مجھے اپنی جان دینی پڑے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں یہ تو صرف نکاح تھا اور یقین کرو کہ تمہاری جان بچانے کے لئے مجھے سچ میں نکاح کرنا پڑتا تو میں کر لیتا

وہ اتنی گری ہوئی ہے کہ اس نے نہ اپنے خاندان کا سوچا نہیں اپنے باپ کا چاچا سائیں کو کینسر ہے اور کل لنڈن واپس جانا چاہتے ہیں سویرا یہ بات ہمارے نکاح والے دن سے جانتی تھی۔

وہ اتنی گری اور گھٹیا لڑکی ہے حوریہ کہ اس نے اپنی باپ کے موت کو استعمال کیا -- مقدم کے اس طرح سے کہنے پر حوریہ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے ۔جب مقدم نے اسے تھام کر اپنے قریب کیا

رشتے کتنے بے مول ہوتے جا رہے ہیں نہ حوریہ سویرا اتنا گر جائے گی کوئی نہیں جانتا تھا ۔لیکن تم فکر مت کرو میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا ۔

میں خود تمہاری حفاظت کروں گا اس دوران اگر میں سویرا کے قریب چلا جاؤں تو برا مت منانا وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا اینڈ میں شرارت سے بولا جب اسے اپنے سینے پر چھبن محسوس ہوئی تو اس نے حوریہ کو خود سے الگ کیا

لڑکی چاہتی کیا ہو جان لے کر مانو گی کیا اس کے ہاتھ میں ہے پن دیکھ کر وہ تلملا اٹھا

آپ جا کر دکھایں مجھے اس چڑیل کے پاس پھر دیکھیے گا میں آپ کا کیا حال کرتی ہوں وہ دھمکی دیتے انداز میں بولی

اس کا نام سویرہ ہے مقدم نے شرارت سے کہا

کیا کہا آپ نے حوریہ نے گھور کر پوچھا

نہیں اس کا نام چڑیل ہی ہے مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی تم کہاں جا رہی ہو یہاں آؤ میرے پاس اسے خود سے دور جاتا دیکھ کر مقدم نے اسے ایک پر کھینچ کر اپنی باہوں میں لے لیا

مقدم سائیں ایک اور بات ۔

بس باقی سب کچھ بعد میں پوچھ لینا فلحال مجھے خود سے پیار کرنے دو کتنا تڑپا ہوں تمہارے لیے ایک مہینے سے ایک بار نہیں سوچا ہوگا میرے بارے میں تم تو خوش ہوگی کہ جان چھوٹ گئی ہے اس کا دوپٹہ اس سے الگ کرتے ہوئے اس پر جھکا تھا

آپ کو کیا لگتا ہے آپ سے دور رہ کر خوش رہی ہوں میں حوریہ نے اس کی گردن میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے پوچھا

Classic Urdu Material

ہاں میرا سوہنا ماہی یہی سب کچھ میں تمہیں سویرا اور اس جھوٹے نکاح سے پہلے پوچھتا تو تمہارا جواب کچھ اور ہوتا ۔ مقدم اس کے لبوں پر جھکا ۔

اور پھر اپنے انداز میں اس پر اپنی شدت لٹانے لگا جبکہ اس کے انداز نے حوریہ کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھی سہی تو کہتا تھا وہ اگر وہ اپنی اس محبت کا احساس سچ بتانے سے پہلے دلاتا تو حوریہ کبھی اس پر یقین نہ کرتی جو بھی تھا وہ اپنے شوہر کو کسی کے ساتھ شیئر نہیں سکتی تھی

مقدم سائیں اگر سویرا یہاں آ گئی تو اپنے کندھے سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس کر کے حوریہ بولی

اس کا انتظام میں کر کے آیا ہوں میرے دل کا قرار دروازہ باہر سے لاک کر کے آیا ہوں وہ چڑیل ہمیں ڈسٹرب نہیں کر سکتی وہ کہتا ہوا ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکا

اور حوریہ خاموشی سے اس کی شدت میں پگلتی اپنا آپ اس کے سپرد کر گئی

♡

مقدم سائیں اب جائیں اپنے کمرے میں یہ نہ ہو کہ کسی کو شک ہو جائے حوریہ نے اسے بھیجنے کی کوشش کی

ابھی نہیں وہ اسے اپنی باہوں میں کھینچتا ایک بار پھر سے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپانے لگا

مقدم سائیں کسی کو شک ہو جائے گا اور آپ کا پلان دھرا کا دھرا رہ جائے گا حوریہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

بتا تو رہا ہوں سوہنا ماہی دروازہ لاک کر کے آیا ہوں رات کے گیارہ بجے کون کھولے گا اس کا دروازہ اب ڈسٹرب مت کرو اب اگر تم نے کچھ بھی کہا تو میں اس سویرہ کے پاس چلا جاؤں گا وہ تو ویسے بھی ہر وقت میرے پاس آنے کے لیے بے تاب رہتی ہے اور ایک تم ہو جو مجھ سے دور بھاگتی ہومقدم اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں بسائے اس کی خود سے دور جانے والی ساری راہ بند کر چکا تھا

آپ مجھے خود سے دور جانے کہاں دیتے ہیں حوریہ نے ہار مانتے ہوئے کہا تومقدم دلکشی سے مسکرایا۔

تمہاری یہ بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے تم جلدی ہار مان جاتی ہو نہ کہ ٹائم ویسٹ کرتی ہو مجھے ایسی بیویاں اچھی لگتی ہیں اس کے لبوں پر مہر لگاتا اسے خود سے مزید قریب کرنے لگا

بیویاں '' حوریہ نے جیسے الفاظ پکڑے تھے مقدم نے ایک نظر گھور کر اسے دیکھا

تم ضرورت سے زیادہ اسمارٹ نہیں ہوتی جا رہی ہیں وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

اب بیوی کی جگہ بیویاں ویڈیوز کریں گے تو اسمارٹ تو نہ پڑے گا۔

حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ابھی تمہاری اسمارٹنس نکالتا ہوں میں وہ ایک بار پھر سے اپنے شکنجے میں لیتا اس پر اپنی محبت کی بارش کرنے لگا

ہمیشہ کی طرح حوریہ اس بار بھی اس کے سامنے ہار مان گئی

♡

حوریہ کے اٹھنے سے پہلے ہی مقدم کمرے سے نکل چکا تھا

لیکن اپنے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر سوچنے لگا کہ سویرہ کو کس نے انلاک کر دیا

جبکہ اماں سائیں کو اس کی چوٹ کی پریشانی کھائی جا رہی تھی اس لئے اس کے آتے ہی سب سے پہلے انہوں نے اس کے ماتھے کی چوٹ کے بارے میں پھر سے پوچھا

میں ٹھیک ہوں اماں سائیں ذرا سا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا وہ انہیں مطمئن کر کے اپنے کمرے میں جانے لگا جب اماں سائیں نے بتایا کہ یہ کمرہ رات کو لاک ہو گیا تھا اور سویرہ اندر تھی اگر وہ نہیں آتی تو ساری رات بیچاری اندر ہی رہتی پتا نہیں کس نے لاک کس نے کیا تھا اماں سائیں نے پریشانی سے پوچھا

وہ دراصل اماں سائیں مجھے کمرے میں اکیلے رہنے کی عادت ہوگئی تھی نا اس لیے یاد نہیں رہا مجھے کہ سویرہ اندر ہے شاید میں نی ہی لاک کر دیا ہوگا مقدم نے دل ہی دل میں اپنی ماں کے

کارنامے کو داد دی اور اپنے کمرے میں داخل ہوا جہاں سویرا بڑے مزے سے اس کے بیڈ پر سو رہی تھی

اسے یہاں سے نکال کر سب سے پہلے یہ بیڈ چینج کروں گا وہ خود سے بربڑاتا فریش ہونے چلا گیا

♡

سویرہ ڈالنگ آج میرا ناشتہ تم بنا دو میرا پراٹھا کھانے کا دل کر رہا ہے مقدم نے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے سویرا کو مخاطب کیا

لیکن مجھے تو پراٹھا بنانا نہیں آتا سویرا نے پریشانی سے کہا ابھی تو وہ مقدم کے لیے کھانا بنانا سیکھ رہی تھی تو ابھی سے اس کے لئے پراٹھاکیسے بناتی

اچھا تم رہنے دو ویسے بھی تمہاری طبیعت کے لیے اچھا نہیں ہے تم پریگننٹ ہو نا حوریہ میرے لیے پراٹھا بناؤ اس نے سویرا کو کہتے ہوئے حوریہ کو حکم دیا

ہماری نواسی تمہارے لئے کچھ نہیں بنائی گی یہ ہمارے کہنے پر گھر واپس آئی ہے اور خبردار جو تم نے سے کوئی بھی حکم دیا اگر اتنا ہی دل کر رہا ہے تو کسی نوکر کو بول دو یا خود بنا لو دادا سائیں نے دیکھا نہ تاؤ دیکھا اس پر چڑھ دوڑیں

کوئی بات نہیں ناناسائیں میں بنا دیتی ہوں مقدم نے ایک نظر اپنی محبت کے دشمن داداسائیں کی طرف دیکھا اور حوریہ کی طرف دیکھ کر منہ بنا لیا جس پر اپنی ہنسی چھپاتی حوریہ نے فورا اپنی خدمات پیش کی تھی

کوئی ضرورت نہیں حوریہ بیٹا تمہیں اس کا کوئی بھی کام کرنے کی اپنی بیوی سے کہے جس سے نکاح کر کے آیا ہے دادا سائیں نے حوریہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

جب نازیہ اٹھ گئی میں بنا کے لاتی ہوں نازیہ کہتے ہوئے کچن کی طرف جانے لگیں

آپ کی مامی سنائیں آپ کی طبیعت ویسے بھی ٹھیک نہیں ہے میں بنا لیتی ہوں حوریہ انہیں زبردستی بٹھا کر خود پراٹھا بنانے چلی گئی

ایک مہینہ گھر سے باہر کیا رہ کے آئی ہے اس کے تیور ہی آسمان کو چھونے لگے ہیں رضوانہ اسے جاتے دیکھ کر بولی

جبکہ نازیہ نے ایک نظر سویرا کی طرف دیکھا جو اس کے بیٹے کی خواہش کا احترام نہ کر سکی وہ جھوٹ موٹ کی پریگنیٹ تھی وہ سچ میں پریگنیٹ تھوڑی تھی جو اپنے شوہر کی خواہش پوری نہ کر سکے

♡

ابھی اس نے روٹی ڈال کر گھی ڈالا ہی تھا کہ اس کا دل خراب ہونے لگا ۔طبیعت تو اس کی صبح سے ہی گڑبڑ تھی لیکن اب اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کہ وہ زیادہ دیر کھڑے بھی نہیں رہ سکتی اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

اور سر بھی بری طرح سے چکرا رہا تھا

کیا ہوا حوریہ بی بی آپ ٹھیک تو ہیں ملازمہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے گرنے سے روکا ۔

آپ پلیز پراٹھا دیکھیں جلن نہ جائے حوریہ نے ملازمہ کو پراٹھے کی طرف لگاتے ہوئے اپنے آپ کو ہاتھوں سے پنکھا جلانے لگے

آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوتی ہوئی لگ رہی ہے حوریہ بے سکینہ زرا دیکھیں ان کو ملازمہ نے عمر رسیدہ ملازمہ سے کہا

آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہے کرتے ہوئے اس کی پیٹ سہلانے لگی کہیں کوئی خوشخبری تو نہیں عمر رسیدہ ملازمہ نے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا

جبکہ وہ اس کی بات کا جواب نہ دے سکی۔ اس سے پہلے ہی وہ واش بیسن میں جھک کر ووٹنگ کرنے لگی

مبارک ہو حوریہ بی بی اب تو مجھے پکا یقین ہے خوشخبری ہے میں مقدم سائیں کو خوشخبری سناتے آتی ہے ملازمہ نے باہر کی طرف دوڑ لگائی

جبکہ حوریہ تو اسے روکتی ہی رہ گئی

مقدم سائٔں کوریا بی بی کی طبیعت بہت خراب ہے چکر بھی آرہے ہیں اور الٹی بھی ہو رہی ہیں ۔میرا تجربہ تو یہی کہتا ہے کہ گھر میں خوشخبری آنے والی ہے ۔ڈاکٹر کو گھر پر بلائیں۔ملازمہ نے خوشی خوشی اکرم قدم کے سر پر دھماکا کیا

ماشااللہ سکینہ یہ تو تم نے بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے اس سے پہلے کہ مقدم کچھ بولتا اماں سائیں بول اٹھیں۔

اور تمہارا تجربہ تو کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا مقدم کے وقت پر بھی تو تمہیں سب سے پہلے یہ خوشخبری سب گھر والوں کو بتائی تھی مقدم میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو بخشش نکالو ۔سکینہ نے سب سے پہلے یہ خوشخبری سنائی ہے انہیں کچھ دو ۔وہ تو کچن کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا اماں سائیں پر پلٹا اور اپنا ووٹ ان کے ہاتھ میں رکھتا تھا کچن میں جا گھسا ۔

جب کہ سویرہ یہ سب کچھ دیکھ کر پریشان ہو چکی تھی مطلب اگر حوریہ پریگنٹ ہے تو مقدم اس کا ساتھ دے گا ۔

یا اللہ یہ خبر جھوٹی ہو صرف غلط فہمی ہو اور کچھ نہ ہو سویرا پریشانی سے اپنا سر پکڑ کے وہیں بیٹھ گئی کیونکہ اماں سائیں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا وہ تو سب نوکروں کو پاس بلا کر انہیں بخشش دیے جا رہی تھی آخر اس خاندان کا اصل وارث پیدا ہونے جا رہا تھا

بھابھی یہ سب کچھ آپ کیا کر رہے ہیں سویرا کے بچے کے وقت تو آپ نے یہ سارا کچھ نہیں کیا تھا رضوانہ نے یاد کروانا چاہا

رضوانہ سویرا کی خبر جھوٹ ہے لیکن حوریہ سچ میں ماں بننے جا رہی ہے ہائے میرے مقدم کا بچہ یہاں آنے والا ہے ہمارے گھر کے رونقیں بھرنے والی ہیں اس خاندان کا وارث آنے والا ہے میں ذرا اپنی بہو کو دیکھ کے آؤں نازیہ نے اسے پرے ہٹاتے ہوئے کچن کی راہ لی انہیں دیکھ کر تو ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ حوریہ سے کبھی نفرت کرتی نہ تھیں۔

نازیہ مسکراتے ہوئے کچن میں آئیں جہاں مقدم بنا کچھ کہیں حوریہ کو اپنے سینے سے لگایا ہوئے تھا اور وہ بیچاری شرمائے جا رہی تھی

پرے ہٹو مقدم مجھے بھی میری بہو سے ملنے دو ماشاءاللہ اتنی بڑی خوشخبری سنائی ہے میری بہو نے وہ اس کا ماتھا چومتی سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولی شاید ہی اس سے پہلے نازیہ نے کبھی اسے اتنی محبت سے مخاطب کیا تھا بہانہ جو بھی تھا نازیہ کو وہ کسی بہانے تو اچھی لگی جبکہ حوریہ گھبرائے اپنا دوپٹہ منہ میں ڈالے کھینچ رہی تھی جب مقدم نے اس کا دوپٹہ اس کے منہ سے نکالا۔

اس کی جھکی نظر اور گھبراہٹ دیکھ کر مقدم کو اس پر بہت پیار آ رہا تھا۔

بابا سائیں واک پڑ گئے ہیں تھوڑی دیر میں واپس آتے ہوں گے تم چلو کمرے میں آرام کرو ڈاکٹر بھی آتی ہوگی فون کروایا ہے میں نے اماں سائیں اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے کمرے میں لے جانے لگی

♡

مقدم سائیں اس کا بہت خیال رکھنا ہر وقت اس کے ساتھ رہنا ایک تو یہ ہے ہی اتنی کمزور اسے ہر وقت آپ کےء ساتھ کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر جب سے بتا کر گئی تھی کہ حوریہ پریگنٹ ہے اماں سائیں کے تو پاؤں زمین پر ہی نہیں رک رہے تھے

اور مقدم ان کی ہر ہدایت کو بہت غور سے سن رہا تھا دادا سائیں کو یہ خبر ملی تو انہوں نے پورے گاؤں میں مٹھائیاں تقسم کی کردم کو یہ خبر فون پر ملی تو وہ دھڑکن کو لے کر حویلی آنے کی تیاریاں کرنے لگا

کل رات دھڑکن کو گھر چھوڑنے کے بعد احمد چاچو سائیں کو چھوڑنے ایئرپورٹ گیا تھا وہ جانتا تھا دھڑکن کو یہ بات تکلیف پہنچائے گی اسی لیے وہ کل شام اسے واپس گھر لے کر نہیں گیا وہ کچھ دنوں بعد اسے بتا دینا چاہتا تھا

اسے یقین کا چاچا سائیں کا علاج ممکن ہے وہ بالکل ٹھیک ہوجائیں گے اور دھڑکن کو نہ بتانے کا فیصلہ ان کا اپنا تھا لیکن اب دھڑکن کو حویلی لے کے جا رہا تھا تو یہ یہ بات کھل جانی تھی کہ احمد چاچو سائیں واپس جا چکے ہیں

لیکن پھر بھی جو بھی تھا دھڑکن کو بُرا تو ضرور لگنا تھا اس کے لیے کردم تیار تھا

♡

آو جنید سائیں ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے تھے جنید کو دروازے سے اندر آتے دیکھ کر داداسائیں نے مسکراتے ہوئے اسے ویلکم کیا

جی آپ بتائیں آپ میرا انتظار کیوں کر رہے تھے پھر آپ کو خوشخبری سناتا ہوں جنید نے مسکراتے ہوئے مٹھائی کا ڈبہ سامنے رکھا

مطلب خوشخبری تم تک بھی پہنچ گئی داداسائیں نے مٹھائی کا ڈبہ دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

نہیں یہ تو میں اپنی خوشی میں لایا ہوں آپ مجھے سنائیں میں منتظر ہوں سننے کے لیے جنید نے مسکراتے ہوئے کہا

تم پھوپھا بننے والے ہو مقدم سائیں باپ بننے والا ہے ہمارے خاندان میں وارث آنے والا ہے

دادا سائیں کے انداز سے ان کی خوشی کا اندازہ لگانا بہت آسان تھا

ہم دادا سائیں سے پردادا سائیں بننے والے ہیں دادا نے قہقہ لگاتے ہوئے بتایا

بہت بہت مبارک ہو یہ تو واقعی بہت خوشی کی بات ہے لیکن آپ صرف اپر دادا ہی نہیں بلکہ پر نانا بھی بننے والے ہیں اسی خوشی میں مٹھائی لایا تھا ۔

جنید نے مسکراتے ہوئے کہا تو دادا سائیں نے اٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا

ہماری ساری خواہشیں پوری ہونے جا رہی ہیں ہمارا گھر ہرا بھرا ہونے جا رہا ہے یہاں رونق ہی رونق ہو گئی ایک بار پھر سے دادا سائیں سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولے

ان شاءاللہ جنید نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ ابھی ابھی باہر آتی رضوانہ کے کان ابھی تک ساں ساں کر رہے تھے ۔

مطلب تائشہ اس ان کے خلاف جا کر نہ صرف جنید کے ساتھ رشتہ بنا چکی تھی بلکہ اس کے بچے کو دنیا میں لانے والی تھی

کبھی نہیں ایسا کبھی نہیں ہوگا تائشہ تم اتنی آسانی سے مجھ سے میرے خواب نہیں چھین سکتی میں تمہیں یہاں کی رانی بنتے دیکھنا چاہتی تھی اور تم ایک نوکر کے ساتھ تمہیں اس کی سزا ضرور ملے گی اماں سائیں سوچتے ہوئے اپنے کمرے میں چلیں گئیں

♡

دھڑکن جب سے حویلی آئی تھی اداس اداس سی تھی

دھڑکن سائیں ہم بتا تو رہے ہیں اس کا سارا کاروبار ڈوبتا جا رہا تھا اگر وہ واپس نہ جاتا تو بہت مسائل ہو جاتے ہیں اس نے کہا ہے کہ وہ جلدی واپس آ جائے گا اسے اچانک جانا پڑا

۔داداسائیں کب سے اسے سمجھائے جا رہے تھے

ہو تو دادو سائیں ملنے میں کتنا وقت لگتا ہے صرف پانچ منٹ مجھے اپنا چہرہ تو دیکھا کے جاتے

دھڑکن اداسی سے بولی

کیا ہو گیا ہے تمہیں گھر میں اتنا خوشیوں کا ماحول ہے اور تم داس ہو کر بیٹھی ہو

خاندان میں دو دو خوشخبریاں ہیں انجوائے کرو اور جہاں تک چاچو سائیں کی بات ہے تو تم انہیں فون کرکے خوب سارا ڈانٹوناراض ہوبات نہ کرو لیکن اس وقت تو خوش ہو جاؤ کردم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

دو دو نہیں بلکہ تین تین خوشیاں ہیں سویرا دیدہ بھی تو ماں بننے والی ہیں دھڑکن نے خوشی سے چہک کرتے ہوئے سویرا کو گلے لگایا

جبکہ اس بات پر حویلی کے لوگوں کی خوشیاں ذرا مند پر گئی تھی

ہاں بالکل یہ تو خوش خبری ہے لیکن یہاں کسی کو ہوش ہی نہیں رضوانہ پھوپوسائیں کی بربراہٹ سب نے سنی تھی

لیکن کوئی کچھ بھی نہیں بولا

♡

شام کے سائے گھرے ہوئے تو کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تائشہ جو کب سے جنید کا انتظار کر رہی تھی فوراً دروازے کی طرف آئی لیکن دروازہ کھول کر سامنے جنید کی جگہ اماں سائیں کو دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے

اماں سائیں نے آتے ہیں ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

کیا کہا تھا میں نے تجھے جنید کو اس کی اوقات میں رکھنا اور تو اس کا بچہ پیدا کرنے جارہی ہے

چٹاخ۔ ایک اور تھپڑ مارتے ہوئے وہ گھر کے اندر داخل ہو گئیں

میں نے تجھے کیا سمجھایا تھا اور تو یہاں کیا کر رہی ہے تو جنید کا بچہ پیدا کرے گی میرے خوابوں کو بے مول کرے گی

چٹاخ ۔میں تجھے رانی بنانا چاہتی ہوں تو نوکرانی بننا چاہتی ہے

میں نے تیرے لئے کیا نہیں کیا ساری زندگی اپنا گھر چھوڑ کر اپنے باپ کے در پڑی رہی تاکہ تو اس گاؤں کی مالکن بن سکے اور تو جیند کے بچے کی ما بننے جارہی ہے

چٹاخ۔ کان کھول کر سن لیتا تائشہ جلد سے جلد یہ بچہ گرا دے ورنہ میں تیری جان لے لوں گی۔

خبردار جو تو نے اس نوکر کا بچہ پیدا کیا اماں سائیں غصے سے چلاتے ہوئے بولیں ۔

نہیں اماں سائیں آپ جو کہیں گے میں کروں گی لیکن خدا کے لئے مجھ سے میرا بچہ نہ چھینے آپ نے آج تک جو کہا وہ میں نے کیا لیکن اب میں مزید آپ کی کوئی بات نہیں مان سکتی میں جنید کے ساتھ بہت خوش ہوں آپ نے جو کہا میں نے کیا ساری زندگی آپ کے ہر حکم کی تکمیل کی کردم سائینکو نا چاہتے ہوئے بھی ہر ممکن کوشش سے اسے اپنی طرف راغب کرنا چاہا

سچ تو یہ ہے کردم سائیں کبھی میرے دل کے مکین نہ تھے میں جنید سے محبت کرتی ہوں خدا کے لیے مجھے اس کے ساتھ رہنے دے ۔

بے غیرت لڑکی تائشہ روتے ہوئے بول رہی تھی جو اماں سائیں کا ہاتھ ہے ایک بار پھر سے اٹھا لیکن فضا میں ہی رک گیا ۔

اپنے قریب کھڑے جنید کو دیکھ کر بوکھلا کر رہ گئیں ان کا ہاتھ جنید کے ہاتھ میں تھا جسے پھینکنے والے انداز میں خود سے دور کیا

اگر آپ میری بیوی کی ماں نہیں ہوتی تو ان تھپڑوں کا بدلا میں آپ سے تھپڑ سے لیتا اس سے پہلے کہ میں اپنا آپا کھو دوں نکل جائے میرے گھر سے ۔اس نے غصے میں کہتے ہوئے قریب کھڑی تائشہ کو دیکھا جو بری طرح سے رو رہی تھی جنید نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے سینے میں بھیج لیا

آپ یہاں سے جا رہی ہیں یا میں دھکے مار کے نکالا لوں انہیں اسی طرح حیرت کی مورتی بنے دیکھ کر جنید چلایا تھا

جب کہ وہ بنا کچھ بولے اتنی بے عزتی پر گھر سے فورا باہر نکل گئیں

♡

کردم کو کسی کا فون آیا تھا ۔جیسے سنتے ہی وہ پریشانی سے کھڑا ہو گیا ۔

کیا ہوا کردم سائیں آپ اتنے پریشان کیوں ہیں سب کے ساتھ بیٹھے کردم کو اچانک اٹھ کر باہر جاتا دیکھ کر مقدم نے فورا سے روکا

کردم گاؤں میں ایک سولہ سالہ لڑکی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور جس نے زیادتی کی ہے گاؤں والوں نے اسے پتھر مار مار کے مار ڈالا ہے اور اس وقت اس کی لاش چورائے پر پڑی ہے میں وہی جا رہا ہوں

کل صبح پنچانت میں فیصلہ ہوگا کردم پریشانی سے کہتا گھر سے نکل گیا ۔

جبکہ ایک سولہ سالہ لڑکی کے ساتھ زیادتی کا سن کر دو مقدم کا دلبھی کانپ اٹھا تھا ۔

اس کی نظر میں گاؤں والوں نے جو کیا وہ بالکل سہی تھا ایسے انسان کی یہی سزا تھی

ایسے درندوں کو جینے کا کوئی حق نہیں وہ غصے سے اپنی مٹھیاں بھیجتا دادا سائیں کے کمرے میں چلا گیا ۔

♡

دادا سائیں شرمندگی سے سر جھکائے پنچایت میں بیٹھے ہوئے تھے ۔اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے ان کا دل کانپ رہا تھا جو اپنے حواس مکمل کھو چکی تھی ۔

اپنی گڑیا کو ہاتھ میں پکڑے بس اسے گھورے جا رہی تھی

اب بتائیے شاہ سائیں میری بچی کے سر پر کون ہاتھ رکھے گا میری معصوم بچی نے کسی کا کیا بگاڑا تھا اب تو یہ گڑیا سے کھیلتی تھی اور اس پر اتنی بڑی قیامت ٹوٹ پڑی اپنی سہیلی کے گھر کھیلنے گئی تھی ۔

انصاف تو یہ تھا کہ جس نے زیادتی کی ہے اس بچی کی شادی اسی کے ساتھ کر دی جائے لیکن گاؤں والوں نے جذباتی فیصلہ کرتے ہوئے اسی کو پتھر مار کر قتل کر دیا جس سے اس بچی کی زندگی اور مشکل ہو چکی تھی ۔

اس کی حالت پاگلوں جیسی تھی لیکن اسے اس حالت میں پاگل خانے بھی نہیں بھجوایا جا سکتا تھا اخر وہ بھی کسی کی بیٹی تھی جس پر اتنی قیامت گزری تھی اور شاہ سائیں اس پر مزید ظلم نہیں کر سکتے تھے

شاہ سائیں کون تھا میں میری بچی کا ہاتھ میری بچی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی کیا بگاڑا تھا میری معصوم بچی نے کسی کا میری معصوم بچی کے خواب چھین لیے مجاہد سرپیٹتا ہوا وہیں بیٹھا رو رہا تھا جبکہ شاہ سائیں کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا

میں کروں گا آپ کی بیٹی سے شادی میں تھاموں گا اس کا ہاتھ لیکن کیا گرنٹی ہے جو آج ہوا ہے وہ دوبارہ نہیں ہوگا حیدر کے الفاظ شاہ سائیں نے سر اٹھا کر سامنے سے حیدر شاہ کو آتے دیکھا

میں تھاموں گا آپ کی بیٹی کا ہاتھ چاچا میں کروں گا اس کے ساتھ شادی میں دوں گا اسے عزت کی زندگی وہ انہیں زمین سے اٹھاتے ہوئے اپنے برابر کھڑا کرنے لگا

لیکن یہ سوچیں کہ کب تک ہماری بچیاں اسی طرح سے ظلموں کا شکار ہوتی رہیں گی مجھے نہیں پتہ شاہ سائیں اس کا کیا فیصلہ کرنے والے ہیں اور مجھے یہ بھی نہیں پتا کہ شاہ سائیں کی نظروں میں گاؤں والوں نے جو کیا وہ صحیح ہے یا غلط لیکن میری نظروں میں بالکل صحیح ہے ایسے انسان کو انسان نہیں بلکہ درندہ کہوں گا جس نے ایک معصوم لڑکی کی آبرو لوٹی میری نظر میں اس کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے بالکل صحیح ہے اور ایسے انسان کو جینے کا حق نہیں مجھے نہیں پتا آپ کیا فیصلہ کرنے والے ہیں لیکن میں آپ سے نوری کا ہاتھ مانگتا ہوں ۔

نوری کا ساتھ چاہتا ہوں میں اسے عزت کی زندگی دینا چاہتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ابھی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں لیکن خدا کے لئے اس کی زندگی کو کوئی سخت فیصلہ مت کیجئے گا وہ اس وقت مینٹلی ٹھیک نہیں ہیں وہ اپنے حواس کھو چکی ہے ایسے میں اگر آپ کوئی سخت فیصلہ سنائیں گے تو وہ بالکل ٹوٹ جائے گی ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے کچھ تو بولیے کیا آپ اسے پاگل خانے بھیجنا چاہتے ہیں

حیدر ان کے سامنے کھڑے جواب مانگ رہا تھا

جب دادا سائیں نے اٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا ہمیں فخر ہے تم پر حیدر ہمیں فخر ہے یہ کہتے ہوئے کہ تم ہمارے نواسے ہو۔

نکاح کا انتظام کرو دادا سائیں نے حکم دیتے ہوئے کہا جب مجاہد نے حیدر کے قدموں میں اپنی چادر رکھ کر رونے لگا

میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا حیدر سائیں

احسان کیسا چاچا احسان تو آپ کا ہے مجھ پہ کہ آپ اپنی معصوم سے بیٹی کی ذمہ داری مجھے دے رہے ہیں تو یقین کریں میں یہ ذمہ داری نبھانے کی مکمل کوشش کروں گا وہ حوصلہ دیتے ہوئے بولا

♡

کیا بکواس کر رہی ہو تم میرا حیدر کبھی کیسی لڑکی سے نکاح نہیں کرے گا پھوپھو سائیں بڑک اٹھی

نہیں بی بی جی حیدر سائیں نے پورے گاؤں کے سامنے اعلان کیا ہے اور نوری سے نکاح بھی کیا ہے اور کل دھوم دھام سے بارات لے کے آئیں گے اور نوری کو اپنے ساتھ رخصت کروا کے لے جائیں گے میں وہی پنچایت میں موجود تھی

تو بابا سائیں نے کچھ نہیں کہا بابا سائیں نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی رضوانہ نے پوچھا

نہیں بی بی جی شاہ سائیں تو بہت خوش تھے اور کہہ رہے تھے کہ انہیں بہت فخر ہے اس بات پر کہ ان کا نواسہ نوری کا ہاتھ تھام رہا ہے

ملازمہ نے تفصیل سے بتایا

کیا ہوگیا ہے میری دونوں اولادوں کو ایک نوکر کے بچے کی ماں بننے جارہی ہے اور دوسرا گاؤں کی دو کوڑی کی لڑکی سے شادی کر رہا ہے جس کے پاس اپنی عزت تک نہیں رضوانہ نے پریشانی سے اپنا سر پکڑ لیا

♡

وہ بچپن سے مجھے ایسے ہی مارتی آئی ہیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس سب کچھ سے ان کی اولاد پر کیا گزرتی ہے

وہ حیدر بھائی کے ساتھ بھی یہی سب کچھ کرتی لیکن وہ پہلے ہی دادا دادی کے پاس چلے گئے لیکن مجھے کہیں نہ جانے دیا کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتی اماں سائیں کی سازشوں سے محفوظ رہتی

جنید سب کچھ ہو چکا تھا اماں سائیں کے یہ الفاظ کے یہ سب کچھ انہوں نے دولت کے لیے کیا ہے اس بات سے جنید کو تکلیف پہنچائی تھی

کیا دولت کے لئے انسان اپنا سب کچھ چھوڑ دیتا ہے

جنید نے اسے اپنے سینے سے لگایا جو بہت بری طرح سے رو رہی تھی

بھول جاو جو کچھ بھی ہوا بھول جاؤ تم اسے جتنا زیادہ اپنے سر پر سوار کروگی اتنی پریشانی زیادہ بڑھے گی

مجھے دکھ ہوا تمہاری ماں تمہارے ساتھ اس طرح سے کیسے کر سکتی ہے میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ تم پہ ہاتھ اٹھا سکتی ہیں اور یہاں بچپن سے تم ان کے ظلم کا شکار ہوتی آئی ہو یہ سب کچھ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا اور تمہارے نام سے سازشیں کرتی رہیں اور تم خاموش رہی اگر تم یہ سب کچھ مجھے پہلے دن بتا دیتی ہماری زندگی اتنی ڈسٹرب کبھی نہیں ہوتی

تو اسے اپنے سینے سے لگائے آہستہ آہستہ سمجھا رہا تھا

جنید میں اپنی ماں سے بہت پیار کرتی ہوں مجھے لگا کہ میرے درد سے میری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوگی لیکن شاید دولت کا لالچ ہر چیز پر حاوی ہوتا ہے شاید ماں کی ممتا پر بھی

کاش میری ماں مجھے سمجھتی کاش میری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تائشہ روتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گی

تائشہ رونا بند کرو ہر ماں تمہاری ماں جیسی نہیں ہوتی اپنی اولاد کو ماں سے کوئی محبت کوئی نہیں کرتا اس بات کو تم ہماری اولاد کو بہت سارا پیار دے کر ثابت کر دینا لیکن رونا بند کرو رونے سے ہمارے بی بی کی صحت پر بھی برا اثر پڑے گا

وہ سمجھاتے ہوئے بولا اور اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

آج کے بعد میں تمہیں اس عورت کے بارے میں سوچتے اور پریشان ہوتے نہ دیکھوں چلوان پیاری سی سمائل دو مجھے رو رو کر میری بیوی کی معصوم آنکھوں کا کیا حال کر لیا ہے تم نے وہ اس کی آنکھوں کو چومتے ہوئے بولا تو تائشہ بے اختیار مسکرا دی

ہاں ایسے ہی ہمیشہ مسکراتی رہا کرو وہ اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا اسے اپنے سینے سے لگا گیا

♡

آج حیدر کی شادی تھی گاؤں کے سب ہی لوگ اس کی شادی میں شرکت کر رہے تھے

نکاح تو کل ہی ہو چکا تھا آج رخصتی باقی تھی ۔

تائشہ نے جب شادی پر جانے کی اجازت مانگی تو جنید نے خوشی خوشی جانے دیا اسے بھی حیدر کا فیصلہ بہت پسند آیا تھا کہاں ہوتے ہیں آج کے زمانے میں حیدر جیسے شخص جو اتنی تلخ حقیقت کو بھی سینا ٹھوک کر قبول کرتے ہیں

حیدر نے نوری کی ذمہ داری لے تھی اور اب اسے ساری زندگی خوش رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا اپنی شادی پر اپنی ماں کو نہ دیکھ کر اسے افسوس ہوا تھا ۔

لیکن اتنا بھی نہیں کہ وہ کسی سے شیئر کرتا اس نے اپنی ماں کی غیر موجودگی کو اس طرح سے نظر انداز کیا تھا کہ جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو ۔

نوری کی رخصتی دھوم دھام سے ہوئی تھی۔

حیدر نے بس ایک ہی نظر سرخ جوڑے میں مبلوث اس لڑکی کو دیکھا اس معصوم سی لڑکی پر کیا قیامت ٹوٹی تھی وہ اچھے سے سمجھتا تھا ۔

جب نوری کو اس کے پاس بٹھایا گیا تو نوری کے الفاظ یہ تھے کیا تم میرے گوڈے ہو ۔اور اس کے سوال پر حیدر بس اسے دیکھ کر ہی رہ گیا

میں کچھ سمجھا نہیں تم کیا کہنا چاہتی ہو ----؟ حیدر نے پوچھا

جیسے میری گڑیا کی شادی ہوتی ہے گوڈے کے ساتھ ویسے ہی آج میری اماں کی گڑیا کی شادی ہے گڑیا میں ہوں تو گوڈے تم ہوئے نہ ۔اس حادثے کے بعد وہ اپنا ذہنی توازن کھو چکی تھی ۔

اب وہ دوسروں کی باتوں پر عمل کرتی تھی لیکن حیدر کو یقین تھا کہ وہ اپنی محبت اور توجہ سے اسے جلد ہی نارمل زندگی دے سکے گا ۔

وہ جانتا تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں ایک بہت بڑا چیلنج لیا ہے اور اس چیلنج کو پورا کرنے میں اللہ اس کی مدد ضرور کرے گا

♡

حوریہ کو ہر کام کے لیے منع کر دیا گیا تھا وہ کچن میں نہیں جا سکتی تھی ہر کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے تھا

نوکروں نے تو اسے بالکل کچن میں آنے سے منع کر دیا جب کہ مقدم شاہ نے اسے ہتھیلی کا چھالا بنا رکھا تھا

اب تووہ کی جان ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں چھوڑتا تھا اور سویرہ انہیں دیکھ کر جل بھن جاتی

مقدم اپنے کمرے میں چینج کرنے آیا تو وہ بول اٹھی میں بھی پریگنیٹ ہوں اور اس کی یہ بات سن کر مقدم کا دل چاہا کہ اسے رکھ کر دو لگا دے لیکن پھر بھی اسے سنانے والے انداز میں بولا

حوریہ کی کوکھ میں میرا بچہ پل رہا ہے ۔اور اس بات نے سویرہ کو اندر تک ہلا کر رکھ دیا غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا

تو حوریہ کی اہمیت اس لئے تھی کیونکہ وہ مقدم شاہ کے بچے کی ماں بننے والی تھی اور اگر سویرا ایسا ہونے ہی نہ دے تو سویرا نے اپنے شاطر دماغ میں چال بنتے ہوئے سوچا ۔اور اس کی اس چال میں اماں سائیں نہیں لیکن رضوانہ پھوپو شامل تھیں۔

♡

حیدر نے کمرہ عروسی میں قدم رکھا تووہ اپنے دونوں ہاتھوں میں گڑیا لئے باتوں میں مصروف تھی

۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آ بیٹھا جبکہ وہ اسے دیکھ کر نظر انداز کرتی پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئی

وہ کافی دیر اس کے قریب بیٹھا اس کی باتیں سنتا رہا

میں تمہاری مونچھوں کو ہاتھ لگاؤں ۔وہ آہستہ آواز میں منمنائی حیدر خاموشی سے اسے گڑیا کے ساتھ بات کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اسے لگا کہ شاید وہ ابھی بھی اپنی گڑیا سے ہی مخاطب ہے

تم بولتے نہیں ہو اس بار نوری نے باقاعدہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

تم مجھ سے بات کر رہی تھی حیدر کو حیرانگی ہوئی

ظاہری سی بات ہے تم سے بات کر رہی ہو میری گڑیا کی تو مونچھ ہی نہیں ہے دیکھو اس نے اپنی دونوں گڑیا کو اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا

اچھا تو کیا کہہ رہی تھی تمہیں وہ دلچسپی سے پوچھنے لگا

میں پوچھ رہی تھی میں تمہاری مونچھوں کو ہاتھ لگاؤں وہ منہ بناتے ہوئے بولی جیسے اسے اپنی بات دہرانا پسند نہ ہو

آج تک کسی کی ہاتھوں کی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ حیدر شاہ کی مونچھ تک جائیں لیکن تم حق رکھتی ہو حیدر آہستہ سے اس کا دایاں ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پہ لے آیا

جب کہ نوری نے اپنی گڑیا کو ایک سائیڈ پر رکھ دیا وہ دونوں ہاتھوں سے اس کی مونچھوں کو بل دینے لگی ۔

دیکھو اب تمہاری مونچھیں ایسے ہی اوپر رہنی چاہیے تم میرے گوڈے ہونا جیسا میں چاہتی ہوں ویسے ہی رہنا وہ سمجھانے والے انداز میں بولی

ٹھیک ہے تم جیسا کہو گی میں بالکل ویسا ہی رہوں گا لیکن پھر تمہیں بھی تو میری بات سنی ہوگی نہ اور ماننی بھی پڑے گی

آج کے بعد تو مجھے تم نہیں آپ کہہ کر پکارو گی ۔ اپنے کھیل کو تم اسی کمرے تک محدود رکھو گی اس کمرے میں تمہاری پہچان جو بھی ہو لیکن اس کمرے کے باہر تم حیدر شاہ کی بیوی ہو آئی میری بات سمجھ میں

اس نے سمجھاتے ہوئے پوچھا تو اس نے فورا نفی میں سر ہلایا

مطلب میں کھیلنے نہیں جا سکتی وہ منہ کھول کر پوچھنے لگی

ہم دونوں یہاں کھیلا کریں گے تم جو کہیں کھیل کھوگی ہم وہ کھیلیں گے لیکن اس کمرے کے باہر تمہیں بڑے لوگوں کی طرح رہنا ہوگا جیسے ---

جیسے بی بی جی رہتی ہیں اس کے دماغ میں فورا ہی حویلی کی عورتوں کا عکس گھوما حیدر اس کی بات سن کر مسکرا دیا

ہاں بالکل ویسے ہی ۔حیدر نے کہا

لیکن میری ایک شرط ہے گوڈے تم صرف میرے گوڈے ہو اور میں صرف تمہاری گڑیا تم صرف میرے ساتھ کھیلو گے اور میں صرف تمہارے ساتھ اگر تم اس اقراء اور ندا کے ساتھ کھیلنے گئے تو میں تم سے کٹی کرلوں گی اس نے دھمکی دیتے انداز میں کہا تو وہ مسکرا دیا

ہاں مجھے منظور ہے نور چلو اب بہت دیر ہو گئی ہے تم سو جاؤ اب ہم کل کھلیں گے وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا

نور نہیں میرا نام نوری ہے نوری منہ بنا کر بولی

تمہارا نام نور العین حیدر شاہ ہے اور تمہارا شوہر تمہیں نور کہہ کر پکارے گا چلو اب اور باتیں نہیں چلو لیٹ جاؤ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا اور اس پر کمبل ٹھیک کرنے لگا

♡

میں تم سے تمہاری ہر خوشی چھن لوں گی حوریہ تمہاری خوشی کی یہ وجہ بھی تم سے دور کر دوں گی

سویرہ کمرے میں تیز تیز ٹہلتی مسلسل بربڑا رہی تھی آج اس کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی مقدم اس کے حسن کے سامنے جھکنے کے بجائے اپنی اولاد کے پیچھے پڑ چکا تھا کتنی سفاکی سے اس کے منہ پر وہ کہہ کر گیا تھا کہ وہ بچہ اس کا ہے۔

اتنا کیوں خود کو تھکا رہی ہو سویرا میں جو کہہ رہی ہوں نا تم بس وہ کرو وہ بچہ بھی راستے سے ہٹ جائے گا اور شاید مقدم بھی حوریہ کو کبھی منہ نہ لگائیے۔

کل شام کو دادا سائیں نے حیدر اور اس گاؤں کی گنوار کی دعوت رکھی ہے اور وہیں میں حوریہ سے اس کی ہر خوشی چھین لوں گی پر آپ کو میرا ساتھ دینا ہوگا

میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں سویرا کے انداز نے رضوانہ کو جوش دلایا

اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تائشہ کو واپس حویلی لے آؤں گی۔

کل اس بچے کے ساتھ ساتھ تم بھی مروگی حوریہ یہ بات سویرا نے دل میں سوچی تھی یہ بات اس نے اب تک رضوانہ سے شیئر نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ اس معاملے میں کسی دوسرے تیسرے کی مخالفت چاہتی تھی۔

♡

اب تم کیوں اتنی پریشان ہو میری جان اب تو تمہارے بابا سائیں نے تمہیں فون کر دیا تم سے معافی مانگی اب بس کر دو میرا پٹاکہ سائیں ختم کرو یہ ناراضگی کردم دھڑکن کو سمجھانے والے انداز میں بولا جبکہ دھڑکن اب بھی اداس تھی

دھڑکن تمہارے ٹیسٹ ہونے والے ہیں میری جان تم اپنے پیپرز کی تیاری کرو۔ان شاء اللہ چاچوسائیں جلدواپس آجائیں گے

کردم سائیں کیا ہوگیا ہے آپ کو میں ان کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں وہ کیٹی کو اپنی گود میں رکھتے ہوئے بولی

تو پھر کیوں پریشان ہو اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر پریشانی سے بولا

حوری دیدہ کے گھر میں خوشی آنے والی ہے سویرا دیدہ کے گھر میں خوشی آنے والی ہے اور تو اور تائشہ دیدہ کے گھر میں بھی خوشی آنے والی ہے اور ہم کیا بلی پالتے رہیں گے

اس نے کیٹی کو اٹھا کر کردم کی گود میں رکھا جس نے فورا ہی اسے زمین پر اتار دیا اسے شروع سے بلیوں سے عجیب سی چڑ تھی اور خاص کر کے جانوروں کو گود میں بٹھانا اسے ہرگز پسند نہ تھا دھڑکن یہ بات جانتے ہوئے بھی ضد کرتے ہوئے اس کی گود میں اکثر کیٹی کو رکھ دیتی

اس کے بات نے جہاں کردم کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا وہی وہ فلحال بچے کے بارے میں کچھ نہیں سوچ رہا تھا

ہم اس سلسلے میں پلاننگ کریں گے فی الحال تم اپنی پڑھائی پر دھیان دو اور مجھے گاؤں پر دھیان دینے دو وہ محبت سے اس کا رخسار چوم کر بولا ۔

مطلب کے ہم کیٹی کو ہی پالیں گے اس نے زمین پر بیٹھی کیٹی کو دوبارہ اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا

کیٹی آج سے میں آپ کی ماما ہوں اور یہ آپ کے بابا کردم جب اس کے قریب سے اٹھ کر بیڈ پر لیٹنے لگا تو اس کی بات پر اسے اچھوت لگا

دھڑکن میرے اتنے بھی برے دن نہیں آئے کہ میں ایک بلی کا باپ کہلاؤں اس کی ماں بہن چاچی تائی دادی نانی سب کچھ تم ہی بنو خدا کے لئے میرے ساتھ اس کا کوئی رشتہ نہ جوڑنا

حد ہے بلی کا باپ بنا کے رکھ دیا لگتا ہے مجھے بھی اس بے بی والی بات پر جلدی ہی غور کرنا ہوگا کردم سوچتے ہوئے سونے کے لئے لیٹ گیا

جبکہ دھڑکن منہ بناتے ہوئے کیٹی کو اس کی باسکٹ میں رکھ کر اس کے پاس آئی ہر روز کی طرح بنا اس کی ڈانٹ کی پرواہ کیے آدھی اس کے اوپر چڑھ کر سو گئی

نیند میں کردم نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تھا

♡

کسی کو میری پرواہ نہیں ہے مطلب آدھی رات کو اپنی معصوم پریگننٹ بیوی کو کوئی چھوڑ کے جاتا ہے کیا

جنید کو رات کے گیارہ بجے اندر داخل ہوتے دیکھ کر تائشہ تپ کر بولی

اس کے انداز نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا

مجال ہے جو کسی کو اپنی بیوی کی پرواہ ہو یہاں پر تو لوگ مسکرائے جا رہے ہیں تائشہ نے پھر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا اور کچن کی طرف چلی گئی جبکہ جنید چینج کرنے جا چکا تھا

واپس آیا تب بھی تائشہ کا منہ پھولا ہوا تھا

سوجا میرے معصوم بچے نا میرے شوہر کو میری پرواہ نہ ہی تیرے باپ کو تیری پرواہ ہے سوجا میری معصوم اولاد یہاں کوئی نہیں ہے جو ہم دونوں کو پیار کرتا ہو وہ کھانا نکالتے ہوئے اوور ایکٹنگ کی انتہا کرتے ہوئے بولی

جبکہ اس کے انداز پر جنید مسکراتے ہوئے کھانا کھانے میں مصروف ہو چکا تھا

اے خدا کیا اس دن کے لیے اتنا خوبصورت بنایا تھا مجھے کہ میرا شوہر سارا سارا دن باہر گھومتا رہے نا میری پرواہ نہ اپنے ہونے والے بچے کی کیوں بنایا مجھے اتنا خوبصورت جب میرے شوہر کو میری قدر ہی نہیں ہے

جب میرے شوہر کو فرق ہی نہیں پڑتا کہ اس کی پسند کے کلر کا لباس پہنے اس کے انتظار میں بیٹھی ہوں تائشہ نے اسے اپنے کپڑوں کی طرف متوجہ کرنا چاہا

جبکہ جنید مسکراتے ہوئے ایسے کھانا کھا رہا تھا جیسے پہلی بار کھانا ملا ہو

جنید میں سونے جا رہی ہیں وہ برتن دھو کے رکھ دینا ۔ وہ تھک کر اس کے قریب سے اٹھ کر کمرے میں جا چکی تھی

سارا دن اس سج سجاوٹ کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا

کیوں بیکار میں اس کا انتظار کرتی رہی اسی لئے منہ بنا کر کمرے میں آ گئی

جب پیچھے تقریبا سات آٹھ منٹ کے بعد ہی جنید کمرے میں آ چکا تھا

ہاتھ گیلے تھے مطلب برتن دھوکر آیا تھا یہ بھی اس خوشخبری کے بعد ہی ہوا تھا جب تائشہ نے اسے بتایا کہ اسے برتن دھونے سے سخت نفرت ہے ۔

اس پر جو نیند نے اس پر ترس کھاتے ہوئے کہا کہ رات کے برتن وہ دھو دیا کرے گا پہلے تائشہ کو بہت برا لگا لیکن پھر جنید نے کہا کہ یہ آفر صرف بچہ آنے تک کی ہے اس کے بعد اپنے سارے کام خود ہی کرے گی

جس پر تائشہ کو یہ صدمہ ہوا کہ اسے پرواہ ہی صرف اپنے بچے کی ہے اس کی تو کسی کو فکر ہی نہیں

اسے اسطرح سے سوتے دیکھ کر وہ اس کے قریب آ کر لیٹا ۔

ویسے گلابی رنگ تم پر بہت سوٹ کرتا ہے وہ اس کے کان میں گنگنایا

اب مجھے نیند آرہی ہے تائشہ نے اعلانیہ کہا

ایسی کی تیسی تمہاری نیند کی پہلے تعریف تو وصول کر لو آخر اتنی محنت کر کے تیار ہوئی ہو وہ اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں لیتے ہوئے بولا

چک تائشہ اپنی شرمیلی ہنسی دبائے اسے مزید نخرے دکھانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن وہ مزید نخرے اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا آہستہ سے اس کا رخ اپنی طرف مڑ کر محبت سے اسے اپنی باہوں میں لے کر اس کے چہرے پر جھکتا چلا گیا۔تائشہ اس کی محبت میں سمٹتی دن بدن اورخوبصورت ہوتی جا رہی تھی

♡

یہ کیا کر رہی ہو تم حوریہ میں ایک بار سمجھایا تھا نہ کہ تم کسی کم کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی تو یہ کیا کر رہی ہو اسے بیڈ کی چارد ٹھیک کرتے دیکھ کر مقدم بولا

چارد ہی تو ٹھیک کر رہی ہوں مقدم سائیں کیا ہوگیا ہے آپ کو کیا میں بالکل ٹھیک ہوں اب کیا یہ بھی نہ کروں بس بیٹھ جاؤں سارا سارا دن تو میرا اسی طرح سے گزرجاتا ہے کم از کم کسی چیز کو ہاتھ لگانے دیں مجھے میں بہت بور ہو رہی ہوں مجھ سے اس طرح سے بیٹھا نہیں جا رہا وہ سمجھاتے ہوئے بولی تو مقدم مسکرا دیا

تو میں لایاتو ہونا تمہاری بوریت کا حل اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کچھ کتابیں اس کے حوالے کی یہ بے بی کیئرکی بکس ہیں کہ لڑکیاں کس طرح سے نو مہینے اپنا خیال رکھتی ہیں

اور پھر ایک ہلتھدی بے بک پیدا ہوتا ہے تو یہاں سے پڑھ کے رکھنا خیال رکھو اپنا ان بکس میں جو لکھا ہے کام وہ سارے کرو جو تمہارے لئے اچھے ہیں

لیکن اپنا بہت سارا خیال رکھو اس بک میں جو لکھا ہے وہ کھاؤ پیو ۔

اور بے بی کے بابا کے لیے کیا لکھا ہے وہ سب کچھ مجھے بتاو تاکہ میں بھی اپنے بے بی کی پوری طرح کیئر کر سکوں

اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہوں بیٹھو یہاں اور پڑھو

ان کتابوں پر غور کرو اور پھر مجھے ایک ہی کیوٹ سا پیارا سا بے بی دو

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

جب کہ حوریہ جو پہلے ہی بور ہوئی بیٹھی تھی ان کتابوں کو دیکھنے لگی

کچھ نہ ہونے سے یہ ہونا ہی بہتر تھا

♡

آج کرن کالج نہیں آئی تھی آج وہ اکیلی ہی آئی تھی اسی لئے کردم اسے چھوڑ کر چلا گیا اور اب جنید اسے لینے کے لئے آیا تھا

کردم زمینوں پر بزی تھا اس بار کی فصل کافی اچھی ہو رہی تھی اور کردم آج کل ادھر ہی زیادہ رہتا تھا اس لیے رات کو بھی بہت دیر سے گھر واپس آتا ہوں اور صبح صبح ہی چلا جاتا ہے

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ وہ واپس گھر کس کے ساتھ جائے گی کہ جنید کو کھڑا دیکھا

ارے جنید لالا آپ مجھے لینے آئے ہیں اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی

جی دھڑکن بی بی کردم سائیں کام میں بزی تھے اس لئے مجھے کہہ دیا لائیں آپ کا بیگ میں اٹھا لیتا ہوں اس نے اس کے بیگ کی طرف اشارہ کیا

ارے آپ کیوں اٹھائیں گے میں خود اٹھاؤں گی کتاب میری ڈگری میری فوچر میرا اور بیگ آپ کو دکھائیں گے یہ تو بہت نا انصافی ہے وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی

جبکہ اس کی پٹرپٹر چلتی زبان جنید کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

میں آپ کو کچھ دکھاؤں اس کے ساتھ چلتے چلتے دھڑکن نے اچانک سے کہا

جی ضرور دکھائیں جنید مسکرایا

اس کی اجازت ملتے ہی دھڑکن اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا گراف پیپر کھولنے لگی جسے دیکھ کر جنید کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہوئی

کیسا ہے وہ ایکسائیڈ ہو کر پوچھنے لگی

بالکل اصلی جیسا ایسا لگ رہا ہے کہ کردم سائیں کی اصلی تصویر ہے یقین نہیں ہوتا کہ ہاتھوں سے بنایا گیا ہے

یہی تو میرا ٹیلنٹ ہے دھڑکن اتراتے ہوئے بولی

میں آج کعدم سائیں کو سرپرائز دوں گی آپ پلیز میرا ایک کام کریں گے آج کل کردم سائیں بہت لیٹ گھر آتے ہیں

اسی لئے آپ شام تو مجھے لینے آئیں گے ہم ڈیرے پر چلیں گے کردم سائیں نے اکیلے گھر سے نکلنے سے منع کیا ہے

پھر میں انہیں وہیں جا کر یہ گفٹ دے دوں گی جب کردم سائیں کی برتھ ڈے تھی انہیں گولی لگی ہوئی تھی اسی لئے میں انہیں وش نہیں کر سکی اور نہ ہی گفٹ دے پائی لیکن اب میں انھی یہ گفٹ دینا چاہتی ہوں

آپ لینے آئیں گے نہ مجھے وہ چلتے چلتے گھر پہنچ ائے تھے

جی بی بی جی میں شام کو پانچ بجے آپ کو لینے آ جاؤں گا پھر میں آپ کو ڈیرے پر کردم سائیں کے پاس لے چلوں گا جنید نے مسکراتے ہوئے کہا کیوں کہ اس کے انداز سے وہ سمجھ چکا تھا کے دھڑکن کو بہت جلدی ہے کردم کو اپنا شاہکار دکھانے کی

اور ویسے بھی وہ بہت خوبصورت پینٹنگ کرتی تھی اس کی تعریف سننا تو اس کا حق بنتا تھا اسی لیے جنید نے آنے کا وعدہ کیا جس پر وہ خوشی سے اندر چلی گئی

♡

دھڑکن کھانا بنوا کر فارغ ہوئی تو جنید اس کا انتظار کر رہا تھا وہ اپنے وعدے کے مطابق پورے پانچ بجے وہاں حاضر تھا

اس نے جلدی سے اپنا گراف چاٹ اٹھایا اور باہر آگئی

ویسے جنید لالا اب آپ کردم سائیں آپ کو ڈانٹتے تو نہیں اس کے ساتھ چلتے ہوئے اس نے پوچھا

وہ تو مجھے کبھی بھی نہیں جانتے بی بی جی لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں

کیوں کہ میں نے انہیں منع کیا تھا میں نے اس نے بہت سارے ڈانٹا تھا اور کہا بھی تھا کہ اب وہ آپ کو کبھی بھی نہ ڈانٹے ۔آپ کو ڈر نے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ آپ کو ڈانتے ہیں تو آپ مجھے بلا جھجک بتائے میں ہوں ان کا علاج کر لوں گی ۔

دھڑکن کی باتوں نے اسے پھر سے مسکرانے پر مجبور کر دیا

نہیں آپ کی ڈانٹ کا کافی اثر ہوا ہے اب وہ مجھے کچھ نہیں کہتے شاید آپ سے بہت ڈر گئے ہیں جنید نے مسکرا کر شرارتی انداز میں بولا

پھر ٹھیک ہے میں نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ آپ پر کچھ زیادہ روعب جماتے ہیں اسی لیے ان کی عقل ٹھکانے لگا دی وہ بولے جا رہی تھی جب کہ جنید سے اپنا قہقہ روکنا مشکل ہو گیا

ڈیرے پر پہنچ کر جنید نے دھڑکن کو ندی کی طرف بھیجا جہاں کردم اکثر کردم جاتا تھا اور خود وہی سے پیچھے کی طرف لوٹ آیا

دھڑکن اپنے ہاتھ میں گراف پیپر پکڑے خوشی سے جا رہی تھی لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی سارے خوشی کہیں کھو گئی

کردم کے ساتھ ایک لڑکی بالکل اس کے قریب بیٹھی تھی

اس لڑکی کو پہچاننے میں دھڑکن نے ایک سیکنڈ نہیں لگایا تھا یہ لڑکی اسی کے کلاس کی تھی ہاجرہ لیکن یہ یہاں کیا کر رہی تھی وہ بھی اس کے شوہر کے اتنے قریب ۔

اور پھر دیکھتے دیکھتے ہی وہ کردم کے سینے سے لگ گئی اور دھڑکن کو لگا جیسے اس کے گرد اندھیرا چھا گیا

دھڑکن وہی سے خاموشی سے پلٹ آئی

جنید نے اسے اتنی جلدی واپس آنے کی وجہ پوچھی تو وہ کچھ بھی نہ بولی ہاتھوں میں پکڑا گراف پیپر اس نے وہی پر پھینک دیا

جنید نے وہ پیپر اٹھایا اور اس کے پیچھے آیا وہ اسے اکیلے نہیں جانے دے سکتا تھا

اور وہ اتنی جلدی میں واپس جا رہی تھی کہ جنید کو ندی کی طرف واپس جانے کا وقت ہی نہ ملا وہ پہلے اسے گھر واپس چھوڑنے جانے والا تھا

♡

حیدر نور کو جس طرح سے کہتا وہ اسی طرح سے کرتی ایک پرسنٹ بھی وہ گڑبڑ نہیں کر رہی تھی

سارا دن وہ بالکل سیریز شکل بنا کر سب نوکروں کو ڈانٹتی رہتی

دادا اور دادی کو سلام کرکے ان کے پاس گھنٹوں بیٹھی رہتی اور ان کی باتیں سنتی رہتی

لیکن جب وہ باتیں کرتی تب اس بات کا اندازہ ہوجاتا کہ اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں

اور پھر جب رات کو حیدر کمرے میں آتا وہ اسے ایک ایک بات بتا کر اتنا ہنستی کہ حیدر کو بھی ہنسنے پر مجبور کردیتی

لیکن سب سے اہم بات یہ تھی کہ وہ حیدر کی ہر بات پر عمل کرتی ہے جس طرح سے اس کے ماں باپ نے اسے سمجھا کر بھیجا تھا کہ حیدر ہی تمہارا سب کچھ ہے اس کی ہر بات ماننا اور جو وہ کہے وہی کرنا وہ اپنے گھر سے کاٹھ بات کرآئی تھی

حیدر جو کہتا ہوں وہ وہی کرتی اور پھر اس کے کہنے کے مطابق رات کو وہ اس کے ساتھ کافی دیر کھیلتا خیر وہ کیا کھیلتا کھلتی تو وہ تھی کبھی اپنی گڑیا کے کپڑے بناتی تو کبھی اس کی شادی کروا دیتی

وہ تو بس اس معصوم کے ساتھ ہونے والے ظلم کو سوچ کر بے بس ہو جاتا کاش وہ اس بندے کو اپنے ہاتھوں سے مارتا

سنو نور کل میں اور تم میرے نانا سائیں کے گھر جائیں گے وہاں پر تم نے کوئی بے وقوفی والی حرکت نہیں کرنی ۔

یہ بالکل ایک گیم جیسا ہوگا یہ بالکل ایک کھیل ہے اگر تم نے وہاں کوئی بھی فالتو بات کی یا کوئی بھی الٹا سیدھا کام کیا تو ہم ہار جائیں گے اور میں جانتا ہوں میری نور مجھے ہارنے نہیں دے گی

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا وہ اپنی ماں پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ نور جلد ہی بہت ٹھیک ہو جائے گی کہ اس کی بات سن کر نور نے ہاں میں سر ہلایا مطلب کے وہ اس کھیل کے لئے تیار ہے

♡

جنید نے دھڑکن کو گھر چھوڑنے کے بعد کردن کو فون پر بتایا تھا کہ دھڑکن ڈرے پر آئی تھی لیکن پھر نہ جانے کیا ہوا کہ وہ واپس چلی گئی اسنے واپسی پر جنید سے کوئی بات بھی نہیں کی تھی جس سے وہ اندازہ لگا سکتا لیکن شاید کردم اس بات کا اندازہ لگا چکا تھا

وہ شام کو گھر واپس آیا تو ھڑکن اپنے کمرے میں تھی۔

فی الحال اسے بہت بھوک لگی تھی اسی لئے دھڑکن سے بات کرنے سے پہلے وہ کچن میں آیا کھانا تیار تھا جیسے ٹرے میں رکھ کر کمرے میں آ گیا

دھڑکن یہ کونسا وقت ہے سونے کا ابھی تو شام کے چھے بجے ہیں اٹھو شاباش کھانا کھا لو پھر بات کرتے ہیں کردم اسے اٹھاتے ہوئے بولا

میں کھانا کھا چکی ہوں آپ کھالیں وہ کہہ کرکروٹ بدل گئی

کردم نے ایک نظر اس کی پیٹھ دیکھی پھر بے اختیار مسکرا دیا

اتنی انسکیورٹی وہ بڑبڑا اسے یقین تھا دھڑکن کھانا نہیں کھایا ہوا

اٹھ جاو کھا لو اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اٹھانے کی کوشش کی تو دھڑکن نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

میں نے کہا نہ میں کھا چکی ہوں آپ کھا لے سونے دیں مجھے تنگ نہ کریں اس بار وہ چادر اپنے منہ تک لے گئی

دھڑکن یہ کیا بچپنا ہے اٹھو میں پوری بات بتاتا ہوں وہ چادر کھینچ کر بولا

کونسی پوری بات میں خود دیکھ آئی ہوں اپنی آنکھوں سے وہ لڑکی آپ کی سینے سے لگی ہوئی تھی اس سے بڑی اور کوئی بات ہو سکتی ہے اگر ہو سکتی ہے تو مجھے مت بتائیں کیوں کہ میں کسی بات پر یقین کروں نہیں گی تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے

سرپنچ بننے کی آڑمیں گاؤں کی لڑکیوں کا استعمال -----

چٹاخ۔ ۔اس سے پہلے کے دھڑکن نہیں بات پوری کرتی کردم کاہاتھ اس کی کام وہ بند کر گیا۔

میں نے کہا نہ پہلے میری بات سن لو پھر اپنی بکواس کرنا لیکن نہیں خبردار جو آئدہ اپنی زبان سے یہ الفاظ نکلے ۔

کیا سمجھ کے رکھا ہے تم نے مجھے اتنی گھٹیا سوچ دھڑکن میرے بارے میں اتنا یقین نہیں ہے تمھیں مجھ پر اتنا گھٹیا اتنا گرا ہوا لگتا ہوں میں تمہیں کردم بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا

اس کے سخت بھاری ہاتھ سے دھڑکن کے ہونٹ پھٹ چکے تھے ۔جس سے اب خون نکلنے لگا تھا

اگر آپ سچے ہوتے تو تو لفظوں سے بتاتے نا کہ اپنی آواز کی اونچائی میں میری آواز کو دبانے کی کوشش کرتے

وہ اس کے سامنے کھڑی ہوئی اپنا تکیہ اٹھا کر باہر نکل گئی

کہاں جا رہی ہو تم وہ اس کا ہاتھ تھام کر غصے سے پوچھنے لگا وہ اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا لیکن دھڑکن کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھی اس کے لفظوں نے ہاتھ اٹھانے پر مجبور کردیا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس بات کو فلحال نہیں سمجھے گی لیکن دھڑکن کی بے اعتباری نے کتدم کو بہت مایوس کیا تھا

فی الحال دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں صبح حویلی واپس چلی جاؤں گی مجھے آپ جیسے دوغلے انسان کے ساتھ نہیں رہنا۔

دھڑکن اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتی باہر جانے لگی

رشتے اعتبار سے بنتے ہیں دھڑکن اور تم مجھ پر کتنا بھروسہ کرتی ہو نخ میں دیکھ چکا ہوں تم حویلی واپس جاو یا لندن مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کے کمرے سے نکلتے ہی کردم نے دروازہ اندر سے بند کر دیا جبکہ دوسرے کمرے میں آنے کے بعد دھڑکن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

♡

حویلی میں سب اس سے جوش و خروش سے ملے تھے

اور سب کے ساتھ نورملی بات کر رہی تھی

حوریہ نے یہی اندازہ لگایا تھا شاید نور کم گو ہے لیکن اس سے سے مل کر اسے بہت اچھا لگا تھا اس کی ماں بھی کب سے نور کو دیکھے جا رہی تھی کہ یہ پاگل لڑکی اس طرح سے نارمل بات کیسے کر رہی تھی وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی

لیکن ابھی تک کسی بہو کے روپ میں قبول نہیں کر پائی تھی یا شاید کرنا نہیں چاہتی تھی

جب کہ حیدر نے ایک سیکنڈ کے اسے خود سے الگ نہ کیا دادا سائیں حیدر کو دیکھ کر بہت فخر محسوس کر رہے تھے

اس نے جو کام کیا تھا وہ گاؤں میں کوئی نہیں کر سکتا تھا ایک ایسی لڑکی کا سہارا بننا جس کے پاس اس کی اپنی عزت بھی نہیں کوئی چھوٹی بات نہ تھی

اور پھر اسی لڑکی کو عزت کے ساتھ نہ صرف اپنی حویلی میں رکھنا بلکہ پورے گاؤں میں ایک مقام دینا

حیدر شاہ جیسا شخص ہی کر سکتا تھا

ان کے واپس جانے کا وقت ہوا تو نوری نے نوٹ کیا کہ سویرا حوریہ کے آگے پیچھے گھوم رہی ہے لیکن نوری کو اس کی نیت صاف نہیں لگ رہی تھی

بار بار حوریہ کو دیکھنا اس کے آگے پیچھے گھومنا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا

وہ تینوں سڑھیوں سے اترنے لگی جب سویرا حوریہ کی سائیڈ پہ ہوگئی سویرا نے حوریہ کے کندھوں پر زور ڈال کر اسے نیچے کی طرف دھکیلنا چاہا شاید وہ یہ دکھانے کی کوشش کر رہی تھی کہہ وہ خود گررہی تھی کہ حوریہ بیچ میں آکر سیڑھیوں سے گر گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ حوریہ کو دکھا دیتی نوری نے حوریہ کو کھینچ کر اپنی طرف کر لیا اور نوری کے پیر سے پھسل کر سویرا خود سیڑھیوں سے نیچے گر گئی ۔

اور اس سے گرتے ہی حویلی میں دردناک چیخیں گونج اٹھی

سویرا کی طبیعت زیادہ بگڑگئی تھی اسے فوراً شہر لے جایا گیا

جہاں ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ اپنا بچہ کھو چکی ہے

ڈاکٹر کے بات سن کر جہاں رضوانہ پھپھو سائیں اور نازیہ اماں سائیں حیران ہوئیں وہیں مقدم کے چہرے پر بھی پریشانی تھی

دیکھئے ان کی طبیعت بہت خراب ہے ۔اور اوپر سے وہ بہت کمزور بھی تھی ۔ان چار مہینوں میں انہوں نے بہت بار اس بچے کو گرانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے ان کی پریگنسی ویسے بھی بہت کریٹیکل تھی ۔

یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ ان کو ایک جھٹکا لگنے سے بھی نقصان ہو سکتا تھا یہاں تو وہ سیڑھیوں سے گری ہیں اسی لیے آئی ایم سوری ہم آپ کا بچہ نہیں بچا پائے جبکہ پیشنٹ کی حالت بھی بہت زیادہ ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر مقدم کے پاس کھڑی اسے تفصیل بتا رہی تھی

جبکہ ڈاکٹر کے بات نے رضوانہ اور نازیہ کو حیران و پریشان کردیا یہ جھوٹی پریگنسی اتنی آگے تک کیسے چلی گئی یہ سب کچھ جھوٹ تھا سویرا تو جھوٹ بول رہی تھی تو یہ بچہ کس کا تھا

اور 4 ماہ پہلے تو وہ انگلینڈ میں تھی تو کیا وہ سچ میں کسی کے ساتھ ریلیشن شپ میں تھی کیا وہ اپنی اور اپنے خاندان کی عزت کو بے مول کر چکی تھی

دادا سائیں خاموشی سے ڈاکٹر کی بات سن رہے تھے مقدم نے انہیں سویرا کے جھوٹے ریپ کے ڈرامے کے بارے میں بتایا تھا لیکن اس کی پریگنسی کا جان کر وہ خود ہی سے نظر ملانے کے قابل نہ رہے

احمد سائیں کو اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتائیے گا مقدم سائیں وہ پہلے ہی اپنی بیماری سے لڑ رہا ہے اپنی اولاد کی بے غیرتی سے لڑ نہیں پائے گا دادا سائیں بس اتنا ہی کہہ پائیں

کل تک جو ان کے دل میں سویرہ کے لیے تھوڑی سی نرمی جاگی تھی آج وہ بھی ختم ہو چکی تھی۔سویرا نے ان کے خاندان کی عزت کو دو کوڑی کا کر دیا۔

اگر احمد کی حالت ٹھیک ہوتی تو اس کا گریبان پکڑ کر ان سے پوچھتے کہ یہ تربیت کی ہے تم نے اپنی بیٹیوں کی کیا اس تربیت کے لیے تم انہیں خون خرابے سے دور لے جاکر اپنی بیٹیوں کو پالا کیا یہ سبق دیا ہے کہ اپنے خاندان کی عزت پر کس طرح سے پانی پھیرا جاتا ہے

♡

میں سچی کہہ رہی ہوں اگر میں اس کو دھکا نہ مارتی تو وہ حور کو مارتی پھر حور کو چھوٹ آتی ۔لیکن حور میری سہیلی بن گئی ہے اس لیے اس کو درد ہوتا تو مجھے بھی درد ہوتا

اور میں نے اس سویرا کو دھکا مار دیا اب وہ مجھ سے بدلہ لینے آئے گی وہ جب سے گھر آئی تھی حیدر کا سر کھائے جا رہی تھی

حیدر پہلے ہی سویرا کے بارے میں سوچ کر پریشان تھا اور یہ نور خود اپنی زبان سے اقرار جرم کر رہی تھی

دیکھو نور تم نے کچھ نہیں کیا جو بھی ہو غلطی سے ہوا اگر تم سے کسی نے پوچھا تو تم یہی کہو گی کہ کہ تم نے دھکا جان بوجھ کر نہیں مارا وہ اسے سمجھا نہیں پا رہا تھا کہ وہ اپنے بچپنے میں سویرہ کا کتنا بڑا نقصان کر چکی ہے

جبکہ نور سینہ ٹھوک کر کہہ رہی تھی کہ یہ میں نے کیا ہے اور اب مقابل کی طرف سے ہونے والے حملے کے لیے بھی تیار تھی۔

جھوٹ بولنا گندی بات ہوتی ہے اور میں سچ بولوں گی میں نے کچھ غلط نہیں کیا میں نے اپنی دوست کو بچانے کے لئے کیا ہے ۔

اگر وہ حور کو دھکا مار دیتی تو حود کو چوٹ لگتی اچھا ہوا اسی کو چوٹ لگ گئی نور منہ بنا کر بولی

حیدر اسے سمجھا نہیں پا رہا تھا

مجھے حوریہ سے بات کرنی ہوگی ہوسکتا ہے وہ نور کو سمجھا پائے ۔

اگر نور نے سب کے سامنے کہا کہ اس نے جان بوجھ کر سویرا کو دھکا مارا ہے تو یہ نہ ہو کے نانا سائیں اسے پاگل خانے بھجوا دیں حیدر پریشانی سے اپنی پیشانی مسل رہا تھا

آپ کو درد ہو رہا ہے لائیں میں آپ کا سر دبا دیتی ہوں ۔اس نے دونوں ہاتھ آگے کرتے ہوئے حیدر کے سر پر ہاتھ رکھیں

اس کی نرم و نازک انگلیوں کو حیدر چاہ کر بھی پیچھے نہ کر سکا

اور خاموشی سے اس کے قریب لیٹ کر اس کی انگلیوں کی نرماہٹ محسوس کرنے لگا

♡

کردم کی آنکھ صبح چڑیوں کے چہکنے سے کھولی ۔وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر آیا
اس کا ارادہ سیدھا دھڑکن کے کمرے کی طرف جانے کا تھا
وہ دھڑکن کے کمرے میں آیا تو دروازہ بند تھا لیکن لاک نہیں تھا اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا
بیڈ پر دھڑکن گہری نیند سو رہی تھی آنکھوں کی پتلیاں سوجی ہوئی تھی ۔مطلب صاف تھا کے وہ کافی دیر روتی رہی
جب کہ چہرے پر کردم کے پورے ہاتھ کا نشان تھا کردم آہستہ سے اس کے قریب آیا اور اس کے چہرے پر اپنی انگلیوں کے نشان پر اپنے لب رکھے
اسے اپنے قریب پاکر دھڑکن کی آنکھ فورا کھل گئی
ایم سوری میری جان جو بھی تھا مجھے تم پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا لیکن تم نے بھی تو غلط بات کی میں جانتا ہوں ساری رات تم اسی دکھ میں روتی رہی ہو گی کہ میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا اپنی غلطی پر ایک پرسنٹ بھی غور نہیں کیا ہوگا
دیکھو دھڑکن تم نے مجھ سے ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ وہ لڑکی ڈیرے پر میرے ساتھ اتنے قریب کیا کر رہی تھی
میں نے جو دیکھا اس کے بعد پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی دھڑکن اس کے ہاتھ خود سے جھٹکتی اٹھ کر بیٹھ گئی

بالکل سہی آنکھوں دیکھی ہر بات پر یقین کرنا چاہیے لیکن ضروری نہیں کہ جو آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو وہی سچ بھی ہو اب تم غور سے میری بات سنو میں جو کہہ رہا ہوں ۔

کردم نے سمجھانے والے انداز میں کہا

مجھے حویلی جانا ہے کردم سائیں وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی

اس طرح سے غلط فہمی کا شکار ہوکر تو جانے نہیں دوں گا میں اس غلط فہمی کی بنا پر اپنی اور تمہاری زندگی کے یہ خوبصورت دن برباد نہیں کروں گا ۔

اسی لیے بہتر ہوگا کہ میری بات سنو وہ رعب دار لہجے میں بولا ۔

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی اور نہ ہی آپ کی کسی بات پر یقین کرنا ہے ۔مجھے حویلی جانا ہے ۔اپنے گال پر پھسلتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتی وہ منہ پھیر گئی

دھڑکن اب تم بے کار میں بات کو مزید بڑھا رہی ہو جبکہ یہ بات اتنی بڑی ہے ہی نہیں تم ذرا سی بات کو خود پر سوار کر رہی ہو ۔

یہ ذرا سی بات آپ کے لیے ہوگی شاید آپ کے قریب اسی طرح پہلے بھی لڑکیاں آتی رہیں ہوں گی جس کی وجہ سے آپ کو یہ ساری باتیں بری نہیں لگتی لیکن معاف کیجیے گا میں نے اپنی زندگی کے بارے میں کبھی ایسا نہیں سوچا تھا

جیسی میں ہوں مجھے ویسا ہی شوہر چاہیے اگر میں صرف آپ کی بن کے رہوں گی تو آپ کو صرف میرا بن کر رہنا ہوگا لیکن اب آپ صرف میرے نہیں ہیں یا شاید آپ کبھی میرے تھے ہی نہیں اور اس بات کا احساس کل اس لڑکی کو آپ کے قریب دیکھ کر مجھے ہو گیا تھا دھڑکن اس کے قریب سے اٹھتی ہوئی واش روم میں گھس گئی ۔جبکہ کردم اس کی باتوں اور حرکتوں کو بیوقوفی قرار دے رہا تھا ۔

♡

یہ سب کچھ حوریہ کی وجہ سے ہوا ہے اس نے دھوکا دیا ہے مجھے وہ میرا بچہ نہیں چاہتی تھی ۔

اس کی وجہ سے میرا بچہ مجھ سے دور ہو گیا اس نے مجھ سے میری ہر خوشی چھین لی میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی

ہسپیٹل کے کمرے میں چلا چلا کر سویرہ تھک چکی تھی جبکہ اماں سائیں اور پھوپھو اسے مسلسل اسے گھورے جا رہیں تھیں

ان کے چہرے سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ سویرا کے ڈرامے سے امپریس نہیں ہورہی لیکن سویرا کی چیخ و پکار ابھی تک ختم نہ ہوئی تھی ۔

جب سے اسے ہوش آیا تھا وہ حوریہ کو مجرم ٹھہرائے جا رہی تھی۔

مقدم کو کمرے میں آتے دیکھ کر وہ اور زیادہ پھوٹ کر رونے لگی ۔

Classic Urdu Material

مقدم سائیں مجھے پتا ہے اور کوئی مجھ پر یقین کریں یا نہ کریں لیکن آپ ضرور کریں گے حوریہ کو اپنی اولاد کی اتنی خوشی تھی کہ اس سے میری خوشیاں برداشت نہ ہوئی۔ اسی لئے اس نے مجھے دھکا دیا تاکہ میری ساری خوشیاں مجھ سے چھین لے ۔

اس نے مجھ سے میرا سب کچھ ہی نہیں لیا ۔کچھ بھی تو نہیں بچا میرے پاس ۔بالکل خالی کر کے رکھ دیا اس نے میرا وجود ۔وہ گھٹیا لڑکی اتنی گرگئی کہ اپنی کوکھ میں پلنے والے بچے کی پرواہ کیے بغیر میرے بچے کا قتل -------

چٹاخ۔ خبردار سویرا جب تم نے میری حوریہ کے خلاف ایک اور غلط لفظ استعمال کیا مجھے لگ رہا تھا کہ مجھے تمہیں تھوڑا وقت دینا چاہیے تاکہ تم سمجھ جاؤ لیکن تم --گھٹیا میری حوریہ نہیں گھٹیا تم ہو گری ہوئی میری حوریہ نہیں گری ہوئی تم ہو ۔ارے تم تو اتنی گری ہوئی بے غیرت عورت ہو کہ تم نے نا اپنے باپ کی پرواہ ہے اور نہ ہی اپنے خاندان کی

تمہیں کیا لگتا ہے میری حوریہ تمہارے بچے کو نقصان پہنچانا چاہے گی ۔وہ ایسا خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی ویسے ڈرامہ کمال کا کیا ہے تم نے ریپ کا بچے کا لیکن وہ کیا ہے نہ کہ تم اس ڈرامے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

کیونکہ تمہاری یہ آنکھیں ----- اپنی آدھی ادھوری بات پر وہ دلفریب انداز میں مسکرایا

تمہاری یہ آنکھیں تمہارے اندر کی حقیقت کا آئینہ ہے تمہاری آنکھیں تمہارے اندر پلنے والے شیطان کو ظاہر کرتی ہیں یہ آنکھیں بتاتی ہیں کہ تم کس حد تک مکار ہو کتنا فریب بھرا ہے تم میں تمہاری آنکھیں تمہارا اندر اور باہر بیان کرتی ہیں اور تمہیں لگا کہ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں نہیں سویرا میں تمہاری تعریف نہیں کرتا تھا ۔میں تمہیں سچ بتاتا تھا کہ آنکھوں کو چھپا کر وار کرو ۔شاید کامیاب ہو جاؤ تمہاری آنکھیں سچ میں سچ بولتی ہیں

تم کیا ہو کیا تھی یہ میں پہلے دن سے جانتا ہوں تمہارے کڈنیپگ والے ڈرامے کے ایک ایک لفظ سے واقف تھا میں

لیکن میں نے کچھ نہیں کہا تم یہ کھیل جس طرح سے چلا رہی تھی میں نے ویسے ہی چلنے دیا کیوں کہ اس کھیل کے دوران مجھے یہ پتہ چلا تھا کہ تم میری حوریہ کو جان سے مارنا چاہتی ہو اور اس سب میں تمہارے ساتھ کوئی اور بھی شامل ہے

یور ٹائم از اوور اب مجھے بتاؤ کہ وہ کون ہے ---؟ شاباش اب جلدی سے مجھے بتاؤ کہ وہ شخص کون ہے جو میری حوریہ اور ملک کو مارنا چاہتا ہے ۔

اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں واپس لندن بھجوا دوں

لیکن اگر تم نے مجھے اس آدمی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تو تمہیں ساری زندگی کے لیے قید کر کے دنیا سے غائب کر ہوگا ۔میں تمہیں اتنا اکیلا کر دوں گا کہ خود سے بھی بات نہیں کر پاؤ گی ۔

تمہارے پاس آخری موقع ہے بتادو مجھے وہ شخص کون ہے جو حوریہ کو مارنا چاہتا ہے وہ غصے سے اس کے قریب بیٹھا بول رہا تھا جب کہ اس کی ساری بات سننے کے بعد سویرا قہقہ لگا کر ہنسی تھی

ایسے ہی تو نہیں ہوئی محبت آپ سے مقدم شاہ ۔اگر آپ میرے نہ ہو سکے تو ہونے میں آپ کو حوریہ کا بھی نہیں دوں گی۔

اگر آپ مجھے اور میرے اصل کو پہچان چکے ہیں تو مجھے یہاں لانے سے پہلے حوریہ کو بھی لے آتے اب تک تو وہ شاید زندگی اور موت کا سفر بھی طے کر چکی ہوگی ۔

سویراقہقہ لگاتے ہوئے بولی جبکہ سویرا کے انداز نے مقدم کو حوریہ کو فون کرنے پر مجبور کر دیا

♡

کون ہو تم کیوں اٹھا کے لائے ہو مجھے یہاں پر خدا کے لئے مجھے جانے دو یہ کون سی جگہ ہے میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے

حوریہ اونچی اونچی آواز میں چلا رہی تھی وہ پہچانتی تھی اس کارخانے کو یہ کارخانہ اس کے کالج کے راستے میں آتا تھا وہ اکثر کردم سے پوچھتی تھی کہ یہ کارحانہ بند کیوں ہے جس کے جواب پر کردم کہا کرتا تھا

کہ یہ کارحانہ پھوپھا سائیں نے بنوایا تھا اور ان کی موت کے بعد سے بند کر دیا گیا

حوریہ۔نے اندر سے یہ کارخانہ تو کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن اسے یقین تھا یہ وہی جگہ ہے لیکن اسے یہاں پر کون لا سکتا ہے

وہ اونچی اونچی آواز میں چیخ و پکار کرتی ہوئی رو رہی تھی لیکن وہ بالکل وہاں اکیلی تھی ایک پیلر کے ساتھ اس کے دونوں ہاتھوں کو باندھا گیا تھا وہ کتنی دیر سے یہ وہیں بیٹھی تھی

اسے بس اتنا یاد تھا کہ وہ تو اپنی دوائیاں کھا کر سو چکی تھی لیکن وہ یہاں کیسے آئی کون لایا تھا اسے یہاں ابھی تک وہ اونچی آواز میں چلا رہی تھی کہ کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی اور پھر ایک سایہ برآمد ہوا اور پھر اس سائے کے ساتھ وہ شخص

ہاں وہ شخص اس کا دشمن جو اس کی جان لینا چاہتا تھا

♡

صبح جنید کی آنکھ کھلی تو قریب ہی تائشہ کو تیار ہوتے دیکھا

کہاں جا رہی ہو یوں بجلیاں گرا کے میری حسین سجنی وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا

جنید سائیں مجھے تنگ نہ کریں فلحال میں بہت بیزی ہوں وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر پھر سے تیار ہونے لگی

جنید سائیں بھی کہہ رہی تھی اور آپ بھی مطلب صاف تھا کہ اسے اس سے کوئی مطلب تھا

تائشہ آج تم نہیں جا رہی ہو حیدر سائیں کی حویلی یار عوز جاتی ہو وہاں اتنا تیار ہو کہ اور جب واپس آتی ہو تو کہتی ہو تھکی ہوئی ہوں جیسے ہل چلا کے آئی ہو تھوڑا سا تو اپنے عاشق پر رحم کرو کب تک چلے گا ایسے

یہاں میں تمہارے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب گیا ہوں اور تم ہو جس کے نخرے ہی نہیں ختم ہوتے اس بار وہ اٹھ کر اسے پیچھے سے اپنی باہوں میں لے چکا تھا

ہاں تو کیا میں اپنے بھائی کے گھر نہیں جا سکتی ۔اور ویسے بھی جنید سائیں دور رہنے سے پیار بڑھتا ہے

بھاڑ میں جائے ایسا پیار اور بھاڑ میں جائے تمہارے یہ نخرے میں تو قریب رہ کر ہی پیار کروں گا ۔

اس بار جنید نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کے لبوں پر ایک جارحانہ مہر ثبت کی

جنید آپ میرا میک اپ خراب کر رہے ہیں وہ اپنا آپ چھڑواتی اسے گھور کر بولی جبکہ چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا

ہاں تو یہ میک اپ خراب کرنے کا حق بھی تو صرف میرا ہے اس بار اس نے تائشہ کے معصوم رخسار کو اپنا شکار بنایا

جس دن سے شاہ سائیں نے اسے بتایا تھا تائشہ کی نظروں میں انھوں نے کبھی کردم کے لیے محبت نہیں دیکھی اس دن سے اس کے دل میں تھوڑی سی تائشہ کو لے کر جو ہچکچاہٹ تھی وہ بھی ختم ہو گئی

اور اس دن اماں سائیں کے یہاں آنے کے بعد تائشہ نے ساری حقیقت کھول کر اس کے سامنے رکھ دی ۔

اور اس کے بعد سے لے کر اب تک جنید نے کبھی کردم کا ذکر اس کے سامنے نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ آپنے اور اس میں کسی تیسرے کو لانا چاہتا تھا ۔

اور جب سے اسے تائشہ کی پریگنینسی کے بارے میں پتہ چلا تھا اس کی تو مانو دنیا ہی مکمل ہو چکی تھی وہ تائشہ اور اپنے ہونے والے بچے کو لے کر بہت خوش تھا

لیکن اس سے زیادہ خوشی اسے اس بات کی تھی اس شاہ سائیں اس کے گھر آکر تائشہ کو واپس حویلی بلانا چاہتے تھے وہ تائشہ کے لیے اس کا میکا کھول دینا چاہتے تھے

آج وہ سب لوگ ان کے گھر آنے والے تھے لیکن کل شام کو ہی سے پتہ چلا کہ سویرا سیڑھیوں سے گر گئی ہے اور اس وقت شہر کے ہوسپٹل میں ہے ۔

اسی لیے اس نے تائشہ کواس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا یہی وجہ تھی کہ تائشہ آج پھر حیدر کے گھر جانے کے لیے تیار تھی ۔

جبکہ جنید آج گھر پر ہی تھا اور وہ چاہتا تھا کہ تائشہ سارا دن اس کے ساتھ گزارے

اسی لئے اس کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے وہ تائشہ کو اپنی باہوں میں اٹھا کے بیڈ پر لے آیا تائشہ مزاحمت کرتی رہی لیکن جنید نے اس کی ایک بھی مزاحمت کے آگے گھٹنے نہ ٹیکے ۔

اپنے سینے پر رکھے اس کے دونوں ہاتھ جو اسے اس سے دور کر رہے تھے تھام کر جنید نے تکیے پر رکھے اور انتہائی محبت سے اس کی گردن پر جھکا

تائشہ نے مزاحمت کرتے ہوئے دو تین بار اپنا سر اس کے کندھے پر دے مارا لیکن پھر خود ہی درد ہونے پر ہمت ہار گئی ۔اس کے یوں ہارنے پر جنید نے مسکراتے ہوئے اسے مزید اپنی باہوں میں بھیج لیا ۔

ایک نمبر کے لوفر اور چھچھوڑے انسان ہو تم وہ ادب اور احترام ایک طرف رکھ کر بولی

اور تم میری لوفری چھچھوڑی وہ اس کے لبوں پر جھک کر اس کے لفظوں پر تالا لگا کر بولا

♡

اپنے سامنے حیدر کو دیکھ کر حوریہ بے یقینی سے دیکھتی رہ گئی

کیا ہوا مسز مقدم شاہ یقین نہیں آرہا تو یقین کر لو میں ہی ہوں جو تمہیں جان سے مارنا چاہتا ہوں اور میرے سامنے یہ ڈرامے مت کرنا کہ تم ایسا کیوں کرنا چاہتے ہو تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو وغیرہ وغیرہ اور میرے سامنے ایک آنسو بھی مت بہانا

وجہ تو تم جانتی ہی ہو کردم شاہ اور مقدم شاہ باپ کا بدلہ بھول سکتے ہیں لیکن میں نہیں تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتی کہ میں اپنے ماں باپ کے بغیر کیسے رہا ہوں

میری بہن ساری زندگی اپنے نانا کے ٹکڑوں پر پلتی رہی صرف تمہارے باپ کی وجہ سے

اپنے باپ کا سایہ ساری زندگی محسوس نہیں کر سکا صرف تمہارے باپ کی وجہ سے

اس سے پہلے میں کوئی خواہش کرتا میرا باپ میری خواہشیں پوری کرتا تھا ۔

میرے بابا نے ساری زندگی سب کا بلا چاہا وہ کبھی کسی کے بارے میں برا نہیں سوچ سکتے تھے یہ فیکٹری دیکھ رہی ہو تم یہ انھوں نے غریب مزدوروں کے لیے بنوائی تھی ۔لیکن اس کو شروع کرنے سے پہلے ہی تمہارے باپ نے میرے بابا کو مار ڈالا

وہ گاؤں جس کو میرے بابا کامیاب بنانا چاہتے تھے آج اندھیرے میں ڈوب کر رہ گیا تمہارے باپ کی وجہ سے

میرے بابا جو اپنے بچوں کو ہر خوشی دینا چاہتے تھے وہ اپنی بیٹی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے تھے اس کی بیٹی نے ساری زندگی یتیموں سی زندگی گزاری تمہارے باپ کی وجہ سے میں نے کسی کی محبت نہیں دیکھی ۔تمہارے باپ کی وجہ سے میں نے اپنا بچپن کھو دیا ۔

تمہارے باپ کی وجہ سے ---

بس کریں خدا کے لئے بس کریں بار بار شخص کو میرا باپ نہ کہیں آپ مارنا چاہتے ہیں نہ مجھے مار دیں شاید اس سے آپ کا بدلا پورا ہو جائے گا شاید اس سے آپ کو سکون مل جائے گا آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں نہ آپ کو لگتا ہے کہ مجھے مار دینے سے آپ کو بہت سکون محسوس ہو گا جو آپ نے سالوں سے محسوس نہیں کیا تو اپنے آپ کو روکیں مت مار دیں مجھے

کیونکہ بار بار اس شخص کی بیٹی کہلانے سے بہتر ہے کہ میں مر جاؤں ۔ حوریہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے چلا کر کہا

♡

کردم جلدی گھر واپس آیا تھا وہ دھڑکن کو منانا چاہتا تھا رات دھڑکن کی باتوں نے اتنا غصہ دلایا کہ وہ اس پر ہاتھ اٹھانے پر مجبور ہوگیا لیکن اس کے بعد وہ بہت پچھتا رہا تھا وہ لڑکی اس کی جان تھی جس کے بغیر رہنے کے بارے میں اب تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

کردم نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے سب کچھ بتا دے گا اسی لئے وہ اسے منانے جلدی گھر واپس آیا

راستے سے اس نے کیٹی کا فوڈ اور دھڑکن کے لئے بہت ساری چوکلیٹ لی جس سے اسے امید تھی کہ وہ جلدی مان جائے گی

لیکن گھر آ کر اس نے دیکھا کہ دھڑکن یہاں نہ تھی

ساتھ والے گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس نے چابی مانگی تو کرن نے بتایا کہ دھڑکن کچھ دیر پہلے حویلی جا چکی ہے پر جاتے ہوئے بہت رو رہی تھی زاہد نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اسے حویلی چھوڑ آئے گا لیکن اس نے زاہد کی بات نہیں مانی ۔

گھر کی چابی لے کر وہ واپس گھر آ گیا اسے پتہ تھا دھڑکن میں بچپنا ہے لیکن وہ اپنے رشتے کو اتنے سنگین موڑ پر کیسے لا سکتی ہے کہ اسے صفائی کا موقع دیئے بغیر وہ اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہے کیا اس کی محبت اس کا یقین اتنا بے مول تھا

اب اس سے اپنا غصہ کنٹرول نہیں ہو رہا تھا آج پہلی بار اسے کسی پر اس حد تک غصہ آیا تھا وہ دھڑکن کو ایک بہت سمجھدار لڑکی سمجھنے لگا تھا اور اس لئے اس سے اس طرح کی بیوقوفی کی سے کوئی امید نہ تھی

ٹھیک ہے دھڑکن تم اپنی مرضی سے گئی ہو اب اپنی مرضی سے واپس آؤ گی میں تو لینے نہیں آؤں گا خود سے کہتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیزیں زمین پر پھینک چکا تھا۔جب اس کا فون بجا ملک کا فون آتا دیکھ اس نے فوراً اٹھا لیا

♡

مقدم مسلسل حوریہ کے نمبر پر فون کر رہا تھا لیکن حوریہ نے فون نہیں اٹھایا تھک ہار کر حویلی واپس جانے لگا اس کے نمبر پر ملک کا فون آنے لگا

جو اس نے فورا اٹھا لیا

مقدم مجھے فون آیا تھا مجھے پتا چل گیا ہے کہ وہ شخص کون ہے جو حوریہ کی جان لینا چاہتا ہے اسے اغوا کر کے کہیں لے گیا ہے

خدا کے لئے مقدم میری بیٹی کو بچا لو ۔

نہ جانے وہ کس حال میں ہو گی اس نے مجھے پرانے کارخانے میں بلایا ہے وہ حیدر شاہ ہے فیضان شاہ کا بیٹا فیضان شاہ کا بیٹا مارنا چاہتا ہے میری بیٹی کو اور اسی نے مجھ پر بھی حملہ کروایا تھا

مقدم میں پرانے کارخانے جا رہا ہوں تم جلدی وہاں پہنچاو میں نہیں چاہتا کہ میری بیٹی کو کچھ بھی ہو ملک نہ جانے کیا کیا بول رہا تھا جب کہ مقدم فون بند کے گاڑی کی طرف بھاگا

♡

اسے حویلی آئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی ۔لیکن حویلی میں آج کوئی بھی موجود نہ تھا یہاں تک کہ کوئی نوکر بھی نہیں ۔

سب لوگ کہاں چلے گئے تھے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ۔

وہ کمرے میں آگئی اور تھوڑی دیر آرام کرنے لگی۔ لیکن کردم کی بے وفائی کے دکھ نے اس سے ہر سکون چھین لیا تھا

کل سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا بھوک کی شدت نے اسے کمرے سے نکلنے پر مجبور کیا تو سامنے سے ہی ہاجرہ آتی نظر آئی

جیسے دیکھتے ہی دھڑکن کے ماتھے پر بل پڑ گئے اس کا گھر توڑنے کے بعد اس لڑکی میں اتنی ہمت آ گئی تھی کہ وہ اسی کی حویلی میں قدم رکھتی دھڑکن کا دل کیا کہ وہ اسے جان سے مار دے لیکن اس کے پیچھے آنے والے شخص کو دیکھ کر خاموش ہو گئی

کیسی ہو دھڑکن ایک ہی کلاس میں رہنے کی وجہ سے اب دھڑکن اور وہ نارمل بات کرتے تھے اس کے سوال پر دھڑکن نے کوئی جواب نہ دیا بس اسے گھورتی رہی

ان سے ملو یہ ہے میرے شوہر مجتبیٰ

یہ حیدر سائیں کے گاؤں سے ہیں میں اور یہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے لیکن ہمارے خاندان والے شادی کے لیے تیار نہیں ہو رہے تھے ہم نے انہیں منانے کی بہت کوشش کی لیکن انہوں نے ہماری بات نہیں مانی مجبور ہوکر ہم نے کردم سائیں کا سہارا لیا پہلے تو وہ نہیں مان رہے تھے لیکن پھر ہم انہیں روز ہی تنگ کرنے ان کے ڈیرے پر جا پہنچتے اور منتیں کرتے لیکن اس کے باوجود بھی وہ ہماری بات نہیں مان رہے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ جو فیصلہ ہمارے والدین کر رہے ہیں وہیں سہی ہے

لیکن میں اپنی محبت میں بہت مجبور ہو چکی تھی اور انہیں روز ہی تنگ کرنے لگی ۔ میں اکثر ان کے ڈیرے پر جاکر ان سے ملنے لگی یہاں تک کہ ایک دن مجبور ہوکر وہ میرے گھر والوں سے بات کرنے کے لیے تیار ہوگئے

اور پھر کل شام کو ہی انہوں نے میرا نکاح مجتبیٰ سے کروانے کے لیے تیار ہو گئے یہ بات سن کر میں اتنی جزباتی ہوگئی کہ ان کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا

اور انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر مجھے بہنوں والا مان دیا لیکن مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ تم اس بات کو کس انداز میں لو گی یہ تو میں جانتی ہوں کہ تمہیں اپنی چیزیں بانٹنا پسند نہیں لیکن میں کردم سائیں کو تم سے چھیننے کی کوشش نہیں کر رہی تھی وہ تو میرے بھائی جیسے ہے انہوں نے مجھے میری زندگی کی ہر خوشی دی جس کے لیے میں ان کی بہت شکر گزار ہوں

۔

یہ سب کچھ اگر مجھے آج جنید بھائی نہیں بتاتے تو کل میں ان کے ساتھ ہمیشہ کے لئے شہر جانے والی تھی خدا کا شکر ہے کے وقت رہتے میں نے تمہیں سب کچھ بتا کر اپنا فرض پورا کر دیا اب تمہاری مرضی تم یقین کرو یا نہ کرو

آج اگر یہاں نہ آتی تو کبھی اپنے آپ کو معاف نہیں کر پاتی چلتی ہوں مجھے اور ان کو شہر کے لئے نکلنا ہے اس نے مجتبیٰ کو چلنے کا اشارہ کیا جبکہ دھڑکن کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کو روک کر اس کا شکریہ ادا کرے

یا پھر اس سے پوچھے کہ اب وہ کردم کو کیسے منائے گی

♡

بہت ساری ہمت جمع کر کے آیا تھا میں اور یہی سوچا تھا کہ مار دوں گا تمہیں لیکن میں تمہارا قاتل بننا چاہتا ہوں مقدم شاہ کے بچے کا نہیں ہاں میں نہیں گر سکتا تمہارے باپ جتنا میں چاہ کر بھی تمہارے باپ جتنا ظالم نہیں بن سکتا

میں نے یہی سوچا تھا کہ میں تمہیں ختم کر دوں گا لیکن پھر میں نے سوچا کہ تمہیں ختم کرنے کا کیا فائدہ

اس سے کیا ہوگا تمہارا باپ تو زندہ رہے گا تو زندہ میں اس سے مرا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں اسی لئے تمہیں یہاں بلا کر میں نے اسے یہاں بلا لیا

تاکہ میں تمہاری آنکھوں کے سامنے خنجر اس کے سینے میں اتاروں جو کچھ بھی ہوا ہے لیکن میں تمہیں بھی مارنا چاہتا ہوں میں تمہارے باپ کو وہ تکلیف دینا چاہتا ہوں جو تکلیف میں برسوں

سے سہ رہا ہوں ۔لیکن میں اتنا بڑا گناہ کیسے کروں بتاؤ مجھے میں تمہیں کیسے ختم کروں وہ اس کے قریب بیٹھا پوچھ رہا تھا

میں کیا بتاؤں آپ کو اس بارے میں بھائی میں تو خود اپنوں کی بے روخی کا شکار ہوں باپ کی شفقت ماں کی محبت کیا ہے میں نے تو کبھی دیکھی ہی نہیں

شاید اس معاملے میں میرا دکھ بھی آپ جتنا ہی ہو ارے آپ سے پیار کرنے والے آپ کی دادا دادی بہن تو تھی میرے پاس تو یہ لوگ بھی نہیں تھے

ساری زندگی ایک قاتل کی بیٹی کہلا کر میں نے کیسے گزاری ہے اس تجربے سے میں آپ کو بتا نہیں سکتی ۔کہ آپ مجھے کس طرح سے ماریں گے کہ میرے باپ کو اتنی ہی تکلیف ہو جتنا درد آپ کے اندر بھرا ہے

آپ کی ان سب باتوں سے مجھے بس ایک بات کی تکلیف سب سے زیادہ ہورہی ہے جب آپ کہتے ہیں ملک کی بیٹی ساری زندگی میں نے یہی لفظ اپنے اردگرد سنے کسی نے مجھے آمانہ کی بیٹی کہہ کر نہیں پکارا آپ کی اماں سائیں مجھے منحوس اور میری ساس مجھے اپنے شوہر کے قاتل کی بیٹی کہتی ہیں

خیرآپ کو یہ باتیں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے وہ میری زندگی ہے میری تلخ حقیقت ہے آپ وہ کریں جو کرنے آئے ہیں جس سے آپ کا بدلا پورا ہو جائے گا آپ کے دل کو سکون مل جائے گا ماردیں مجھے یقین کریں اس سے اور کچھ ہو نہ ہو میرا باپ پاگل ہو جائے گا ۔

یہ وہ پہلا شخص تھا جو حوریہ کو مارنا چاہتا تھا لیکن وہ اس سے خوفزدہ نہیں تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھی جا رہی تھی جہاں انتہائی خعف زدہ بچا بیٹھا تھا کوئی بالکل خاموش چھوٹا سا بچہ اپنے باپ کو کھونے کے بعد اپنی ماں سے دور ہوئے بیٹھا ہے

اس سے محبت کرنے والے تو بہت ہیں لیکن جس کی محبت وہ چاہتا ہے وہ اس سے دور منوں مٹی تلے سو چکا ہے

کیا ہوا ہمت نہیں کر پا رہے نہ مارنے کی حوریہ اسے دیکھتے ہوئے ذرا سا مسکرا ئی

آپ کی سینے میں آپ کے بابا کا دل دھڑ کتا ہے حیدر بھائی اور وہ نرم سا دل کبھی کسی کی جان نہیں لے سکتا۔آپ اتنے برے ہیں نہیں جتنا بننے کی کوشش کر رہے ہیں

میں بہت برا ہوں اور تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جاؤ گی وہ اسے یقین دلانے والے انداز میں بولا اور اس کے انداز نے حوریہ کو پھر سے مسکرانے پر مجبور کر دیا

میں آپ کی ہمت دیکھنا چاہتی ہوں حیدر بھائی مار دیں مجھے میں بھی چاہتی ہوں کے آپ کے باپ کا بدلہ پورا ہو جائے اور میری موت دیکھ کر میرے باپ کو اس کے گناہوں کی سزا مل جائے

حوریہ --- حور ---- حوریہ کہاں ہو تم

کردم کی آواز نے ان دونوں کو باہر کی طرف متوجہ کیا

♡

وہ جس خاموشی سے گھر چھوڑ کر گئی تھی اسی خاموشی سے گھر واپس آ چکی تھی

اور اب اپنے نازک ہاتھوں سے کردم کی فیورٹ ڈش بنا رہی تھی تاکہ اسے منا سکے

کردم سائیں میں نے آپ کے خلاف اتنا کچھ بولا آپ نے مجھے ایک تھپڑ لگایا لیکن آپ کو چاہیے تھا کہ آپ مجھے بہت سارے تھپڑ لگا کر مجھے عقل سکھاتے کتنی بری ڈیش ہوں میں آپ پر یقین نہیں کیا میں محبت کے لائق ہی نہیں ہوں وہ مسلسل ہاتھ چلاتے ہوئے بربڑا رہی تھی

بس آپ ایک بار گھر آجائیں میں آج آپ کو منا لوں گی میں آپ سے معافی مانگوں گی اور مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے معاف کر دیں گے ۔

وہ اداسی سے پر یقین انداز میں کہتی کردم کی پسند کا کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی

♡

چلانا بند کرو کردم شاہ تمہاری بہن یہاں ہے اور کچھ ہی دیر میں اس کی روح پرواز کر جائے کہ حیدر نے بندوق کی نوک حوریہ کے سر پر رکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سن کر حوریہ بے خوفی سے دیکھنے لگی اس کی آنکھیں اسے چیلنج کر رہی تھیں جیسے کہہ رہی ہوں کہ اگر ہمت ہے تو مارو مجھے

اور اس چیلنج سے گھبراتے ہوئے حیدرشاہ اس کی آنکھوں میں دیکھ نہیں پا رہا تھا

نہیں حیدر خدا کے لئے میری بیٹی کو چھوڑ دو اس نے کیا بگاڑا ہے تمہارا خدا کے لئے اسے بخش دو تمہارا گناہ گار میں ہوں میری بچی کو چھوڑ دو وہ بے گناہ ہے کردم کے پیچھے ہی ملک بھاگتا ہوا آیا اور اس کے ساتھ مقدم

آ گئے ملک تمہیں تو دکھانے کے لیے اسے لایا تھا یہاں اپنی بیٹی کی لاش اٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔

وہ چلاتے ہوئے بولا

خبردار جو تم نے میری حوریہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا مقدم چلاتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا

مقدم شاہ تمہارا غصہ جائز ہے تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم مجھے زندہ زمین میں گاڑ دینا لیکن پہلے اپنی بیوی کی لاش کو زمین میں دفنانا ۔

آج میرے باپ کا بدلہ پورا ہوگا آج مجھے سکون ملے گا ملک کے سامنے اسی کی بیٹی کو ختم کر کے

حیدر نے کہتے ہوئے بندوق ایک بار پھر سے حوریہ کے سر پر رکھی ۔

تم ایسا نہیں کرو گے حیدر بہت پچھتاؤ گے تم مقدم غصے سے بولا

مقدم سائیں آپ پریشان نہ ہوں یہ مجھے کچھ نہیں کر سکتے ان میں اتنی ہمت ہی نہیں ہے کہ یہ مجھ پر گولی چلا سکے ۔

کیوں حیدر بھائی ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ میں حوریہ کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی۔
ّّجب حیدر نے گھور کر غصے سے اسے دیکھا اور اپنے ریوالور پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹریگردبایا
گولی کی آواز کے ساتھ کارخانے میں سناٹا چھا گیا

گولی کی آواز کے ساتھ ہی ملک نے ڈر کر اپنا دل تھام لیا۔
اس سے پہلے کہ گولی حوریہ کو لگتی حیدر کے سامنے آجانے سے اس کا بازو چیڑ گئی
بے وقوف آدمی یہ کیا کیا تم نے سویرا نے چلاتے ہوئے ایک اور گولی اس کی طرف چلانی چاہی لیکن اس سے پہلے ہی مقدم زمین پر پڑا ہوا لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر اس کے ہاتھ پے مار چکا تھا۔
پستول سویرہ کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری اس نے غصے سے گھور کر مقدم کو دیکھا
حیدر شوٹ ہئر۔۔۔۔
میں کہتی ہوں گولی مار دو اسے یہی تمہارے باپ کی قاتل ہے تمہارے باپ کے قتل کی وجہ ہے۔
اگر وہ مر جائے گی تو تمہارا بدلہ پورا ہو جائے گا وہ چلاتے ہوئے حیدر سے بولی
حیدر اپنے بازو پہ ہاتھ رکھ کے خون روکنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے باتیں سن کر اسے دیکھنے لگا

بند کرو اپنی بکواس تم نے ہی اس کے دماغ میں یہ سب ڈالا ہے جان نکال دوں گا میں تمہاری مقدم غصے سویرا کی طرف بڑھا

مار دیجیے گا مقدم سائیں لیکن اس حوریہ کی لاش دیکھے بغیر نہیں مروں گی میں ۔اس لڑکی نے مجھ سے میری محبت چھین لی ہے میں اسے معاف نہیں کروں گی حیدر یا تو تم اسے مار دو یا میں اس کی جان لے لوں گی وہ غصے سے چلاتے ہوئے بولی

تم ہاتھ تو لگاؤ میری حوریہ کو میں جان نکال دوں گا مقدم غصے سے اس کی طرف بڑھا جب کردم نے اسے تھام لیا

مقدم پولیس آرہی ہوگی وہ خود ہی اپنے انجام تک پہنچ جائے گی اس سے پہلے ہمیں اسے روکنا ہوگا وہ حیدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جو حوریہ کو کبھی بھی نقصان پہنچا سکتا تھا

تھوڑی دیر میں یہاں پولیس آجائے گی ہم دونوں پکڑے جائیں گے اس سے پہلے اپنے باپ کی موت کا بدلہ لے لو مار دواس کو ان کی باتیں سنتے ہوئے سویرا چلائی تھی

مار دیں مجھے حیدر بھائی لیکن ایک بات اچھی طرح سے سوچ لیں ۔روز قیامت اپنے باباسائیں سے نظریں کیسے ملائیں گے آپ---- چلیں میں آپ کی نظروں میں گناہ گار ہی سہی لیکن میرا بچہ جو ابھی تک اس دنیا میں ہی نہیں آیا اس کے قتل کا بوجھ کیسے اٹھائیں گے آپ ۔حوریہ اسے دیکھ کر احساس دلاتے ہوئے بولی اور اس کی باتیں سن کر حیدر کے ہاتھ ایک بار پھر سے کانپ اٹھے

میں نہیں مار سکتا اسے یہ ماں بننے والی ہے میں اتنا بڑا گناہ نہیں کر سکتا حیدر نے اپنے ہاتھ سے پستول دور پھینک دیا

جب کہ حیدر کو اس طرح سے دیکھ کر حوریہ کو اس پر ترس سا آنے لگا تھا یہ بھی اس کے باپ کا ڈسا تھا۔

حیدر نے ایک نظر حوریہ کو دیکھا اور پھر پلیر سے بندھے ہوئے اس کے ہاتھ کھولنے لگا۔

بے وقوف آدمی تم پر یقین کر کے میں نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے۔سویرا غصے سے کہتی ایک بار پھر سے ریوالور اٹھنے لگی لیکن اس سے پہلے ہی جنید نے پیر سے کک مارتے ہوئے ریوالور کو دور پھینکا

سائیں میں نے پولیس کو انفارم کردیا ہے وہ کبھی بھی یہاں پہنچتی ہوگی جنید نے آگے بڑھ کر زمین سے ریوالور اٹھایا۔

جبکہ مقدم سیدھا حوریہ کی طرف بھاگا تھا

اور حوریہ کو اپنے سینے سے لگائے اس کے ہاتھ پیر ٹٹولنے لگا

میں ٹھیک ہوں مقدم سائیں وہ اسے دیکھتے ہوئے یقین دلاتے انداز میں بولی۔

جب مقدم نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

جبکہ ان دونوں کا ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھ کر سویرا کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگے۔

اس نے جنید کو دھکا دیتے ہوئے پستول اس سے چھیننے کی کوشش کی ۔

اور تب ہی ملک نے حیدر کی پستول اٹھائی اور بنا سوچے سمجھے سویرا پر گولی چلا دی ۔

ایک دردناک چیخ کے ساتھ کارخانے میں سناٹا چھا گیا سویرا دور زمین پر جا گری

گولی اس کی کمر پر لگی تھی وہ الٹی زمین پر پڑی تھی لیکن کھلی آنکھوں سے حوریہ کو مقدم کے سینے سے لگا دیکھ رہی تھی

زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ سویرہ نے کسی شخص کو چاہا ہو اور وہ اس کا نہ ہوا ہو سکول میں کالج میں یونیورسٹی میں کلب میں پارٹیز میں آؤٹنگ ایریاز میں آج تک اس نے جس شخص کو اپنے لئے پسند کیا تھا وہ خود ہی اس کے حسن کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہوا اس کے قریب آ گیا ۔لیکن مقدم نہیں اسے خود پر ترس آ رہا تھا حوریہ کو مقدم کے سینے سے لگا دیکھ کر ۔آہستہ آہستہ سویرا کی آنکھیں بند ہونے لگی ۔

اس کے ساتھ ہی کارخانے میں پولیس داخل ہوئی

ملک پر چار بار جان لیوا حملہ کرنے کی کوشش میں اور مسز مقدم کو اغوا کرنے کی کوشش میں پولیس آپ کو گرفتار کرتی ہے ۔

پولیس آفیسر نے ہتھکڑی حیدر کے سامنے لہراتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ وہ حیدر کو ہتھکڑی پہناتے حوریہ بول اٹھی

انسپیکٹر حیدر بھائی نے مجھے اغوا نہیں کیا اور ملک صاحب پر بھی حملہ انھوں نے نہیں کروایا تھا

یہ سب کچھ سویرا کا کیا دھرا ہے اور یہ زمین پڑی سویرا کو دیکھتے ہوئے بولی

ان پر گولی کس نے چلائی ہے پولیس آفیسر سویرا کے قریب جا کر پوچھنے لگا۔

یہ میری بیٹی کو مارنے والی تھی اگر میں اسے نہیں مارتا تو میری بیٹی کو جان سے مار دے دیتی

یہ ایک پاگل عورت ہے میں نے اپنی بیٹی کو بچانے کے لئے اس پر حملہ کردیا ملک انسپکٹر کو دیکھتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے ملک صاحب یہ قتل آپ نے سلف ڈیفنس میں کیا ہے لیکن گناہ تو گناہ ہے اور گناہ کی سزا ضرور ملتی ہے ہمیں آپ کو گرفتار کرنا ہوگا۔انسپکٹر پروفیشنل انداز میں کہتا ہوا اسے ہتھکڑی پہنانے لگا

اور انہیں وہاں سے چلنے کا اشارہ کیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کار خانے سے باہر نکلتے اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی حوریہ نے مڑ کر دیکھا تو سویرا اسی جگہ کھڑی تھی ہاتھوں میں ریوالور پکڑے ہوئے تھی اس بار اس کا نشانہ مقدم تھا

جو میرا نہیں ہو سکتا اسے میں تمہارا بھی نہیں ہونے دوں گی اس نے کہتے ہوئے مقدم پر ایک کے بعد ایک گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

لیکن اس سے پہلے کہ گولیاں مقدم کو لگتی ملک نے وہی گولیاں اپنے سینے پر کھا لیں ۔

اور اس کے ساتھ ہی انسپیکٹر کی گولی نے سویرا کا سینہ چیر دیا ۔

کیونکہ انسپیکٹر کے چلانے کے باوجود بھی سویرا نے فائرنگ بند نہیں کی تھی ۔اس کی وجہ سے انسپیکٹر کو مجبور ہوکراس پر گولی چلانی پڑی۔

ایمبولینس کو کال کرو پولیس انسپکٹر نے ملک کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا

نہیں -----انسپکٹر --میرے پاس -- ----زیادہ وقت ---- نہیں ہے اور نہ ----ہی اب جینے کی خواہش------ ہے

ملک حوریہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے بولا

اس کے خون سے لت پت لاش دیکھتے ہوئے نہ چاہتے ہوئے بھی حوریہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے

حوریہ بیٹا میں------ تمہارا ---گنہگار ہوں -------میں نے بہت گناہ کیے---- ہیں بہت---- برا سلوک کیا----ہے تمہارے ----خاندان کے---- -- ساتھ کردم ---مقدم ----اوو--اور---حیدر کو یتیم کر دیا- - -----اور بدلے میں مجھے ------کیا ملا مجھ سے میری --------بیٹی ہی دور ہوگی

ساری زندگی---- اس کے منہ سے ----بابا---سننے کو ترستا رہا ---اس کا معصوم سا چہرہ ------دیکھنے کو تڑپتا رہا جانتا ہوں ------میری زندگی یہی تک تھی ------مرنے

سے پہلے ------اپنے کئے ہوئے گناہ----- کی بھرپائی -------تو نہیں کرسکتا
-----لیکن تم لوگوں سے------- معافی تو مانگ سکتا ہوں بس۔ -----ایک چھوٹی
-------سی خواہش---- ہے جب پچھلے -------19 سال سے اپنے -----دل
میں رکھے -----شاہ سائیں۔ ---- کی حویلی--- در پر ناک رگڑتا رہا۔ ---ہوں کہ میری بیٹی
مجھے----- بابا کہہ کر پکارے ۔
ایک بار حوریہ۔ ---- میں جانتا ہوں میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ مجھے------ اس طرح
کی راحت ------ کبھی نصیب نہ ہو لیکن میری----- خواہش ہے خواہش ------ سمجھ
کے پوری کر دو تم مت ----سوچو کہ----- میں تمہارا باپ --- نہیں---ہوں مجھ جیسا
گھٹیا----- شخص تمہارا باپ----- ہو ہی نہیں سکتا بس ایک----- مرتے ہوئے
انسان------ کی آخری خواہش ----پوری کر دو -----مجھے ایک---- بار بابا کہہ
---کر پکارو
ملک نے آنکھوں میں آنسو لیے حوریہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبایا
حوریہ جو کب سے صبر کئے بیٹھی تھی اس شخص کے سینے سے لگ کر پھوٹ کر رونے
لگی ۔

آپ کو کچھ نہیں ہوگا بابا سائیں کوئی ڈاکٹر کو بلاؤ ان کو ہسپتال لے کر چلو ان کی طبیعت خراب ہے میرے بابا کو بچاؤ کوئی حوریہ چلاتے ہوئے کبھی مقدم تو کبھی کردم کو پکار رہی تھی

۔

جبکہ ملک کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل بند ہو چکا تھا حوریہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی شاید آخری خواہش پوری ہوجانے کی مسکراہٹ ۔
اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سے بلک بلک کر رونے لگی ۔مقدم نے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا ۔اور اس سے دلاسا دینے لگا جنید بنا سوچے سمجھے کردم کے سینے سے لگ گیا ۔یہ وقت تو اس کے لئے بھی بہت بُرا تھا اور جنید اس بات اچھے سے سمجھ سکتا تھا۔
♡

حویلی میں سناٹا چھایا ہوا تھا خاندان کی سب سے بڑی بیٹی اچانک دنیا سے رخصت ہو گئی
کردم کو جب پتہ چلا کہ دھڑکن واپس گھر جا چکی ہے تو وہ واپس گھر آیا اور اسے واپس حویلی لایا بہت چاہنے کے باوجود بھی شاہ سائیں دھڑکن کو یہ نہیں بتا پائے تھے کہ اس کی بہن کیا کرنے جا رہی تھی انھوں نے یہ بات احمد شاہ بتائی تھی تو انھوں نے یہی کہا کہ دھڑکن کو بس اتنا ہی بتایا جائے کہ سویرا اس دنیا میں نہیں رہی اس کی موت کی وجہ سیڑھیوں سے گرنا ہے وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کی بہن ساری زندگی اس سے نفرت کرے
دھڑکن کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور اس میں کردم نے اس کا بھرپور ساتھ دیا

وہ جانتا تھا یہ وقت اس کے لیے کتنا مشکل ہے چاہے سویرا کی نظروں میں دھڑکن کی کوئی اوقات ہو نہ ہو لیکن وہ دھڑکن کی بہن تھی اور دھڑکن اسے بے تحاشا چاہتی تھی وہ بہت دن تک احمد شاہ سے ناراض رہی وہ کیسے اپنی ہی بیٹی کی موت پر واپس نہیں آ سکتے تھے کیا ان کو بزنس اپنی بیٹیوں سے زیادہ عزیز تھا ۔

فون پر ہوئی لڑائی کے بعد کردم کو مجبوراً اسے احمد چاچو سائیں کی بیماری کے بارے میں بتانا پڑا جو جاننے کے بعد دھڑکن کو ایک اور صدمہ لگا دھڑکن نجانے کتنے دن بیمار رہی اور کردم ہر ممکن طریقے سے اس کا خیال رکھتا رہا

آج سویرا کو گزر ایک مہینہ ہو چکا تھا ۔

سکول بننے کے بعد فصلوں کا کم کام بھی بہت اچھا چل رہا تھا جس کے بعد گاؤں والوں نے کردم سے معافی مانگ کر اسے واپس حویلی بیچ دیا کیونکہ کردم کی ضرورت صرف گاؤں والوں کو ہی نہیں بلکہ حویلی والوں کو بھی تھی

♡

وہ کمرے میں داخل ہوا تو دھڑکن کیٹی کو گود میں بٹھائے آئینے کو گھور رہی تھی

دھڑکن تم نے کھانا کھایا وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے قریب آ بیٹھا

آپ مجھ سے خفا نہیں ہیں وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیے میری جان وہ مسکرا کر بولا

یہ وجہ کافی نہیں ہے کہ میں نے آپ کی ذات پر انگلی اٹھائی آپ کے کردار کو گندا کرنے کی کوشش کی وہ بالکل سیریس انداز میں پوچھ رہی تھی

نہیں دھڑکن اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے مجھے اس طرح سے کسی کی مدد کرنے سے پہلے تم سے ڈسکس کرنا چاہیے تھا جس طرح سے باقی سارے مسئلے تم سے شیئر کرتا ہوں۔

میں نے تمہیں اس بارے میں نہیں بتایا غلطی میری تھی اگر میں چاہتا تو اسے نور ملی ہینڈل کر سکتا تھا مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔اور اچھا ہی ہوا نہ اس سب سے مجھے پتہ چل گیا کہ فیوچر میں ایسی کوئی غلطی کرنے کی کنڈیشن میں نہیں ہوں۔

ورنہ میری پٹاکا سائیں مجھے بم سے اڑا دے گی کردم نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔

جبکہ اس کے انداز نے دھڑکن کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا

♡

آپ پھر یہاں آگئیں میں کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ میں آپ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا آپ کو ایک بار میری بات سمجھ میں نہیں آتی کیا انہیں اپنے گھر کے داخلی دروازے پر دیکھ کر حیدر کو ایک بار پھر سے غصہ آیا

حیدر میں تو صرف تمہیں دیکھنے آئی تھی بیٹا تمہاری طبیعت کیسی ہے رضوانہ شرم سے نظریں جھکا کر بولیں

خدا کا شکر ہے بالکل ٹھیک ہوں میں اور اگر آپ نہیں ۔ بھی پوچھیں گیں تب بھی ٹھیک ہی رہوں گا میں ۔

بچپن میں بیمار ہوا کرتا تھا یا چوٹ لگا کرتی تھی تب کبھی پوچھنے نہیں آئیں جب مجھے آپ کی ضرورت ہے اماں سائیں تب نہیں تو اب کیوں اب میں اپنے آپ کو خود سنبھال سکتا ہوں ۔ اسی لیے بہتر ہوگا کہ روز یہاں نہ آیا کریں آپ کو ذلیل کرنا مجھے بھی اچھا نہیں لگتا وہ اندر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا

میں تم سے معافی مانگنے آئیں ہوں رضوانہ نے اس کا راستہ روکنا چاہا

آپ پہلے تائشہ سے معافی مانگیں ایک سگی ماں ہو کر آپ نے کیسے اس پر دن رات ظلم۔ کیا آپ کے ہاتھ نہیں کانپے کلیجہ نہیں کانپا اپنی اولاد کو زخم دیتے ہوئے ۔

جائیں معافی مانگیں تائشہ سے اگر اس نے معاف کر دیا تو میں بھی آپ کو معاف کر دوں گا

اس بار حیدر نے بنا مڑے اپنا راستہ بنایا اور رضوانہ اس کے غائب ہونے تک اس کی پشت دیکھتی رہیں ۔

سویرا کی موت کے بعد سب کچھ بدل چکا تھا

سویرا کی موت کے کچھ دن کے بعد جب رضوانہ نے تائشہ سے ملنے کی کوشش کی دادا سائیں نے انہیں بہت باتیں سنائیں

جن میں انہوں نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ ان کے گھٹیا ارادوں سے ہمیشہ سے واقف تھے اورتائشہ کو ان سے دور کسی محفوظ جگہ پر بھیجنا چاہتے تھے

اور اب وہ بہت خوش ہیں کہ تائشہ ان کی پہنچ سے دور ہے شاہ سائیں نے یہ بھی کہا کہ ان کے جیسی عورت کو اپنی بیٹی کہتے ہوئے انہیں شرم آتی ہے فیضان جیسے انسان کے ہاتھ میں رضوانہ کا ہاتھ دے کر شاہ سائیں نے اس پر بھی ظلم کیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی فیضان نے اس رشتے کو خوب نبھایا شاید یہ اس کے اچھی تربیت اور حوصلہ تھا جو رضوانہ کے ساتھ بنا کر رکھ سکے اور اس کے ساتھ نباہ کر سکے سچ تو یہ تھا کہ رضوانہ ان کے قابل ہی نہ تھی

شاہ سائیں کے الفاظ نے رضوانہ کو اندر اور باہر سے توڑ کر رکھ دیا تائشہ اب حویلی آتی تھی دادا سائیں نے خود اس کے لیے اس کے حویلی کے دروازے کھول دیے تھے لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ رضوانہ کو دیکھتی تک نہ تھی۔

اور یہی بات رضوانہ کو اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی ان کی دونوں اولادیں ان سے نفرت کرتی تھی حیدر نے جو کچھ بھی کیا وہ اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے کے لئے کیا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اتنا نہ گرسکا کہ اسے معاف نہ کیا جائے حویلی کے سب مکینوں نے اسے دل سے معاف کر دیا تھا

اور اب حیدر کچھ ہی دنوں میں نور کا علاج کروانے اسے لے کر لندن جا رہا تھا ۔کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ نور بہت جلدی ٹھیک ہو سکتی ہے ۔اور اب سچ تو یہ تھا کہ ہمدردی میں جوڑا گیا یہ

رشتہ حیدر کے دل کی دھڑکن بن چکا تھا اور اب وہ ہر ممکن طریقے سے اس رشتے کو نبھانا چاہتا تھا۔

رضوانہ حیدر کے گھر سے نکل کر تائشہ کے پاس آئی تھی ان کی ٹوٹی پھوٹی حالت دیکھ کر جنید نے انہیں گھر کے اندر بلایا لیکن تائشہ منہ موڑ گئی

آپ دونوں باتیں کریں میں یہی باہر ہوں جنید ان دونوں کو کھلا چھوڑ کر خود کمرے سے باہر نکل گیا

اپنی ماں کو دیکھوگی بھی نہیں تائشہ میں جانتی ہوں میں نے زندگی میں بہت غلطیاں کی ہیں اور میری غلطی اتنی بڑی ہے کہ شاید تم کبھی مجھے معاف نہ کر سکو

لیکن پھر بھی اس امید سے تمہارے در پہ آئی ہوں کہ تم مجھے معاف کر دو گی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی۔

تم سچ کہتی تھی تائشہ برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے دیکھو اس برائی کا انجام میں کس طرح سے تنہا رہ گئی کوئی بھی تو نہیں ہے میرے ساتھ اس دولت کو حاصل کرنے کے لئے میں نے کیا کچھ نہ کیا یہاں تک کہ اپنی ہی بیٹی پر دن رات ستم ڈھاتی رہی لیکن میرے ہاتھ کیا آیا کچھ بھی نہیں بلکہ میں تو اپنے ہی بچوں سے محروم ہو کر رہ گئی حیدر کہتا ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گی تو وہ بھی مجھے معاف کر دے گا۔

لیکن اگر تم نے مجھے معاف نہیں کیا تھا یہ تو میں حویلی واپس نہیں جاؤں گی کیوں کہ جس عزت اور احترام سے وہ لوگ مجھے پکارتے ہیں میں اس کے قابل نہیں ہوں اگر تم نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں یہی کسی کنوے میں کود کر اپنی جان ------

بس کریں اماں سائیں یہ کہہ رہی ہیں آپ نہیں ہوں میں آپ سے ناراض آپ کیوں مجھ سے معافی مانگ رہی ہیں آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا میرے لیے یہی بہت ہے تائشہ نے تڑپ کر ان کے گھٹنوں پر اپنے ہاتھ رکھے ۔

اور پھر بلک بلک کر روتی انہیں گھٹنوں پر اپنا سر رکھ گئی۔

اماں سائیں نے روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا ۔

اگر آپ دونوں کا یہ ایموشنل سین ختم ہوگیا ہو تو پلیز چائے پر غور کریں بڑی محنت سے بنائی ہے میں نے جنید ابھی ٹرے میں چائے رکھ کر لایا تھا انہیں اس طرح ایک دوسرے سے لپٹ کر روتے ہوئے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا ۔

جبکہ اس کی بات پر وہ دونوں مسکرائیں اور تائشہ نے اس کے ہاتھ سے ٹرے تھام کر ایک کپ اماں سائیں کو پیش کیا ۔

♡

دادا سائیں کی ایک سائیڈ پر مقدم اور دوسری سائیڈ پر کردم کھڑا تھا ۔

کردم اور مقدم نے اس گاوں کی ذمہ داریوں کو خوب سنبھالا ہے اسی لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم اس گاؤں کا اگلا سرپنچ چنیں گے دادا سائیں نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا

دادا سائیں نے ایک نظر کردم کو دیکھا جو انہیں کی بات کی طرف متوجہ تھا لیکن مقدم کو دیکھتے ہوئے ان کا دل چاہا کہ ایک زور دار تھپڑ اس کے سر پر لگا دیں کیونکہ اس کا دھیان ان کی بات پر تھا ہی نہیں بلکہ وہ تو حویلی کے دروازے کے قریب حوریہ کو دیکھے جا رہا تھا

اس کا وقت مکمل ہو چکا تھا اب کبھی بھی ان کی زندگی میں ایک ننھا مہمان شامل ہو سکتا تھا اسی لئے مقدم کا سارا دھیان آج کل صرف اور صرف اپنی حوریہ پر تھا اس کو کیا کھانا ہے کیا پینا ہے کب اٹھنا ہے کیا کرنا ہے سب کا فیصلہ مقدم کرتا تھا ۔

اور حوریہ اس کی محبت میں ہر دن کے ساتھ کھلتی چلی جا رہی تھی

مقدم سائیں آپ وہیں چلے جائیے گا لیکن تھوڑا سا غور کریں اور یہ ہمارے گاؤں کا فیصلہ ہے

دادا سائیں نے سخت نظروں سے گھورتے ہوئے کہا

دادا سائیں آپ فیصلہ کریں میں سن رہا ہوں مقدم نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ دھیان اب بھی دروازے پر کھڑی حوریہ کی طرف تھا

دادا سائیں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ صرف اس گدی پر آپنے دونوں پوتوں کو بٹھائیں گے ایک لمحے میں ہی اپنا فیصلہ بدل کر اپنا اجرک اتارتے ہوئے کردم کے کندھوں پر پھیلایا

آج سے اس گاؤں کے سرپنچ آپ ہیں کردم سائیں اور یہ گاؤں صرف ایک گاؤں ہی نہیں بلکہ آپ کا گھر ہے داداسائیں نے مسکرا کر اسے اپنے سینے سے لگایا

مبارک ہوکردم سائیں ۔مقدم نے اسے گلے لگایا

داداسائیں میں زرا حوریہ کو دیکھ کے آتا ہوں میرے خیال میں اس نے میڈیسن نہیں لی ۔
دادا سائیں کے گھورنے پر مقدم حویلی کے اندر گھس گیا کیونکہ فیصلے کے بعد حویلی کی ساری عورتیں اندر کی طرف جا رہی تھی

اور مقدم سائیں کا فیصلہ یہ تھا کہ ان نو مہینوں کے دوران حوریہ کسی اور کے پاس نہیں بیٹھے گی بلکہ 24 گھنٹے مقدم کی نظروں کے سامنے رہے گی تا کہ اس کا بچہ مقدم جیسا پیدا ہو ۔

♡ -

یہ کتنی پیاری ہے ---دھڑکن اپنے ہاتھوں میں گول مٹول سی بچی اٹھائے ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی

ارے میری بچی ہے پیاری کیسے نہیں ہوگی جنید نے اس کے ہاتھوں میں اپنی چند گھنٹے کی بچی کو دیکھتے ہوئے کہا

لیکن جنید بھائی آپ تو اتنے پیارے نہیں ہیں یہ تو میری تائشہ دیدہ پر گئی ہے دھڑکن نے فوراً ہی اس سے پیارے ہونے کا سیٹفیکٹ لے کر تائشہ کو تھما دیا

جس پر تائشہ نے مسکراتے ہوئے نظر اٹھا کر دھڑکن کی گود میں اپنی معصوم بچی دیکھی

ہائے یہ تو سچی میں بہت پیاری ہے ۔تائشہ نے دھڑکن کی گود میں دیکھتے ہوئے آہ بھر کر کہا

یہ کتنی پیاری ہے اس کا فیصلہ ہم کریں گے دادا سائیں نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکالتے ہوئے حوریہ کی گود میں موجود دوماہ کے بہرام کو اٹھایا اور اس کے ننھے سے ہاتھ میں انگوٹھی تھما کر بچی کا ہاتھ تھاما لیکن اس سے پہلے کہ وہ بہرام کے ہاتھ سے انگوٹھی اسے پہناتے جنید نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

خدا کے لئے شاہ سائیں یہ ظلم نہ کریں معاف کیجیے گا لیکن بچپن کے ان رشتوں پر یقین نہیں رکھتا میں اپنی بچی پر کسی قسم کی کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا یہ اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرے گی میں اس پر کوئی فیصلہ تھوپوں گا نہیں

میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی آزادی اور خوشی سے جئے نہ کہ کسی ڈرو خوف کے زیر اثر ۔

جی داداسائیں میں بھی جنید کی بات سے بالکل ایگری کرتا ہوں بچپن کے رشتے صرف دوریاں پیدا کرتے ہیں بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی ۔ بہرام بھی اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرے گا فی الحال اسے وقت پر چھوڑ دیجئے اگر ہم بچپن میں ہی ان کے ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنا کر ان پر یہ فیصلہ تھوپ دیں گے کہ تم اس کی منگیتر ہو اسی کی رہو گی کبھی اپنی زندگی کو جی نہیں پائے گی ۔

ہمیں ہمارے بچوں کو وقت کے حوالے کر دینا چاہیے یہ خود اپنی زندگی کا بہترین فیصلہ کریں گے مقدم نے جنید کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو داداسائیں نے مسکراتے ہوئے انگوٹھی دوبارہ اپنی جیب میں ڈال دی

اور دونوں بچوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بہلانے لگے ۔

جبکہ دادا سائیں کے اس فیصلے پر تائشہ اور حوریہ بھی بہت خوش تھی۔

انہیں بھی نہیں لگتا تھا کہ بچوں کو زبردستی رشتے میں باندھنے سے بہتر ہے کہ وقت کے حوالے کردیا جائے وہ خود ہی اپنا صحیح اور غلط سمجھ جائیں گے ۔

♡

آٹھ سال بعد

کردم سائیں دیکھیں نہ یہ چپ نہیں ہورہی دھڑکن نے روتے ہوئے کمرے کے اندر آتے کردم کو دیکھ کر کہا جبکہ اپنے کندھے سے لگی بچی کو مسلسل بہلاتے ہوئے وہ خود زاروقطار رو رہی تھی

دھڑکن تم خود روتی رہو گی تو یہ کیسے چپ ہو گئی کردم نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں سے بچی لی

میں نے چپ ہو کر بھی اس کو چپ کرانا چاہا لیکن یہ چپ نہیں ہو رہی پلیز اسے کہیں نہ چپ ہو جائے دھڑکن ایک بار پھر سے روتے ہوئے بولی

دیکھیں نہ کردم سائیں یہ اور زیادہ رونے لگی ہے بچی کو روتا دیکھ کر دھڑکن کو اور زیادہ رونا آنے لگا ۔

کردم نے بچی کو ایک کندھے پر اٹھاتے ہوئے دھڑکن کو اپنے دوسرے کندھے کے ساتھ لگایا

دھڑکن یہ بچی ہے روے گی ہمیں اسے چپ کروانا ہوگا وہ اس کی پیٹھ سہلاتا آہستہ آہستہ بول رہا تھا جب کہ بچی کے رونے میں شدت آنے کے ساتھ ساتھ دھڑکن کے رونے میں بھی شدت آ رہی تھی اور کردم ایک طرف اسے اور دوسری طرف اپنی معصوم بچی کو چپ کروا رہا تھا۔

کردم نے یہ سوچا تھا کہ جب تک دھڑکن میں میچیورٹی نہیں آ جاتی جب تک وہ اپنی اولاد کے بارے میں نہیں سوچے گا۔

اور جب دھڑکن اسے میچیور لگنے لگی اپنی بچی کے دنیا میں آنے کے بعد اسے دھڑکن پھر سے ایک بچی لگنے لگی جب بھی دل روتی وہ بھی اس کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی اور بیچارا کردم ان کو چپ کرواتے ہوئے ہلکان ہوتا

♡

چارسال بعد

تمہارا ہوم ورک کہاں ہے دل ٹیچر نے غصے سے پوچھا

ماما نے بید میں نی دالا (ماما نے بیگ میں نہیں ڈالا)

دل معصومیت سے منہ بنا کر بولی

تو تم خود ڈال دیتی کوئی مشکل کام تھوڑی ہے نکالو ہاتھ اپنا اگر اس گاؤں کے سرپنچ کی بیٹی ہو تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم روز ہوم ورک نہ کر کے آؤ ٹیچر نے کاپی پر نوٹ لکھ دیتے ہوئے کردم اور دھڑکن کو سکول بلایا

جب کہ دل اپنا معصوم سا ہاتھ آگے کیے ہوئے دونوں آنکھیں زور سے بند کئے کھڑی تھی

ٹیچر نے آہستہ سے لکڑی کا فٹ اس کے ہاتھ میں مارا یہ سزا تھی کہ دوبارہ یہ حرکت نہ کرے لیکن ٹیچر کو دل پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے بہرام دیکھ چکا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری دل پہ ہاتھ اٹھانے کی وہ جلدی سے کلاس میں داخل ہوتے ہوئے ٹیچر کو دھکا مار کے پیچھے کر چکا تھا

بہرام یہ کیا بدتمیزی ہے تم دن با دن بدتمیز ہوتے جا رہے ہو اب اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت میں اسکول سے نکال دوں گی ٹیچر نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا جب کہ ٹیچر ٹیبل پر رکھا ڈسٹر اٹھا کر بہرام نے ٹیچر کے سر پر دے مارا

اور اگر تم نے آئندہ دل پہ ہاتھ اٹھایا تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا ۔بہرام بدتمیزی سے بولا ۔اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر ایک سیکنڈ کے لئے ٹیچر بھی سہم سی گئی ۔

وہ نویں کلاس کا بچہ نرسری کلاس کی اس بچی کے لیے کس حد تک پوزیسو تھا یہ پورا اسکول جانتا تھا

چلو دل بہرام نے دل کا ننھا سا ہاتھ تھاما اور اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے آیا

میں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ ٹیچر کو مالا اب وہ ماما بابا سے سکایت لگائیں گی ۔اور پھر مجھے بہت زور سے داٹ پڑے گی وہ اپنا ہاتھ بہرام کے ہاتھوں سے چھڑاتے ہوئے بولی

اور اگر تم میرے ساتھ نہیں آؤ گی تو چاکلیٹ کون کھائے گا بہرام نے چاکلیٹ اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا جس سے دل کے منہ میں پانی آگیا

اور اگلے ہی سکینڈ وہ بہرام کا ہاتھ تھام چکی تھی۔

بہرام نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور ایک نظر پلٹ کر کلاس روم کی طرف دیکھا جہاں ٹیچر اب بھی غصے سے اسے گھور رہی تھی

یعنی کہ آج پھر بابا سائیں کی ڈانٹ کھانی ہوگی ٹیچر کو گھورتے ہوئے سوچ کر آگے بڑھ گیا۔

♡

ٹیچر کیا میں اندر آ سکتی ہوں وہ دروازے پر کھڑی معصومیت سے پوچھ رہی تھی ٹیچر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سر کے اشارے سے اسے اندر بلایا

زمل جنید خان یہ جو سوال آپ نے اپنے بھائیوں کو سمجھائے ہیں یہ غلط ہیں اور جب میں سمجھا رہی ہوں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری ذمل آپی نے جو سمجھایا ہے وہی صحیح ہے اب ذرا آپ ہی انہیں بتائیں کہ یہ سوال آپ نے غلط سمجائے ہیں اور مجھ سے ٹھیک طریقے سے سمجھے

ٹیچر نے ایک نظر زمل کو دیکھا اور پھر قریب کھڑے شازل اور شازم کو

لیکن بابا تو کہتے ہیں کہ زمل جنید خان کا بھی غلط نہیں ہو سکتی ۔اس سے پہلے کہ ٹیچر شازل اور شازم کو سمجھاتی ہے زمل خود بول اٹھی

لیکن آپ یہاں ہیں غلط زمل اور اب سے آپ کو یہ سوال آپ سے نہیں بلکہ مجھ سے سمجھنے ہونگے

یہ آپ کے بس کی بات نہیں ٹیچر نے ایک نظر زمل کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں تو آپ ہی سمجھائے یہ آپ کا ہی کام ہے میں تو بس چیک کر رہی تھی کہ میرے بھائیوں کو کچھ آتا بھی ہے یا نہیں زمل نے اپنے دائیں بائیں کھڑے شازم جنید خان اور شازل جنید خان کو دیکھتے ہوئے کہا

وہ دونوں جڑواں تھے اور اس سے 2 سال چھوٹے تھے

لیکن زمل اپنے بڑے ہونے کا فرض خوب اچھے سے نبھاتی تھی خود وہ پڑھائی میں اچھی ہو یا نہ ہو لیکن اپنے بھائیوں پر بڑا ہونے کا روعب ضرور جماتی تھی

خیر ٹیچر میں جا رہی ہوں اپنی کلاس میں مجھے میرا سامان پیک کرنا ہے بابا آنے والے ہوں گے اور تم دونوں جلدی سے اپنی اپنی بیگ پیک کرو زمل ان سے کہتی کلاس سے باہر نکل گئی

ٹیچر نے ایک نظر بچوں کی طرف دیکھا جن کی آنکھوں میں صاف پڑھ سکتی تھی کہ ان کی زمل آپی غلط ہو کر بھی کبھی غلط نہیں ہو سکتی

♡

بس بہرام بہت ہوگیا تمہاری بدتمیز دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں

میں نے تمہیں آخری بار بار وارن کیا تھا کہ اگر اب مجھے تمہاری شکایت ملی تو میں تمہیں یہاں سے ہمیشہ کے لئے لندن بھیج دوں گا ۔مقدم نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے چلا جاؤں گا لیکن دل کو بھی میرے ساتھ بھیجے وہ بے فکری سے بولا

کردم کی گود میں بیٹھی دل فیڈر سے اپنا دودھ پی رہی تھی چار سال کے ہو جانے کے باوجود بھی وہ فیڈر سے ہی دودھ پیتی تھی۔

کچھ دھڑکن سے ضد کا اثر تھا تو کچھ کردم کے بے جا لاڈ کا ۔ لیکن سچ یہی تھا کہ دل میں پورے خاندان کی جان بسی تھی۔

بہرام کے دل کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اٹیچمنٹ نے ہی مقدم کو دوسرے بچے پر فورس کیا تھا

لیکن حورم کے دنیا میں آجانے کے بعد بھی وہ بہرام کی توجہ دل سے ہٹا نہیں پائے تھے

حوریہ کو تو لگ رہا تھا کہ بہرام اکیلا ہے اس لیے وہ دل سے بہت زیادہ اٹیچ ہے لیکن حورم کے دو ماہ کے ہو جانے کے باوجود بھی بہرام کی ساری توجہ دل پر تھی یہ نہیں تھا کہ وہ حورم سے محبت نہیں کرتا تھا وہ اپنی بہن کو بے تحاشہ چاہتا تھا لیکن دل کے ساتھ اس کے الگ ہی وابستگی تھی

اور مقدم اور کردم کو اصل جھٹکا تب لگا تھا جب بہرام کے غصے سے ڈر کر دل اسے لالہ کہہ کر پکارنا چھوڑ چکی تھی بہرام کی ضد اور دل کے ساتھ سختی نے ہی مقدم کو بہرام کو دوسرے ملک بھیجنے پر مجبور کر دیا

اس فیصلے پر حوریہ بہت دن اس سے ناراض رہی لیکن پھر اسی میں ہی ان کی بہتری سمجھ کر خاموش ہوگئی

لیکن بہرام کے جانے کے بعد بھی اس کا ڈر دل کے اندر بنا رہا۔ بہرام جس طرح سے کہتا تھا وہ ایسا ہی کرتی تھی بہرام کی مرضی کے خلاف کچھ بھی کر کے اسے غصہ دلانا دل کے بس سے باہر تھا

جہاں ہر گزرتے دن کے ساتھ بہرام کے دل میں دل کے جذبات بڑھتے جارہے تھے

وہی دل کے اندر اس کا خوف وڈر بیٹھتا چلا جا رہا تھا

آج کردم گھر آیا اس کے ہاتھ میں دل کا فیورٹ بالو پنکی تھا کیسے دیکھتے ہی وہ ناچنے لگی۔

ہمیشہ کی طرح دل کے ساتھ لاڈ کرتے ہوئے وہ فون پر بہرام اور دل کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو جان چکا تھا بہرام جب بھی فون کرتا تھوڑی دیر کے لئے حوریہ سے بات کرتا اور اس کے بعد وہ ہوتا اور اس کی دل ۔

اس سب سے کردم کو کوئی مسئلہ نہیں تھا بلکہ وہ تو خوش تھا آنے والے حالات سے لیکن بہرام کی ضد اور جنون مقدم کو پریشان کر دیتا تھا

لیکن دادا سائیں ہمیشہ اس کی یہ ساری باتیں مقدم پر گیا ہے کہہ کر ٹال دیتے ۔

♡

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ حورم کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی یہ جاننے کے باوجود بھی کے وہ مقدم کے بغیر نہیں سوتی

وہ آہستہ سے اس کے قریب آیا اور اس کی گود میں سے حورم کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھا

دونوں بچے بہت ضدی ہو گئے ہیں ایک وہ ہے جو وہاں بیٹھا اپنی ضد منواتا ہے اور یہ میڈم جو آپ کے بغیر سوتی بھی نہیں ۔

حوریہ اس کے قریب سے اٹھ کر اپنی سائیڈ جانے لگی جب مقدم نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچا

تمہیں کیوں اتنی جلن ہو رہی ہے اب میرے بچے ہیں مجھ پر ہی جائیں گے ۔

لیکن اگر تمہیں اپنے لیے ایک الگ بے بی چاہیے تو میں تیار ہوں وہ اس کے لبوں کو نشانہ بناتے ہوئے بولا

دو تو سنبھالے نہیں جا رہے یہ چلیں ہیں جناب تیسرے کی تیاری کرنے۔

حوریہ نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور کیا

تیسرے کی کیا ابھی تو میں چوتھے پانچویں چھٹے کی تیاری کرنا چاہتا ہوں ۔

وہ تو تم نے کہا تھا بہرام کے بعد دھیان بٹ جائے گا اسی لیے ابھی ایک ہی بچہ ٹھیک ہے لیکن تم تو مجھے اسی پر ٹرخانے کا ارادہ رکھتی تھی ۔

وہ تو نہ جانے کیسے تمہیں اپنے بیٹے کا خیال آیا اور میری بیٹی اس دنیا میں آئی اب وہ حوریہ کو چھوڑ کر حورم کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

جو باپ کی آواز سننے کے بعد جاگ چکی تھی ۔اب حوریہ کو پتا تھا ان دونوں باپ بیٹی کی یہ میٹنگ جلدی ختم نہیں ہونے والی اسی لیے وہ آہستہ سے ان کے قریب سے اٹھ کر باہر چلی گئی اس سے اماں سائیں کو بی پی کی میڈیسن دینی تھی

♡

دل تم سو رہی ہو یا میں جنگل سے شیر کو بلاؤں دھڑکن نے سے ڈراتے ہوئے کہا

آپ سیر کو بلا لو میرا پنکی اس کو کھا جائے گا ۔وہ اپنے بھالو کے دونوں ہاتھ آگے کرتے ہوئے دھڑکن کو ڈراتے ہوئے بولی

جب کردم کمرے میں داخل ہوا ۔

بابا مجھے بھائی چاہیے کردم کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ بیڈ پر اٹھ کر دونوں بازو کھول چکی تھی۔

جبکہ اس کے بات سن کر دھڑکن آنکھیں نکالیں اسے دیکھنے لگی

میری جان یہ آپ کو بھائی کا شوق کہاں سے آگیا کل تک تو آپ کو پنکی چاہیے تھا کردم نے دل کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے پوچھا

میں نے آج زمل آپی کو بولنا کہ آپ کے پاش ایسا کیا ہے جو میرے پاش نی

تو انھوں نے بولا ان کے پاش دو بھائی ہیں ۔اس نے اپنے ہاتھوں کی ننھی سی دو انگلیاں الگ کر کے دکھائیں

اور پھر زیلہ آپی (حیدر اور نور کی بیٹی) کے پاس بھی یاسم بھائی (حیدر اور نور کا بیٹا) ہیں پھرتائشہ پھوپھو سائیں نے بولا بھائی تو حورم کے پاش بھی ہے بہرام تو مجھے بھائی کہنے نہیں دیتے اسی لئے آپ مجھے الگ سے سپیشل والا بھائی کر دیں

جیسٹ میرا بھائی

وہ دونوں ہاتھ ہلاتے تیز تیز بول کے اپنی بات اسے سمجھا رہی تھی

جبکہ ان دونوں کی باتوں پر بالکل غور نہ کرتے ہوئے دھڑکن سر سے پاؤں تک بلینکیٹ لپیٹ چکی تھی

کردم نے مسکرا کر اسے دیکھا

نکالتے ہیں کوئی حل تمہاری اس فرمائش کا بھی وہ اس کے دونوں گال چومتا محبت سے بولا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد دھڑکن نے منہ نکال کر اسے گھورا تھا ۔

ایک شیطان سنبھلتی نہیں ہے اور جناب چلے ہیں اس کی فرمائش پوری کرنے دھڑکن نے ایک بار پھر سے بلینکیٹ اپنے منہ پر اوڑلی۔

جب کہ اس کے اس حرکت نے کردم کو قہقہ لگانے پر مجبور کر دیا۔

♡

The End Alhamadulilillah♡